جلد دوم

بصائر الدرجات الکبریٰ

تالیف

صحابی امام حسن عسکری علیہ السلام

ابو جعفر محمد بن حسن بن فروخ الصفار

متوفی (۲۹۰ھ)

پبلشر

ولایت مشن پبلیکیشنز

بصائر الدرجات (جلد دوم)

تالیف

ابو جعفر محمد بن حسن بن فروخ الصفار

متوفی (۲۹۰ھ)

مترجم

سید اقرار حسین زیدی

(ایم اے عربی۔عربی فاضل)

پبلیشر

ولایت مشن پبلیکیشنز

E-Mail-info@wilayatmission.com

feedback@wilayatmission.com

Contact : 0346-3233151(karachi),03334570593(Lahore)

نام کتاب ■ بصائر الدرجات (جلد دوم)

مولف ■ ابو جعفر محمد بن حسن بن فروخ الصفار

مترجم ■ سید اقرار حسین زیدی

پروف ریڈنگ ■ سید شعیب سرور زیدی

طبعِ اول ■ اپریل ۲۰۱۳ء

ہدیہ ■

پبلیشر ■ ولایت مشن پبلیکیشن (رجسٹرڈ)

Website

www.wilayatmission.com

E-Mail

info@wilayatmission.com

feedback@wilayatmission.com

کتاب ملنے کا پتہ

رحمت اللہ بک ایجنسی
کاغذی بازار میٹھادر
کراچی ۷۴۰۰۰
PH : (021) 32431577 Mob: 0341-7234330
Mob : 0314 - 2056416 - 0332 - 3670828

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین — صفحہ نمبر

مضامین | صفحہ نمبر

مضامین — صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین | صفحہ نمبر

جزء عاشر ۴۷۱

مضامین | صفحہ نمبر

جزء سادس

باب نمبر (۱)

ائمہؑ اپنے شیعہ کی موت کے اوقات اور انہیں پہنچنے والی تکلیف کا سبب جانتے ہیں

حدیث ① حدثنا أبو القاسم قال حدثنا محمد بن يحيى العطار قال حدثنا محمد بن الحسن قال حدثنا أحمد بن علي بن الحكم عن ربيع بن محمد المكي عن سعد بن طريف عن الأصبغ بن نباتة قال كان أمير المؤمنين ع إذا وقف الرجل بين يديه قال يا فلان استعد و أعد لنفسك ما تريد فإنك تمرض في يوم كذا و كذا في ساعة كذا و كذا و سبب مرضك كذا و كذا و تموت في شهر كذا و كذا في يوم كذا و كذا في ساعة كذا و كذا قال سعد فقلت هذا الكلام لأبي جعفر ع فقال كان ذاك فقلت جعلت فداك فكيف لا تقول أنت فلا تخبرنا فنستعد له قال هذا باب أغلق الجواب فيه علي بن الحسين ع حتى يقوم قائمنا.

سعد بن طریف نے بیان کیا کہ اصبغ بن نباتہ بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المومنینؑ کسی آدمی کے سامنے کھڑے ہوتے تو فرماتے: اے فلاں! تو تیار ہوجا اور اپنے نفس کے لئے جو چاہتا ہے تیار کر لے تُو فلاں فلاں دن میں فلاں فلاں وقت میں بیمار ہوجائے گا تیری بیماری کا سبب فلاں فلاں ہو گا۔ تو فلاں فلاں مہینے میں فلاں فلاں دن میں، فلاں فلاں وقت میں مرجائے گا۔ پس ایسے ہی ہوتا

جیسے آپؑ نے فرمایا ہوتا۔ سعد نے کہا کہ یہی کلام ابوجعفرؑ کا ہے تو امامؑ نے فرمایا بے شک ایسا ہی ہوتا تھا۔ راوی کہتا ہے میں نے امامؑ سے عرض کیا میں آپؑ پہ قربان ہو جاؤں آپؑ ہم کو اس کی خبر کیوں نہیں دیتے کہ ہم بھی اس کے لئے تیاری کر لیں؟۔ فرمایا یہ ایسا دروازہ ہے جس کو علی بن حسینؑ نے بند کر دیا ہے حتیٰ کہ ہمارا قائمؑ قیام کرے۔

حدیث ② حدثنا محمد بن عيسى قال حدثني إبراهيم بن محمد قال كان أبو جعفر محمد بن علي ع كتب إلي كتابا و أمرني أن لا أفكه حتى يموت يحيى بن أبي عمران قال فمكث الكتاب عندي سنين فلما كان اليوم الذي مات فيه يحيى بن أبي عمران فككت الكتاب فإذا فيه قم بما كان يقوم به أو نحو هذا من الأمر قال.

ابراہیم بن محمد بیان کرتے ہیں امام ابوجعفر محمد بن علیؑ نے میری طرف ایک خط لکھا اور مجھے حکم فرمایا کہ میں اس کو اس وقت تک نہ کھولوں جب تک یحییٰ بن ابی عمران فوت نہ ہو جائے۔ راوی کہتا ہے: خط میرے پاس چند برس پڑا رہا۔ جس دن یحییٰ بن ابی عمران نے وفات پائی میں نے خط کو کھولا اس میں لکھا تھا: تم وہ کرو جو یہ کرتا تھا یا اس طرح کا کوئی حکم فرمایا۔

حدیث ③ و حدثني يحيى و إسحاق ابنا سليمان بن داود أن إبراهيم قرأ هذا الكتاب في المقبرة يوما مات يحيى و كان إبراهيم يقول كنت لا أخاف الموت ما كان يحيى بن أبي عمران حيا و أخبرني بذلك الحسن بن عبد الله بن سليمان.

مجھے سلیمان بن داؤد کے دو بیٹوں یحییٰ اور اسحاق نے بتایا کہ ابراہیم نے خط قبرستان میں اس دن پڑھوایا جب یحییٰ نے وفات پائی۔ ابراہیم کہتے تھے: جب تک یحییٰ بن ابی عمران زندہ تھے میں

موت سے نہیں ڈرتا تھا۔ یہ خبر مجھے الحسن بن عبداللہ بن سلیمان نے بھی دی ہے۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن عیسی عن الحسین بن علی الوشاء عن هشام قال أردت شری جارية بثمن و كتبت إلى أبي الحسن ع أستشيره في ذلك فأمسك فلم يجبني فإني من الغد عند مولى الجارية إذ مر بي و هي جالسة عند جوار فصرت بتجربة الجارية فنظر إليها قال ثم رجع إلى منزله فكتب إلي لا بأس إن لم يكن في عمرها قلة قال فأمسكت عن شرائها فلم أخرج من مكة حتى ماتت.

ہشام روایت کرتے ہیں کہ میں نے منیٰ میں ایک لونڈی خریدنے کا ارادہ کیا۔ میں نے امام ابوالحسنؑ کو اس کے متعلق مشورہ کیلئے خط لکھا وہ رک گئے اور مجھے جواب نہ دیا۔ میں صبح کو لونڈی کے مالک کے پاس گیا۔ وہ اچانک میرے پاس سے گزرے جبکہ وہ سہیلیوں میں بیٹھی ہوئی تھی انہوں نے اس کی طرف دیکھا، میں اس کو خریدنے سے رک گیا میں مکہ سے نہ نکلا تھا کہ وہ مرگئی۔

حدیث ⑤ حدثنا معاوية بن حكيم عن جعفر بن محمد بن يونس عن عبد الرحمن بن الحجاج قال استقرض أبو الحسن ع عن شهاب بن عبد ربه قال و كتب كتابا و وضع على يدي عبد الرحمن بن الحجاج قال إن حدث بي حدثة قال عبد الرحمن فخرجت من مكة فلقيني أبو الحسن فأرسل إلي بمنى فقال لي يا عبد الله خرق الكتاب قال ففعلت و قدمت الكوفة فسألت عن شهاب فإذا هو قد مات في وقت لم يكن فيه بعث الكتاب.

عبدالرحمٰن بن الحجاج روایت کرتے ہیں کہ امام ابوالحسنؑ نے شہاب بن عبدربہ سے قرض طلب کرنے کے لئے ایک خط لکھا۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میں مکہ سے نکلا تو مجھے امام ابوالحسنؑ ملے پس انہوں نے

مجھے منیٰ میں پیغام بھیجا اور فرمایا: اے عبدالرحمان! تم خط پھاڑ دو کہتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا اور میں کوفہ آ گیا میں نے شہاب کے متعلق پوچھا تو وہ اس وقت وفات پا چکا تھا جب تک میری طرف امام ابوالحسنؑ نے خط نہ بھیجا تھا جس میں وہ اس کی موت کی خبر دے چکے تھے۔

حدیث ۶ حدثنا الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن أحمد بن عبد الله عن عبد الله بن إسحاق عن علي عن أبي بصير قال قال أبو عبد الله ع يا أبا محمد ما فعل أبو حمزة قال جعلت فداك خلفته صالحا فقال إذا رجعت إليه فأقرئه السلام و أعلمه أنه يموت يوم كذا و كذا من شهر كذا و كذا قال أبو بصير جعلت فداك لقد كان فيه أنس و كان لكم شيعة قال صدقت يا أبا محمد ما عندنا خير له قال جعلت فداك شيعتكم قال نعم إذا خاف الله و راقبه و توقى الذنوب فإذا فعل ذلك كان معنا في درجاتنا قال أبو بصير فرجعت فما لبث أبو حمزة حتى هلك تلك الساعة في ذلك اليوم.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے ابومحمد! ابوحمزہ کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: میں آپ پہ قربان جاؤں میں نے تو اس کو اچھی حالت میں چھوڑا ہے۔ فرمایا: جب تم اس کے پاس جاؤ تو تم اس کو سلام کہو اور اس کو بتاؤ کہ وہ فلاں فلاں دن، فلاں فلاں ماہ میں وفات پائے گا۔ ابوبصیر کہتے ہیں: میں آپ پر قربان جاؤں۔ اس کے ساتھ تو ایک محبت ہے اور وہ آپؑ کا شیعہ ہے۔ فرمایا: ابومحمد! تم نے سچ کہا ہے ہمارے پاس اس کیلئے خیر جو نہیں ہے۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں۔ آپؑ کا شیعہ؟۔ فرمایا: ہاں جب اللہ سے ڈرے، اس کو نگاہ میں رکھے اور گناہوں سے بچے۔ جب وہ یہ کرے گا وہ ہمارے ساتھ ہمارے درجہ میں ہوگا۔ ابوبصیر کہتے ہیں: میں واپس آیا۔ ابوحمزہ نہ ٹھہرا حتیٰ کہ اس دن اسی گھڑی وفات پا گیا۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن الحسين عن عبد الله بن سعيد الدعشي عن الحسين بن موسى قال اشتكى عمي محمد بن جعفر حتى أشرف على الموت قال فكنا مجتمعين عنده فدخل أبو الحسن ع فقعد في ناحية و إسحاق عمي عند رأسه يبكي فقعد قليلا ثم قام فتبعته فقلت جعلت فداك يلومك إخوتك و أهل بيتك يقولون دخلت على عمك و هو في الموت ثم خرجت قال أي أخي أ رأيت هذا الباكي سيموت و يبكي ذاك عليه قال فبرأ محمد بن جعفر و اشتكى إسحاق فمات و بكى محمد عليه.

الحسین بن موسیٰؑ روایت کرتے ہیں کہ امام ابوالحسنؑ کے چچا محمد بن جعفر بیمار ہوئے حتیٰ کہ موت کے قریب پہنچ گئے کہتے ہیں ہم ان کے پاس جمع تھے۔اسی دوران امام ابوالحسنؑ تشریف لائے اور ایک جانب بیٹھ گئے۔میرا چچا اسحاق اس کے سر کی طرف بیٹھا رو رہا تھا۔امامؑ کچھ دیر بیٹھے رہے پھر اٹھے میں ان کے پیچھے ہولیا میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں۔آپؑ کے بھائی اور گھر والے آپؑ کو ملامت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ آپؑ اپنے چچا کے پاس آئے وہ موت کی کشمکش میں ہے پھر آپؑ نکل آئے۔امامؑ نے فرمایا۔اے میرے بھائی! تم دیکھنا یہ رونے والا عنقریب مر جائے گا اور وہ جس پر رو رہا ہے وہ اس کے لیے روئے گا کہتے ہیں: محمد بن جعفر ٹھیک ہو گئے۔اسحاق بیمار ہو گئے ہیں وہ وفات پا گئے اور وہ ان پر روئے۔

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن أبي أسامة قال قال لي أبو عبد الله ع يا زيد كم أتى عليك من سنة قلت جعلت فداك كذا سنة قال يا أبا أسامة جدد عبادة ربك و أحدث توبة فبكيت فقال لي ما يبكيك يا زيد قلت نعيت إلى نفسي قال يا زيد أبشر

فإنك من شيعتنا و أنت في الجنة.

ابواسامہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: تم پر (عمر کا) کونسا برس آیا ہے؟ میں نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں فلاں فلاں برس ہے۔ فرمایا: ابواسامہ! اپنے رب کی عبادت میں تجدید پیدا کرو اور نئی توبہ کرو۔ میں رونے لگا آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے زید! تم کو کیا بات رلاتی ہے؟ میں نے کہا: مجھے میری موت کی خبر دیدی گئی ہے فرمایا اے زید! تم خوش ہو جاؤ کہ تم ہمارے شیعہ ہو اور تم جنت میں ہو۔

حديث ⑨ حدثنا عبد الله بن محمد عن إبراهيم بن محمد قال حدثنا علي بن معلى قال حدثنا ابن أبي حمزة عن سيف بن عميرة قال سمعت العبد الصالح أبا الحسن ع ينعىٰ إلى رجل نفسه فقلت في نفسي وإنه ليعلم متى يموت الرجل من شيعته فقال شبه المغضب يا إسحاق قد كان رشيد الهجري يعلم علم المنايا و البلايا فالإمام أولى بذلك.

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسنؑ سے سنا وہ ایک آدمی کو اس کی موت کی خبر دے رہے تھے۔ میں نے اپنے دل میں کہا یہ تو ضرور جانتے ہیں تب ہی تو موت کی خبر دے رہے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا: یہ تو ضرور جانتے ہیں کہ ان کے شیعوں میں سے (یہ) آدمی کب فوت ہو گا۔ آپؑ نے جلال کے عالم میں فرمایا: اے اسحاق! رشید ہجری اموات اور مصیبتوں کا علم جانتا تھا جبکہ امامؑ اس کا زیادہ حق دار ہے۔

حديث ⑩ حدثنا جعفر بن إسحاق عن عثمان بن علي عن خالد بن نجيح قال قلت إن أصحابنا قد قدموا من الكوفة فذكروا أن المفضل شديد الوجع فادع الله له قال قد استراح و كان هذا الكلام بعد موته بثلاث أيام.

خالد بن نجیح روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے کہا کہ آپؑ کے کچھ اصحاب کوفہ سے آئے ہیں اور انہوں نے بتایا ہے کہ مفضل شدید بیمار ہے۔ آپ اس کیلئے اللہ سے دعا کریں امامؑ نے فرمایا وہ تو راحت پا چکا ہے۔ یہ بات اس کی وفات سے تین روز بعد کی ہے۔

حدیث ⑪ وعنه عن عثمان بن عيسى عن خالد قال كنت مع أبي الحسن ع بمكة فقال من هاهنا من أصحابكم فعددت عليه ثمانية أنفس فأمر بإخراج أربعة و سكت عن أربعة فما كان إلا يوم و من الغد حتى مات الأربعة فسلموا.

خالد سے روایت ہے کہ میں امام ابوالحسنؑ کے ساتھ مکہ میں تھا آپؑ نے فرمایا یہاں تمہارے اصحاب میں سے کون کون ہے؟ میں نے ان کو گن کر آٹھ افراد بتائے۔ آپؑ نے ان میں سے چار اصحاب کو نکل جانے کا حکم دیا اور چار کے متعلق خاموش ہو گئے۔ بس یہ دن تھا اور اگلا دن تھا کہ وہ چار جن کے متعلق آپؑ نے سکوت اختیار کیا تھا مر گئے اور وہ چار جن کو نکل جانے کا حکم دیا تھا وہ بچ گئے۔

حديث ⑫ حدثنا جعفر بن إسحاق عن سعد عن عثمان بن عيسى عن خالد بن نجيح عن أبي الحسن ع قال لي أفرغ فيما بينك و بين من كان له معك عمل في سنة أربع و سبعين و مائة حتى يجيئك كتابي و انظر ما عندك و ما بعث به إلي و لا تقبل من أحد شيئا و خرج إلى المدينة و بقي خالد بمكة خمسة عشر يوما ثم مات.

خالد بن نجیح امام ابوالحسنؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا جو معاملات تمہارے اور تمہارے ساتھ کام کرنے والوں کے مابین ہیں ان سے فارغ ہو جاؤ حتیٰ کہ تمہارے پاس میرا خط آ جائے پھر دیکھو تمہارے پاس کیا ہے اسے میری طرف بھیج دو اور کسی سے بھی کوئی چیز قبول نہ کرو۔ یہ

۱۷۴ھ کی بات ہے۔وہ مدینہ کی طرف چلے گئے۔خالد مکہ میں پندرہ دن رہے۔پھر وفات پا گئے۔

حدیث ⑬ حدثنا الحسن بن علي بن فضال عن معاوية عن إسحاق قال كنت عند أبي الحسن ع و دخل عليه رجل فقال له أبو الحسن ع يا فلان إنك تموت إلى شهر قال فأضمرت في نفسي كأنه يعلم آجال شيعته قال يا إسحاق و ما تنكرون من ذلك و قد كان رشيد الهجري مستضعفا و كان يعلم علم المنايا و البلايا فالإمام أولى بذلك ثم قال يا إسحاق تموت إلى سنتين و يشتت أهلك و ولدك و عيالك و أهل بيتك و يفلسون إفلاسا شديدا.

اسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں امام ابوالحسنؑ کے پاس تھا۔ان کے پاس ایک آدمی آیا۔امام ابوالحسنؑ نے اس سے فرمایا اے فلاں! تم مہینہ تک فوت ہو جاؤ گے۔کہتے ہیں: میں نے اپنے دل میں یہ بات کی کہ گویا آپؑ اپنے شیعہ کی اموات کے اوقات جانتے ہیں اسحاق کہتے ہیں کہ امامؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابواسحاق! تم اس کا انکار کیونکر کرتے ہو؟ رشید الھجری ایک ضعیف بندہ سمجھا جاتا تھا۔وہ اموات اور مصیبتوں کا علم رکھتا تھا جبکہ امامؑ تو اس کا اس سے بڑھ کر حق دار ہے۔پھر مجھ سے فرمایا: اے اسحاق! تم دو برس تک وفات پا جاؤ گے اور تم شدید مفلسی (غریبی) کا شکار ہو جاؤ گے۔

حدیث ⑭ حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن هشام بن الحكم عن ميسر قال قال أبو عبد الله ع يا ميسر لقد زيد في عمرك فأي شيء تعمل قال كنت أجيرا و أنا غلام بخمسة دراهم فكنت أجريها على خالي.

میسر سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے میسرؒ! تمہاری عمر بڑھا دی گئی ہے۔پس بتاؤ تم کون سا عمل کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں بچہ ہی تھا کہ پانچ درہم پر مزدوری کیا کرتا تھا اور میں ان سے اپنے ماموں/ خالو کے رزق پر خرچ کیا کرتا تھا۔

حدیث ⑮ حدثنا الحسن بن علی عن أبی الصباح عن زید الشحام قال دخلت علی أبی عبد الله ع فقال یا زید جدد عبادة و أحدث توبة قال نعیت إلی نفسی جعلت فداك قال فقال لی یا زید ما عندنا خیر لك و أنت من شیعتنا قال و قلت و کیف لی أنا أکون من شیعتکم قال فقال لی أنت من شیعتنا إلینا الصراط و المیزان و حساب شیعتنا و الله لأنا أرحم بکم منکم بأنفسکم کأنی أنظر إلیك و رفیقك فی درجتك فی الجنة.

زید الشحام روایت کرتے ہیں کہ میں امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؑ نے فرمایا: اے زید! عبادت کی تجدید کر اور نئی توبہ کر۔ میں نے عرض کی میں آپ پہ قربان جاؤں آپؑ نے مجھے میری موت کی خبر دے دی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ہمارے پاس جو ہے تمہارے لئے خیر ہے جبکہ تم ہمارے شیعوں میں سے ہو۔ میں نے کہا میرے لئے کیا (نشانی) ہے کہ میں آپؑ کے شیعوں میں سے ہوں؟۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: تم ہمارے شیعہ ہو ہمارے اختیار میں پل صراط میزان اور ہمارے شیعہ کا حساب ہوگا۔ اللہ کی قسم! میں تمہارے لئے اس سے زیادہ مہربان ہوں جتنا تم خود اپنے لئے ہو گویا میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو تمہارے ساتھ جنت کے درجے میں دیکھ رہا ہوں۔

حدیث ⑯ حدثنا أحمد بن الحسین عن الحسن بن برة عن عثمان بن عیسی قال دخلت علی أبی الحسن ع سنة الموت بمکة و هی سنة أربع و سبعون و مائة فقال لی من هاهنا من أصحابکم مریض فقلت عثمان بن عیسی من أوجع الناس فقال قل له یخرج ثم قال من هاهنا فعددت علیه ثمانیة فأمرنا بإخراج أربعة و کف عن أربعة فما أمسینا من غد حتی دفنا الأربعة الذین کف عن إخراجهم فقال عثمان فخرجت أنا فأصبحت معافا.

عثمان بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ میں امام ابوالحسنؑ کے پاس مکہ میں شہادت والے سال گیا جو کہ ۱۷۴ھ ہے۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے اصحاب میں سے یہاں کون مریض ہے؟ میں نے کہا: عثمان بن عیسیٰ سب لوگوں سے زیادہ مریض ہے۔ فرمایا: اس کو کہو وہ نکل جائے پھر فرمایا یہاں کون ہے؟ میں نے ان کو آٹھ آدمی گن کر بتائے۔ آپ نے ان میں سے چار کو نکالنے کا حکم دیا اور چار کے بارے میں خاموش رہے۔ اگلے دن ہم نے شام نہ کی تھی حتیٰ کہ ہم نے ان چار کو دفن کر دیا جن کو نکالنے سے آپ رک گئے تھے عثمان کہتا ہے میں بھی نکل گیا اور مجھے بھی (موت) سے معافی مل گئی۔

باب نمبر (۲)

ائمہؑ اموات، مصیبتوں، انساب عرب اور فصل الخطاب کا علم رکھتے ہیں۔

حدیث ① حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عیسی عن حریز عن حمران بن میسم عن عبایة بن ربعی قال سمعت علیا ع یقول سلونی قبل أن تفقدونی ألا تسألون من عنده علم المنایا و البلایا و الأنساب.

عبایہ بن ربعی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے: تم مجھ سے سوال کرو اس سے پہلے کے تم مجھے گم پاؤ کیا تم اس سے سوال نہیں کرتے جس کے پاس اموات، مصیبتوں اور انساب کا علم ہے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن ابن سلام عن مفضل بن عمر قال سمعت أبا عبد الله ع یقول أعطیت خصالا ما سبقنی إلیها أحد من قبلی علمت المنایا و البلایا و فصل الخطاب فلم یفتنی ما سبقنی و لم یعزب عنی ما غاب عنی و أبشر بإذن الله تعالی و أؤدی عنه کل ذلک من من الله مکننی فیه بعلمه.

مفضل بن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے پانچ خصوصیات عطاء کی گئی ہیں مجھ سے قبل کوئی بھی ان کی طرف سبقت نہیں لے گیا۔ میں نے علم حاصل

کیا ہے اموات، مصیبتوں اور فصل الخطاب کا جو مجھ سے پہلے گزرا وہ مجھ سے نہیں چھوٹا، جو مجھ سے غائب ہے وہ مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے میں اس علم کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھیلاتا ہوں، میں اس کی طرف سے ادا کرتا ہوں، یہ سب اللہ کی طرف سے احسان ہے۔ اس نے اپنے علم سے مجھے اس پر قدرت دی ہے۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن عبد الله بن عامر عن عبد الرحمن بن أبي نجران قال كتب أبو الحسن الرضا ع و أقرأنيها الرسالة قال قال علي بن الحسين ع عندنا علم المنايا و البلايا و فصل الخطاب و أنساب العرب و مولد الإسلام.

عبدالرحمان بن ابی نجران روایت کرتے ہیں کہ امام ابوالحسن الرضاؑ نے لکھا اور آپؑ نے مجھے خط پڑھوایا۔ فرماتے ہیں علی بن حسینؑ نے فرمایا ہمارے پاس اموات، مصیبتوں، فصل الخطاب، انساب عرب اور اسلام کی پیدائش کا علم ہے۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن الحسين عن أبيه عن عمرو بن ميمون عن عمار بن هارون عن أبي جعفر ع قال قال عندنا علم المنايا و البلايا و فصل الخطاب و أنساب العرب و مولد الإسلام.

عمار بن ہارون امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارے پاس اموات، مصیبتوں، فصل الخطاب، انساب عرب اور اسلام کی پیدائش کا علم ہے۔

حدیث ⑤ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن عبد العزيز بن المهتدي عن عبد الله بن جندب أنه كتب إليه أبو الحسن الرضا ع أما بعد فإن محمدا ص

كان أمين الله في خلقه فلما قبض كنا أهل البيت ورثته فنحن أمناء الله في أرضه عندنا علم المنايا والبلايا وأنساب العرب ومولد الإسلام.

عبداللہ بن جندب سے روایت ہے کہ ان کی طرف امام ابوالحسن الرضاؑ نے خط لکھا اما بعد! بے شک حضرت محمدؐ اللہ کی مخلوق میں ان کے امین تھے ان کے بعد ہم اہل بیتؑ اللہ کی مخلوق پر اس کے امین ہیں ہمارے پاس اموات، مصیبتوں، انساب عرب اور اسلام کی پیدائش کا علم ہے۔

حدیث ۶ حدثنا أحمد بن الحسين عن أحمد بن إبراهيم عن محمد بن زكريا عن محمد بن نعيم عن يزداد بن إبراهيم عمن حدثه عن أبي عبد الله ع قال قال أمير المؤمنين علمت علم المنايا والبلايا وفصل الخطاب.

یزداد بن ابراہیم امام ابوعبداللہؑ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: بے شک امیر المومنینؑ اموات، مصیبتوں اور فصل الخطاب کے علم پر قادر تھے۔

حدیث ۷ حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن هشام بن سالم رفعه إلى أمير المؤمنين ع قال سلوني قبل أن تفقدوني ألا تسألون من عنده علم المنايا والبلايا والقضايا وفصل الخطاب.

ہشام بن سالم نے اس حدیث کو امیر المومنینؑ تک مرفوع بیان کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تم مجھ سے سوال کر لو اس سے قبل کہ تم مجھے گم پاؤ کیا تم اس سے سوال نہیں کرتے جس کے پاس اموات، مصیبتوں، فیصلوں اور فصل الخطاب کا علم ہے۔

حدیث ۸ وعنه بهذا الإسناد عن عبد الحميد بن عبد الأعلى و سفيان الجويري رفعوه إلى علي ع مثله

انہی سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔عبدالحمید بن عبدالاعلیٰ اور سفیان الجویری سے انہوں نے اس کو حضرت علیؑ تک اسی طرح مرفوع بیان کیا ہے۔

حدیث ⑨ حدثنا عبد الله بن محمد عن محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير عن عبد الكريم عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال يا أبا بصير إنا أهل بيت أوتينا علم المنايا و البلايا و الوصايا و فصل الخطاب و عرفنا شيعتنا كعرفان الرجل أهل بيته.

ابوبصیر روایت کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اے ابوبصیر! ہم اہل بیتؑ کو بلاشبہ اموات، مصیبتوں، وصیتوں اور فصل الخطاب کا علم دیا گیا ہے۔ہم اپنے شیعہ کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے کوئی آدمی اپنے گھر والوں کو پہچانتا ہے۔

حدیث ⑩ حدثنا عبد الله بن محمد عن إبراهيم بن محمد قال حدثني عبد الله بن جبلة و إسماعيل بن عمر و قال حدثنا أبو مريم عبد الغفار بن القاسم عن عمران بن ميثم عن عطاء بن ربعي عن أمير المؤمنين ع أنه كان يقول سلوني قبل أن تفقدوني أ لا تسألون من عنده علم المنايا و البلايا و الأنساب.

عطاء بن ربعی سے روایت ہے کہ امیرالمومنینؑ فرمایا کرتے تھے کہ تم مجھ سے سوال کرلو اس سے پہلے کہ تم مجھے کھو دو کیا تم اس سے سوال نہیں کرتے جس کے پاس اموات، مصیبتوں اور انساب کا علم ہے۔

حدیث ⑪ حدثنا محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن المفضل

بن عمر قال سمعت أبا عبد الله ع يقول كان أمير المؤمنين ع يقول أعطيت خصالا ما سبقني إليها أحد علمت المنايا و البلايا و الأنساب و فصل الخطاب.

مفضل بن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا: امیر المومنین فرمایا کرتے تھے: مجھے کچھ خصوصیات عطاء کی گئی ہیں مجھ سے پہلے اس کی طرف کوئی سبقت نہیں لے گیا میں نے اموات، مصیبتوں، انساب اور فصل الخطاب کا علم جان لیا ہے۔

حدیث ⑫ حدثنا عبد الله بن محمد عن إبراهيم بن محمد قال حدثنا محمد بن علي عن العباس بن عبيد الله العبدي عن عبد الرحمن بن الأسود عن علي بن خرور عن الأصبغ بن نباتة قال قال أمير المؤمنين ع إنا أهل بيت علمنا علم المنايا و البلايا و الأنساب و الله لو أن رجلا منا قام على جسر ثم عرضت عليه هذه الأمة لحدثهم بأسمائهم و أنسابهم.

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا: بلاشبہ ہم اہل بیتؑ نے اموات، مصیبتوں اور انساب کا علم جان لیا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر ہم میں سے کوئی آدمی ایک پل پر کھڑا ہو پھر اس پر یہ امت پیش کی جائے تو وہ ضرور ان کو ان کے نام اور انساب بتائے گا۔

حدیث ⑬ حدثنا محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن جعفر بن بشير عن عبد الكريم عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال يا أبا بصير إنا أهل بيت أوتينا علم المنايا و البلايا و الأنساب و الوصايا و فصل الخطاب عرفنا شيعتنا كعرفان الرجل أهل بيته

ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اے ابوبصیر! بلاشبہ ہم اہل بیتؑ کو اموات،

مصیبتوں، انساب، وصیتوں اور فصل الخطاب کا علم دیا گیا ہے۔ ہم اپنے شیعہ کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے گھر والوں کو پہچانتا ہے۔

حدیث ⑭ وعنه عن محمد بن عيسى عن صفوان عن يعقوب بن شعيب عن عمران بن عباية قال سمعت عليا ع يقول سلوني قبل أن تفقدوني ألا تسألون من عنده علم المنايا و البلايا و الأنساب.

عمران بن عبایہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا: تم مجھ سے سوال کرلو اس سے پہلے کے تم مجھے گم پاؤ کیا تم اس شخص سے سوال نہیں کرتے جس کے پاس اموات، مصیبتوں اور انساب کا علم ہے؟۔

حدیث ⑮ حدثنا محمد بن الحسين عن محمد بن سنان عن عمران بن مروان عن المنخل عن جابر عن أبي جعفر ع قال سمعته يقول إنا أهل بيت علمنا المنايا و البلايا و الأنساب فاعتبروا بنا و بعدونا و بهدانا و بهداهم و بقضائنا و بقضائهم و بحكمنا و بحكمهم و ميتتنا و ميتتهم يموتون بالقرحة و الدبيلة و نموت بما شاء الله.

جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو جعفرؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ ہم اہل بیتؑ نے اموات، مصیبتوں اور انساب کا علم جان لیا ہے۔ پس تم ہم سے اور ہمارے دشمن سے نصیحت پکڑو، ہمارے کردار اور ان کے کردار سے، ہماری قضاء اور ان کی قضاء سے، ہمارے فیصلے اور ان کے فیصلے سے، ہمارے مردوں اور ان کے مردوں سے۔ وہ طاعون اور السر کے پھوڑوں سے مرتے ہیں جبکہ ہم جس طرح اللہ چاہے شہادت پاتے ہیں۔

حدیث ⑲ حدثنا أبو الفضل العلوی عن سعید بن عیسی الکزبری البصری عن إبراهیم بن الحکم بن ظهیر عن أبیه عن شریك بن عبد الله عن عبد الأعلی التغلبی عن أبی وقاص عن سلمان الفارسی قالؒ قال أمیر المؤمنین ع عندی علم المنایا و البلایا و الوصایا و الأنساب و فصل الخطاب.

سلمان فارسیؒ سے روایت ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا: میرے پاس اموات، مصیبتوں، وصیتوں، انساب اور فصل الخطاب کا علم ہے۔

باب نمبر (۳)

ائمہؑ اللہ تعالیٰ کے اذن سے مردوں کو زندہ کرتے ہیں، مادرزاد اندھے اور برص زدہ کو ٹھیک کرتے ہیں

حدیث ① حدثني أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن مثنى الحناط عن أبي بصير قال دخلت على أبي عبد الله ع و أبي جعفر ع و قلت لهما أنتما ورثة رسول الله ص قال نعم قلت فرسول الله وارث الأنبياء علم كلما علموا فقال لي نعم فقلت أنتم تقدرون على أن تحيوا الموتى و تبرءوا الأكمه و الأبرص فقال لي نعم بإذن الله ثم قال ادن مني يا أبا محمد فمسح يده على عيني و وجهي و أبصرت الشمس و السماء و الأرض و البيوت و كل شيء في الدار قال أ تحب أن تكون هكذا و لك ما للناس و عليك ما عليهم يوم القيامة أو تعود كما كنت و لك الجنة خالصا قلت أعود كما كنت قال فمسح على عيني فعدت كما كنت قال علي فحدثت به ابن أبي عمير فقال أشهد أن هذا حق كما أن النهار حق.

ابو بصیر بیان کرتے ہیں کہ میں امام ابوجعفرؑ کے پاس گیا۔ میں نے کہا آپؑ لوگ رسول اللہؐ کے وارثان ہیں؟۔ فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: رسول اللہؐ انبیاء کے وارث ہیں اور آپؑ نے وہ سب جان لیا جو انہوں نے جانا تھا؟۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: آپؑ اس بات پر قدرت رکھتے ہیں کہ

آپؑ مردوں کو زندہ کر دیں اور آپؑ مادر زاد اندھے اور کوڑھ زدہ کو ٹھیک کر دیں؟۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: ہاں! اللہ کے اذن سے۔ پھر فرمایا: اے ابو محمد! تم میرے قریب ہو جاؤ۔ آپؑ نے میری آنکھوں اور چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرا تو میں نے سورج، آسمان، زمین، مکانات اور ہر چیز کو گھر میں ہی دیکھ لیا پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہارے لئے اس طرح کا (سب کچھ) ہو اور روزِ قیامت تمہارے حق میں وہ ہو جو لوگوں کے حق میں ہے۔ اور تمہارے خلاف وہ ہو جو ان کے خلاف ہے یا تم اس حالت پر لوٹ جاؤ جس پر تم تھے اور تمہارے لئے خالص جنت ہو؟۔ میں نے کہا: میں جیسے تھا اس (حالت) پر لوٹتا ہوں۔ ابو بصیر کہتے ہیں کہ پھر آپؑ نے میری آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو میں اسی حالت پر لوٹ گیا جس پر میں تھا۔ علی (ایک صحابی) کہتے ہیں میں نے یہ واقعہ ابن ابی عمیر سے بیان کیا انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً یہ حق ہے جس طرح بلاشبہ چڑھا ہوا دن حق ہے۔

حدیث ② حدثني أحمد بن محمد عن عمر بن عبد العزيز عن محمد بن الفضيل عن أبي حمزة الثمالي عن علي بن الحسين ع قال قلت له أسألك جعلت فداك عن ثلاث خصال انفي عني فيه التقية قال فقال ذلك لك قلت أسألك عن فلان و فلان قال فعليهما لعنة الله بلعناته كلها ماتا و الله و هما كافران مشركان بالله العظيم ثم قلت الأئمة يحيون الموتى و يبرءون الأكمه و الأبرص و يمشون على الماء قال ما أعطى الله نبيا شيئا قط إلا و قد أعطاه محمدا ص و أعطاه ما لم يكن عندهم قلت و كل ما كان عند رسول الله ص فقد أعطاه أمير المؤمنين ع قال نعم ثم الحسن و الحسين ع ثم من بعد كل إمام إماما إلى يوم القيامة مع الزيادة التي تحدث في كل سنة و في كل شهر ثم قال إي و الله في كل ساعة.

ابوحمزہ الثمالی روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام علی بن الحسینؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان ہوجاؤں میں آپؑ سے تین باتوں کے متعلق سوال کرتا ہوں۔ اس کے متعلق آپ مجھ سے تقیہ کو دور کریں آپؑ نے فرمایا پوچھو میں نے کہا میں آپؑ سے فلاں اور فلاں کے بارے میں سوال کرتا ہوں۔ فرمایا: ان دونوں پر اللہ کی لعنت ہے اس کی تمام لعنتوں کے ساتھ اللہ کی قسم! وہ دونوں اس حال پر مرے کہ دونوں کافر تھے اور اللہ عظیم کے ساتھ شریک ٹھہرانے والے تھے۔ پھر میں نے کہا آئمہؑ مردوں کو زندہ کرتے ہیں، مادرزاد اندھے اور کوڑھے کو ٹھیک کرتے ہیں اور پانی پر چلتے ہیں؟۔ فرمایا: اللہ نے جس نبی کو جو کچھ بھی عطا کیا وہ ان کے پاس نہیں تھا۔ میں نے کہا: ہر وہ چیز جو رسول اللہؐ کے پاس تھی وہ امیر المومنینؑ کو بھی عطا کی؟۔ فرمایا: ہاں پھر ان کے بعد حسنؑ و حسینؑ کو پھر بعد قیامت تک ہر امامؑ کو بھی مزید عطاؤں کے ساتھ جو ہر ماہ و ہر سال میں نئی آتی ہیں۔ ہاں اللہ کی قسم! ہر گھڑی میں۔

حدیث ۳ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن علي بن معبد يرفعه قال دخلت حبابة الوالبية على أبي جعفر ع محمد بن علي ع قال يا حبابة ما الذي أبطأك قالت قلت بياض عرض لي في مفرق رأسي كثرت له همومي فقال يا حبابة أدنينيه قال فدنوت منه فوضع يده في مفرق رأسي ثم قال ائتوا لها بالمرآة فأتيت المرآة فنظرت فإذا شعر مفرق رأسي قد اسود فسررت بذلك وسر أبو جعفر ع بسروري.

ہم سے ابراہیم بن ھاشم نے بیان کیا، علی بن معبد سے وہ اس کو مرفوع بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں: حبابہ والبیتہ امام ابوجعفر محمد بن علیؑ کے پاس آئیں۔ فرمایا: حبابہ کس بات نے تم کو دیر میں مبتلا کر دیا؟ کہتی ہیں۔ میں نے کہا: اُس سفیدی نے جو میرے سر کی مانگ میں ظاہر ہوئی اس سے میری پریشانیاں بڑھ گئیں۔ فرمایا: اے حبابہ! تم اسے میرے قریب کرو۔ وہ کہتی ہیں میں ان کے قریب ہو

گئی۔ آپؑ نے اپنا ہاتھ میرے سر کی مانگ میں رکھا پھر فرمایا: اس کیلئے آئینہ لاؤ۔ آئینہ لایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ میری مانگ کے بال سیاہ ہو چکے تھے۔ میں اس پر خوش ہوئی اور امام ابوجعفرؑ میری خوشی پر خوش ہوئے۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن الحسين عن عبد الله بن جبلة عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير قال حججت مع أبي عبد الله ع فلما كنا في الطواف قلت له جعلت فداك يا ابن رسول الله يغفر الله لهذا الخلق فقال يا أبا بصير إن أكثر من ترى قردة و خنازير قال قلت له أرنيهم قال فتكلم بكلمات ثم أمر يده على بصري فرأيتهم قردة و خنازير فهالني ذلك ثم أمر يده على بصري فرأيتهم كما كانوا في المرة الأولى ثم قال يا أبا محمد أنتم في الجنة تحبرون و بين أطباق النار تطلبون فلا توجدون و الله لا يجتمع في النار منكم ثلاثة لا و الله و لا اثنان لا و الله و لا واحد.

ابوبصیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابوعبداللہؑ کے ساتھ حج کیا۔ جب ہم طواف میں تھے میں نے آپؑ سے کہا: اے رسول اللہؐ کے بیٹے! میں آپؑ پر قربان جاؤں۔ اللہ اس مخلوق کی مغفرت فرمائے گا؟۔ فرمایا: اے ابوبصیر! بے شک زیادہ تعداد جو تم دیکھ رہے ہو بندر و خنازیر ہیں۔ ابوبصیر کہتے ہیں: میں نے آپؑ سے کہا: آپؑ مجھے وہ لوگ دکھایئے۔ آپؑ نے چند کلمات پڑھے پھر اپنا ہاتھ میری آنکھوں پر پھیرا۔ پس میں نے اُن کو بندر و خنازیر دیکھا۔ مجھے اس بات نے پریشان کر دیا۔ پھر آپؑ نے اپنا ہاتھ میری آنکھوں پر پھیرا۔ میں نے انہیں اس حالت میں دیکھا جیسے وہ پہلے تھے۔ پھر فرمایا: اے ابومحمد! تم جنت میں خوش رہو گے۔ جہنم کے طبقات کے مابین تم کو تلاش کیا جائے گا لیکن تم نہ ملو گے۔ اللہ کی قسم! تم میں سے جہنم میں کوئی تین جمع نہ ہونگے۔ اللہ کی قسم

نہ ہی دو۔ اللہ کی قسم نہ ہی ایک۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن العباس عن حماد بن عيسى عن الحسين بن المختار عن أبي بصير قال قال لي أبو عبد الله ع تريد أن تنظر بعينك إلى السماء قلت نعم فمسح يده على عيني فنظرت إلى السماء.

ابوبصیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: مجھ سے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: تم چاہتے ہو کہ تم اپنی آنکھوں سے آسماں کی طرف دیکھو۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ وہ کہتے ہیں پس آپؑ نے میری آنکھوں پر اپنا ہاتھ پھیرا لہٰذا میں نے آسماں کی طرف دیکھا۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن الحسين عن موسى بن سعدان عن عبد الله بن القاسم عن صباح المزني عن صالح بن ميثم الأسدي قال دخلت أنا و عباية بن ربعي على امرأة في بني والبة قد احترق وجهها من السجود فقال له عباية يا حبابة هذا ابن أخيك قالت و أي أخ قال صالح بن ميثم قالت ابن أخي و الله حقا يا ابن أخي ألا أحدثك حديثا سمعته من الحسين بن علي ع قال قلت بلى يا عمة قالت كنت زوارة الحسين بن علي ع قالت فحدث بين عيني وضح فشق ذلك علي و احتبست عليه أياما فسأل عني ما فعلت حبابة الوالبية فقالوا إنها حدث بين عينيها فقال لأصحابه قوموا إليها فجاء مع أصحابه حتى دخل علي و أنا في مسجدي هذا فقال يا حبابة ما أبطأ بك علي قلت يا ابن رسول الله ما ذاك الذي منعني إن لم أكن اضطررت إلى المجيء إليك اضطرار لكن حدث هذا بي قال فكشفت القناع فتفل عليه الحسين بن علي ع فقال يا حبابة أحدثي لله شكرا فإن الله قد درأه عنك قال فخررت ساجدة

قالت فقال یا حبابة ارفعي رأسك و انظري في مرآتك قالت فرفعت رأسي فلم أحس منه شيئا قال فحمدت الله

صالح بن میثم الأسدی سے روایت ہے کہ میں اور عبایہ بن ربعی بنو والبہ کی ایک عورت کے پاس گئے جس کے سجدوں سے اس کے چہرے پر جلن تھی۔ عبایہ نے اس سے کہا: اے حبابہ یہ تمہارے بھائی کا بیٹا ہے۔ وہ کہنے لگی: کون سا بھائی؟۔ کہا: صالح بن میثم۔ کہنے لگی۔ اللہ کی قسم! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے۔ اے میرے بھتیجے! کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے حسین بن علیؑ سے سنی ہے؟۔ وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے پھپھو! کیوں نہیں! وہ کہنے لگیں: میں حسین بن علیؑ کی بہت زیارت کرنے والی تھی میری آنکھوں کے درمیان ایک سفیدی ظاہر ہوگئی وہ مجھ پر گراں گزری۔ میں آپؑ کے پاس جانے سے کئی دن رکی رہی۔ آپؑ نے میرے متعلق پوچھا: حبابہ والبیہ کا کیا ہوا؟۔ لوگوں نے بتایا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان کوئی چیز نکل آئی ہے۔ آپؑ نے اپنے اصحاب کو فرمایا: تم اس کی طرف تیاری کرو۔ لہٰذا آپؑ اپنے اصحاب کے ساتھ میرے پاس آئے۔ میں اپنی اس سجدہ گاہ میں تھی۔ فرمایا: اے حبابہ! کس چیز نے تم کو مجھ سے دور کر دیا؟۔ میں نے کہا: اے رسول اللہؐ کے بیٹے! مجھے کسی چیز نے نہیں روکا اگر مجھے آپؑ کے پاس آنے کی مجبوری نہ ہوتی لیکن مجھ پر کوئی نئی چیز نکل آئی ہے۔ میں نے پردہ ہٹایا تو اس پر حسین بن علیؑ نے لعب دہن لگایا۔ فرمایا: اے حبابہ! تم اللہ کیلئے نئے سرے سے شکر ادا کرو۔ بے شک اللہ نے اس کو تم سے دور کر دیا ہے۔ وہ کہتی ہیں: میں سجدے میں گر گئی۔ فرمایا: اے حبابہ! تم اپنا سر اٹھاؤ اور آئینہ دیکھو۔ وہ کہتی ہیں: میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے اس میں کچھ بھی محسوس نہ کیا تو میں نے اللہ کی حمد بیان کی۔

حدیث ⑦ حدثني احمد بن الحسين و محمد بن عيسى قال حدثني الحسين بن بزة عن إسماعيل بن بزة بن عبد العزيز عن أبان الأحمر عن أبي

بصير قال دخلت على أبي عبد الله ع فقلت له جعلت فداك ما فضلنا على من خالفنا فو الله إني لأرى الرجل منهم من هو أرخى بالا و أنعم رياشا و أحسن حالا قال فسكت عني حتى إذا كنت بالأبطح أبطح مكة و رأيت الناس يضجون إلى الله فقال يا أبا محمد ما أكثر الضجيج و العجيج و أقل الحجيج و الذي بعث محمدا ص بالنبوة و عجل روحه إلى الجنة ما يتقبل الله إلا منك و من أشباهك خاصة و مسح يده على وجهي و قال يا أبا بصير انظر قال فإذا أنا بالخلق كلب و خنزير و حمار إلا رجل بعد رجل.

ابوبصیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس گیا تو آپؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں۔ ہمارے مخالفین پر ہماری کیا فضیلت ہے؟ اللہ کی قسم میں ان میں بعض ایسے آدمی دیکھتا ہوں جنکی حالت زیادہ اچھی ہے اور معیشت زیادہ بہتر ہے اور جنت میں زیادہ لالچ رکھنے والے ہیں۔ وہ کہتے ہیں آپؑ خاموش رہے حتٰی کہ جب ہم ابطح میں تھے (ابطح مکہ کی پتھریلی زمین ہے) اور ہم نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اللہ کی طرف چیخ رہے تھے۔ آپؑ نے فرمایا: اے ابومحمد! کیا تم وہ سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں؟۔ میں نے کہا: جی ہاں لوگ اللہ سے دعائیں کر رہے ہیں۔ فرمایا: اے ابومحمد: صحیح حاجی کتنے تھوڑے ہیں اور یہ آوازیں کتنی زیادہ ہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے محمدؐ کو نبوت کے ساتھ مبعوث فرمایا اور پھر جلدی ان کی روح کو جنت پہنچایا۔ اللہ تو صرف تم سے قبول کرے گا اور تم جیسے کچھ اور خاص لوگوں سے قبول کریگا۔ پھر آپؑ نے اپنا ہاتھ میرے چہرے پر پھیرا اور کہا اے ابوبصیر! دیکھو۔ ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے کئی خنزیر اور گدھے دیکھے سوائے ایک آدمی کے بعد ایک آدمی کے۔

حدیث ⑧ حدثنا محمد بن الحسين عن موسى بن سعدان عن أبيه

عن أبي بصير قال تجسست جسد أبي عبد الله ع و منا كبه قال فقال يا أبا محمد تحب أن تراني فقلت نعم جعلت فداك قال فمسح يده على عيني فإذا أنا أنظر إليه قال فقال يا أبا محمد لو لا شهرة الناس لتركتك بصيرا على حالك و لكن لا تستقيم قال ثم مسح يده على عيني فإذا أنا كما كنت.

ابوبصیر روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کے جسم کو ٹٹولا اور کندھوں کو بھی تو آپؑ نے فرمایا: اے ابومحمد! تم مجھے دیکھنا چاہتے ہو؟۔ میں نے کہا: جی ہاں میں آپ پر قربان جاؤں۔ ابوبصیر کہتے ہیں امامؑ نے میری آنکھوں پر اپنا ہاتھ پھیرا تو میں ان کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اے ابو محمد! اگر لوگوں میں شہرت کا ڈر نہ ہوتا تو میں تجھے یوں ہی دیکھتا ہوا چھوڑ دیتا لیکن تم درست نہ رہو گے۔ ابوبصیر کہتے ہیں پھر میری آنکھ پر اپنا ہاتھ پھیرا تو میں ویسا ہو گیا جیسا پہلے تھا۔

حديث ⑨ حدثنا أيوب بن نوح عن صفوان بن يحيى قال حدثني حماد بن أبي طلحة عن أبي عوف عن أبي عبد الله ع قال دخلت عليه فألطفني و قال إن رجلا مكفوف البصر أتى النبي ص فقال يا رسول الله ص ادع الله لي أن يرد علي بصري و قال فدعى الله له فرد عليه بصره ثم أتاه آخر فقال يا رسول الله ص ادع الله لي أن يرد علي بصري قال فقال الجنة أحب إليك أن يرد عليك بصرك قال يا رسول الله و إن ثوابها الجنة فقال إن الله أكرم من أن يبتلي عبده المؤمن بذهاب بصره ثم لا يثيبه الجنة.

ابی عوف روایت کرتے ہیں کہ میں امام ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے میرے ساتھ شفقت کی اور فرمایا: ایک آدمی جس کی بینائی چلی گئی تھی نبیؐ کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ میری بینائی لوٹا دے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: تجھے جنت زیادہ محبوب

ہے یا تیری یہ خواہش کہ اللہ تجھے بینائی واپس کر دے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے پیغمبر کیا اس کا ثواب جنت ہے؟۔ فرمایا: اللہ تو اس سے کہیں زیادہ کریم ہے کہ وہ اپنے مومن بندے کی بینائی لے کر آزمائے پھر اس کو ثواب میں جنت نہ دے۔

باب نمبر ﴿۴﴾

أئمہؑ نے اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کیا

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن عمر بن عبد العزيز عن جميل بن دراج قال كنت عند أبي عبد الله ع فدخلت عليه امرأة فذكرت أنها تركت ابنها بالملحفة على وجهه ميتا قال لها لعله لم يمت فقومي فاذهبي إلى بيتك و اغتسلي و صلي ركعتين و ادعي و قولي يا من وهبه لي و لم يك شيئا جدد لي هبته ثم حركيه و لا تخبري بذلك أحدا قال ففعلت فجاءت فحركته فإذا هو قد بكى.

جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک عورت آئی اور ذکر کیا کہ وہ مردہ حالت میں اپنے بچے پر چادر ڈال کر چھوڑ آئی ہے۔ آپؑ نے اس سے فرمایا: شاید وہ فوت نہ ہوا ہو گھر واپس جاؤ، غسل کرو دو رکعت نماز ادا کرو اور دعا میں کہو۔ ''اے وہ ذات جس نے مجھے تب یہ (بچہ) عطا کیا جبکہ میرے پاس کچھ نہ تھا اے میرے معبود! مجھے پھر یہ نئے سرے سے تحفہ میں دے دے'' یہ کہہ کر اسے ہلانا اور اس کی خبر کسی اور کو نہ دینا۔ راوی کہتا ہے کہ اس نے ایسا ہی کیا، اور اسے ہلایا تو وہ رونے لگا۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن علي بن المغيرة قال مر العبد الصالح ع بامرأة بمنى و هي تبكي و صبيانها حولها يبكون و قد ماتت بقرة لها فدنا منها ثم قال لها ما يبكيك يا أمة الله قالت يا

عبد الله إن لي صبيانا أيتاما فكانت لي بقرة معيشتي و معيشة صبياني كان منها فقد ماتت و بقيت منقطعة بي و بولدي و لا حيلة لنا فقال لها يا أمة الله هل لك أن أحييها لك قالت فألهمت أن قالت نعم يا عبد الله قال فتنحى ناحية فصلى ركعتين ثم رفع يديه يمنة و حرك شفتيه ثم قام فمر بالبقرة فنخسها نخسا أو ضربها برجله فاستوت على الأرض قائمة فلما نظرت المرأة إلى البقرة قد قامت صاحت عيسى ابن مريم و رب الكعبة قال فخالط الناس و صار بينهم و مضى بينهم صلى الله عليه و آله و على آبائه الطاهرين.

عبداللہ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ عبد صالحؑ (امامؑ) منیٰ میں ایک عورت کے پاس سے گزرے جو خود بھی رو رہی تھی اور اس کے اردگرد اس کے بچے بھی رو رہے تھے جب کہ اس کی گائے مر گئی تھی وہ ان کے قریب گئے اور اس سے فرمایا: اے اللہ کی بندی کیوں رو رہی ہو؟۔اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! میرے بچے یتیم ہیں اور میری اور میرے بچوں کی معیشت یہی گائے تھی یہ مر گئی ہے اور ہم سے منقطع ہو گئی ہے ہمارے پاس اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔آپؑ نے اس سے کہا: اے اللہ کی بندی! اسے تمہارے لئے زندہ کر دوں؟۔راوی کہتا ہے اسے الہام کیا گیا کہ اس نے کہہ دیا۔جی ہاں اے اللہ کے بندے۔پس آپؑ ایک طرف الگ ہوئے دو رکعت نماز ادا کی پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے اور ہونٹوں کو حرکت دی پھر کھڑے ہوئے اور گائے کے پاس سے گزرے تو اسے چھڑی سے اشارہ کیا یا اپنے پاؤں سے مارا تو وہ زمین پر سیدھی کھڑی ہو گئی۔جب عورت نے دیکھا کہ گائے کھڑی ہو گئی ہے تو وہ چیخ پڑی۔رب کعبہ کی قسم! یہ عیسیٰ بن مریمؑ ہیں: راوی کہتا ہے کہ آپؑ لوگوں میں گھل مل گئے اور ان کی بستی میں ان کے ساتھ چلے گئے صلی اللہ علیہ وآلہ و آبائہ الطاہرین

حدیث ③ حدثنا سلمة بن خطاب عن عبد الله بن القاسم عن عيسى بن شلقان قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن أمير المؤمنين عليا ع كانت له خئولة في بني مخزوم وإن شابا منهم أتاه فقال يا خالي إن أخي و ابن أبي مات وقد حزنت عليه حزنا شديدا قال فتشتهي أن تراه قال نعم قال فأرني قبره فخرج و معه برد رسول الله ص المستجاب فلما انتهى إلى القبر تململت شفتاه ثم ركضه برجله فخرج من قبره وهو يقول رميكا بلسان الفرس فقال له علي ألم تمت و أنت رجل من العرب قال بلى و لكنا متنا على سنة فلان فانقلبت ألسنتنا.

عیسیٰ بن شلقان سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت علیؑ کا بنومخزوم میں ننھالی رشتہ تھا۔ ان کا ایک نوجوان آپؑ کے پاس آیا اور کہا: اے ماموں! میرا بھائی اور میرے باپ کا بیٹا فوت ہوگیا ہے مجھے اس پر بڑا صدمہ ہے۔ فرمایا: کیا تو اسے دیکھنے کی خواہش رکھتا ہے؟۔ اس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا: مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔ پس آپؑ اس حال میں نکلے کہ آپؑ کے پاس رسول اللہؐ کی مستجاب چادر تھی۔ جب وہ قبر تک پہنچے تو آپؑ کے ہونٹ تیزی سے حرکت کرنے لگے پھر آپؑ نے قبر کو ٹھوکر ماری تو وہ رمیکا کہتا ہوا اپنی قبر سے نکل آیا۔ حضرت علیؑ نے اس سے فرمایا: کیا تم عرب آدمی کی حیثیت سے فوت نہیں ہوئے تھے؟۔ کہنے لگا کیوں نہیں۔ لیکن ہم فلاں اور فلاں کے طریقہ پر فوت ہوئے تھے لہٰذا ہماری زبانیں بدل گئیں۔

حدیث ④ حدثنا العباس بن معروف عن علي بن مهزيار عن الحسين بن سعيد عن علي بن إسماعيل الميثمي عن كريم قال سمعت من يرويه قال إن رسول الله ص كان قاعدا فذكر اللحم و قرمه إليه فقام رجل

من الأنصار و له عناق فانتهى إلى امرأته فقال هل لك في غنيمة قالت و ما ذاك قال إني سمعت رسول الله ص يشتهي اللحم قالت خذها و لم يكن لهم غيرها و كان رسول الله ص يعرفها فلما جاء بها ذبحت و شويت ثم وضعها للنبي ص فقال لهم كلوا و لا تكسروا عظما قال فرجع الأنصاري و إذا هي تلعب على بابه.

کریم سے روایت ہے کہ میں نے یرویہ سے سناوہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہؐ بیٹھے تھے کہ گوشت کا تذکرہ ہوا تو اس کی شدید خواہش ظاہر کی۔ ایک انصاری شخص تھا جس کے پاس ایک بکری کا بچہ تھا وہ اپنی بیوی کی طرف گیا اور اس سے کہا کہ کیا غنیمت لینا چاہتی ہو؟۔ وہ کہنے لگی کیسی غنیمت؟۔ کہا: میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ انہیں گوشت کی خواہش ہے۔ وہ کہنے لگی پھر اسے پکڑو۔ اِن کا حال یہ تھا کہ ان کے پاس اس کے سوا اور بکری نہ تھی اور رسول اللہؐ اسے جانتے تھے۔ جب وہ اسے لے آئے اس کو ذبح کیا گیا اور بھونا گیا پھر رسول اللہؐ نے اسے رکھ دیا گیا۔ رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا: اسے کھاؤ لیکن اس کی ہڈی نہ توڑنا۔ راوی کہتا ہے کہ وہ انصاری جب واپس گھر گیا تو بکری اس کے دروازے پر کھیل رہی تھی۔

حديث ⑤ حدثنا عبد الله محمد عن محمد بن إبراهيم قال حدثنا أبو محمد بريد عن داود بن كثير الرقي قال حج رجل من أصحابنا فدخل على أبي عبد الله ع فقال فداك أبي و أمي إن أهلي قد توفيت و بقيت وحيدا فقال أبو عبد الله ع أ فكنت تحبها قال نعم جعلت فداك قال ارجع إلى منزلك فإنك سترجع إلى المنزل و هي تأكل شيئا قال فلما رجعت من حجتي و دخلت منزلي رأيتها قاعدة و هي تأكل.

داؤد بن کثیر الرقی سے روایت ہے کہ ہمارے ساتھیوں میں سے ایک نے حج کیا۔ وہ امام ابو عبداللہ ؑ کے پاس آیا تو کہا: میرے والدین آپؑ پر قربان ہوں: میری اہلیہ فوت ہوگئی ہے اور میں اکیلا رہ گیا ہوں۔ ابو عبداللہؑ نے فرمایا: کیا تمہیں اس سے محبت تھی؟۔ کہا: جی ہاں! میرا نفس آپؑ پر فدا ہو۔ فرمایا: گھر واپس جاؤ۔ جب تم گھر واپس جاؤ گے تو وہ کچھ کھا رہی ہوگی۔ وہ کہتا ہے کہ جب میں حج واپسی پر اپنے گھر میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ بیٹھی کچھ کھا رہی ہے۔

باب نمبر ﴿۵﴾

ائمہؑ اُن سے ملاقات کرتے ہیں جو دنیا سے گزر چکے

حدیث ① حدثنا معاوية بن حكيم عن الحسين بن علي الوشاء عن أبي الحسن الرضا ع قال قال لي بخراسان رأيت رسول الله ص هاهنا و التزمته.

معاویہ بن حکیم نے ہمیں حسن بن علی الوشا کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ امام ابی الحسن رضاؑ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپؑ نے مجھے خراسان میں کہا: میں نے یہاں رسول اللہؐ کو دیکھا ہے اور میں ان سے لپٹا ہوں۔

حدیث ② حدثنا محمد بن عيسى عن ابن أبي عمير و علي بن الحكم بن مسكين عن ابن عمارة عن أبي عبد الله و عثمان بن عيسى عن أبان بن تغلب عن أبي عبد الله ع أن أمير المؤمنين ع لقي أبا بكر فاحتج عليه ثم قال له أ ما ترضى برسول الله ص بيني و بينك قال فكيف لي به فأخذ بيده و أتى مسجد قبا فإذا رسول الله ص فيه فقضى على أبي بكر فرجع أبو بكر مذعورا فلقي عمر فأخبره فقال ما لك أ ما علمت سحر بني هاشم.

ابان بن تغلب امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنینؑ ابوبکر سے ملے تو ان کے خلاف دلیل پیش کی پھر اس سے کہا: کیا تم میرے اور اپنے درمیان رسول اللہؐ کے فیصلے سے راضی نہیں ہو؟ اس نے کہا: مجھے اس بات سے کس طرح انحراف ہوسکتا ہے؟۔ پس آپؑ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور مسجد

قباء لے آئے۔ وہاں رسول اللہؐ حاضر تھے۔ آپؐ نے ابوبکر کے خلاف فیصلہ فرمایا تو ابوبکر پریشان واپس لوٹ گیا۔ پھر اس کی ملاقات عمر سے ہوئی تو اس نے عمر کو اس کی خبر دی اس نے کہا: تیری ہلاکت ہو کیا تو بنو ہاشم کا جادو نہیں جانتا۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن إبراهيم بن أبي البلاد و حدثني محمد بن الحسين عن إبراهيم بن أبي البلاد قال قلت لأبي الحسن الرضا ع حدثني عبد الكريم بن حسان عن عبيدة بن عبد الله بن بشير الخثعمي عن أبيك أنه قال كنت ردف أبي و هو يريد العريض قال فلقيه شيخ أبيض الرأس و اللحية يمشي قال فنزل إليه فقبل بين عينيه فقال إبراهيم و لا أعلمه أنه قبل يده ثم جعل يقول له جعلت فداك و الشيخ يوصيه فكان في آخر ما قال له انظر الأربع ركعات فلا تدعها قال و قام أبي حتى توارى الشيخ ثم ركب فقلت يا أبة من هذا الذي صنعت به ما لم أرك صنعته بأحد قال هذا أبي يا بني.

ابراهیم بن ابی البلاد سے حدیث مذکور ہے کہ میں نے امام ابوالحسن الرضاؑ سے کہا: مجھے عبدالکریم بن حسان نے عبیدا بن عبداللہ بن بشر الخثعمی سے حدیث بیان کی جو وہ آپؑ کے والد گرامیؑ سے بیان کرتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں میں اپنے والد گرامی کے ساتھ تھا اور ان کا ارادہ عریض کے سفر کا تھا دوران سفر آپؑ نے ایک بزرگ سے ملاقات کی جن کا سر اور داڑھی سفید تھی وہ چل رہے تھے۔ کہتے ہیں میرے والد اس کی طرف بڑھے اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ ابراہیم کہتے ہیں میں آپؑ پر قربان مجھے صرف اسی بات کا علم ہے کہ انہوں نے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ امامؑ نے فرمایا: اس کے بعد ان بزرگ نے میرے والد گرامیؑ کو کچھ نصیحتیں کیں اور آخری بات جو انہوں نے کہی تھی وہ

یہ تھی کہ چار رکعات کا خیال رکھنا انھیں مت چھوڑنا۔ فرمایا: پھر میرے والدگرامیؑ کھڑے رہے حتیٰ کہ وہ بزرگ غائب ہو گئے۔ جب ہم سوار ہونے لگے تو میں نے کہا: بابا جانؑ! یہ بزرگ کون تھے جن کے ساتھ آپؑ نے وہ سلوک کیا جو میں نے آپؑ کو کسی اور کے ساتھ کرتے نہیں دیکھا؟۔ فرمایا بیٹا! یہ میرے بابا جانؑ تھے۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن عمار بن مروان عن سماعة قال دخلت على أبي عبد الله ع و أنا أحدث نفسي فرآني فقال ما لك تحدث نفسك تشتهي أن ترى أبا جعفر ع قلت نعم قال قم فادخل البيت فدخلت فإذا هو أبو جعفر ع قال أتى قوم من الشيعة الحسن بن علي ع بعد قتل أمير المؤمنين ع فسألوه قال تعرفون أمير المؤمنين ع إذا رأيتموه قالوا نعم قال فارفعوا الستر فرفعوه فإذا هم بأمير المؤمنين ع لا ينكرونه و قال أمير المؤمنين ع يموت من مات منا و ليس بميت و يبقى من بقي منا حجة عليكم.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ میں اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا۔ آپؑ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: کیا بات ہے کیا تم امام ابوجعفرؑ کو دیکھنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا: جی ہاں فرمایا: اٹھو اور گھر میں داخل ہو جاؤ میں داخل ہوا تو وہاں امام ابوجعفرؑ موجود تھے۔

راوی کہتا ہے کہ امیر المومنینؑ کی شہادت کے بعد شیعوں کی ایک جماعت امام حسن بن علیؑ کے پاس آئی تو امامؑ نے ان سے فرمایا: کیا جب تم امیر المومنینؑ کو دیکھو گے تو پہچان لو گے؟۔ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: پردہ اٹھاؤ۔ انہوں نے پردہ اٹھایا تو دیکھا کہ امیر المومنینؑ ہیں وہ آپؑ کا انکار نہ کرتے تھے۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: ہم میں سے جو فوت ہو جاتے ہیں وہ مردہ نہیں ہوتے اور ہم میں سے

جو باقی رہتے ہیں وہ تم پر رجعت کے طور پر باقی رہتے ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن ربيع بن محمد المسلي عن عبد الله بن سليمان عن أبي عبد الله ع قال لما أخرج بعلي ع ملبيا وقف عند قبر النبي ص قال يا ابن أم إن القوم استضعفوني و كادوا يقتلونني قال فخرجت يد من قبر رسول الله ص يعرفون أنها يده و صوت يعرفون أنها صوته نحو أبي بكر أ كفرت بالذي خلقك من تراب ثم من نطفة ثم سويك رجلا.

عبداللہ بن سلیمان امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جب علیؑ کا حق غصب کر لیا گیا تو آپؑ نبیؐ کی قبر کے پاس رکے اور فرمایا: اے ماں کے بیٹے: بے شک قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب ہے کہ مجھے قتل کر دیں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی قبر سے ایک ہاتھ نکلا جسے وہ پہچانتے تھے کہ یہ رسول اللہ کا ہاتھ ہے اور آواز آئی جسے وہ جانتے تھے کہ انہی کی آواز ہے، ابو بکر کی طرف (اشارہ کیا) کہ اے شخص: کیا تو نے اس ذات کا کفر کیا ہے جس نے تجھے مٹی سے پیدا کر کے پھر نطفہ سے پیدا کیا پھر تجھے ایک آدمی کی شکل میں درست کر دیا۔

حدیث ⑥ حدثنا عبد الله بن محمد يرفعه بإسناد له إلى أبي عبد الله ع قال لما استخلف أبو بكر أقبل عمر على علي ع فقال أ ما علمت أن أبا بكر قد استخلف قال علي ع فمن جعله كذلك قال المسلمون رضوا بذلك فقال علي ع و الله لأسرع ما خالفوا رسول الله ص و نقضوا عهده و سموه بغير اسمه و الله ما استخلف رسول الله ص فقال عمر كذبت فعل الله بك و فعل فقال علي ع إن شئت أن أريك برهانا على ذلك فعلت فقال له عمر ما تزال تكذب على

رسول الله ص في حياته و بعد موته فقال علي ع انطلق بنا لتعلم أينا الكذاب على رسول الله ص في حياته و بعد موته فانطلق معه حتى أتى إلى القبر فإذا كف فيها أكفرت بالذي خلقك من تراب ثم من نطفة ثم سويك رجلا فقال له علي ع رضيت و الله لقد فضحت الله في حياته و بعد وفاته.

ہمیں عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی جو اسے اپنی سند سے ابو عبداللہ تک مرفوع بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب ابو بکر خلیفہ بنا تو عمر علیؑ کی کے پاس آیا اور کہا: آپؑ کو معلوم نہیں کہ ابو بکر خلیفہ بن گیا ہے۔علیؑ نے کہا: ایسا کس نے کیا؟ کیا مسلمان اس سے خوش ہیں۔ پھر فرمایا: اللہ کی قسم! کس قدر جلدی انہوں نے رسول اللہؐ کی مخالفت کر دی اور ان کا عہد توڑ دیا اللہ کی قسم رسول اللہؐ نے اسے خلیفہ نہیں بنایا۔عمر نے کہا: آپ نے جھوٹ کہا اللہ آپ کے ساتھ برا سلوک کرے۔پھر علیؑ نے کہا: اگر تو اس پر کوئی دلیل دیکھنا چاہتا ہے تو میں تجھے دکھا سکتا ہوں۔عمر نے آپؑ سے کہا: آپ رسول اللہؐ کی زندگی میں بھی آپؐ پر جھوٹ کہتے رہے اور ان کی وفات کے بعد بھی۔امیرؑ المومنین نے عمر سے کہا: میرے ساتھ چلو تا کہ ہم دیکھیں کہ ہم میں سے کون آپؐ پر ان کی زندگی میں اور ان کی وفات کے بعد بھی جھوٹ باندھتا رہا ہے۔عمر آپؑ کے ساتھ چلے حتیٰ کہ رسول اللہؐ کی قبر کی طرف آئے جس پر لکھا ہوا تھا۔" کیا تُو نے اس ذات کا کفر کیا جس نے تجھے مٹی سے پھر نطفے سے پیدا کیا پھر تجھے درست کر کے آدمی بنا دیا؟"۔پس علیؑ نے عمر سے کہا: کیا اب تم راضی ہو؟ اللہ کی قسم! تم ہی نے آپؐ کی حیات میں اور آپؐ کی وفات کے بعد اللہ کا انکار کیا۔

حدیث ⑦ حدثنا بعض أصحابنا عن محمد بن حماد عن أخيه أحمد بن موسى عن زياد بن المنذر عن أبي جعفر ع قال لقي أمير المؤمنين ع أبا بكر في بعض سكك المدينة فقال له ظلمت و فعلت فقال له و من يعلم ذلك قال

يعلمه رسول الله ص قال و كيف لی برسول الله ص حتى يعلم ذلك لو أتانی فی المنام فأخبرنی لقبلت ذلك قال علی ع فأنا أدخلك على رسول الله ص فی مسجد قبا قال فأدخله مسجد قبا فإذا برسول الله ص فی مسجد قبا فقال له رسول الله ص اعتزل عن ظلم أمير المؤمنين ع فخرج من عنده فلقيه عمر فأخبره بذلك فقال له اسكت أما عرفت سحر بنی عبد المطلب.

زیاد بن منذر امام ابوجعفرؑ سے بیان کرتے ہیں، امیر المومنینؑ ابوبکر کو مدینہ کی کسی گلی میں ملے تو اس سے کہا: تو نے ظلم کیا ہے۔ اس نے کہا: اس بات کو کون جانتا ہے؟ کیا رسول اللہؐ جانتے ہیں۔ میری رسول اللہؐ سے کیسے بات ہوسکتی ہے تا کہ میں اس بات کو جان لوں؟ اگر وہ میرے خواب میں آ کر مجھے بتا دیں تو میں مان لوں گا۔ علیؑ نے فرمایا: میں مسجد قباء میں تجھے رسول اللہؐ کے پاس لے کر چلتا ہوں۔ راوی کہتا ہے کہا کہ آپؑ اسے مسجد قباء لے گئے تو وہاں رسول اللہؐ موجود تھے رسول اللہؐ نے اس سے کہا: امیر المومنینؑ پر ظلم کرنے سے باز آجاؤ ورنہ جہنم کی دہکتی ہوئی آگ کے لیے تیار رہو۔ وہ ان کے پاس سے نکلا تو اسے عمر ملا۔ اس نے اسے اس بارے میں بتایا تو عمر نے کہا: چپ ہو جا۔ کیا تو نے ابھی تک بنی عبد المطلبؑ کا جادو نہیں پہچانا۔

حديث ⑧ حدثنی الحسين بن محمد بن عامر عن معلى بن محمد بن عبد الله عن بشير عن عثمان بن مروان عن سماعة بن مهران قال كنت عند أبی الحسن ع فأطلت الجلوس عنده فقال أ تحب أن ترى أبا عبد الله ع فقال وددت و الله فقال قم و ادخل ذلك البيت فدخلت البيت فإذا هو أبو عبد الله ص قاعد.

سماعہ بن مروان سے روایت ہے کہ میں امام ابوالحسنؑ کے پاس کافی دیر بیٹھا رہا آپؑ نے فرمایا کیا تم

امام ابوعبداللہؑ کو دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا اللہ کی قسم! چاہتا ہوں۔ کہا: اٹھو اور اس گھر میں داخل ہو جاؤ۔ وہ کہتے ہیں کہ میں گھر میں داخل ہوا تو امام ابوعبداللہ صلوات اللہ علیہ بیٹھے تھے۔

حدیث ⑨ حدثني محمد بن الحسين عن الحكم بن مسكين عن أبي سعيد المكاري عن أبي عبد الله ع قال إن أمير المؤمنين ع أتى أبا بكر فقال له أ ما أمرك رسول الله ص أن تطيعني فقال لا و لو أمرني لفعلت قال فانطلق بنا إلى مسجد قبا فإذا رسول الله ص يصلي فلما انصرف قال علي ع يا رسول الله ص إني قلت لأبي بكر أمرك الله و رسوله ص أن يطيعني فقال رسول الله قد أمرتك فأطعه قال فخرج فلقي عمر و هو ذعر فقال له ما لك فقال قال لي رسول الله ص كذا و كذا فقال تبا لأمة ولوك أمرهم أ ما تعرف سحر بني هاشم.

ابوسعید المکاری امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے کہ امیر المومنینؑ ابوبکر کے پاس آئے تو اس سے کہا: کیا رسول اللہؐ نے تجھ کو میری اطاعت کا حکم نہیں دیا؟۔ اس نے کہا: اگر وہ مجھے حکم دیتے تو میں ایسا کرتا۔ علیؑ نے فرمایا: تو اٹھ میرے ساتھ مسجد قباء چل۔ وہ آپؑ کے ساتھ چلا گیا، تو کیا دیکھا رسول اللہؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ جب فارغ ہوئے تو علیؑ نے فرمایا: یا رسول اللہؐ میں نے ابوبکر سے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے تجھے حکم دیا ہے کہ تو میری اطاعت کرے تو اس نے کہا نہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: بے شک میں نے تجھے حکم دیا ہے اس لئے علیؑ کی اطاعت کرو۔ وہ وہاں سے نکلا تو عمر سے ملا جبکہ وہ خوفزدہ تھا، عمر نے پوچھا کیا وجہ ہے اتنا خوفزدہ کیوں ہو؟ اس نے کہا مجھے رسول اللہؐ ملے اور ایسا فرمایا، تو وہ کہنے لگا اس قوم کے لئے ہلاکت ہو جنہوں نے تجھے اپنے معاملے کا ذمہ دار بنایا کیا تو بنو ہاشم کے جادو کو نہیں جانتا ہے؟۔

حدیث ⑩ حدثنا الحجال عن الحسن بن الحسين اللؤلؤی عن ابن سنان عن علی بن أبی حمزة عن عمران بن أبی شعبة الحلبی عن أبان بن تغلب عن أبی عبد الله ع قال إن عليا ع لقی أبا بكر فقال يا أبا بكر أ ما تعلم أن رسول الله أمرك أن تسلم على علی ع بإمرة أمير المؤمنين و أمرك باتباعی قال فأقبل يتوهم عليه فقال له اجعل بينی و بينك حكما قال قد رضيت فاجعل من شئت قال أجعل بينی و بينك رسول الله ص قال فاغتنمها الآخر و قال قد رضيت قال فأخذ بيده فذهب إلى مسجد قبا قال فإذا رسول الله ص قاعد فی موضع المحراب فقال له هذا رسول الله ص يا أبا بكر فقال رسول الله ص يا أبا بكر أ لم آمرك بالتسليم لعلی و اتباعه قال بلى يا رسول الله ص قال فارفع الأمر إليه قال نعم يا رسول الله ص فجاء فليس همته إلا ذلك و هو كئيب قال فلقی عمر قال ما لك يا أبا بكر قال لقيت رسول الله ص و أمرنی بدفع هذه الأمور إلى علی ع فقال أ ما تعرف سحر بنی هاشم هذا سحر قال الأمر على ما كان.

ابان بن تغلب امام ابوعبداللہؑ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ ابوبکر کو ملے تو کہنے لگے اے ابوبکر کیا تو جانتا نہیں کہ رسول اللہؐ نے تجھے حکم دیا ہے کہ تو مسلمانوں کی حکومت میرے سپرد کر دے اور تمہیں میری پیروی کرنے کا حکم فرمایا ہے تو ابوبکر اس معاملے میں شکوک ڈالنے لگا اور کہنے لگا کہ آپؑ میرے اور اپنے درمیان کسی کو حاکم مقرر کر دیں۔ علیؑ نے فرمایا: میں اس بات پر خوش ہوں اس لئے جسے چاہو حاکم بنا دو۔ وہ کہنے لگے نبیؐ کو بنا دو تو انہوں نے اس بات کو غنیمت خیال کیا اور کہا میں راضی ہوں۔ پھر ان کا ہاتھ پکڑ کر مسجد قبا کو لے گئے۔ وہاں دیکھا تو نبیؐ محراب کی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے آپؐ نے

فرمایا: اے ابوبکر کیا میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ حکومت علیؑ کے حوالے کر دے اور ان کی پیروی کر تو اس نے کہا جی ہاں: فرمایا پھر علیؑ کے حوالے کر دے اور اس نے کہا ٹھیک ہے یا رسول اللہؐ۔ جب واپس آیا تو اس کا یہی ارادہ تھا اور بڑا غم زدہ تھا جب وہ عمر سے ملا تو اس نے ابوبکر کو کہا کیا بات ہے، وہ کہنے لگا میں نے رسول اللہؐ سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھے یہ حکومت علیؑ کے حوالے کر دینے کا حکم دیا۔ وہ کہنے لگا کیا تو بنو ہاشم کا جادو نہیں جانتا۔ یہ سب ان کا جادو ہے۔ پس اس نے پھر اس معاملے کو اسی طرح پلٹ دیا۔

حدیث ⑪ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن ربيع بن محمد عن عبد الله سنان عن أبي جعفر ع قال قال أمير المؤمنين ع لأبي بكر نسيت تسليمك لعلي بإمرة أمير المؤمنين ع بأمر من الله و رسوله فقال له قد كان ذلك فقال له أمير المؤمنين أ ترضى برسول الله ص بيني و بينك قال و أين هو قال فأخذ بيده ثم انطلق إلى مسجد قبا فدخلا فوجدا رسول الله ص يصلي فجلسا حتى فرغ فقال يا أبا بكر سلم لعلي ع ما توكدته من الله و من رسوله قال فرجع أبو بكر فصعد المنبر فقال من يأخذها بما فيها فقال علي ع من جذع أنفه فقال له عمر و خلا به و ما دعاك إلى هذا قال إن عليا ذهب إلى مسجد قبا فإذا رسول الله ص قائم يصلي فأمرني أن أسلم الأمر إليه فقال سبحان الله يا أبا بكر أ ما تعرف سحر بني هاشم.

عبداللہ بن سلیمان نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کیا کہ امیرالمومنینؑ نے ابوبکر سے فرمایا: کیا تو مسلمانوں کی امامت میرے حوالے کرنے کے حکم کو بھول گیا ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم سے تھا۔ اس نے کہا: یہ بات تو ہو چکی ہے۔ امیرالمومنینؑ نے فرمایا: کیا تو میرے اور اپنے درمیان رسول

اللہؑ کے فیصلے پر راضی ہے۔ ابوبکر نے کہا: وہ کہاں ہیں۔ پس آپؐ نے اس کو ہاتھ سے پکڑا اور مسجد قباء میں لے گئے دونوں مسجد میں داخل ہوئے تو آپؐ وہاں نماز پڑھ رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: اے ابوبکر جس بات کا تم نے اللہ اور اس کے رسولؐ سے عہد کیا تھا وہ چیز علیؑ کے سپرد کر دو تو ابوبکر واپس آیا اور منبر پر چڑھا اور کہنے لگا اس حکومت کو جو کچھ اس میں ہے مجھ سے کون لے گا؟۔ علیؑ نے فرمایا: جس پر ظلم کیا گیا تو عمر نے ابوبکر سے علیحدگی میں بات کی اور اس سے کہنے لگا تجھے اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا؟۔ ابوبکر نے کہا: علیؑ مجھے مسجد قبا لے گئے وہاں نبیؐ کھڑے نماز ادا کر رہے تھے تو آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ میں یہ سب معاملہ علیؑ کے حوالے کر دوں۔ عمر کہنے لگا: سبحان اللہ! ابوبکر کیا تم بنی ہاشم کے جادو کو نہیں جانتے۔

حدیث ۱۲ حدثنا أحمد بن محمد عن بعض أصحابنا عن القاسم بن محمد عن إسحاق بن إبراهيم عن هارون عن أبي عبد الله ع قال قال أمير المؤمنين ع لأبي بكر هل أجمع بيني و بينك رسول الله ص فقال نعم فخرجا إلى مسجد قبا فصلى أمير المؤمنين ع ركعتين فإذا هو برسول الله ص يا أبا بكر على هذا عاهدتك فصرت به ثم

ہارون نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: امیرالمومنینؑ نے ابوبکر سے کہا کیا میں تجھے اپنے آپ کو اور رسول اللہؐ کو اکٹھا کروں؟۔ اس نے کہا: ہاں تو وہ دونوں مسجد قباء میں گئے۔ امیرالمؤمنینؑ نے دو رکعت نماز ادا کی تو انہیں نبیؐ نظر آ گئے۔ آپؐ فرمانے لگے اے ابوبکر! کیا اس پر میں نے تجھ سے وعدہ نہیں لیا تھا۔

حدیث ۱۳ حدثنا عباد بن سليمان عن أبيه سليمان عن عيثم بن أسلم عن معاوية الدهني قال دخل أبو بكر على علي ع فقال له إن رسول الله

ص ما تحدث إلينا فی أمرك حديثا بعد يوم الولاية و إنی أشهد أنك مولای
مقر لك بذلك و قد سلمت عليك علی عهد رسول الله ص بإمرة المؤمنين و
أخبرنا رسول الله ص أنك وصيه و وارثه و خليفته فی أهله و نسائه و لم يحل
بينك و بين ذلك و صار ميراث رسول الله ص إليك و أمر نسائه و لم يخبرنا
بأنك خليفته من بعده و لا جرم لك فی ذلك فيما بيننا و بينك و لا ذنب بيننا
و بينك و بين الله قال فقال علی ع إن أريتك رسول الله ص حتی يخبرك أنی
أولی بالأمر الذی أنت فيه منك و من غيرك و أنت لم ترجع عما أنت فيه
فتكون كافرا قال أبو بكر إن رأيت رسول الله ص حتی يخبرنی ببعض هذا
لا كتفيته قال فوافنی إذا صليت المغرب قال فرجع إليه بعد المغرب فأخذ
بيده فخرج به إلی مسجد قبا فإذا رسول الله ص جالس فی القبلة فقال يا عتيق
وثبت علی علی ع و جلست مجلس النبوة و قد تقدمت إليك فی ذلك فانزع
هذا السربال الذی تسربلته فخله لعلی ع و إلا فموعدك النار قال ثم أخذ
بيديه فأخرجه فقام النبی و مشی عنهما قال فانطلق أمير المؤمنين ع إلی
سلمان فقال يا سلمان أ ما علمت أنه كان من الأمر كذا و كذا قال ليشهدن
بك و ليندبنه إلی صاحبه و ليخبرنه بالخبر قال فضحك أمير المؤمنين ع و
قال أما أن يخبر صاحبه و سيفعل ثم لا و الله لا يذكر أبدا إلی يوم القيامة
هما أنظر لأنفسهما من ذلك قال فلقی أبو بكر عمر فقال له أرانی علی كذا و
كذا فقال له عمر ويلك ما أقل عقلك فو الله ما أنت فيه الساعة ليس إلا من
بعد سحر ابن أبی كبشة قد نسيت سحر بنی هاشم و من أين يرجع محمد ص و لا

يرجع من مات إن ما أنت فيه أعظم من سحر بني هاشم فتقلد هذا السربال و مر فيه.

معاویہ الدہنی سے روایت ہے کہ ابوبکر علیؑ کے پاس گیا اور آپؑ سے کہا: ولایت والے دن کے بعد نبیؐ نے آپؑ کے متعلق ہم سے کوئی بات نہیں کی میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ ہی ہمارے مولا ہیں میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں اور میں نے حکومت آپؑ کے سپرد کر دی اور نبیؐ نے ہمیں بتایا ہے کہ آپؑ ہی انکے وصی، وارث اور ان کے گھر والوں اور عورتوں اور تمام امت کے خلیفہ ہیں اور اس میں آپؑ کے سامنے کوئی بھی حائل نہیں ہوا اور نبیؐ کی وراثت اور آپؐ کی عورتوں کا معاملہ آپؑ کی طرف ہی لوٹ آیا ہے مگر ہمیں آپؑ نے یہ نہیں بتایا کہ آپؑ ہی ان کے بعد ان کے خلیفہ ہیں اور ہم پر اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے اور آپؑ کے درمیان کوئی گناہ ہے۔

علیؑ نے فرمایا: اگر میں تمہیں رسول اللہ کو دکھا دوں جو تمہیں یہ بتا دیں کہ اس حکومت کے معاملے میں سب سے زیادہ میں حق دار ہوں، اگر تم اس بات سے واپس ہوئے تو کافر ہو جاؤ گے۔ ابوبکر نے کہا: اگر میں نے یہ دیکھ لیا کہ نبیؐ ان باتوں میں سے کوئی بھی بتا دیں تو میں اس کو کافی سمجھوں گا۔ اس نے کہا جب میں مغرب کی نماز پڑھ لوں تو پھر مجھے سنائیے گا۔

راوی کہتا ہے کہ مغرب کے بعد وہ واپس آئے تو آپؑ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور مسجد قبا میں لے گئے۔ وہاں انہوں نے نبیؐ کو دیکھا کہ آپ وہاں قبلہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اے عتیق! تُو نے علیؑ پر ظلم کیا اور نبوت کی مجلس پر بیٹھ گیا حالانکہ میں پہلے بھی تجھے یہ بات کہہ چکا ہوں پس یہ قمیض جو تو نے پہنی ہے اس کو اتار اور علیؑ کے لئے چھوڑ دے ورنہ تیرا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ پھر اسے ہاتھ سے پکڑ کر نکال دیا اور آپؐ اٹھے اور چلے گئے۔ پھر امیر المومنینؑ سلمانؓ کے پاس گئے اور فرمایا: اے سلمانؓ کیا تجھے معلوم نہیں کہ معاملہ اس اس طرح ہوا ہے۔ سلمانؓ نے کہا: کیا وہ آپؑ کے متعلق گواہی دے گا؟۔

جب اپنے ساتھی کے پاس آئے گا تو اسے ساری خبر بتائے گا پس امیر المؤمنینؑ مسکرائے اور فرمایا پھر وہ اپنے ساتھی کو بتائے گا تو وہ اس کو رد کرے گا پھر قیامت تک وہ اس کا ذکر نہ کرے گا وہ اپنے متعلق بہت اچھا جانتا ہے۔پس ابوبکر عمر سے ملا تو اسے کہا کہ علیؑ نے مجھے اس طرح اور اس طرح دکھایا اور ایسے ایسے کہا تو رسول اللہؐ نے ایسے فرمایا۔عمر نے کہا: تمہارے لئے ہلاکت ہو تو کتنا کم عقل ہے۔اللہ کی قسم اس وقت تو ابن ابی طالبؑ کے جادو میں تھا کیا تو بنی ہاشم کے جادو کو بھول گیا ہے اور محمد کہاں سے واپس آئیں گے جو مر جاتا ہے وہ واپس نہیں آسکتا تو نے جو کچھ دیکھا ہے وہ بنی ہاشم کا جادو ہے تو قمیض پہن رکھ (خلافت پر براجمان رہ) پھر وہ چلا گیا۔

حدیث ⑭ حدثنا أحمد بن إسحاق عن الحسن بن عباس بن حريش عن أبي جعفر ع قال سأل أبا عبد الله ع رجل من أهل بيته عن سورة إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فقال ويلك سألت عن عظيم إياك و السؤال عن مثل هذا فقام الرجل قال فأتيته يوما فأقبلت عليه فسألته فقال إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ نور عند الأنبياء و الأوصياء لا يريدون حاجة من السماء و لا من الأرض إلا ذكروها لذلك النور فأتاهم بها فإن مما ذكر علي بن أبي طالب ع من الحوائج أنه قال لأبي بكر يوما وَ لا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْواتاً بَلْ أَحْياءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ فاشهد أن رسول الله ص مات شهيدا فإياك أن تقول إنه ميت و الله ليأتينك فاتق الله إذا جاءك الشيطان غير متمثل به فعجب به أبو بكر أو فقال إن جاءني و الله أطعته و خرجت مما أنا فيه قال فذكر أمير المؤمنين لذلك النور فعرج إلى أرواح النبيين فإذا محمد ص قد ألبس وجهه ذلك النور و أتى و هو يقول يا أبا بكر آمن بعلي ع و بأحد عشر من ولده إنهم مثلي إلا

النبوة و تب إلى الله برد ما فی یدیك إليهم فإنه لا حق لك فيه قال ثم ذهب فلم ير فقال أبو بكر أجمع الناس فأخطبهم بما رأيت و أبرأ إلى الله مما أنا فيه إليك يا علی على أن تؤمننی قال ما أنت بفاعل و لو لا أنك تنسى ما رأيت لفعلت قال فانطلق أبو بكر إلى عمر و رجع نور إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ إلى علی ع فقال له قد اجتمع أبو بكر مع عمر فقلت أو علم النور قال إن له لسانا ناطقا و بصرا ناقدا يتجسس الأخبار للأوصياء ع و يستمع الأسرار و يأتيهم بتفسير كل أمر يكتتم به أعداؤهم فلما أخبر أبو بكر الخبر عمر قال سحرك و إنها لفی بنی هاشم لقديمة قال ثم قاما يخبران الناس فما دريا ما يقولان قلت لما ذا قال لأنهما قد نسياه و جاء النور فأخبر عليا ع خبرهما فقال بعدا لهما كما بعدت ثمود.

ہمیں احمد بن اسحٰق نے حسن بن عباس بن حریش سے روایت کیا کہ امام ابوجعفرؑ وان کے اہل بیت میں سے ایک شخص نے سورہ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: تیرے لئے ہلاکت ہو تو نے ایک عظیم بات کے متعلق سوال کیا ہے ایسے سوالات کرنے سے پرہیز کیا کرو۔ وہ آدمی چلا گیا۔ راوی کہتا ہے پھر ایک دن میں آپؑ کے پاس گیا آپؑ کی طرف رخ کیا اور آپؑ سے اسی سورہ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ انبیاء کے پاس ایک نور ہے جب بھی انہیں کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اسے پوری کر دیتا ہے اور ان میں سے وہ نشانی جو حضرت علیؑ نے پیش کی تھی وہ یہ ہے کہ آپؑ نے ایک دن ابوبکر سے کہا وَ لا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْواتاً بَلْ أَحْياءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یعنی ''جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کی طرف سے رزق دیئے جاتے ہیں''۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول

اللہ شہید ہوئے اس لئے ان کو میت کہنے سے پرہیز کرو اللہ کی قسم وہ تمہارے پاس آئیں گے پس اللہ سے ڈرو۔جب تمہارے پاس شیطان آیا اور اس کی شکل بنائی تو ابوبکر اس سے کھیلنے لگا اور کہنے لگا اگر وہ میرے پاس آ گیا تو اللہ کی قسم میں اس کی اطاعت شروع کردوں گا اور جس مذہب کو اپنائے ہوئے ہوں اسے چھوڑ دوں گا۔پس امیرالمومنینؑ کے لیے اس نور کا ذکر کیا گیا تو وہ نبیوں کی روح کی طرف چڑھ گیا، دیکھا کہ محمدؐ کے چہرے پر یہ نور پہنچایا گیا۔جب ابوبکر آیا تو آپؐ نے اس سے فرمایا: ابوبکر علیؑ کو اور ان کی اولاد کو امن دو وہ میری طرح ہوں گے مگر نبوت ان میں نہ ہوگی اور اللہ کے آگے توبہ کرو اور جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے وہ انہیں واپس دے دو۔کیونکہ اس میں تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔پھر آپؐ چلے گئے اور پھر نہیں دیکھے گئے۔ابوبکر نے کہا: لوگوں کو جمع کرو تا کہ میں ان سے وہ خطاب کروں جو میں نے دیکھا ہے اور میں اللہ کی طرف بری ہوجاؤں اور اے علیؑ جو کچھ میرے پاس ہے میں تمہیں دیدوں مگر شرط یہ ہے کہ تم مجھے امن دے دو۔آپؑ نے فرمایا: تم ایسا نہیں کرو گے۔اگر ایسا نہ ہو کہ تم نے جو کچھ دیکھا ہے اسے بھول جاؤ تو میں لوگوں کو اکٹھا کردوں۔پھر ابوبکر عمر کے پاس چلا گیا اور اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ کا نور واپس آ گیا اور علیؑ کے پاس چلا گیا اور کہا کہ ابوبکر اور عمر دونوں اکٹھے ہو گئے ہیں۔راوی کہتا ہے میں نے کہا کیا نور کو معلوم ہو گیا آپؑ نے فرمایا: اس کی زبان بولتی ہے اور آنکھ آگے نکل جانے والی ہے وہ خبروں کو اوصیاء کے لیے تلاش کرتا ہے اور پوشیدہ باتوں کو بھی سنتا ہے اور جو بات بھی دشمن چھپاتا ہے وہ اس کی تفسیر ان کے پاس لاتا ہے۔جب ابوبکر نے عمر کو ساری خبر بتائی تو اس نے کہا تجھ پر انہوں نے جادو کیا ہے اور یہ چیز بنی ہاشم میں پرانی ہے۔پھر وہ دونوں اٹھے اور لوگوں کو بتانے لگے مگر انہیں معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کیا کہیں۔راوی کہتا ہے میں نے کہا کس وجہ سے؟۔آپؑ نے فرمایا: ان دونوں نے اسے بھلا دیا اور نور آیا اور علیؑ کو ان کی خبر بتائی تو آپؑ کہنے لگے ان کے لئے دوری ہو جس طرح ثمود کے لئے دوری ہوئی۔

حديث ⑮ حدثني الحسن بن علي بن عبد الله عن علي بن حسان عن عمه عبد الرحمن بن كثير الهاشمي مولى محمد بن علي عن أبي عبد الله ع قال خرج أمير المؤمنين ع بالناس يريد صفين حتى عبر الفرات فكان قريبا من الجبل بصفين إذ حضرت صلاة المغرب فأمعن بعيدا ثم توضأ و أذن فلما فرغ من الأذان انفلق الجبل عن هامة بيضاء بلحية بيضاء و وجه أبيض فقال السلام عليك يا أمير المؤمنين ع و رحمة الله و بركاته مرحبا بوصي خاتم النبيين و قائد الغر المحجلين و الأعز المأثور و الفاضل و الفائق بثواب الصديقين و سيد الوصيين قال له و عليك السلام يا أخي شمعون بن حمون وصي عيسى ابن مريم روح القدس كيف حالك قال بخير يرحمك الله أنا منتظر روح الله ينزل فلا أعلم أحدا أعظم في الله بلاء و لا أحسن غدا ثوابا و لا أرفع مكانا منك اصبر يا أخي على ما أنت عليه حتى تلقى الحبيب غدا فقد رأيت أصحابك بالأمس أقواما لقوا ما لاقوا من بني إسرائيل نشروهم بالمناشير و حملوهم على الخشب فلو تعلم هذه الوجوه الغريزة الشافهة ما أعد الله لهم من عذاب ربك و سوء نكاله لأقصروا و لو تعلم هذه الوجوه المضيئة ما ذا لهم من الثواب في طاعتك لتمنت أنها قرضت بالمقاريض و السلام عليك يا أمير المؤمنين و رحمة الله و بركاته و التأم الجبل و خرج أمير المؤمنين ع إلى عسكره فسأله عمار بن ياسر و ابن عباس و مالك الأشتر و هاشم بن عتبة بن أبي وقاص و أبي أيوب الأنصاري و قيس بن سعد الأنصاري و عمرو بن الحمق الخزاعي و عبادة بن صامت و أبو الهيثم بن

التيهان عن الرجل فأخبرهم أنه شمعون بن حمون وصي عيسى ابن مريم و سمعوا كلامهما فازدادوا بصيرة فقال له عبادة بن الصامت و أبو أيوب لا يهلعن قلبك يا أمير المؤمنين ع بأمهاتنا و آبائنا نفديك يا أمير المؤمنين ع فو الله لننصرنك كما نصرنا أخاك رسول الله ص و لا يتخلف عنك من المهاجرين و الأنصار إلا شقي فقال لهما معروفا و ذكرهما بخير.

حسن بن علی بن عبداللہ نے علی بن حسان نے اپنے چچا عبدالرحمن بن کثیر ہاشمی محمد بن علی کے موئی سے روایت کیا کہ وہ ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں آپؑ نے فرمایا: امیرالمومنینؑ لوگوں کو لے کر صفین کی طرف نکلے جب فرات عبور کی جو صفین میں پہاڑ کے قریب تھی اچانک مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا تو وہ دور چلے گئے پھر وضو کیا اور آذان کہی جب آذان سے فارغ ہوئے تو پہاڑ پھٹ گیا اس سے ایک کھوپڑی نکلی جو سفید تھی اور اس کی داڑھی اور چہرہ بھی سفید تھا وہ کہنے لگی السلام علیکہ ورحمتہ اللہ وبرکاتہ جو خاتم النبیین کے وصی، سفید پیشانیوں والوں کے قائد، اعز الماثور، فاضل صدیقین کے ثواب سے بڑھ جانے والے تمام اوصیا کے سردار ہیں تمہیں مبارک ہو۔ تو آپؑ نے جواب دیا۔ اے شمعون بن حمون عیسٰی بن مریم کے وصی اور روح القدس تیرا کیا حال ہے۔ اس نے کہا: میں خیریت سے ہوں اللہ آپ پر رحم کرے روح اللہ کا منتظر ہوں۔ میں نہیں جانتا کسی شخص کو جو آپؑ سے زیادہ آزمائش والا ہو جس کو کل اچھا ثواب اور بلند مرتبہ ہو اور آپؑ سے بڑھ کر صابر ہو اے بھائی اس قوم نے آپؑ سے دشمنی کی اور اپنے لیے جہنم کی آگ خرید لی ان کا حال بنی اسرائیل کی قوموں جیسا ہے جنہوں نے انبیاؑ اور اوصیاء کو آروں سے چیرا اور ان کو سولی چڑھایا آپؑ کے دشمن روز محشر سیاہ چہروں کے ساتھ محشور ہونگے اور سب لوگ ان کو آپؑ سے دشمنی کے سبب پہچان لیں گے اور اللہ نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اس کے بعد وہ پہاڑ دوبارہ اپنی جگہ پر واپس آ گیا

اور امیر المومنینؑ جنگ کی طرف نکل گئے تو عمار بن یاسر، ابن عباس، مالک اشتر، ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص، ابوایوب انصاری، قیس سعد انصاری، عمرو بن الحمق خزاعی، عبادۃ بن صامت اور ابوالہیثم بن التیہان نے آپؑ سے اس شخص کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: یہ شخص عیسیٰ بن مریم کا وصی شمعون بن حمون ہے ان سب نے ان سے ان کی باتیں سنی ہیں تو ان کی بصیرت میں اضافہ ہو گیا۔ عبادہ بن صامت اور ابوایوب نے کہا: اے امیر المومنینؑ آپؑ ہماری طرف سے بے فکر رہیں ہماری مائیں اور ہمارے باپ آپؑ پر قربان ہوں یا امیر المومنینؑ ہم آپؑ کی اس طرح مدد کریں گے جس طرح آپؑ کے بھائی کی مدد کی تھی اور صرف نہایت بدبخت آدمی ہی مہاجرین اور انصار میں سے آپؑ سے پیچھے رہے گا۔ پس آپؑ نے ان دونوں کے جذبے کو سراہا۔

حدیث ⑯ حدثنا محمد بن الحسين عن بكر عن أبي سعيد المكاري عن أبي عبد الله ع قال أمير المؤمنين ع لقي أبا بكر فقال له ما أمرك رسول الله ص أن تطيع قال لا و لو أمرني لفعلت قال فانطلق بنا إلى مسجد قبا فانطلق معه فإذا رسول الله ص يصلي فلما انصرف قال علي يا رسول الله ص إني قلت لأبي بكر ما أمرك رسول الله ص أن تطيعني فقال لا فقال رسول الله ص بلى قد أمرتك فأطعه قال فخرج فلقي عمر و هو ذعر فقال له ما لك فقال قال رسول الله ص كذا و كذا قال تبا لأمتك تترك أمرهم ما تعرف سحر بني هاشم

ابوسعید مکاری سے انہوں نے ابوعبداللہؑ سے روایت کیا آپ نے فرمایا: امیر المومنینؑ ابوبکر سے ملے اور فرمایا: تمہیں نبیؐ نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا؟۔ اس نے کہا: نہیں اگر آپؐ مجھے حکم فرماتے تو میں ضرور آپؐ کی اطاعت کرتا۔ پس آپؑ نے فرمایا: تو میرے ساتھ مسجد قباء تک چل۔ وہ چل

پڑا۔ جب وہاں پہنچے تو نبیؐ کو وہاں نماز پڑھتے دیکھا جب آپؐ فارغ ہوئے تو علیؑ نے کہا یا رسول اللہؐ میں نے ابوبکر سے کہا کیا تمہیں رسول اللہؐ نے میری اطاعت کرنے کا حکم نہیں دیا؟ تو یہ کہتا ہے کہ آپؐ نے مجھے حکم نہیں دیا۔ آپؐ نے فرمایا: کیوں نہیں، میں نے تجھے حکم دیا ہے پس تو علیؑ کی پیروی کر۔ کہتے ہیں وہ نکل آیا اور عمر کو ملا۔ جبکہ وہ خوف زدہ تھا۔ عمر نے کہا کیا وجہ ہے تو وہ کہنے لگا: مجھے رسول اللہؐ نے یہ باتیں فرمائی ہیں۔ عمر کہنے لگا اس امت کے لیے تباہی ہے جنہوں نے تجھے اپنا سربراہ بنایا کیا تو بنوہاشم کا جادو نہیں جانتا۔

حدیث ⑯ حدثنا محمد بن عيسى عن إبراهيم بن أبي البلاد عن عبيد بن عبد الرحمن الخثعمي عن أبي إبراهيم قال خرجت مع أبي إلى بعض أمواله فلما برزنا إلى الصحراء استقبله شيخ أبيض الرأس و اللحية فسلم عليه فنزل إليه أبي جعلت أسمعه يقول له جعلت فداك ثم جلسنا فتساءلا طويلا ثم قام الشيخ و انصرف وورع أبي و قام ينظر في قفاه حتى توارى عنه فقلت لأبي من هذا الشيخ الذي سمعتك تقول له ما لم تقله لأحد قال هذا أبي.

ابوابراہیم سے روایت ہے کہ امامؑ نے فرمایا: میں اپنے والد گرامیؑ کے ساتھ سفر پر نکلا جب ہم صحراء میں گئے تو انہیں آگے سے ایک شیخ ملا جو سفید سر اور داڑھی والا تھا تو اس نے انہیں سلام کیا۔ میرے والد اس کی طرف خود چل کر گئے اور فرمایا: میں آپؑ پر قربان جاؤں پھر ہم بیٹھ گئے تو دیر تک ایک دوسرے سے سوال و جواب کرتے رہے۔ پھر وہ شیخ کھڑا ہو کر واپس ہونے لگا اور میرے والد کو الوداع کرنے لگا۔ پھر انہیں دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ غائب ہو گئے تو میں نے اپنے والد سے پوچھا یہ کون شخص تھے جن کی باتیں ہم سنتے رہے جن سے آپؑ نے اس طرح باتیں کیں جس طرح

کسی سے بھی نہیں کیں۔ فرمایا: یہ میرے والد گرامیؑ تھے۔

حدیث ⑱ حدثنا محمد بن عيسى عن عثمان بن عيسى عمن أخبره عن عباية الأسدي قال دخلت على أمير المؤمنين ع و عنده رجل رث الهيئة و أمير المؤمنين ع مقبل عليه بكلمة فلما قام الرجل قلت يا أمير المؤمنين ع من هذا الذي أشغلك عنا قال هذا وصي موسى ع

عبایہ الاسدی سے روایت ہے کہ میں امیر المومنینؑ کے پاس گیا ان کے پاس ایک آدمی جو کمزور حالت والا تھا امیر المومنینؑ اس کی طرف متوجہ ہو کر کلام کر رہے تھے جب وہ آدمی اٹھا تو میں نے کہا: یا امیر المومنینؑ! یہ کون شخص تھا جس نے آپؑ کو ہم سے دور کر رکھا تھا تو آپؑ نے فرمایا یہ موسیٰؑ کا وصی تھا۔

باب نمبر (۶)

رسول اللہؐ نے علیؑ کو وصیت کی کہ شہادت کے بعد مجھ سے سوال کرنا

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن علي بن أبي حمزة عن عمر بن أبي شعبة قال لما حضر رسول الله ص الموت دخل عليه علي ع فأدخل رأسه معه ثم قال يا علي إذا أنا مت فاغسلني و كفني ثم أقعدني و اسألني و اكتب.

عمر بن ابی شعبہ سے روایت ہے جب رسول اللہؐ کی شہادت کا وقت آیا تو علیؑ اندر آئے رسول اللہؐ نے فرمایا: اے علیؑ جب میں شہید ہو جاؤں تو مجھے غسل دینا اور کفن پہنانا پھر مجھے بٹھانا اور پوچھنا اور لکھ لینا۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير و عن الحسن بن علي بن فضال جميعا عن مثنى الحناط و أحمد بن محمد عن الحسن بن علي الخزاز و علي بن الحكم جميعا عن مثنى الحناط عن الحسين بن الخزاز عن الحسين بن معاوية قال قال لي جعفر بن محمد ع دعا رسول الله ص عليا ع فقال يا علي إذا أنا مت فاستق ست قرب من ماء فإذا استقيت فأنق غسلي و كفني و حنطني فإذا كفنتني و حنطتني فخذني و أجلسني و ضع يدك على صدري

وسلني عما بدا لك.

حسن بن معاویہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے امام جعفر بن محمدؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے علیؑ کو بلایا اور فرمایا: اے علیؑ جب میں شہید ہو جاؤں تو چھ مشکیں پانی لینا پھر اچھی طرح غسل کرانا پھر مجھے کفن پہنانا پھر خوشبو لگانا جب اس سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے پکڑ کر بیٹھانا پھر اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھنا پھر جو سوال دل میں آئے وہ مجھ سے پوچھنا۔

حدیث ③ حدثني يعقوب بن يزيد عن مروك بن عبيد عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله ع قال قال رسول الله ص لأمير المؤمنين ع إذا أنا مت فاغسلني من بئر غرس ثم أقعدني وسلني عما بدا لك.

ہمیں یعقوب بن یزید نے مروک بن عبید سے حدیث بیان کی وہ ہمارے کسی ساتھی سے بیان کرتے ہیں کہ ابو عبداللہؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے امیر المومنینؑ سے فرمایا جب میں شہید ہو جاؤں تو بئر غرس سے مجھے غسل دینا پھر مجھے بٹھا کر جو کچھ دل میں آئے مجھ سے پوچھنا۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن خالد وسعيد بن جناح عن محمد بن أبي عمير عن حفص بن البختري عن أبي عبد الله ع قال دعا رسول الله ص عليا ع حين حضره الموت فأدخل رأسه معه فقال يا علي إذا أنا مت فغسلني و كفني ثم أقعدني و اسألني و اكتب.

حفص بن البختری سے روایت ہے کہ امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے علیؑ سے اپنی شہادت کے وقت فرمایا: اے علیؑ جب میں شہید ہو جاؤں تو مجھے غسل دو اور کفن پہناؤ تو بٹھا کر مجھ سے سوال پوچھو اور لکھ لو۔

حدیث ⑤ وعنه عن الحسين بن سعيد عن القاسم عن علي بن أبي حمزة عن عمر بن أبي شعبه عن أبان بن تغلب مثله

انہی سے روایت ہے کہ حسین بن سعید نے بتایا کہ قاسم نے علی بن ابن حمزہ سے روایت کی کہ عمر بن ابی شعبہ نے ابان بن تغلب سے اسی طرح بیان کیا۔

حدیث ⑥ حدثنا الحسن بن علي عن أحمد بن هلال عن ابن عمير عن حفص بن البختري عن أبي عبد الله ع قال قال رسول الله ص لأمير المؤمنين ع إذا أنا مت فغسلني و كفني و حنطني ثم أقعدني و اسألني و اكتب قال قلت ففعل قال نعم.

حفص بن البختری نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا: جب میں شہید ہو جاؤں تو مجھے غسل دینا اور کفن پہنانا اور خوشبو لگانا پھر مجھے بٹھا کر مجھ سے کچھ املاء لینا میں تمھیں کچھ لکھواؤں گا تو وہ لکھ لینا۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا پھر انہوں نے اسی طرح کیا۔ امامؑ نے فرمایا: ہاں۔

حدیث ⑦ وعنه عن الحسين بن سعيد عن القاسم عن علي بن أبي حمزة عن عمر بن سليمان الجعفي عن أبي عبد الله ع قال قال رسول الله ص لأمير المؤمنين ع إذا أنا مت فغسلني و حنطني و كفني و أقعدني و ما أملي عليك فاكتب قال قلت ففعل قال نعم

سلیمان الجعفی سے روایت ہے کہ ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا: جب میں شہید ہوجاؤں تو مجھے غسل دینا، کفن پہنانا، خوشبو لگانا اور بٹھانا تو تمہیں کچھ بتاؤں گا تو اسے لکھ لینا۔ راوی کہتا

ہے کہ میں نے پوچھا پھر آپؑ نے اسی طرح کیا۔ آپؑ نے فرما: یاہاں اسی طرح کیا۔

حدیث ⑧ حدثنا محمد بن الحسين عن ابن أبي نصر عن فضيل سكرة عن أبي عبد الله ع قال قال رسول الله ص لعلي ع إذا أنا مت فاستق لي ست قرب من ماء بئر غرس فغسلني و كفني و خذ بمجامع كفني و أجلسني ثم سلني ما شئت فو الله لا تسألني عن شيء إلا أجبتك.

فضیل سکرہ سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: نبیؐ نے علیؑ سے فرمایا: جب میں شہید ہو جاؤں تو میرے غسل کے لئے چھ مشکیں بنوانا اور غرس کے پانی سے مجھے غسل دینا اور کفن پہنانا پھر میرے کفن کے اکٹھا کرنے کے مقامات کو پکڑنا اور مجھے بٹھا کر جو چاہو سوال کرنا۔ اللہ کی قسم جو بھی سوال کرو گے میں تمہارے اس سوال کا جواب دوں گا۔

حدیث ⑨ حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن فضيل سكرة قال قلت لأبي عبد الله ع جعلت فداك هل للماء حد محدود قال إن رسول الله ص قال لأمير المؤمنين علي ع إذا أنا مت فاستق لي ست قرب من ماء بئر غرس فغسلني و كفني و حنطني فإذا فرغت من غسلي فخذ بمجامع كفني و أجلسني ثم اسألني عما شئت فو الله لا تسألني من شيء إلا أجبتك.

فضیل سکرہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا پانی کی کوئی حد ہے۔ آپؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے علی امیر المومنینؑ سے فرمایا: جب میں شہید ہو جاؤں تو میرے لئے بئر غرس کے پانی سے چھ مشکیں لے کر مجھے غسل دینا اور کفن دینا اور خوشبو لگانا جب میرے غسل سے فارغ ہو جاؤ تو کفن کو اکٹھا کرنے کے مقامات کو پکڑ کر مجھے بٹھا دینا پھر مجھ سے جو چاہو پوچھنا جو

بھی پوچھو گے میں تمہیں اس کا جواب دوں گا۔

حدیث ⑩ وروی محمد بن علی بن محبوب عن جعفر بن إسماعیل بن جعفر الهاشمی عن أیوب بن نوح عن الحسین بن یزید النوفلی عن إسماعیل بن عبد الله بن جعفر عن أبیه عن علی ع قال أوصانی النبی ص إذا أنا مت فغسلنی بست قرب من بئر غرس فإذا فرغت من غسلی فأدرجنی فی أکفانی ثم ضع فاك علی فمی قال ففعلت وأنبأنی بما هو کائن إلی یوم القیامة.

اسماعیل بن عبداللہ جعفر سے انہوں اپنے باپ سے انہوں نے علیؑ سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا مجھے نبیؐ نے وصیت کی کہ جب میں شہید ہو جاؤں تو بئر غرس کے پانی سے چھ مشکیں لے کر ان سے مجھے غسل دینا جب فارغ ہو تو کفن پہنانا پھر اپنا منہ میرے منہ پر رکھنا۔ علیؑ کہتے ہیں میں نے اسی طرح کیا تو آپؐ نے مجھے وہ تمام باتیں جو قیامت تک ہونے والی ہیں۔

باب نمبر ﴿۷﴾

ائمہؑ کے سامنے اُن کے وہ دشمن پیش کئے جاتے ہیں جو مر چکے ہیں

حدیث ① حدثنا الحسن بن علی عن العباس بن عامر عن أبان عن بشير النبال عن أبي جعفر ع أنه قال كنت خلف أبي و هو على بغلته فنفرت بغلته فإذا رجل شيخ في عنقه سلسلة و رجل يتبعه فقال يا علي بن الحسين اسقني اسقني فقال الرجل لا تسقه لا سقاه الله قال و كان الشيخ معاوية.

بشیر النبال نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ فرماتے ہیں میں اپنے والد گرامیؑ کے پیچھے ان کی خچر پہ سوار تھا تو وہ خچر بدکنے لگا اچانک ایک بوڑھا شخص ہم نے دیکھا جس کی گردن میں زنجیر تھی اور اس کے پیچھے ایک اور آدمی بھی تھا وہ کہنے لگا اے علی بن حسینؑ مجھے پانی پلاؤ مجھے پانی پلاؤ تو اس دوسرے شخص نے کہا اس کو پانی نہ دینا اس کو اللہ پانی نہ پلائے۔ یہ بوڑھا شخص معاویہ تھا۔

حدیث ② حدثنا الحجال عن الحسن بن الحسين عن ابن سنان عن عبد الملك القمي عن إدريس عن أخيه قال سمعت أبا عبد الله ع يقول بينا أنا و أبي متوجهان إلى مكة و أبي قد تقدمني في موضع يقال له ضجنان إذ جاء رجل و في عنقه سلسلة يجرها فأقبل علي فقال له اسقني اسقني قال فصاح بي أبي لا تسقه لا سقاه الله قال فرجل يتبعه حتى جذب سلسلة جذبه فألقاه و طرحه في أسفل درك من النار.

ادریس نے اپنے بھائی سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے

سنا کہ ایک دفعہ میں اور میرے والد محترمؒ مکہ کی طرف جا رہے تھے میرے والد ایک مقام پر مجھ سے آگے نکل گئے جس جگہ کا نام ضجنان تھا اچانک ایک شخص ہمیں ملا جس کی گردن میں زنجیر تھی جس کو وہ گھسیٹ رہا تھا پس وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا مجھے پانی دو مجھے پانی دو۔ میرے والد محترمؒ بلند آواز سے چیخے کہ اسے پانی نہ دینا اس کو اللہ پانی نہ پلائے۔ ابو عبداللہؑ فرماتے ہیں اس کے پیچھے ایک اور آدمی تھا جو زنجیر کو کھینچ رہا تھا جو اس کو گرا کر آگ کے نیچے پھینک دیتا تھا۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن إبراهيم بن أبي البلاد عن علي بن المغيرة قال نزل أبو جعفر ع بوادي ضجنان فقال ثلاث مرات لا غفر الله لك ثم قال لأصحابه أ تدرون لم قلت ما قلت قالوا لم قلت جعلنا الله فداك قال مر معاوية يجر سلسلة قد أدلى لسانه يسألني أن أستغفر له وإنه يقال هذا وادي ضجنان من أودية جهنم.

علی بن مغیرہ سے روایت ہے کہ امام ابو جعفرؑ وادی ضجنان میں اترے تو تین دفعہ کہا اللہ تعالیٰ تجھے معاف نہ کرے پھر اپنے ساتھیوں سے کہا کیا تم جانتے ہو میں نے جو کچھ کہا کیوں کہا وہ کہنے لگے آپؑ نے ایسا کیوں کہا اللہ تعالیٰ ہمیں آپؑ پر فدا ہونے والا بنائے۔ آپؑ فرمانے لگے میں نے معاویہ بن ابی سفیان کو دیکھا جو اپنی زنجیر کو گھسیٹ رہا تھا اس کی زبان لٹک رہی تھی مجھ سے یہ سوال کر رہا تھا کہ میں اس کو اللہ سے معافی دلوا دوں۔ پھر فرمایا: ضجنان جہنم کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن قاسم بن محمد عن أبان عن بشير النبال قال كنت مع أبي عبد الله ع بوادي عسفان أو ضجنان قال فنفرت بغلته فإذا رجل في عنقه سلسلة و طرفها في يد آخر يجره

قال فقال اسقني قال فقال الرجل لا تسقه لا سقاه الله فقلت لأبي من هذا قال معاوية.

بشیر النبال سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: میں اپنے والد گرامیؑ کے ساتھ وادی عسفان یا وادی ضجنان میں تھا تو ان کی خچر بدکی۔ پس اچانک ایک شخص دکھائی دیا جس کی گردن میں ایک زنجیر تھی جس کا ایک کنارا ایک دوسرے شخص کے ہاتھ میں تھا جو اسے کھینچ رہا تھا۔ وہ کہنے لگا مجھے پانی پلاؤ تو اس دوسرے شخص نے کہا اس کو پانی نہ پلانا اسے اللہ پانی نہ پلائے میں نے اپنے والد محترمؑ سے پوچھا یہ کون شخص ہے؟۔ فرمایا: یہ معاویہ ہے۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم من مالك بن عطية عن أبي عبد الله ع قال كنت أسير مع أبي في طريق مكة و نحن على ناقتين فلما صرنا بوادي ضجنان خرج رجل في عنقه سلسلة يجرها فقال يا أبا جعفر اسقني سقاك الله فتبعه رجل آخر فاجتذب السلسلة و قال يا ابن رسول الله ص لا تسقه لا سقاه الله قال ثم التفت إلى أبي فقال يا أبا جعفر عرفت هذا معاوية.

مالک بن عطیہ نے ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں اپنے والد گرامیؑ کے ساتھ مکہ کی راہ میں جا رہا تھا اور ہم دو اونٹنیوں پر سوار تھے جب ہم وادی ضجنان پہنچے تو ایک آدمی باہر آیا اس کی گردن میں ایک زنجیر تھی جسے وہ گھسیٹ رہا تھا، وہ کہنے لگا اے ابوجعفرؑ مجھے پانی دیجئے اچانک وہاں ایک شخص نمودار ہوا اس نے میرے والد سے کہا اے رسول اللہؐ کے بیٹے اسے پانی مت پلائیں یہ اسی طرح پیاسا رہے گا اور اللہ اسے کبھی پانی نہیں پلائے گا پھر میرے والد گرامیؑ سے کہا اے ابوجعفرؑ کیا آپؑ نے اس کو پہچانا ہے؟۔ یہ معاویہ ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن الحسین عن موسی بن سعدان عن الحسین بن أبی العلاء عن هارون بن خارجة عن یحیی ابن أم طویل قال صحبت علی بن الحسین ع فی المدینة إلی مکة وهو علی بغلته وأنا علی راحلة فجزنا وادی ضجنان فإذا نحن برجل أسود فی رقبته سلسلة قال و هو یقول یا علی بن الحسین ع سقانی سقاك الله قال فقال علی فوضع رأسه علی صدره ثم حرك دابته قال فالتفت فإذا رجل یجذبه و هو یقول لا تسقه لا سقاه الله قال فحرکت براحلتی فألحقت بعلی بن الحسین قال فقال لی أی شیء رأیت فأخبرته قال ذاك معاویة.

یحییٰ بن ام الطویل سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں امام علی بن حسینؑ کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف آیا وہ ایک خچر پر سوار تھے اور میں ایک اونٹنی پر سوار تھا پس ہم وادی ضجنان سے گزرے تو ہمیں ایک سیاہ رنگ کا آدمی ملا جس کی گردن میں ایک زنجیر تھی وہ کہہ رہا تھا اے علی بن حسینؑ مجھے پانی پلاؤ اللہ تمہیں پانی پلائے تو انہوں نے اپنا سینہ اپنی زین پر رکھا پھر اپنے جانور کو حرکت دی تو میں نے توجہ کی کہ ایک آدمی اسے کھینچ رہا تھا اور کہہ رہا تھا اس کو پانی نہ دینا اللہ اس کو پانی نہ پلائے۔ میں نے اپنی سواری کو حرکت دی تو علی بن حسینؑ سے جا ملا آپؑ نے مجھ سے فرمایا تُو نے کیا دیکھا۔ میں نے جو دیکھا انہیں بتا دیا۔ فرمایا: یہ معاویہ ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا علی بن الحسین بن علی بن فضال عن أبیه عن إبراهیم عن بعض أصحابه عن أبی حمزة الثمالی عن أبی جعفر ع قال حججت مع أبی حتی انتهینا إلی وادی ضجنان خرج من جبله رجل یجر شعره و فی عنقه سلسلة وهو یقول اسقنی یا ابن رسول الله ص فخرج رجل فی أثره وعلیه ثیاب

بيض وجذب السلسلة وهو يقول لا تسقه لا سقاه الله.

ابوحمزہ ثمالی امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: میں نے اپنے والد گرامیؑ کے ساتھ حج کیا جب ہم وادی ضجنان میں پہنچے تو ان پہاڑوں سے ایک آدمی نکلا جو اپنے بالوں کو گھسیٹ رہا تھا اس کی گردن میں ایک زنجیر تھی وہ کہہ رہا تھا اے رسول اللہؐ کے بیٹے مجھے پانی پلائیں تو ایک آدمی اس کے پیچھے آیا اس کے سفید کپڑے تھے وہ زنجیر کو کھینچ رہا تھا اور کہہ رہا تھا: اسے پانی نہ دیجئے اللہ اسے پانی نہ پلائے۔

حديث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن علي عن أبي الصخرة قال حدثني الحسن بن علي قال دخلت أنا ورجل من أصحابنا على علي بن عيسى بن عبد الله بن أبي طاهر العلوي قال أبو الصخر فأظنه من ولد عمر بن علي قال وكان أبو طاهر في دار الصيديين نازل قال فدخلنا عليه عند العصر وبين يديه ركوة من ماء وهو يتمسح فسلمت عليه فرد علينا السلام ثم ابتدأنا فقال معكم أحد فقلنا لا ثم التفت يمينا وشمالا لا يرى أحدا ثم قال أخبرني أبي عن جدي أنه كان مع أبي جعفر محمد بن علي بمنى وهو يرمي الجمرات وإن أبا جعفر ع رمى الجمرات قال فاستتمها ثم بقي في يده بعد خمس حصيات فرمى اثنتين في ناحية وثلاثة في ناحية فقال له جدي جعلت فداك لقد رأيتك صنعت شيئا ما صنعه أحد قط رأيتك رميت الجمرات ثم رميت بخمسة بعد ذلك ثلاثة في ناحية واثنين في ناحية قال نعم إنه إذا كان كل موسم أخرجا الفاسقين الغاصبين ثم يفرق بينهما هاهنا لا يراهما إلا إمام عدل فرميت الأول اثنتين والآخر ثلاثة لأن الآخر أخبث من الأول.

حسن بن علی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں اور میرے ساتھیوں میں سے ایک آدمی عیسیٰ بن عبداللہ ابی طاہر العلوی دار السعدین میں اترے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم عصر کے وقت ابوصخر کے پاس گئے تو ان کے سامنے پانی کا ایک لوٹا رکھا ہوا تھا جس سے وہ مسح کر رہے تھے۔ میں انہیں سلام کیا پھر ہم نے ابتدا کی تو انہوں نے کہا تمہارے ساتھ کوئی اور ہے؟۔ ہم نے کہا: اور کوئی نہیں۔ پھر دائیں بائیں دیکھا کہ کوئی دیکھ رہا ہے۔ پھر کہا مجھے میرے باپ نے میرے دادا سے بیان کیا کہ وہ امام ابوجعفر محمد بن علیؑ کے ساتھ منیٰ میں جمرات رمی کر رہے تھے اور ابوجعفرؑ بھی جمرات رمی کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ رمی کر کے فارغ ہوئے تو ان کے ہاتھ میں پانچ کنکریاں بچ گئیں تو دو انہوں نے ایک کونے اور تین دو کونوں میں پھینک دیں۔ میرے دادا نے آپؑ سے کہا میں قربان جاؤں میں نے آپ کو وہ کام کرتے دیکھا ہے جو کسی نے نہیں کیا۔ آپؑ نے رمی کی۔ پھر پانچ کنکریاں اس کے بعد پھینکیں تین ایک کونے میں اور دو ایک کونے میں۔ آپؑ نے فرمایا: جی ہاں جب موسم آتا ہے تو فاسق اور غاصب نکل آتے ہیں پھر یہاں وہ الگ الگ ہو جاتے ہیں کہ انہیں صرف عادل امام ہی دیکھ سکتے ہیں۔ میں نے پہلے کو دو اور دوسرے کو تین کنکریاں پھینکی کیونکہ دوسرا پہلے سے زیادہ خبیث ہے۔

باب نمبر (۸)

ائمہؑ یہ جانتے ہیں کہ اُن کے پاس کون ایمان کے ساتھ آتا ہے اور کون نفاق کے ساتھ

حدیث ① حدثنا محمد بن يحيى العطار قال حدثني محمد بن الحسن بن فروخ الصفار عن أحمد بن الحسين عن الحسين بن سعيد عن عمر بن تميم عن عمار بن مروان عن أبي جعفر ع قال إنا لنعرف الرجل إذا رأيناه بحقيقة الإيمان و بحقيقة النفاق

عمار بن مروان نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب ہم کسی شخص کو دیکھ لیں تو معلوم کر لیتے ہیں کہ یہ خالص ایمان والا ہے یا خالص نفاق والا۔

حدیث ② حدثني إبراهيم بن هاشم عن عبد العزيز بن المهتدي عن عبد الله بن جندب أنه كتب إليه أبو الحسن ع إنا لنعرف الرجل إذا رأيناه بحقيقة الإيمان و بحقيقة النفاق.

عبداللہ بن جندب سے روایت ہے کہ انہیں امام ابوالحسنؑ نے خط لکھا کہ ہم جب کسی آدمی کو دیکھتے ہیں معلوم کر لیتے ہیں کہ کیا یہ سچ مچ ایمان والا ہے یا پکے نفاق والا ہے۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن الحسين عن الحسين بن سعيد عن عمر بن ميمون عن عمار بن مروان عن أبي جعفر ع قال إنا لنعرف الرجل إذا رأيناه

بحقيقة الإيمان وبحقيقة النفاق

عمار بن مروان سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا کہ ہم جب کسی آدمی کو دیکھتے ہیں تو معلوم کر لیتے ہیں کہ حقیقی ایمان والا ہے یا درحقیقت منافق ہے۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن هارون عن أبي الحسن عن موسى بن القاسم يرفعه قال قال علي بن الحسين ع إنا لنعرف الرجل إذا رأيناه بحقيقة الإيمان وحقيقة النفاق وإن شيعتنا لمكتوبون بأسمائهم وأسماء آبائهم

موسیٰ بن قاسم سے مرفوعاً روایت ہے کہ امام علی بن الحسینؑ فرماتے ہیں کہ ہم جب کسی آدمی کو دیکھتے ہیں تو معلوم کر لیتے ہیں کہ حقیقی ایمان والا ہے یا درحقیقت منافق ہے اور ہمارے شیعوں کے نام اور ان کے آباء کے نام لکھے ہوئے ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا عبد الله بن عباس عن عبد الرحمن بن أبي نجران قال كتب أبو الحسن الرضا ع و قرأت رسالته كتب إلى بعض أصحابه إنا لنعرف الرجل إذا رأيناه بحقيقة الإيمان وحقيقة النفاق

عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے حدیث مروی ہے انہوں نے کہا امام ابوالحسن الرضاؑ نے لکھا اور اپنا لکھا ہوا خط جو بعض ساتھیوں کو لکھا مجھے پڑھایا کہ ''ہم تو آدمی دیکھتے ہی سمجھ جاتے ہیں کہ یہ حقیقی ایمان والا ہے یا حقیقی نفاق والا ہے''۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن عيسى عن داود بن القاسم قال كنت معه فرأى محمدا و عليا فقال أبو عبد الله ع يا أبا هاشم هذان الرجلان من إخوانك قلت نعم فبينا نحن نسير إذا استقبلنا رجل من ولد إسحاق بن

عمار فقال یا أبا هاشم هذا واحد لیس من إخوانك

ہمیں محمد بن عیسیٰ نے داؤد بن القاسم سے بیان کیا کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے ساتھ تھا تو محمد اور علی کو دیکھا۔آپؑ نے فرمایا: اے ابو ہاشم! یہ دو آدمی ہمارے بھائیوں سے ہیں؟۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ایک دفعہ ہم چل رہے تھے کہ ہمیں اسحٰق بن عمار کی اولاد سے ایک آدمی ملا۔فرمایا: اے ابو ہاشم! یہ ایک ہے اور تمہارے بھائیوں میں سے نہیں ہے۔

باب نمبر ﴿۹﴾

ائمہؑ جانتے ہیں کہ کون شخص خیر اور شر یا دوستی اور دشمنی کے ساتھ ان کے پاس آ رہا ہے

حدیث ① حدثنا الحسن بن علی بن النعمان عن أبیه علی بن النعمان عن بکر بن کرب عن أبی عبد الله ع إن الله أخذ المیثاق میثاق شیعتنا من صلب آدم فنعرف خیارکم من شرارکم

بکر بن کرب نے ابوعبداللہؑ سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: جب تم ہمارے پاس آتے ہو تو ہم تم میں اچھے لوگوں کو بروں میں سے جان لیتے ہیں۔

حدیث ② حدثنا محمد بن حماد الکوفی عن أخیه عن نصر بن مزاحم عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبی جعفر ع قال إن الله أخذ میثاق شیعتنا فینا من صلب آدم فنعرف بذلك حب المحب وإن أظهر خلاف ذلك بسبیله ونعرف بغض المبغض وإن أظهر حبنا البیت.

جابر سے روایت ہے کہ انہوں نے امام ابوجعفرؑ سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ نے ہمارے شیعوں کو آدم کے صلب سے نکال کر پکا وعدہ لے لیا اب ہم جانتے ہیں کہ محبت کس محب کی ہے اگرچہ وہ زبان سے اس کے برعکس ہی کہتا ہو اسی طرح ہم بغض والے کے بغض کو بھی جانتے ہیں چاہے وہ اس کے خلاف ہی ظاہر کرتا ہو اور ہم اہل بیتؑ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہو۔

حدیث ③ وحدثنا أحمد بن الحسن بن علی بن فضال عن أبيه عن عبد الله بن بكير عن زرارة قال كنت أنا و عبد الواحد بن المختار و سعيد بن لقمان و معنا عمر بن شجرة الكندى عند أبي عبد الله ع فقال أبو عبد الله ع من هذا فقالا له عمر بن شجرة و أثنينا عليه و ذكرنا من حاله و ورعه و حبه لإخوانه و بذله و صنيعه إليهم قال فقال لهما أبو عبد الله ع ما أرى لكما علما بالناس إني لأكتفي من الرجل باللحظة إن هذا من أخبث الناس أو قال من شر الناس قال فكان عمر بعد ما نزع من محرم الله إلا ركبه

زرارۃ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں، عبد الواحد بن المختار اور سعید بن لقمان تھے اور ہمارے ساتھ عمر بن شجرہ الکندی بھی امام ابوعبداللہؑ کے پاس تھے تو عمر کھڑا ہوا پھر چلا گیا تو ابوعبداللہؑ نے فرمایا: یہ کون ہے۔ کہا گیا یہ عمر بن شجرہ کندی ہے اور ہم نے اس کی تعریف کی اور ان کی حالت، پرہیز گاری، اپنے بھائیوں سے دوستی اور ان کے لئے خرچ کرنا اور خوش سلوکی کا ذکر کیا تو امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ تمہیں لوگوں کا کچھ علم ہے اور میں تو ایک دفعہ دیکھتے ہی سمجھ جاتا ہوں کہ یہ خبیث ترین آدمی ہے یا شریر ترین انسان ہے۔ راوی کہتا ہے کہ عمر نے اس کے بعد اللہ کے کسی بھی حرام سے پرہیز نہیں کیا بلکہ اس کا مرتکب ہوا۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن الحسين عن محمد بن عبد الله بن هلال عن عقبة قال كنت أنا و المعلى بن خنيس عند أبي عبد الله ع فقال ما جلس مجلسك أحد إلا عرفته.

عقبہ سے روایت ہے کہ میں اور معلّٰی بن خنیس امام ابوعبداللہؑ کے پاس تھے آپؑ نے فرمایا: تمہاری مجلس میں جو شخص بھی بیٹھتا ہے میں اس کو جانتا ہوں۔

باب نمبر (۱۰)

امیرالمومنینؑ کو نبیؐ نے سارا علم پڑھا دیا اور علم میں ان کے ساتھ شریک ہو گئے۔ مگر نبوت میں شریک نہیں ہوئے

حدیث ① حدثنا الحسن بن علی بن عبد الله بن المغيرة قال حدثنا عيسى بن هشام الناشری قال حدثنا عبد الكريم عن سماعة بن مهران عن أبي عبد الله ع قال إن الله علم رسوله الحلال و الحرام و التأويل و علم رسول الله علمه كله عليا ع

سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو حلال، حرام اور تاویل کی تعلیم دی تو انہوں نے سارا علم علیؑ کو پڑھا دیا۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسين عن النضر بن شعيب و عبد الغفار الجازی عن أبي عبد الله ع قال إن حسنا كان معه رجلان قال لأحدهما حدث فلانا بما حدثتك البارحة فقال الرجل الذی قال له إنه يقول قد كان قال إنا نعلم ما يجری فی الليل و النهار و قال إن الله تبارك و تعالى علم رسول الله ص الحلال و الحرام و التأويل و علم رسول الله ص عليا ع كله.

عبدالغفار الجاری سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ امام حسنؑ کے ساتھ دو آدمی تھے پس آپؑ نے ایک سے کہا جو بات میں نے تجھے کل شام بتائی تھی وہ فلاں کو بتا دے تو جس کو کہا وہ کہنے لگا کہ یہ شخص کہتا ہے کہ یہ کلام ہو چکا ہے آپؑ نے فرمایا: ہم جانتے ہیں کہ رات اور دن میں کیا ہوگا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو تمام حلال، حرام اور تاویل سکھا دی اور رسول اللہؐ نے وہ سب علیؑ کو سکھا دیا۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن علي بن فضال عن ثعلبة عن يعقوب بن شعيب عن أبي عبد الله ع قال إن الله تعالى علم رسول الله ص القرآن و علمه له شيئا سوى ذلك فما علم الله رسوله فقد علم رسوله عليا ع

یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو قرآن سکھایا اور اس کے علاوہ اور چیزیں بھی سکھائیں تو جو کچھ بھی اللہ نے رسول اللہ کو سکھایا وہ آپؐ نے علیؑ کو سکھا دیا۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن عمر بن أبان و أحمد عن علي بن الحكم عن عمر بن أبان عن أديم أخي أيوب عن حمران بن أعين قال قال أبو عبد الله ع إن الله تبارك تعالى علم رسول الله ص الحلال و الحرام و التأويل فعلم رسول الله ص عليا ع كله

حمران بن اعین سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسول اللہ کو حلال، حرام اور تاویل سکھا دی تو انہوں نے یہ سب علیؑ کو سکھا دیا۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن علي عن علي بن فضال قال كان علي ع يعلم كما كان يعلم رسول الله ص لم يعلم الله رسوله شيئا إلا و قد علمه رسول الله ص أمير المؤمنين

ہمیں احمد بن محمد نے حسن بن علی بن فضال سے حدیث بیان کی انہوں نے ابوعبداللہؑ سے آپؑ نے فرمایا: علیؑ وہ سب جانتے تھے جو کچھ کہ رسول اللہؐ جانتے تھے اور جو کچھ بھی اللہ نے پیغمبر کو سکھایا وہ انہوں نے علیؑ کو سکھا دیا۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن عمر بن أبان الكلبي عن أديم أخي أيوب عن حمران بن أعين قال قلت لأبي عبد الله ع جعلت فداك بلغني أن الله تبارك تعالى قد ناجى عليا قال أجل قد كان بينهما مناجات بالطائف و نزل بينهما جبرئيل و قال إن الله علم رسوله الحلال و الحرام و التأويل فعلم رسول الله ص عليا ع علمه كله

حمران بن اعین سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا میں آپ پر قربان جاؤں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علیؑ سے مناجات کی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں ان دونوں میں طائف میں مناجات ہوئی تھی اور جبرائیل ان دونوں کے درمیان بیٹھے تھے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو حلال، حرام اور تاویل کی تعلیم دی تو آپؐ نے وہ تعلیم ساری کی ساری علیؑ کو سکھا دی۔

حدیث ⑦ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن أديم أخي أيوب عن حمران بن أعين قال إن الله تبارك و تعالى علم رسول الله الحلال و الحرام و التأويل فعلم رسول الله ص عليا علمه كله

حمران بن اعین سے روایت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسول اللہ کو حلال، حرام اور تاویل کی تعلیم دی تو آپؐ نے وہ سارا علم علیؑ کو دے دیا۔

حدیث ⑧ حدثنا الحسن بن علی عن الحسن بن علی بن فضال عن مرازم عن أبی بصیر عن أبی عبد الله ع قال إن الله علم رسوله الحلال و الحرام و التأویل فعلم رسول الله علمه علیا ع کله

ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو حلال، حرام اور تاویل کا علم سکھا دیا تو آپؐ نے وہ سارا علم علیؑ کو سکھا دیا۔

حدیث ⑨ حدثنا محمد بن الحسین عن الحسن بن فضال عن ثعلبة عن یعقوب بن شعیب عن أبی عبد الله قال إن الله تعالی علم رسوله القرآن و علمه أشیاء سوی ذلك فما علمه الله رسوله فقد علمه رسول الله ص علیا ع

یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو قرآن کا علم دیا اور اس کے علاوہ اور اشیاء کا بھی علم دیا پس جو کچھ اللہ نے ان کو سکھایا انہوں نے وہ سارا علم علیؑ کو سکھا دیا۔

حدیث ⑩ حدثنا الحسن بن علی بن فضال عن عیسی بن هشام أو غیره عن أبی سعید عن أبی الأعز عن أبی عبد الله ع قال إن الله علم رسول الله ص الحلال و الحرام و التأویل فعلم رسول الله ص علمه کله علیا ع

ابوالاعز سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو بھی حلال، حرام اور تاویل کا علم اپنے رسولؐ کو سکھایا آپؐ نے وہ سارا علم علیؑ کو سکھا دیا۔

حدیث ⑪ حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان عن ابن مسكان عن حجر بن زائدة عن حمران عن أبي جعفر ع قال إن الله تعالى علم رسوله الحلال والحرام والتأويل فعلم رسول الله ص كله عليا ع

حمران نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو حلال، حرام اور تاویل کا علم عطا فرمایا تو انہوں نے وہ سارا علم علیؑ کو سکھا دیا۔

حدیث ⑫ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي حمران عن يونس عن حماد بن عثمان عن أبي عبد الله ع قال إن الله علم رسوله الحلال و الحرام والتأويل ما يحتاج إليه الناس فعلم رسول الله ص عليا ع ذلك كله

حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو حلال، حرام اور تاویل کا علم اور جس علم کی بھی لوگوں میں ضرورت تھی وہ سب سکھا دیا تو آپؐ نے وہ تمام علم علیؑ کو سکھا دیا۔

باب نمبر ﴿۱۱﴾

نبیؐ کے ساتھ علیؑ علم میں شریک تھے مگر نبوت میں شریک نہیں تھے اور دو اناروں کا ذکر

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين و يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن ابن أذينة عن عبد الله بن سليمان عن حمران عن أبي جعفر ع قال إن جبرئيل أتى رسول الله ص برمانتين فأكل رسول الله ص إحداهما و كسر الأخرى بنصفين فأكل نصفها و أطعم رسول الله عليا نصفها ثم قال رسول الله ص يا أخي هل تدري ما هاتين الرمانتين قال لا قال أما الأولى فالنبوة ليس لك فيها شيء و أما الأخرى فالعلم أنت شريكي فيه فقلت أصلحك الله كيف يكون شريكه فيه قال لا يعلم الله محمدا علما إلا و أمره أن يعلم عليا

حمران سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: جبرائیلؑ رسول اللہؐ کے پاس دو انار لے کر آئے تو ان میں سے ایک آپؐ نے کھا لیا اور دوسرے کو توڑ کر دو حصے کر دیئے نصف حصہ خود کھایا اور نصف حصہ علیؑ کو دے دیا۔ پھر فرمایا: پہلا انار نبوت تھا جس میں آپؑ کا کوئی حصہ نہیں تھا۔ اور دوسرا انار علم تھا اس میں آپؑ میرے شریک تھے۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی عطا کرے یہ کیسے ہے کہ علیؑ بھی علم میں آپ کے شریک ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: وہ اس طرح جو علم بھی اللہ نے نبیؐ کو سکھایا وہ علم انہوں نے

علیؑ کو سکھا دیا۔

حدیث ② حدثنا إبراهيم بن هاشم عن ابن أبي عمير عن عمر بن أذينة عن زرارة عن ابي جعفر ع قال نزل جبرئيل على محمد ص برمانتين من الجنة ما أعطاه إياهما فأكل واحدة و كسر الأخرى فأعطى عليا نصفها فأكلها فقال يا علي أما الرمانة الأولى التي أكلتها فالنبوة فليس لك فيها شيء و أما الأخرى فهي العلم فأنت شريكي فيه

زرارہ نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا: جبریلؑ جنت سے دو انار لے کر نبیؐ کے پاس آئے تو وہ دونوں آپ کو دے دیئے، ایک آپ نے کھا لیا اور دوسرے کو توڑ کر آدھا علیؑ کو دے دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے علیؑ پہلا انار جو میں نے کھا لیا وہ نبوت تھی اس میں آپؑ کا حصہ نہیں تھا جو دوسرا انار تھا وہ علم تھا جس میں آپؑ بھی میرے ساتھ شریک ہیں۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن عبد الحميد عن منصور بن يونس عن ابن أذينة عن محمد بن مسلم قال سمعت أبا جعفر ع يقول نزل جبرئيل على محمد ص برمانتين من الجنة فلقيه علي ع فقال له ما هاتان الرمانتان اللتان في يدك فقال أما هذه فالنبوة ليس لك فيها نصيب و أما هذه فالعلم ثم فلقها رسول الله ص فأعطاه نصفها و أخذ نصفها رسول الله ثم قال أما أنت شريكي فيه و أنا شريكك فيه قال فلم يعلم الله رسول الله ص حرفا مما علمه الله تعالى إلا علمه عليا ع

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ جبرائیلؑ دو انار جنت سے لے کر نبیؐ کے پاس آئے تو علیؑ ان سے ملے اور کہنے لگے آپ کے ہاتھ میں یہ دو انار کیسے

ہیں۔آپؐ نے فرمایا: یہ نبوت ہے تمہارے لیے اس میں کوئی حصہ نہیں اور یہ دوسرا علم ہے پھر آپؐ نے اس کو پھاڑا اور نصف علیؑ کو دے دیا اور نصف خود لے لیا اور فرمایا: اس میں آپؑ میرے شریک ہیں اور میں آپؑ کا شریک اور حصہ دار ہوں۔ پھر امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: آپؐ نے علیؑ کو پڑھایا اس میں سے ایک حرف بھی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا تھا وہ سب علیؑ کو بھی بتا دیا۔

حدیث ④ حدثنا إبراهيم بن هاشم ويعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير عن ابن أذينة عن عبد الله بن سليمان عن أبي جعفر ع قال إن جبرئيل أتى رسول الله ص برمانتين فأكل رسول الله ص إحداهما و كسر الأخرى بنصفين فأكل نصفها و أطعم رسول الله ص عليا ع نصفها ثم قال له رسول الله ص هل تدري ما هاتين قال لا قال أما الأولى فالنبوة ليس لك فيها نصيب و أما الأخرى فالعلم أنت شريكي فيه فقلت أصلحك الله كيف يكون شريكه فيه قال لم يعلم الله محمدا ص علما إلا أمره أن يعلمه عليا ع.

عبداللہ بن سلیمان نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جبرائیل نبیؐ کے پاس دوانار لے کر آئے تو ایک آپؐ نے کھالیا اور دوسرے کو توڑ کر اس کے دو حصے کر دیئے نصف حصہ خود کھایا اور دوسرا نصف علیؑ کو کھلا دیا پھر رسول اللہؐ نے پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ دوانار کیسے تھے؟۔ آپؑ نے فرمایا: معلوم نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: پہلا انار تو نبوت کا تھا جس میں کسی کا کوئی حصہ نہیں اور دوسرا انار علم ہے اور اس میں آپؑ میرے ساتھ شریک ہیں۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپؑ کے درجات بلند فرمائے وہ کس طرح رسولؐ کے ساتھ شریک ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: جو علم بھی نبیؐ کے پاس ہے اللہ نے حکم دیا ہے کہ یہ علیؑ کو بھی سکھا دو۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن ابن أبي نجران عن ابن

أذينة عن زرارة قال نزل جبرئيل ع على محمد ص برمانتين من الجنة فأعطاهما إياه فأكل واحدة و كسر الأخرى فأعطاه عليا ع نصفها فأكله ثم قال يا علي أما الرمانة التي أكلتها فهي النبوة ليس لك فيها نصيب و أما هذه فالعلم فأنت شريكي فيها قال فقلت لأبي جعفر ع جعلت فداك كيف شاركه فيها قال لا و الله لم يعلم الله نبيه شيئا إلا أمره أن يعلمه عليا ع فهو شريكه في العلم.

زرارۃ سے روایت ہے کہ جبرائیلؑ جنت سے دو انار لے کر آئے تو ایک انار آپؐ نے کھالیا دوسرا توڑ کر آدھا علیؑ کو دے دیا وہ انہوں نے کھالیا۔ پھر فرمایا: اے علیؑ! وہ انار جو میں نے کھایا وہ نبوت تھی اس میں آپؑ کا کوئی حصہ نہیں تھا اور یہ دوسرا انار علم ہے اس میں تم میرے ساتھ شریک ہو۔ راوی کہتا ہے میں نے امام ابوجعفرؑ سے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیسے وہ آپؐ کے ساتھ شریک ہوئے؟۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ نے اپنے نبیؐ کو جو بھی علم سکھایا وہ سارا انہوں نے علیؑ کو سکھا دیا اس طرح وہ علم میں ان کے ساتھ شریک ہیں۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن موسى عن يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير عن جميل عن زرارة عن أبي جعفر ع قال ورث علي ع علم رسول الله ص و ورثت فاطمة تركته

زرارۃ سے روایت ہے انہوں نے امام ابوجعفرؑ سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: علیؑ رسول اللہؐ کے علم کے وارث ہوئے اور فاطمہؑ آپ کے ترکے کی وارث بنیں۔

حدیث ⑦ حدثنا يعقوب بن يزيد بن أبي عمير عن حماد بن عيسى عن أبي عبد الله ع أن عليا ورث علم رسول الله ص و فاطمة أحرزت الميراث

حماد بن عیسیٰ نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ علیؑ رسول اللہؐ کے علم کے وارث ہوئے اور فاطمہؑ رسول اللہ کے ترکے کی وارث بنیں۔

حدثنا محمد بن الحسين عن ابن سنان عن عمار بن مروان عن المنخل عن جابر عن أبي جعفر ع قوله تبارك و تعالى اللهُ نُورُ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ فهو محمد ص فِيها مِصْباحٌ و هو العلم الْمِصْباحُ فِي زُجاجَةٍ فزعم أن الزجاجة أمير المؤمنين وعلم نبي الله عنده

جابر سے روایت ہے انہوں نے ابوجعفرؑ سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان اللهُ نُورُ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ۔ یعنی "اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کا نور ہے اس نور کی مثل"۔ اس سے مراد محمدؐ ہیں اور فِيها مِصْباحا "اس میں چراغ ہے" اس سے مراد علم ہے الْمِصْباحُ فِي زُجا۔ "چراغ شیشے میں ہے" فرمایا: اس سے مراد امیر المومنینؑ ہیں اوران کے پاس اللہ کے نبی کا علم موجود ہے۔

حديث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف عن حسان عن أبي داود عن يزيد بن شر جيل أن النبي ص قال لعلي بن أبي طالب ع هذا أفضلكم حلما و أعلمكم علما و أقدمكم سلما قال ابن مسعود يا رسول الله فضلنا بالخير كله فقال النبي ص ما علمت شيئا إلا و قد علمته و ما أعطيت شيئا إلا و قد أعطيته و لا استودعت شيئا إلا و قد استودعته قالوا فأمر نسائك إليه قال نعم قالوا في حياتك قال نعم من عصاه فقد عصاني و من أطاعه فقد أطاعني فإن دعاكم فاشهدوا

یزید بن شرجیل سے روایت ہے کہ نبیؐ نے علی بن ابی طالبؑ کے لیے فرمایا: یہ حلم میں سب سے افضل ہیں اور علم میں بھی زیادہ ہیں اور صلح کے لحاظ سے بھی سب سے مستحکم ہیں۔ ہم بھلائی کے ساتھ فضیلت

دیئے گئے اور جو علم مجھے دیا گیا وہ میں نے انہیں سکھا دیا اور جو کچھ مجھے دیا گیا وہ میں نے ان کو دے دیا اور جو چیز میرے پاس امانت ہے وہ ان کے پاس بھی ہے۔ لوگوں نے کہا پھر آپؐ کی اپنی بیویوں کا معاملہ بھی ان کی طرف ہوگا؟۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں! جس نے علیؑ کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی جس نے علیؑ کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اگر یہ تمہیں بلائے تو تم اس کی گواہی دینا۔

حدیث ⑨ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن عبد الله بن بكير الهجري عن أبي جعفر ع قال إن علي بن أبي طالب ع كان هبة الله لمحمد ص ورث علم الأوصياء و علم ما كان قبله أما إن محمدا ص قد ورث علم ما كان قبله من الأنبياء و الأوصياء و المرسلين

عبداللہ بن بکیر ہجری سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ اوصیاء کے علم کے وارث تھے اور ان سے پہلے والوں کے علم کے بھی وارث تھے اور محمدؐ پہلے انبیاء کے علم کے وارث تھے اور اوصیاء اور مرسلین کے علم کے بھی وارث تھے۔

باب نمبر (۱۲)

آئمہؑ کی طرف وہ سارا علم آ گیا جو انہیں نبیؐ نے سکھایا تھا

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن إسماعيل عن محمد بن عذافر عن أبي يعقوب الأحول قال خرجنا مع أبي بصير و نحن عدة فدخل عليه أبو عبد الله ع فقال يا أبا محمد إن علم علي بن أبي طالب ع من علم رسول الله ص فعلمناه فنحن فيما علمنا فبالله فاعبدوا إياه فارج.

ابو یعقوب الاحول سے روایت ہے کہ ہم ابو بصیر کے ساتھ چند آدمی نکلے اور امام ابو عبداللہؑ کے پاس چلے گئے آپؑ نے فرمایا: اے ابو محمد! یقیناً علی بن ابی طالبؑ کا علم نبیؐ کا علم ہے اور ہم نے وہ علم ان سے سیکھا پس اللہ کی بندگی کرو اور اسی پر امید رکھو۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن أبي الصباح قال و الله لقد قال لي جعفر بن محمد ع إن الله علم نبيه التنزيل و التأويل قال فعلم رسول الله ص قال و علمنا و الله ثم قال ما صنعتم من شيء أو حلفتم عليه من يمين فأنتم منه في سفه.

ابو الصباح سے روایت ہے انہوں نے کہا اللہ کی قسم مجھے امام جعفر بن محمدؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو تنزیل و تاویل کی تعلیم دی اور اللہ کے رسولؐ نے وہی علم علیؑ کو سکھا دیا اور انہوں نے ہمیں سکھا دیا پس تم جو کام بھی کرتے ہو یا کوئی قسم کھاتے ہو تو تم اس میں گنجائش میں ہو۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن عبد الحمید عن منصور بن یونس عن ابن أذینة عن محمد بن مسلم قال سمعت أبا جعفر ع یقول نزل جبرئیل علی محمد ص برمانتین من الجنة فلقیه علی ع فقال له ما هاتان الرمانتان فی یدیك قال أما هذه فالنبوة لیس لك فیها نصیب و أما هذه فالعلم ثم فلقها رسول الله ص فأعطاه نصفها و أخذ نصفها رسول الله ص ثم قال أنت شریکی فیه و أنا شریکك فیه قال فلم یعلم و الله رسول الله ص حرفا مما علمه الله إلا علمه علیا ع ثم انتهى ذلك العلم إلینا ثم وضع یده علی صدره.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے سنا آپؑ فرمارہے تھے کہ جبرائیلؑ جنت سے دو انار لے کر نبیؐ پر نازل ہوئے تو علیؑ ان سے ملے اور پوچھا یہ انار کون سے ہیں جو آپؐ کے ہاتھ میں ہیں آپؐ نے فرمایا: یہ تو نبوت کا انار ہے جس میں کسی کا بھی کوئی حصہ نہیں ہے اور دوسرا علم کا ہے پھر اس انار کو رسول اللہؐ نے توڑا اور آدھا خود لے لیا اور آدھا علیؑ کو دے دیا پھر آپؐ نے فرمایا: تم اس میں شریک ہو اور میں اس میں تمہارا شریک ہوں۔ پھر امام نے فرمایا: جو علم نبیؐ جانتے تھے وہ آپؐ نے علیؑ کو بھی سکھا دیا اور یہ علم ہم تک پہنچ آیا پھر آپؑ نے اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھا۔

حدیث ④ حدثنا عبد الله بن محمد عن معمر بن خلاد عن أبی الحسن الرضا ع قال سمعته یقول إنا أهل البیت یتوارث أصاغرنا عن أکابرنا القذة بالقذة.

معمر بن خلاد نے امام ابوالحسن الرضاؑ سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا: ہم اہل بیتؑ ہمارے چھوٹے بڑوں کے وارث ہوتے ہیں جس طرح قبر کا ایک پر دوسرے کے برابر ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ ایک جیسے ہیں۔

باب نمبر (۱۳)

ائمہؑ ہر تر و تازہ سر سبز اور قحط زدہ زمین کو جانتے ہیں اور قیامت تک آنے والے ہدایت یافتہ اور گمراہ لوگوں کو جانتے ہیں

حدیث ① حدثنا الحسن بن علي بن نعمان و أحمد بن محمد جميعا عن علي بن النعمان قال حدثني من دخل على أبي عبد الله ع فقال له قد سألت أهل بيتك فلم أر عندهم فيه شيئا قال و ما هو قال يرون أن عليا ع قال سلوني قبل أن تفقدوني فو الله لا تسألوني عن أرض مخصبة و لا أرض مجدبة و لا فئة تضل مائة و تهدي مائة إلا إن شئت أنبأتكم بناعقها و قائدها و سائقها قال قال أبو عبد الله ع فإن هذا حق.

علی بن نعمان سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جو ابو عبد اللہؑ کے پاس گیا اور آپؑ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا کہ امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: ''میرے گم ہو جانے سے پہلے مجھ سے کچھ پوچھ لو اور اللہ کی قسم مجھ سے کسی بھی سر سبز و شاداب زمین کے متعلق پوچھو یا خشک زمین کے متعلق اسی طرح کسی ہدایت یافتہ جماعت کے متعلق پوچھو یا گمراہ ہو جانے والوں کے متعلق میں تمہیں وہ بتا دوں گا'' کہ اس میں آواز دینے والے قیادت کرنے والے اور ہانکنے والے کون

ہیں ابوعبداللہؑ نے فرمایا: بے شک یہ حق ہے۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير عن المفضل عن سلام قال قلت لأبي عبد الله ع إنا نروي أحاديث لم نجد عند أحد من أهل بيتك فيها شيئا فقال ما هي قلت يروون أن عليا ع كان يقول و هو يخطب الناس يا أيها الناس سلوني فإنكم لن تسألوني عن شيء فيما بيني و بين الساعة لا عن أرض مجدبة و لا عن أرض مخصبة و لا عن فرقة تضل مائة و تهدي مائة إلا أن لو شئت أنبأكم بناعقها و قائدها و سائقها قال و إنه حق.

سلام سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا ہم ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو آپ کے اہل بیتؑ کے سوا کسی اور کے پاس نہیں ہوتیں آپؑ نے فرمایا: وہ کونسی ہیں۔ میں نے کہا: وہ کہتے ہیں کہ علیؑ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ خطبہ دیا: لوگو! ''مجھ سے پوچھو یا تر و تازہ کے متعلق سوال کرو، اسی طرح ہدایت یافتہ لوگوں کے متعلق پوچھو یا گمراہوں کے متعلق میں تمہیں اس آواز دینے والے، ہانکنے والے، قیادت کرنے والے سب کے متعلق بتاؤں گا''۔ امامؑ نے فرمایا: بے شک یہ حق ہے۔

حدیث ③ حدثنا إبراهيم بن إسحاق عن عبد الله بن حماد عن عمرو بن شمر عن جابر بن يزيد عن أبي جعفر ع قال قال رسول الله ص ما من أرض مخصبة و لا مجدبة و لا فئة تضل مائة و تهدي مائة إلا أنا أعلمها و قد علمتها أهل بيتي يعلم كبيرهم و صغيرهم إلى أن تقوم الساعة.

جابر بن یزید سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: کوئی سرسبز زمین ہو یا خشک اور قحط زدہ اور ہدایت یافتہ جماعت ہو یا گمراہ میں اسے جانتا ہوں اور میں نے اپنے اہل بیتؑ

کو بھی بتا دیا پس اسے ہمارے چھوٹے بڑے قیامت قائم ہونے تک جانتے ہیں۔

حدیث ④ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن الحسين بن سيف عن أبيه عن منصور بن حازم عن أبي إسحاق الهمداني قال حدثني أبو المعتمر قال سمعت أباذر يقول سمعت رسول الله ص يقول إنما مثل أهل بيتي فيكم مثل سفينة نوح من ركب فيها نجا و من تخلف عنها غرق إنما مثل أهل بيتي فيكم باب حطة من دخله غفر له و من لم يدخل لم يغفر له فإنها ليست من فئة تبلغ مائة إلى يوم القيامة إلا أنا أعرف ناعقها و سائقها و علم ذلك عند أهل بيتي يعلمه كبيرهم و صغيرهم.

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: بے شک میرے اہل بیتؑ کی مثال کشتیٔ نوح کی ہے جو سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو رہ گیا غرق ہو گیا اور میرے اہل بیتؑ کی مثال تم میں حطہ کے درخت کی ہے جو داخل ہوا بخشا گیا جو نہ داخل ہوا نہ بخشا جائے گا۔کوئی جماعت بھی تا قیامت اس وقت تک نہیں پہنچے گی مگر میں اس آواز دینے والے اور ہانکنے والے کو جان لوں گا اور میرے اہل بیتؑ بھی اسے جانتے ہوں گے، ان میں بڑے چھوٹوں کو بتا دیں گے۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن أبي زكريا أو عمن رواه عن أبي زكريا عن بعض أصحابه عن عمرو بن شمر قال سمعت أبا جعفر محمد بن علي ع يقول قال علي ع ما من أرض مخصبة و لا أرض مجدبة و لا فئة تضل مائة و تهدي مائة إلا و أنا أعلمها و قد علمتها يعلمها كبيرهم و صغيرهم إلى يوم القيامة.

عمرو بن شمر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفر محمد بن علیؑ سے سنا آپؑ فرماتے تھے کہ علیؑ نے

فرمایا: جو زمین بھی سرسبز و شاداب ہو یا قحط زدہ ہو اور جو جماعت بھی سو آدمیوں پر مشتمل ہو ہدایت یافتہ ہو یا گمراہ میں اسے جانتا ہوں اور میں نے اپنے اہل بیتؑ کو بھی بتا دیا پس ان کے بڑے چھوٹوں کو قیامت تک بتا دیں گے۔

حدیث ۶ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن جعفر بن محمد عن عبد الله بن ميمون القداح عن جعفر عن أبيه قال قال أمير المؤمنين على بن أبي طالب ع سلوني قبل أن تفقدوني فو الله لا تسألوني عن فئة تهدى مائة إلا أخبرتكم بسائقها وناعقها حتى يخرج الدجال.

عبداللہ بن میمون قداح نے امام جعفرؑ سے روایت کیا وہ اپنے والد گرامیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا: پوچھ لو مجھ سے میرے گم ہونے سے پہلے اللہ کی قسم جو کچھ مجھ سے پوچھو گے اس جماعت کے متعلق جو تین سو تک ہو چاہے ہدایت یافتہ ہو یا گمراہ، میں تمہیں بتاؤں گا حتیٰ کہ اس کے آواز دینے والے اور ہانکنے والے سب کے بارے میں بتاؤں گا یہاں تک کہ دجال نکل آئے۔

حدیث ۷ حدثنا محمد بن عيسى عن محمد بن إسماعيل عن منصور بن يونس عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبي جعفر ع قال قال رسول الله ص ما من أرض مخصبة و لا أرض مجدبة و لا فئة تضل مائة و تهدى مائة إلا أنا أعلمها و قد علمتها أهل بيتي يعلم كبيرهم و صغيرهم إلى أن تقوم الساعة.

عمرو بن شمر سے روایت ہے کہ جابر نے ابو جعفرؑ سے روایت کی کہ نبیؐ نے فرمایا: جو زمین سرسبز ہو یا خشک میں اسے جانتا ہوں اور جو جماعت سو تک بھی گمراہ کرتی ہو یا ہدایت دیتی ہو میں اسے جانتا ہوں اور میں نے اپنے اہل بیتؑ کو بھی بتا دیا ان کے بڑے اپنے چھوٹوں کو قیامت تک سکھا دیں گے۔

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن علی بن الحکم عن سلام القصير قال قلت لأبي عبد الله ع إنا نروی أحاديث لم نجد عند أهل بيتك فيها شيئا قال و ما هي قلت يروون أن عليا ع قال سلونی و هو يخطب فإنكم لا تسألون عن شیء فيما بينكم و بين الساعة و لا عن أرض مخصبة و لا عن أرض مجدبة و لا فئة تضل مائة و تهدی مائة إلا إن شئت أنبأتك بناعقها و سائقها و قائدها فقال إنه حق.

سلام القصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا ہم ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جو ہم اہل بیتؑ میں سے ہی کسی کے پاس پاتے ہیں آپؑ نے فرمایا: وہ کون سی حدیث ہے۔ میں نے کہا: وہ روایت جس میں علیؑ نے فرمایا: ''اگر مجھ سے کسی بھی سرسبز یا خشک زمین کے متعلق پوچھو اور کوئی سو پر مشتمل جماعت بھی چاہے گمراہ ہو یا ہدایت یافتہ میں تمھیں اس کے آواز دینے والے، ہانکنے والے اور قیادت کرنے والے کے متعلق بتادوں گا''۔ فرمایا: یہ حق ہے۔

حدیث ⑨ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن ابن أبي عمير عن منصور عن عمرو بن شمر مثله.

ابراہیم بن ہاشم نے ابن ابی عمیر سے ہمیں بتایا کہ منصور نے عمرو بن شمر سے اسی طرح روایت کیا۔

حدیث ⑩ حدثنا أبو الفضل العلوی عن سعيد بن عيسى البصری عن إبراهيم ابن الحكم عن أبيه عن شريك بن عبد الله عن عبد الله عن عبد الأعلى عن أبي وقاص عن سلمان الفارسی ره عن أمير المؤمنين ع قال قال سلونی عما يكون إلى يوم القيامة و عن كل فئة تضل مائة و تهدی مائة و عن

سائقها و ناعقها و قائدها إلى يوم القيامة.

سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا: جو چیز بھی قیامت تک ہونے والی ہے مجھ سے پوچھو اور ہر اس جماعت کے بارے میں جو سو آدمیوں کو ہدایت دیتی یا گمراہ کرتی ہو اور قیامت تک ان کے ہانکنے والے، آواز دینے والے اور قیادت کرنے والے کے متعلق پوچھو۔

حدیث ⑪ حدثنا عبد الله بن محمد عن الحسن بن محبوب عن أبي حمزة عن سويد بن غفلة قال أنا عند أمير المؤمنين ع إذا أتاه رجل فقال يا أمير المؤمنين جئتك من وادي القرى و قد مات خالد بن عرفطة فقال أمير المؤمنين ع إنه لم يمت فأعادها عليه فقال له علي ع لم يمت و الذي نفسي بيده لا يموت فأعادها عليه الثالثة فقال سبحان الله أخبرك أنه مات و تقول لم يمت فقال له علي ع لم يمت و الذي نفسي بيده لا يموت حتى يقود جيش ضلالة يحمل رايته حبيب بن جماز قال فسمع بذلك حبيب فأتى أمير المؤمنين فقال ناشدك في و أنا لك شيعة و قد ذكرتني بأمر لا و الله ما أعرفه من نفسي فقال له علي ع إن كنت حبيب بن جماز فتحملها فولى حبيب بن جماز و قال إن كنت حبيب بن جماز لتحملنها قال أبو حمزة فو الله ما مات حتى بعث عمر بن سعد إلى الحسين بن علي ع و جعل خالد بن عرفطة على مقدمته و حبيب صاحب رايته.

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ میں امیر المومنینؑ کے پاس تھا کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا امیر المومنینؑ میں آپؑ کے پاس وادی القریٰ سے آیا ہوں، خالد بن عرفطہ فوت ہو گئے ہیں۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: وہ نہیں مرے گا۔ اس نے دوبارہ کہا تو علیؑ نے وہی فرمایا اور اس سے منہ موڑ لیا

اس نے تیسری دفعہ کہا کہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ وہ فوت ہو گئے ہیں مگر آپ کہتے ہیں نہیں تو فرمایا: وہ نہیں مرا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ ایک گمراہی کے لشکر کی قیادت نہ کر لے۔ جس کا جھنڈا حبیب بن جماز اٹھائے ہوگا۔ جب حبیب نے یہ بات سنی تو وہ امیر المومنینؑ کے پاس آ کر کہنے لگا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر کہہ رہا ہوں کہ میں آپ کا شیعہ ہوں اور آپؑ نے مجھے ایسے کام کے ساتھ ذکر کیا ہے جس کو میں اپنے آپ سے خیال نہیں کرتا۔ علیؑ نے فرمایا: تم کون ہو؟۔ وہ کہنے لگا: میں حبیب بن جماز ہوں۔ علیؑ نے فرمایا: اگر تو حبیب بن جماز ہے تو ضرور اٹھائے گا۔ ابوحمزہ نے کہا: اللہ کی قسم وہ نہیں مرا یہاں تک عمر بن سعد کو حسینؑ بن علیؑ کی طرف بھیجا گیا اور ان کے آگے جانے والوں میں خالد بن عرفطہ تھا اور حبیب بن جماز جھنڈا اٹھانے والا تھا۔

حديث ⑫ حدثنا أحمد بن محمد عن أبي زكريا أو عن من رواه عن أبي زكريا عن بعض أصحابه قال حدثنا أحمد بن محمد عن بكر بن صالح عن ابن أبي عمير عن عبد الحميد بن أبي العلاء و جرعة بن ربيعة يرفعان إلى أمير المؤمنين قال قال أمير المؤمنين ع ما من أرض مخصبة و لا الأرض مجدبة إلا و أنا أعلمها.

جرعہ بن ربیعہ اس حدیث کو امیر المومنینؑ تک مرفوع ذکر کرتے ہیں کہا امیر المومنینؑ نے فرمایا: جو زمین بھی سرسبز ہو یا خشک میں اسے جانتا ہوں۔

حديث ⑬ حدثنا محمد بن الحسين عن عبد الرحمن بن أبي هاشم عن عنبسة بن العابد عن مغيرة مولى عبد المؤمن الأنصاري عن سعد بن الأصبغ قال سمعت عليا ع يقول على هذا المنبر سلوني قبل أن تفقدوني و الله

ما من أرض مخصبة ولا مجدبة ولا فئة تضل مائة وتهدي مائة إلا وقد عرفت قائدها و سائقها و قد أخبرت بهذا رجلا من أهل بيتي يخبرها كبيرهم لصغيرهم إلى أن تقوم الساعة.

اصبغ روایت کرتے ہیں کہ میں نے علیؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو کہ منبر پر فرما رہے تھے میرے گم ہونے سے پہلے پہلے مجھ سے پوچھ لو اللہ کی قسم جو زمین بھی سرسبز ہو یا خشک اور جو بھی سو آدمیوں کی جماعت ہدایت یافتہ ہو یا گمراہ مگر میں ان کے ہانکنے اور قیادت کرنے والے کو جانتا ہوں اور میں نے یہ بات اپنے اہل بیتؑ کے ایک شخص کو بتا دی ہے ایسی بات ان میں سے بڑے چھوٹوں کو بتا دیتے ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔

باب نمبر (۱۴)

آئمہؑ کے پاس علم کے اصول ہیں جن کے وہ پیغمبرؐ سے وارث ہوئے اور ایسا علم ان کی رائے پر مشتمل نہیں ہے

حدیث ① حدثنا حمزة بن يعلى عن أحمد بن النضر عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبي جعفر ع قال يا جابر إنا لو كنا نحدثكم برأينا و هوانا لكنا من الهالكين و لكنا نحدثكم بأحاديث نكنزها عن رسول الله ص كما يكنز هؤلاء ذهبهم و فضتهم.

جابر نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اے جابر! اگر ہم تمہیں اپنی رائے اور خواہش سے حدیثیں بیان کرتے تو ہم ہلاک ہو جاتے ہم تو تمہیں وہ حدیثیں سناتے ہیں جنہیں ہم نے نبیؐ سے اس طرح خزانہ بنا رکھا ہے جس طرح یہ لوگ سونے چاندی کے خزانے جمع کرتے ہیں۔

حدیث ② حدثنا يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير عن عمرو بن أذينة عن الفضيل بن يسار عن أبي جعفر ع أنه قال لو أنا حدثنا برأينا ضللنا كما ضل من كان قبلنا و لكنا حدثنا ببينة من ربنا بينها لنبيه فبينها لنا.

فضیل بن یسار نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر ہم اپنی رائے سے حدیثیں بیان کریں تو ہم ہلاک ہو جائیں جس طرح ہم سے پہلے لوگ گمراہ ہوئے لیکن ہم تو دلیل سے بیان کرتے ہیں جو ہمارے رب نے اپنے نبیؐ کے لیے بیان کیں ہیں اور انہوں نے ہمارے سامنے

بیان کردیں۔

حدیث ③ حدثنا عبد الله بن عامر عن عبد الله بن محمد الحجال عن داود بن أبي يزيد الأحوال عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول إنا لو كنا نفتي الناس برأينا و هوانا لكنا من الهالكين و لكنها آثار من رسول الله ص أصل علم نتوارثها كابر عن كابر نكنزها كما يكنز الناس ذهبهم و فضتهم.

داؤد بن ابی یزید ابوالاحول سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے سنا: اگر ہم لوگوں کو اپنی رائے اور خواہش سے فتویٰ دیں تو ہم ہلاک ہوجائیں لیکن یہ تو آثار ہیں جو نبیؐ کی طرف سے ہیں اور اصل علم ہے ہم اس کو اپنے اسلاف سے وراثت میں پاتے ہیں پس ہم انہیں اسی طرح خزانہ بناتے ہیں جس طرح لوگ سونے اور چاندی کا خزانہ جمع کرتے ہیں۔

حدیث ④ حدثنا محمد عن الحسين بن سعيد عن القاسم عن محمد بن يحيى عن جابر قال قال أبو جعفر ع يا جابر لو كنا نفتي الناس برأينا و هوانا لكنا من الهالكين و لكنا نفتيهم بآثار من رسول الله ص و أصول علم عندنا نتوارثها كابر عن كابر نكنزها كما يكنز هؤلاء ذهبهم و فضتهم.

جابر سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: اے جابر! اگر ہم لوگوں کو اپنی رائے اور خواہش سے فتویٰ دینے لگیں تو ہم ہلاک ہوجائیں ہم تو رسول اللہؐ کے آثار سے انہیں فتویٰ دیتے ہیں اور اس بنیادی علم سے فتوے دیتے ہیں جو ہم نے بطور وراثت بڑوں سے حاصل کیا ہے۔ جس طرح یہ دوسرے لوگ سونے اور چاندی کے خزانے جمع کرتے ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن النعمان عن فضيل بن

عثمان عن محمد بن شریح قال سمعت أبا عبد الله ع يقول و الله لو لا أن الله فرض ولايتنا و مودتنا و قرابتنا ما أدخلناكم بيوتنا و لا أوقفناكم على أبوابنا و الله ما نقول بأهوائنا و لا نقول برأينا إلا ما قال ربنا.

محمد بن شریح روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! اگر ہماری دوستی مودت اور قرابت اللہ نے فرض نہ کی ہوتی تو ہم تمہیں اپنے گھروں میں نہ داخل کرتے اور اپنے دروازوں پر کھڑے نہ کرتے۔ اللہ کی قسم! ہم اپنی خواہشات اور اپنی رائے سے نہیں کہتے بلکہ وہی کہتے ہیں جو ہمارا رب کہتا ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن أبي حمزة الثمالي عن جابر قال أبو جعفر ع يا جابر و الله لو كنا نحدث الناس أو حدثناهم برأينا لكنا من الهالكين و لكنا نحدثهم بآثار عندنا من رسول الله ص يتوارثها كابر عن كابر نكنزها كما يكنز هؤلاء ذهبهم و فضتهم.

ابوحمزہ ثمالی سے انہوں نے جابر سے روایت کیا کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: اے جابر! اگر ہم لوگوں کو اپنی رائے سے حدیثیں بیان کریں تو ہم ہلاک ہو جائیں بلکہ ہم انہیں رسول اللہؐ کے آثار بیان کرتے ہیں جو ہم نے بڑوں سے وراثت میں حاصل کئے۔ پس اس طرح انہیں خزانہ بناتے ہیں جس طرح لوگ سونے اور چاندی کا خزانہ جمع کرتے ہیں۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن هارون عن أبي الحسن موسى عن موسى بن القاسم عن علي بن النعمان عن محمد بن شريح قال قال لي أبو عبد الله ع لو لا أن الله فرض ولايتنا و مودتنا و قرابتنا ما أدخلناكم و لا أوقفناكم على بابنا فو الله ما نقول بأهوائنا و لا نقول برأينا و لا نقول إلا ما قال ربنا.

محمد بن شریح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھ سے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر ہماری ولایت، مودت اور قرابت فرض نہ کی ہوتی تو ہم تمہیں اپنے پاس نہ لاتے اور نہ اپنے دروازے پر کھڑا کرتے۔ اللہ کی قسم! ہم اپنی خواہش اور رائے سے کچھ نہیں کہتے ہم تو وہی کہتے ہیں جو ہمارے رب نے کہا ہے۔

حدیث ⑧ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران عن يونس عن عنبسة قال سأل رجل أبا عبد الله ع عن مسألة فأجابه فيها فقال الرجل إن كان كذا و كذا ما كان القول فيها فقال له مهما أجبتك فيه لشيء فهو عن رسول الله ص لسنا نقول برأينا من شيء

عنبسہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے امام ابوعبداللہؑ سے ایک مسئلہ پوچھا تو آپؑ نے اس کا جواب دیا تو اس شخص نے کہا: اگر یہ اس طرح ہو تو پھر کیا جواب ہوگا۔ آپؑ نے فرمایا: جب بھی ہم کسی مسئلے کا جواب دیتے ہیں تو وہ رسول اللہؐ کی طرف سے ہوتا ہے ہم اس میں اپنی رائے سے کچھ نہیں کہتے۔

حدیث ⑨ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضيل بن يسار عن جعفر ع أنه قال إنا على بينة من ربنا بينها لنبيه فبينها نبيه لنا فلولا ذلك كنا كهؤلاء الناس.

فضیل بن یسار نے امام جعفرؑ سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: ہم اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہیں جو اس نے اپنے نبیؐ کو عطا کیں پس آپؐ نے ہمیں دیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہم بھی انہی لوگوں کی طرح ہوتے۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن إسماعيل عن علي بن الحكم عن فضيل بن

عثمان عن محمد بن شریح قال قال أبو عبد الله ع لو لا أن الله فرض طاعتنا و ولايتنا و أمر مودتنا ما أوقفنا كم على أبوابنا و لا أدخلنا كم بيوتنا إنا و الله ما نقول بأهوائنا و لا نقول برأينا و لا نقول إلا ما قال ربنا و أصول عندنا نكنزها كما يكنز هؤلاء ذهبهم و فضتهم.

محمد بن شریح سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے ہماری اطاعت اور ولایت فرض نہ کی ہوتی اور ہماری مودت کا حکم نہ دیا ہوتا تو ہم تمہیں اپنے دروازوں پر کھڑا نہ کرتے اور نہ تم کو شرف ملاقات بخشتے اور نہ اپنے گھروں میں تم کو لاتے۔ اللہ کی قسم! ہم اپنی رائے اور خواہشوں سے کچھ نہیں کہتے ہم تو وہی کچھ کہتے ہیں جو ہمارے رب نے فرمایا ہے اور جو اصول ہمارے پاس ہیں انہیں ہم اپنے پاس خزانہ بناتے ہیں جس طرح لوگ سونے اور چاندی کو خزانہ بناتے ہیں۔

باب نمبر (۱۵)

آئمہؑ کے پاس وہ سب کچھ ہے جو کتاب وسنت میں ہے، وہ اپنی رائے سے کچھ نہیں کہتے اور نہ ہی وہ اپنے شیعوں کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن البرقي عن إسماعيل بن مهران عن سيف بن عميرة عن أبي المعزى عن سماعة عن أبي الحسن ع قال قلت له كل شيء تقول به في كتاب الله وسنته أو تقولون فيه برأيكم قال بل كل شيء نقوله في كتاب الله وسنة نبيه.

سماعہ نے امام ابوالحسنؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے امامؑ سے پوچھا: جو کچھ بھی آپؑ فرماتے ہیں وہ سب کتاب اللہ اور سنت میں موجود ہے یا آپؑ اپنی رائے سے کہتے ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا: جو کچھ بھی ہم کہتے ہیں وہ سب کتاب اللہ اور سنت رسولؐ میں موجود ہے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن البرقي عن صفوان عن سعيد الأعرج قال قلت لأبي عبد الله ع إن من عندنا ممن يتفقه يقولون يرد علينا ما لا نعرفه في كتاب الله ولا في السنة نقول فيه برأينا فقال أبو عبد الله ع كذبوا ليس شيء إلا جاء في الكتاب وجاء فيه السنة.

سعید الاعرج سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا: ہمارے پاس کچھ فقیہ لوگ ہیں وہ کہتے ہیں ہم پر وہ چیز وارد ہوتی ہے جسے ہم کتاب اللہ اور سنت رسولؐ میں نہیں پاتے ہم وہ بات اپنی رائے سے کہتے ہیں؟۔ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: وہ جھوٹ کہتے ہیں کتاب وسنت میں سب کچھ موجود ہے۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن أبيه عن أبي المعزى عن سماعة عن العبد الصالح ع قال سألته فقلت إن أناسا من أصحابنا قد لقوا أباك و جدك و سمعوا منهما الحديث فربما كان الشيء يبتلى به بعض أصحابنا و ليس عندهم في ذلك شيء يفتيه و عندهم ما يشبهه يسعهم أن يأخذوا بالقياس فقال إنه ليس بشيء إلا و قد جاء في الكتاب و السنة.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے العبد الصالح (امامؑ) سے پوچھا: ہمارے اصحاب میں سے کچھ یہ کہتے ہیں۔ انہوں نے آپؑ کے آباء سے بھی ملاقات کی اور ان سے حدیث بھی سنی ہے پس ہمارے بعض دوست آزمائش میں پڑ جاتے ہیں اور ان کے پاس فتوی دینے والا بھی کوئی نہیں ہوتا ان کے پاس وہ کچھ ہوتا ہے جو اس کے مشابہ ہو تو کیا وہ قیاس پر عمل کر سکتے ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا: نہیں! پہلے لوگ قیاس کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئے۔ میں نے آپؑ سے کہا: آپؑ اس طرح کیوں کہتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: کیونکہ جو کچھ بھی ہم کہتے ہیں وہ کتاب وسنت میں موجود ہے۔

حدیث ④ حدثنا السندي بن محمد عن صفوان بن يحيى عن محمد بن حكيم عن أبي الحسن ع قال قلت له تفقهنا في الدين و روينا و ربما ورد علينا رجل قد ابتلى بشيء صغير الذي ما عندنا فيه بعينه شيء و عندنا ما هو يشبهه

مثله أ فنفتيه بما يشبهه قال لا و ما لكم و القياس في ذلك هلك من هلك بالقياس قال قلت جعلت فداك أتى رسول الله ص بما يكتفون به قال أتى رسول الله ص بما استفتوا به في عهده و بما يكتفون به من بعده إلى يوم القيامة قال قلت ضاع منه شيء قال لا هو عند أهله.

محمد بن حکیم سے روایت ہے انہوں نے امام ابوالحسنؑ سے پوچھا: ہم نے دین میں سوجھ بوجھ حاصل کی اور روایات بھی بیان کیں بعض دفعہ ہمارے پاس ایسے لوگ آتے ہیں جو چھوٹی سی آزمائش میں مبتلا ہوتے ہیں حالانکہ اس جیسی چیز ہمارے پاس موجود نہیں ہوتی ہے مگر اس کے مشابہ چیز موجود ہوتی ہے تو کیا ہم اسے اس کے مشابہ چیز پر قیاس کر سکتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا: نہیں! تمہیں کیا ہو گیا ہے تم سے پہلے لوگوں جو ہلاک ہوئے اسی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا نبیؐ کے پاس ایسی ہدایات آگئی تھیں جو ان کے لئے کافی ہوں؟۔آپؑ نے فرمایا: آپؐ کے پاس وہ سب کچھ آ گیا تھا جو ان کے لئے اپنے وقت میں کافی ہوا اور جس کی تا قیامت ضرورت ہو۔ میں نے کہا: کیا اس سے کچھ ضائع ہوا؟۔آپؑ نے فرمایا: وہ سب آپؐ کے اہلؑ کے پاس موجود ہے۔

باب نمبر (۱۶)

رسول اللہؐ نے امیرالمومنینؑ اور اپنی اور آپؑ کی اولاد کو سب کچھ سکھا دیا تھا

حدیث ① حدثنا يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير عن مرازم عن أبي عبد الله ع قال علم رسول الله ص عليا ع ألف باب ففتح له من كل باب ألف باب.

مرازم نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے علیؑ کو ایک ہزار ابواب سکھائے پھر آپؑ کے لئے ہر باب سے ہزار باب کھولے گئے۔

حدیث ② حدثنا السندي بن محمد عن صفوان بن يحيى قال حدثني محمد بن بشير و لا أعلمه إلا أني قد سمعته من بشير عن أبي عبد الله ع قال قال رسول الله ص لعائشة و حفصة في مرضه الذي توفي فيه ادعيا لي خليلي فأرسلتا إلى أبويهما مرتين فلما رآهما أعرض بوجهه عنهما ثم قال ادعيا لي خليلي فأرسلتا إلى علي ع قال فلما جاء أكب عليه فلم يزل يحدثه قال فلما خرج من عنده لقياه فقالا له ما حدثك قال حدثني بابا يفتح ألف باب كل باب يفتح ألف باب.

امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے عائشہ اور حفصہ سے اپنی اس بیماری میں فرمایا جس میں آپ

فوت ہو گئے تھے، فرمایا: میرے دوست کو بلاؤ تو ان میں سے ہر ایک نے دو مرتبہ اپنے اپنے باپوں کو بلایا جب آپؐ نے انہیں دیکھا تو ان سے منہ موڑ لیا۔ پھر فرمایا: میرے لئے میرے خلیل (دوست) کو بلاؤ تو انہوں نے علیؑ کی طرف پیغام بھیجا جب آپؑ آئے تو آپؐ ان کی طرف جھکے پھر مسلسل باتیں کرتے رہے جب آپؑ کے پاس سے نکلے تو وہ دونوں آپؑ سے ملے تو وہ کہنے لگے آپؐ نے آپ سے کیا فرمایا؟۔علیؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے مجھے ایک ہزار باب تعلیم فرمائے جس کے ہر باب سے ایک ہزار باب مزید کھلتے ہیں۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن بعض أصحابه عن أحمد بن عمر الحلبي عن أبي بصير قال دخلت على أبي عبد الله ع فقلت جعلت فداك إن الشيعة يتحدثون أن رسول الله ص علم عليا ع بابا يفتح منه ألف باب قال فقال أبو عبد الله ع يا أبا محمد علم و الله رسول الله ص عليا ع ألف باب ففتح له من كل باب ألف باب قال قلت هذا و الله العلم قال إنه لعلم و ليس بذلك.

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس گیا تو میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے علیؑ کے لیے ایک علم کا دروازہ کھولا۔آپؑ نے فرمایا: اے ابو محمد! اللہ کی قسم رسول اللہؐ نے علیؑ کے لیے ہزار دروازے کھولے ہر دروازے سے ہزار دروازے کھلتے ہیں۔میں نے کہا: اللہ کی قسم یہ علم ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: بے شک یہ علم ہے لیکن جناب امیرؑ کے پاس اس سے بھی کہیں زیادہ علم تھا۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن عبد الله بن الحجال عن ثعلبة بن ميمون عن عبد الله بن هلال قال قال أبو عبد الله ع علم رسول الله

ص عليا ع ألف باب كل باب فتح له ألف باب.

عبداللہ بن ہلال سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے علیؑ کو ہزار ابواب سکھائے جس کے ہر باب نے ہزار ابواب مزید کھول دیئے۔

حديث ⑤ حدثنا أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن أبيه الحسن بن علي عن عبد الله بن بكير عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن رسول الله ص علم عليا ع بابا من العلم ففتح ألف باب لكل باب فتح له ألف باب.

عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ فرماتے ہیں رسول اللہؐ نے علیؑ کو علم کا ایک باب سکھایا تو ہزار دروازے کھل گئے جس میں سے ہر دروازے کے ہزار دروازے کھل گئے۔

حديث ⑥ حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن إبراهيم بن عبد الحميد عن أبي حمزة الثمالي عن أبي جعفر ع قال قال علي ع لقد علمني رسول الله ص ألف باب كل باب فتح ألف باب.

ابوحمزہ ثمالی روایت کرتے ہیں کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا کہ علیؑ نے فرمایا: مجھے رسول اللہؐ نے ہزار باب سکھائے جس کے ہر باب سے ہزار باب کھولے گئے۔

حديث ⑦ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران عن يونس عن هشام بن الحكم عن عمر بن يزيد قال قلت لأبي عبد الله ع بلغنا أن رسول الله علم عليا ع ألف باب كل باب فتح ألف باب فقال لي بل علمه بابا واحدا فتح ذلك الباب ألف باب فتح كل باب ألف باب.

عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہؐ نے علیؑ کو ہزار باب سکھائے جس کے ہر باب سے ہزار باب اور کھولے گئے؟۔آپؑ نے فرمایا: بے شک یہ حق ہے۔

حدیث ⑧ حدثنا محمد بن الحسين عن بشير عن يحيى بن معمر العطار عن بشير الدهان عن أبي عبد الله ع قال قال رسول الله ص لعائشة و حفصة في مرضه الذي توفي ادعيا لي خليلي فأرسلتا إلى أبويهما فلما نظر إليهما أعرض عنهما ثم قال ادعيا لي خليلي فأرسلتا إلى علي بن أبي طالب ع فلما نظر إليه أكب عليه يحدثه فلما خرج لقياه فقالا له ما حدثك خليلك فقال حدثني خليلي ألف باب ففتح لي كل باب ألف باب.

بشیر الدہان نے بیان کیا کہ ابوعبداللہؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپؐ شہید ہو گئے فرمایا: میرے لئے میرے دوست کو بلاؤ تو عائشہ اور حفصہ نے اپنے اپنے باپ کو بلایا تو آپؐ نے انہیں دیکھ کر منہ موڑ لیا۔ پھر فرمایا: میرے لئے میرے خلیل (دوست) کو بلاؤ تو دوبارہ انہوں نے انہی کو بلایا تو آپؐ نے انہیں دیکھ کر منہ موڑ لیا۔ پھر تیسری دفعہ فرمایا: میرے لئے میرے خلیل (دوست) کو بلاؤ تو انہوں نے علیؑ کو بلا لیا۔ آپؐ نے انہیں دیکھا تو ان پر جھک کر دیر تک ان سے باتیں کرتے رہے جب آپؑ نکلے تو آپس میں ملے تو دونوں نے پوچھا: آپؑ کو آپؐ کے خلیلؐ نے کیا کہا۔ آپؑ نے فرمایا: مجھے آپؐ نے علم کے ہزار باب بتائے جس میں سے ہر باب نے ہزار باب مزید کھول دیے۔

حدیث ⑨ حدثنا الحجال عن الحسن بن الحسين عن ابن سنان عن

إسماعيل بن جابر و عبد الكريم بن أبي الديلم عن أبي عبد الله ع قال أوصى رسول الله ص إلى علي بن أبي طالب ع بألف باب فتح كل باب ألف باب.

عبدالکریم بن ابی الدیلم نے روایت کی ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے علیؑ کو ہزار دروازوں کی وصیت کی جن میں سے ہر دروازہ ہزار دروازے کھول دیتا ہے۔

حدیث ⑩ حدثنا إبراهيم بن إسحاق عن عبد الله بن حماد عن صباح المزني عن الحرث بن حصيرة عن الأصبغ بن نباتة عن أمير المؤمنين علي ع قال سمعته يقول إن رسول الله ص علمني ألف باب من الحلال و الحرام و مما كان و ما هو كائن إلى يوم القيامة كل يوم يفتح ألف باب فذلك ألف ألف باب حتى علمت المنايا و الوصايا و فصل الخطاب.

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے میں نے امیرالمومنینؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہؐ نے مجھے حلال وحرام اور قیامت تک تمام واقع ہونے والے امور کے ہزار باب سکھا دیئے ہر باب کے ہزار دروازے کھلتے ہیں اس طرح یہ ایک لاکھ دروازے ہوئے یہاں تک کہ میں نے اموات، وصیتیں اور فصل الخطاب کا علم بھی جان لیا۔

حدیث ⑪ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن هشام بن سالم عن أبي حمزة الثمالي عن أبي إسحاق السبيعي قال سمعت بعض أصحاب أمير المؤمنين ممن يوثق به قال سمعت عليا ع يقول إن في صدري هذا لعلما جما علمنيه رسول الله ص لو أجد له حفظة يرعونه حق رعايته و يروونه عني كما يسمعونه مني إذا أودعتهم بعضه فيعلم به كثيرا من العلم إن العلم مفتاح كل باب و كل باب يفتح ألف باب.

ابو اسحٰق السبیعی روایت کرتے ہیں کہ میں نے امیر المومنینؑ کے کسی با اعتماد ساتھی سے سنا اس نے کہا: میں نے امیر المومنین علیؑ سے سنا وہ فرما رہے تھے میرے سینے میں بڑا علم ہے جو مجھے رسول اللہؐ نے سکھایا ہے اگر مجھے محافظ مل جائیں جو اس کا اس طرح خیال رکھیں جس طرح اس کے خیال رکھنے کا حق ہے اور جس طرح مجھ سے سنیں اسی طرح آگے نقل کر دیں تو میں اس کا کچھ حصہ اس کے پاس امانت رکھ دوں اس طرح بہت سارا علم آگے پھیل جائے۔ ہر علم پر باب کی چابی ہے اور ہر باب سے ہزار باب کھلتے ہیں۔

حدیث ⑫ حدثنا عبد الله بن عامر عن عبد الرحمن بن أبي نجران عن صفوان عن بشير الدهان عن أبي عبد الله ع قال لما مرض رسول الله ص مرضه الذي توفي فيه بعث إلى علي ع فلما جاء أكب عليه فلم يزل يحدثه و يحدثه قال فلما فرغ لقياه فقالا بما حدثك صاحبك قال حدثني بباب يفتح ألف باب كل باب يفتح ألف باب.

بشیر دھان سے مروی ہے کہ امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا: جب رسول اللہؐ اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں شہید ہوئے تو علیؑ کو بلایا جب آپؑ آئے تو آپ کی طرف بات کرنے کے لئے جھکے تو باتیں کرتے رہے جب نکلے تو ابوبکر و عمر انہیں ملے اور پوچھا کہ آپؑ کے ساتھی نے آپؑ سے کیا کہا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: مجھے علم کا ایک دروازہ بیان کیا جس سے ہزار دروازے کھلتے ہیں اور ہر باب سے ہزار باب کھلتے ہیں۔

حدیث ⑬ حدثنا محمد بن عيسى عن أحمد بن حمزة عن أبان عن زرارة عن أبي جعفر ع قال إن رسول الله ص علم عليا بابا يفتح ألف باب كل باب يفتح ألف باب.

زرارہ سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے علیؑ کو علم کا ایک دروازہ بتایا جو ہزار دروازے تھے جن میں سے ہر دروازے سے ہزار دروازے نکلتے ہیں۔

حدیث ⑭ حدثنا الحسين بن محمد عن المعلى بن محمد الأصفهاني عن سلطان بن مرة عن إسحاق بن حسان عن الهيثم بن واقد عن علي بن الحسين العمري عن سعد الإسكاف عن الأصبغ بن نباتة قال أمرنا أمير المؤمنين ع بالمسير إلى المدائن من الكوفة فسرنا يوم الأحد و تخلف عمرو بن حريث في سبعة نفر فخرجوا إلى مكان بالحيرة تسمى الخورنق قالوا نتنزه فإذا كان يوم الأربعاء لحقنا عليا ع قبل أن يجمع فبيناهم يتغذون إذ خرج عليهم ضب فصادوه فأخذه عمرو بن حريث فبسط كفا فقال بايعوه هذا أمير المؤمنين فبايعه السبعة و عمرو ثامنهم و ارتحلوا ليلة الأربعاء فقدموا المدائن يوم الجمعة و أمير المؤمنين على المنبر يخطب و لم يفارق بعضهم بعضا و كانوا جميعا حتى نزلوا باب المسجد فلما دخلوا نظر إليهم أمير المؤمنين فقال يا أيها الناس إن رسول الله ص أسر إلي ألف حديث في كل حديث ألف باب لكل باب مفتاح و إني سمعت الله يقول يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُناسٍ بِإِمامِهِمْ و إني أقسم لكم بالله لتبعثن ثمانية نفر إمامهم الضب و لو شئت أن أسميهم فعلت قال فلو رأيت عمرو بن حريث ينتقض كما ينتقض السعفة حياء و لوما.

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ ہمیں امیرالمومنینؑ نے کوفہ سے مدائن کی طرف جانے کا حکم دیا تو ہم چلے اور سات آدمیوں سمیت عمرو بن حریث پیچھے رہ گیا تو وہ حیرہ کی ایک جگہ پہنچ گئے جس کا نام خورنق

تھا۔ وہ کہنے لگے ہم سیر و سیاحت کرتے ہیں آج بدھ کا دن ہے اور ہم جمعہ کے دن سے پہلے پہلے علیؑ سے جا ملیں گے پس وہ وہاں ٹھہر گئے اور صبح کا کھانا کھا رہے تھے کہ انہوں نے ایک گوہ کو دیکھا تو انہوں نے اس کو شکار کر لیا اور عمرو بن حریث نے اس کو پکڑ لیا اور اپنی ہتھیلی پھیلائی پھر کہنے لگا اب اس کی بیعت کر لو یہ امیر المومنین ہے تو ساتوں نے اس کی بیعت کر لی اور عمرو ان میں آٹھواں تھا۔ پس بدھ کی رات وہ کوچ کر گئے اور مدائن کو جمعہ کے دن پہنچ گئے اس وقت جب امیر المومنینؑ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے اور اکٹھے مسجد کے دروازے پر جا اترے جب اندر گئے تو انہیں امیر المومنینؑ نے دیکھ لیا اور فرمایا: لوگو! رسول اللہؐ نے مجھے پوشیدہ طور پر سو حدیثیں سکھائیں ہر حدیث میں ہزار باب ہیں ہر باب کی ایک چابی ہے اور میں نے اللہ سے سنا وہ فرماتا ہے یقول یَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ "جس دن ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے"۔ میں تمہارے اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ تم ضرور اٹھائے جاؤ گے اور آٹھ آدمی جن کے آگے ایک گوہ ہوگی اگر میں چاہوں تو ان کے نام بھی بتا سکتا ہوں۔ کاش کہ تم دیکھو کہ عمرو بن حریث حیا اور ملامت سے اس طرح ٹوٹتا ہے جس طرح کھجور کی شاخ ٹوٹتی ہے۔

حدیث ⑮ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن سنان عن ابن مسكان عن موسى بن بكر قال قلت لأبي عبد الله ع الرجل يغمى عليه يوما أو يومين أو ثلاثة أو أكثر من ذلك كم يقضي من صلاته فقال لا أخبرك بما ينتظم هذا و أشباهه فقال كلما غلب الله عليه من أمر فالله أعذر لعبده و زاد فيه غيره قال قال أبو عبد الله ع و هذا من الأبواب التي يفتح كل باب منها ألف باب.

موسیٰ بن بکر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو کہا: جس شخص کو ایک دن، دو دن، تین دن یا اس سے بھی زیادہ عرصہ بے ہوشی طاری رہے تو وہ کتنے دن کی نمازیں قضا پڑھے؟۔ آپؑ نے فرمایا:

میں تمہیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں جو اس مسئلہ کو اور اس جیسے دیگر مسائل کو اپنے ضمن میں لیتی ہے؟ پھر فرمایا: جب بھی اس پر اللہ تعالیٰ کا معاملہ غالب آ جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے عذر کو بہت زیادہ قبول کرنے والا ہے۔ میں نے کہا: بعض روایات میں غیر کا لفظ زیادہ آیا یعنی کسی دوسرے سے اللہ تعالیٰ زیادہ عذر کو قبول کرنے والا ہے۔ امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا یہ مسئلہ بھی ان ابواب میں سے ہے جس کا ایک باب ہزار ابواب کو کھول دیتا ہے۔

حدیث ۱۹ حدثنا محمد بن الحسين عن ابن أبي عمير عن ابن أذينة قال قال بكير بن أعين حدثني من سمع أبا جعفر ع يحدث قال لم يخرج إلى الناس من تلك الأبواب التي علمها رسول الله ص عليا ع إلا باب أو اثنان و أكثر علمي أنه قال باب واحد.

بکیر بن اعین نے کہا مجھے اس نے بتایا جس نے امام ابو جعفرؑ سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: ان ابواب سے جو علیؑ کو رسول اللہؐ نے سکھائے صرف ایک باب یا دو باب لوگوں تک نکلے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے زیادہ تر اسی طرح معلوم ہوتا ہے کہ امامؑ نے ایک باب کہا تھا۔

باب نمبر (۱۷)

ان حروف کا بیان جو رسول اللہؐ نے علیؑ کو سکھائے تھے

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن علي بن أبي حمزة عن حمران الحلبي عن أبان بن تغلب قال حدثني أبو عبد الله ع كان في ذوابة سيف علي ع صحيفة صغيرة و إن عليا ع دعا ابنه الحسن ع فدفعها إليه و دفع إليه سكينا و قال له افتحها فلم يستطع أن يفتحها ففتحها له ثم قال له اقرأ فقرأ الحسن الألف و الباء و السين و اللام و حرفا بعد حرف ثم طواها فدفعها إلى ابنه الحسين ع فلم يقدر على أن يفتحها ففتحها له ثم قال له اقرأ يا بني فقرأها كما قرأ الحسن ثم طواها فدفعها إلى ابنه ابن الحنفية فلم يقدر على أن يفتحها ففتحها له فقال له اقرأ فلم يستخرج منها شيئا فأخذها علي ع و طواها ثم علقها من ذوابة السيف قال قلت لأبي عبد الله أي شيء كان في تلك الصحيفة قال هي الأحرف التي يفتح كل حرف ألف حرف قال أبو بصير قال أبو عبد الله فما خرج منها إلا حرفان إلى الساعة.

ابان بن تغلب امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ کی تلوار کے ایک حصہ میں ایک چھوٹا سا صحیفہ تھا اور حضرت علیؑ نے اپنے پاس امام حسنؑ کو بلایا اور وہ ان کے حوالے کر دیا، انہیں ایک چھری بھی دی اور انہیں کہا اسے کھولو تو وہ اسے نہ کھول سکے پس آپؑ نے اسے کھول کر دیا۔ پھر ان

سے کہا: اسے پڑھو تو امام حسنؑ نے پڑھا الألف و الباء و السين و اللام پھر ایک حرف دوسرے کے بعد پڑھتے پھر اسے لپیٹ کر آپؑ نے اپنے بیٹے امام حسینؑ کے حوالے کر دیا مگر وہ بھی اسے نہ کھول سکے پھر آپؑ نے انہیں کھول کر دیا اور انہیں کہا: اسے پڑھو تو انہوں نے حسنؑ کی طرح پڑھا پھر اسے لپیٹ کر اپنے بیٹے ابن الحنفیہ کے حوالے کر دیا مگر وہ بھی نہ کھول سکے تو انہیں بھی آپؑ نے کھول کر دیا اور فرمایا پڑھو مگر وہ اس سے کچھ نہ پڑھ سکے۔ علیؑ نے اسے لپیٹ کر پھر تلوار کے قبضے میں لٹکا دیا۔

راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہؑ سے پوچھا: اس صحیفے میں کیا تھا: آپؑ نے فرمایا: وہی حروف ہیں جن کا ہر حرف ہزار حروف کو کھولتا ہے۔ ابوبصیر نے کہا: ابوعبداللہؑ نے فرمایا: ان سے اب تک صرف دو حروف نکالے گئے ہیں۔

حديث ② حدثنا محمد بن عبد الجبار عن محمد بن إسماعيل عن منصور بن يونس عن أبي بكر الحضرمي عن أبي جعفر ع قال علم رسول الله ص عليا ألف حرف كل حرف يفتح ألف حرف و كل حرف منها يفتح ألف حرف

ابوبکر حرمی سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے علیؑ کو ہزار حروف سکھائے ہر حرف ہزار حرف کو کھولتا ہے اور ان میں سے بھی ہر حرف ہزار حرف کھولتا ہے۔

حديث ③ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن عثمان بن عيسى عن عبد الله بن بكير عن عبد الرحمن بن عبد الله عن أبي عبد الله ع قال علم رسول الله ص عليا حرفا يفتح ألف حرف كل حرف منها يفتح ألف حرف.

عبدالرحمان بن ابی عبداللہ نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے

حضرت علیؑ کو ایک حرف ایسا پڑھایا جس سے ہزار حرف کھل گئے جن میں سے ہر حرف کے ہزار حرف ہیں۔

حدیث ۴ حدثنا أحمد بن محمد عن علی بن الحكم عن علی بن أبی حمزة عن أبی بصیر عن أبی عبد الله ع قال كان فی ذوابة سیف رسول الله ص صحیفة صغیرة قال قلت لأبی عبد الله ع أی شیء كان فی تلك الصحیفة قال هی الأحرف التی یفتح كل حرف ألف حرف قال أبو بصیر قال أبو عبد الله ع فما خرج منها إلا حرفان حتى الساعة.

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا: نبیؐ کی تلوار کے قبضے میں ایک چھوٹا سا صحیفہ تھا میں نے امام ابو عبد اللہؑ سے پوچھا اس میں کیا تھا۔ آپؑ نے فرمایا: وہی حرف تھے جن میں سے ہر حرف ہزار حرف کھولتا ہے۔ ابو بصیر نے کہا: ابو عبد اللہؑ نے فرمایا: ان حروف میں سے اب تک صرف دو حروف نکلے ہیں۔

حدیث ۵ حدثنا یعقوب بن یزید عن ابن أبی عمیر عن منصور عن أبی بكر الحضرمی عن أبی جعفر ع قال إن رسول الله ص علم علیا ع ألف حرف كل حرف یفتح ألف حرف و الألف الحرف یفتح كل حرف منها ألف حرف.

ابو بکر حضرمی سے روایت ہے کہ امام ابو جعفرؑ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ کو رسول اللہؐ نے ہزار حروف سکھائے۔ ہر حرف ہزار حروف کھولتا ہے اور ہزار میں سے ہر ایک حرف ہزار حروف کھولتا ہے۔

حدیث ۶ حدثنا محمد بن الحسین عن الحسن بن علی بن فضال عن

علی بن عقبة عن الحرث بن المغيرة عن أبي عبد الله ع قال جاء أبو بكر و عمر إلى أمير المؤمنين ع حين دفن النبي ص و الحديث طويل فقال لهما أمير المؤمنين ع أما ما ذكرتما أني لم أشهد كما أمر رسول الله ص فإنه قال لا يرى عورتي أحد غيرك إلا ذهب بصره و لم أكن لأوذيكما به و أما كبي عليه فإنه علمني ألف حرف كل حرف يفتح ألف حرف فلم أكن لأطلعكما على سر رسول الله ص.

حارث بن مغیرہ سے روایت ہے کہ امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا جب نبیؐ دفن ہوئے تو ابو بکر و عمر امیر المومنینؑ کے پاس آئے اور یہ لمبی حدیث ہے تو ان سے امیر المومنینؑ نے کہا کیا تم کو یاد نہیں کہ میں اس وقت موجود تھا کہ جب نبیؐ نے فرمایا: ''میرے پردے کو تیرے بغیر کوئی نہ دیکھے ورنہ اس کی نظر چلی جائے گی'' اس لیے میں تمھیں تکلیف نہیں دینا چاہتا اور جب وہ مجھ پر جھکے تھے اس وقت مجھے ہزار حروف سکھائے تھے اور ہر حرف ہزار حرف کو کھولتا ہے۔ تو میں ایسا نہیں کہ تمہیں نبیؐ کا راز بتا دوں۔

باب نمبر (۱۸)

نبیؐ نے امیر المؤمنینؑ کو ایک کلمہ سکھایا

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين و محمد بن عبد الجبار عن محمد بن إسماعيل عن منصور عن أبي حمزة عن علي بن الحسين قال علم رسول الله ص عليا ع كلمة يفتح ألف كلمة يفتح كل كلمة ألفي كلمة.

ابوحمزہ سے روایت ہے کہ امام علی بن حسینؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے علیؑ کو ایک کلمہ سکھایا جو ہزار کلمے کھولتا ہے اور ان ہزار کلمات میں سے ہر کلمہ دو ہزار کلمے کھولتا ہے۔

حدیث ② حدثنا الحجال عن الحسن بن الحسين اللؤلؤي عن ابن سنان عن إسماعيل بن جابر و عبد الكريم عن عبد الحميد بن الديلم عن أبي عبد الله ع قال أوصى رسول الله ص إلى علي ع بألف كلمة يفتح كل كلمة ألف كلمة.

عبدالکریم سے روایت ہے کہ عبدالحمید بن الدیلم نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ رسول اللہؐ نے علیؑ کو ہزار کلمات سکھائے اور ہر کلمہ ہزار کلمات کھولتا ہے۔

حدیث ③ حدثنا يعقوب بن يزيد و إبراهيم بن هاشم عن ابن أبي عمير عن منصور بن يونس عن أبي حمزة الثمالي عن علي بن الحسين قال علم رسول الله ص عليا ع ألف كلمة و الألف كلمة يفتح كل كلمة ألف كلمة.

ابی حمزہ الثمالی سے روایت ہے کہ امام علی بن حسینؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے علیؑ کو ہزار کلمات سکھائے ہر کلمہ ہزار کلمات کھولتا ہے اور ہزار کلمات سے ہر کلمہ ہزار کلمات کھولتا ہے۔

حدیث ④ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن الحسن بن علي بن فضال عن أبي المعزى عن ذريح المحاربي قال سمعت أبا عبد الله ع يقول نحن ورثة الأنبياء قال رسول الله ص جلل على علي ع ثوبا ثم علمه و ذلك ما يقول الناس علمه ألف كلمة كل كلمة يفتح ألف كلمة.

ذریح المحاربی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ ہم نبیوں کے وارث ہیں اور نبیؐ نے علیؑ پر ایک کپڑا ڈال کر تعلیم دی اور وہ یہ ہے کہ جسے لوگ کہتے ہیں کہ ان کو ہزار کلمات سکھائے اور ہر کلمہ ہزار کلمات کھولتا ہے۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن الحسين عن النضر بن شعيب عن خالد بن ماد القلانسي عن جابر عن أبي جعفر ع قال جاء رجل إلى علي ع و هو على منبره فقال يا أمير المؤمنين ائذن لي أتكلم بما سمعت عن عمار بن ياسر يرويه عن رسول الله ص قال اتقوا الله و لا تكذبوا على عمار فلما قال الرجل ذلك على التأويل قال صدق و رب الكعبة إن هذه عندي في الألف الكلمة تتبع كل كلمة ألف كلمة

جابر سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: ایک آدمی علیؑ کے پاس آیا جبکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے، کہنے لگا یا امیر المومنینؑ! مجھے اجازت دیجیئے کہ جو میں نے عمار بن یاسرؓ سے سنا ہے وہ بیان کروں: کہا: میں نے عمارؓ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبیؐ نے فرمایا: میں لوگوں سے تنزیل پر جنگ کرتا ہوں اور علیؑ تاویل پر جنگ کریں گے۔ آپؑ نے فرمایا: بے شک عمارؓ نے سچ۔ پھر فرمایا: رب کعبہ کی

قسم! یہ چیز ان ہزار کلمات میں سے ہے کہ جن کے پیچھے ہر کلمے کے ہزار کلمات ہیں۔

حدیث ⑥ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن جعفر بن محمد عن عبد الله بن ميمون القداح عن جعفر عن أبيه أن النبي ص حدث عليا ع ألف كلمة كل كلمة يفتح ألف كلمة.

عبد اللہ بن میمون القداح نے امام جعفرؑ سے اور وہ اپنے والد گرامیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے علیؑ کو ہزار کلمے سکھائے ہر کلمے سے ہزار کلمات نکلتے ہیں۔

حدیث ⑦ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن حماد بن عيسى عن الحسين بن المختار عن عبد الرحمن بن سيابة عن عمران بن ميثم عن عباية الأسدي قال دخلت على أمير المؤمنين ع و أنا خامس خمسة و أنا أصغر القوم فسمعته يقول حدثني أخي رسول الله ص أنه خاتم ألف نبي و أنا خاتم ألف وصي و كلفت ما لم يكلفوا قلنا ما أنصفك القوم يا أمير المؤمنين قال ليس حيث تذهب يا ابن أخ إني لأعلم ألف كلمة ما يعلمها غيري و غير محمد ص يقرءون منها آية في كتاب الله وَإِذا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كانُوا بِآياتِنا لا يُوقِنُونَ.

عبایہ الاسدی روایت کرتے ہیں کہ میں علیؑ کے پاس گیا اور ہم پانچ لوگ تھے جن میں، میں سب سے چھوٹا تھا، میں نے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ مجھے میرے بھائی رسول اللہؐ نے یہ حدیث بیان کی کہ آپؐ ہزار انبیاء کے خاتم ہیں اور میں ہزار اوصیاء کا خاتم ہوں اور مجھے وہ تکلیف دی گئی جو کسی کو نہ دی گئی۔ میں نے کہا: اے امیر المومنینؑ! آپؑ سے قوم نے انصاف نہیں کیا۔ آپؑ نے فرمایا: بھتیجے میں

تو ہزار کلمات جانتا ہوں جن کو میرے اور رسول اللہؐ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ان میں سے ایک آیت جو قرآن مجید میں پاتے ہیں وہ یہ ہے (وَإِذا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كانُوا بِآياتِنا لا يُوقِنُونَ) ''جب ان پر بات ثابت ہو جائے گی تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک چوپایہ نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا کہ لوگ ہماری آیات کو نہیں جانتے تھے''۔

حدیث ⑧ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن عبد الله بن المغيرة قال حدثني عبد المؤمن بن القاسم الأنصاري قال حدثني الحرث بن المغيرة عن أبي جعفر ع أنه سمعه يقول علم رسول الله ص عليا ع ألف كلمة كل كلمة تفتح ألف كلمة.

حارث بن مغیرہ نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے علیؑ کو ہزار کلمات سکھائے ہر کلمے سے ہزار کلمات نکلتے ہیں۔

حدیث ⑨ حدثنا محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير عن ذريح المحاربي عن أبي عبد الله ع قال جلل رسول الله ص على علي ع ثوبا ثم علمه ألف كلمة يفتح كل كلمة ألف كلمة.

ذریح المحاربی سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے علیؑ کو ہزار کلمات وصیت کئے اور ہر کلمہ ہزار کلمات کھولتا ہے۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن عيسى عن ابن سنان عن إسماعيل بن جابر و عبد الكريم عن عبد الحميد بن أبي الديلم عن أبي عبد الله ع قال

أوصى رسول الله ص إلى علي ع بألف كلمة كل كلمة تفتح ألف كلمة.

عبدالحمید بن ابی الدیلم سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے علیؑ کو ہزار کلمات کی وصیت کی ہر کلمہ ہزار کلمات کھولتا ہے۔

حديث ⑪ حدثنا محمد بن يحيى العطار قال حدثني أحمد بن محمد بن عيسى عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن هشام بن سالم عن سعد عن أبي جعفر ع قال نحن عنده ثمانية رجال فذكرنا رمضان فقال لا تقولوا هذا رمضان و لا ذهب رمضان و لا جاء رمضان فإن رمضان اسم من أسماء الله لا يجيء و لا يذهب و إنما يجيء و يذهب الزائل و لكن قولوا شهر رمضان فالشهر المضاف إلى الاسم و الاسم اسم الله و هو الشهر الذي أنزل فيه القرآن جعله الله مثلا في هذا المكان في الأصل لا يفعل الخروج في شهر رمضان لزيادة الأئمة ع وعيدا ألا و من خرج في شهر رمضان من بيته في سبيل الله و نحن سبيل الله الذي من دخل عليه يطاف بالحصن و الحصن هو الإمام فيكبر عند رؤيته كانت له يوم القيامة صخرة أثقل في ميزانه من السماوات السبع و الأرضين السبع و ما فيهن و ما بينهن و ما تحتهن قلت يا با جعفر ع و ما الميزان فقال إنك قد ازددت قوة و نظرا يا سعد رسول الله ص الصخرة و نحن الميزان و ذلك قول الله في الإمام لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ قال و من كبر بين يدي الإمام و قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له كتب الله له رضوانه الأكبر و من كتب الله رضوانه الأكبر يجب أن يجمع بينه و بين إبراهيم و محمد ص و المرسلين في دار الجلال فقلت له و ما دار الجلال قال نحن الدار و ذلك قول الله تِلْكَ الدَّارُ

الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَاداً وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ فنحن العاقبة يا سعد وأما مودتنا للمتقين فيقول الله تبارك و تعالى تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ فنحن جلال الله و كرامته التي أكرم الله تبارك و تعالى العباد بطاعتنا.

سعد سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ کے پاس ہم آٹھ آدمی موجود تھے ہم نے رمضان کا ذکر کیا تو تو آپؑ نے فرمایا: یہ نہ کہو یہ رمضان ہے، رمضان چلا گیا یا رمضان آ گیا کیونکہ رمضان اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے نہ آتا ہے اور نہ جاتا ہے کیونکہ آتا جاتا تو وہ ہے جو اپنی جگہ سے زائل ہو جائے۔ بلکہ تم کہو: ماہ رمضان: پس مہینہ اسم کی طرف مضاف ہوگا اور رمضان اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے اور یہی مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا اللہ نے اس کو مثال بنایا اور عید بنایا۔ پس جو شخص رمضان کے مہینے میں اپنے گھر سے اللہ کی راہ میں نکلا اور ہم آئمہؑ کی زیارت کی تو اس نے اللہ کی فی سبیل اللہ زیارت کی اور جان لو کہ ہم ہیں اللہ کی سبیل جس نے ہماری اتباع کی وہ اس سبیل میں داخل ہو گیا اور اس نے گویا حصن قلعے کا طواف کیا اور حصن سے مراد امام ہے۔ پھر اس کو دیکھتے ہی تکبیر کہی تو قیامت کے دن اس کے میزان میں ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں اور جو ان کے درمیان یا نیچے ہے اس سے بھی زیادہ وزنی پتھر رکھ دیا جائے گا۔

راوی کہتا ہے میں نے کہا: یا امامؑ! میزان کیا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: اے سعد تو قوت اور نظر میں زیادہ ہو گیا ہے۔ رسول اللہ صخرہ ہیں اور ہم میزان ہیں اور اللہ کے اس فرمان کا یہی مفہوم ہے **يقوم الناس بالقسط** تا کہ لوگ انصاف کو قائم کریں۔ پھر آپؑ نے فرمایا: جو امام کے سامنے تکبیر کہے اور یوں کہے **لا اله الا الله وحده لا شريك له** تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنی بڑی رضامندی لکھ دیتا ہے اور جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی بڑی رضامندی لکھ دیتا ہے تو اسے اور ابراہیمؑ اور محمدؐ اور

دیگر رسولوں کو دارلجلال میں جمع کر دیتا ہے۔ میں نے کہا: دارالجلال کیا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: ہم دار ہیں اور اللہ کے اس فرمان کا یہ ہی مطلب ہے: تلك الدار الاخرہ نجعلهاللذين لا يريدون علوافی الارض ولافسادا والعاقبہ للمتقين۔ "یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لئے کرتے ہیں جو زمین میں بلندی اور فساد نہیں چاہتے اور انجام پرہیز گاروں کے لئے ہوگا"۔ اے سعد! ہم ہی عاقبت ہیں۔اور ہماری دوستی جو پرہیز گاروں کے لئے ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تبارك اسم ربك ذی الجلال والاکرام: "برکت والا ہے، میرا اجلال اور عظمت والا نام"۔ ہم ہی اللہ کا جلال اور کرامت ہیں پس ہماری اطاعت کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ بندوں کو عزت دیتا ہے۔

جزء سابع

باب نمبر (۱)

وہ حدیث جو رسول اللہؐ نے علیؑ کو سکھائی ہے

حدیث ① حدثنا أبو القاسم قال حدثنا محمد بن يحيى العطار قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار قال حدثنا محمد بن عبد الجبار عن البرقی عن فضالة بن أيوب عن سيف بن عميرة عن أبي بكر الحضرمی عن مولاة عمرة بنت أبي رافع عن أم سلمة زوجة النبي ص قالت قال رسول الله ص في مرضه الذی توفی فيه ادعوا الی خليلی فأرسلت عائشة إلى أبيها فلما جاءه غطى وجهه و قال ادعوا الی خليلی فرجع متحيرا و أرسلت حفصة إلى أبيها فلما جاء غطى وجهه و قال ادعوا الی خليلی فرجع عمر متحيرا و أرسلت فاطمة ع إلى علی ع فلما جاء قام رسول الله ص فدخل ثم جلل عليا ع بثوبه قال قال علی ع حدثنی بألف حديث يفتح كل حديث ألف باب حتى عرقت و عرق رسول الله ص فسال علی عرقه و سال عليه عرقی.

ام سلمہؓ زوجہ رسول اللہؐ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپؐ شہید ہوئے تھے فرمایا: میرے دوست کو بلا دو تو عائشہ نے اپنے باپ کو بلا لیا جب وہ آپؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے اپنے چہرے پر پردہ ڈال لیا، وہ حیران ہو کر واپس چلا گیا پھر آپؐ نے فرمایا: میرے دوست کو بلاؤ تو عمر کو حفصہ نے بلا لیا۔ جب وہ آیا تو آپؐ نے چہرہ ڈھانپ لیا اور فرمانے لگے میرے دوست کو بلاؤ تو عمر بھی حیران ہو کر واپس چلا گیا اور فاطمہؑ نے علیؑ کو بلا لیا۔ جب آپؑ آئے تو رسول اللہؐ

کھڑے ہو گئے اور آپؑ اندر آئے۔ آپؐ نے ان پر کپڑا ڈالا وہ کہتی ہیں کہ علیؑ نے کہا مجھے آپؐ نے ایک ہزار احادیث بیان کیں ہر حدیث ہزار احادیث کھولتی ہے۔ یہاں تک کے میں بھی پسینہ پسینہ ہو گیا اور آپ بھی پسینہ میں شرابور ہو گئے پس مجھ پر آپ کا پسینہ گرنے لگا اور میرا پسینہ آپؐ پر گرنے لگا۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن علی بن الحكم عن سيف عن أبی بكر عن عمار الدهنی عن مولی الرافعی عن أم سلمة زوجة النبی ص قالت قال رسول الله ص فی مرضه الذی توفی فيه ادعوا لی خليلی فأرسلت عائشة إلی أبيها فلما جاء غطی رسول الله وجهه و قال ادعوا لی خليلی فرجع متحيرا و أرسلت حفصة إلی أبيها فلما جاءه غطی وجهه و قال ادعوا لی خليلی فرجع متحيرا فأرسلت فاطمة ع إلی علی ع فلما أن جاء قام رسول الله ص ثم جلل عليا ع بثوبه فقال علی ع حدثنی ألف حديث كل حديث يفتح ألف باب حتی عرق رسول الله ص فسال عرقه علی و سال عرقی عليه

ام سلمہؓ ام المومنین سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپؐ کی شہادت ہوئی فرمایا: میرے خلیل (دوست) کو بلاؤ تو عائشہ نے ابوبکر کو بلایا جب وہ آیا تو آپؐ نے اپنا چہرہ مبارک ڈھانپ لیا اور فرمایا: میرے دوست کو بلاؤ، وہ حیران ہو کر چلا گیا تو حفصہ نے اپنے والد کو بلا لیا جب وہ پہنچا تو آپؐ نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور فرمانے لگے میرے دوست کو بلاؤ، عمر بھی حیران ہو کر واپس چلا گیا تو فاطمہؑ نے علیؑ کو بلایا۔ جب آپؑ آئے تو آپؐ کھڑے ہو گئے پھر ان پر ایک اپنا کپڑا ڈالا۔ علیؑ فرماتے ہیں مجھے آپؐ نے ہزار حدیثیں بیان فرمائیں کہ ہر حدیث ہزار باب کھولتی ہے۔ رسول اللہؐ پسینہ میں شرابور ہو گئے یہاں تک کہ آپ کا پسینہ مجھ پر گرنے لگا اور میرا پسینہ آپؐ پر

کرنے لگا۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير و الحسن بن علی بن فضال عن مثنى الحناط عن منصور بن حازم عن بكر بن حبيب عن أبي جعفر ع قال قال رسول الله ادعوا لی حبيبي فأرسلت عائشة و حفصة إلى أبويهما فلما أن جاءا غطى رسول الله ص رأسه فانصرفا فكشف رأسه فقال ادعوا لی حبيبي فأرسلت حفصة إلى أبيها و عائشة إلى أبيها فلما جاءا غطى رسول الله ص رأسه فانطلقا فقالا ما نرى رسول الله ص أرادنا قالتا أجل إنما قال ادعوا لی خليلي فرجونا أن تكونا أنتما فجاء علي بن أبي طالب ع فألزق رسول الله ص صدره بصدره و أومأ إلى أذنه فحدثه بألف حديث لكل حديث ألف باب.

بکر بن حبیب امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے فرمایا: میرے لئے میرے حبیب کو بلاؤ تو عائشہ اور حفصہ نے اپنے اپنے والد کو بلا لیا جب وہ آئے تو آپؐ نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور وہ مڑ گئے تو آپؐ نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا اور فرمانے لگے میرے حبیب کو بلاؤ تو دوبارہ ان دونوں نے اپنے والد کو بلا لیا مگر آپؐ نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور وہ واپس چلے گئے اور کہنے لگے آپ کا ارادہ ہمیں بلانے کا نہیں، عائشہ اور حفصہ نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: میرے حبیب کو بلاؤ تو ہم نے سمجھا کہ آپ علیؑ کو بلا رہے ہیں تو علی بن ابی طالبؑ آ گئے اور رسول اللہؐ نے اپنا سینہ ان کے سینے سے چمٹا لیا اور کان کی طرف اشارہ کیا تو انہیں ایک ہزار حدیث بیان کیں ہر حدیث کے ہزار باب تھے۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن الحسين

بن علوان عن سعيد بن طريف عن الأصبغ بن نباتة قال سمعت عليا ع يقول حدثني رسول الله ص بألف حديث لكل حديث ألف باب.

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ میں نے علیؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے رسول اللہؐ نے ہزار حدیث بیان کی ہر حدیث کے ہزار دروازے ہیں۔

حديث ⑤ حدثنا محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير عن يحيى بن معينى العطار عن بشير الدهان عن أبي عبد الله ع قال قال رسول الله ص في المرض الذي توفي فيه لعائشة و حفصة ادعوا لي خليلي فأرسلتا إلى أبويهما فلما جاءا نظر إليهما رسول الله ص فأعرض عنهما ثم قال ادعوا خليلي فأرسلتا إلى علي ع فجاء فلم يزل يحدثه فلما خرج لقياه فقالا ما حدثك خليلك فقال حدثني بألف باب يفتح كل باب ألف باب.

بشیر الدھان سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے اپنی شہادت کے وقت عائشہ اور حفصہ سے فرمایا: میرے خلیل کو بلاؤ تو انہوں نے اپنے اپنے والد کو بلا لیا جب وہ آئے تو آپؐ نے ان کی طرف دیکھا اور ان سے اعراض کیا اور فرمایا: میرے خلیل کو بلاؤ تو انہوں نے علیؑ کو بلایا آپؑ آئے تو آپؐ ان سے باتیں کرنے لگے جب وہ نکلے تو انہیں وہ دونوں ملے، کہنے لگے تمہیں تمہارے خلیل نے کیا کہا؟۔ آپؑ نے فرمایا: مجھے ہزار باب بیان کئے اس کے ہر باب سے ہزار باب نکلتے ہیں۔

باب نمبر (۲)

امامؑ جو بات جاننا چاہیں جان لیتے ہیں

حدیث ① حدثني محمد بن عبد الجبار عن صفوان بن يحيى عن ابن مسكان عن بدر بن الوليد عن أبي الربيع الشامي قال قال أبو عبد الله ع العالم إذا شاء أن يعلم علم.

ابوالربیع شامی سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: عالم جب جاننا چاہتا ہے تو وہ جان لیتا ہے۔

حدیث ② حدثنا الهيثم النهدي عن الحسن بن الحسين اللؤلؤي عن صفوان بن يحيى عن ابن مسكان عن يزيد بن فرقد النهدي عن أبي عبد الله ع قال إن الإمام إذا شاء أن يعلم علم.

یزید بن فرقد النہدی نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: امامؑ جب کچھ جاننا چاہیں تو معلوم کر سکتے ہیں۔

حدیث ③ حدثنا سهل بن زياد عن أيوب بن نوح عن صفوان بن يحيى عن ابن مسكان عن بدر بن الوليد عن أبي ربيع الشامي عن أبي عبد الله ع قال إن الإمام إذا شاء أن يعلم علم.

ابوالربیع شامی سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: امامؑ جب کچھ جاننا چاہتے ہیں تو جان لیتے

ہیں۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن عمر بن سعيد المدائني عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي أو عن أبي عبيدة عن عمار الساباطي قال سألت أبا عبد الله ع عن الإمام أ يعلم الغيب قال لا و لكن إذا أراد أن يعلم الشيء علمه الله ذلك.

عمار ساباطی روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا: امامؑ غیب جانتے ہیں آپؑ نے فرمایا: نہیں! مگر جب کسی چیز کو جاننا چاہیں تو اللہ کے علم سے جان لیتے ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا عمران بن موسى عن موسى بن جعفر عن عمرو بن سعيد المدائني عن أبي عبد الله ع قال إذا أراد الإمام أن يعلم شيئا علمه الله ذلك.

عمرو بن سعید المدائنی نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب امامؑ کوئی بات جاننا چاہے تو اللہ کے علم سے جان لیتا ہے۔

باب نمبر ﴿۳﴾

آئمہؑ کے دلوں اور کانوں میں وحی کی جاتی ہے

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن داود بن فرقد عن الحرث بن المغيرة النصري قال قلت لأبي عبد الله ع جعلت فداك الذي يسأل عنه الإمام و ليس عنده فيه شيء من أين يعلمه قال ينكت في القلب نكتا أو ينقر في الأذن نقرا.

حارث بن مغیرہ نصری روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہؑ سے پوچھا: میں آپؑ پر قربان جاؤں، جس امام سے کچھ پوچھا جائے اور اس کے پاس جواب موجود نہ ہو تو وہ اسے کیسے معلوم کرتا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: اس کے دل یا کان میں وحی کر دی جاتی ہے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير قال قلت لأبي عبد الله ع الذي يسأل الإمام و ليس عنده فيه شيء من أين يعلمه قال ينكت في القلب نكتا أو ينقر في الأذن نقرا.

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ سے پوچھا: جس چیز کے متعلق امامؑ سے پوچھا جائے اور اسے معلوم نہ ہو تو وہ اسے کیسے معلوم کرتا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: اس کے دل میں ڈال دی جاتی ہے یا اسے کان میں بتا دی جاتی ہے۔

حدیث ③ حدثنا عمران بن موسى عن موسى بن جعفر عن عمرو بن

سعيد المدائني عن عيسى بن حمزة الثقفي قال قلت لأبي عبد الله ع إنا نسألك أحيانا فتسرع في الجواب و أحيانا تطرق ثم تجيبنا قال إنه نعم ينقر و ينكت في آذاننا و قلوبنا فإذا نكت أو نقر نطقنا و إذا أمسك عنا أمسكنا.

عیسیٰ بن حمزہ ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا ہم جب آپؑ سے کوئی چیز پوچھتے ہیں تو آپ کبھی جواب دے دیتے ہیں مگر کبھی سر کو جھکا دیتے ہیں پھر جواب دیتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں! کیونکہ ہمارے کان میں اس کا جواب بتا دیا جاتا ہے اور دلوں میں کریدا جاتا ہے تو جب کان میں بتایا جاتا ہے تو ہم بولتے ہیں ورنہ ہم رک جاتے ہیں۔

حديث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن الحسين بن علي بن يقطين عن أبيه قال سألت أبا الحسن ع عن شيء من أمر العالم فقال نكت في القلب و نقر في الأسماع و قد يكونان معا.

حسین بن علی بن یقطین سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ میں نے امام ابوالحسنؑ سے عالم کے معاملے کے متعلق پوچھا جس کو وہ نہ جانتا ہو تو آپؑ نے فرمایا: دل میں کریدا جاتا ہے یا کان میں بتا دیا جاتا ہے یا دونوں کام اکٹھے کئے جاتے ہیں۔

حديث ⑤ حدثنا سلمة بن الخطاب عن علي بن ميسر المدائني عن الحسن بن يحيى المدائني عن أبي عبد الله ع قال قلت له أخبرني عن الإمام إذا سئل كيف يجيب فقال إلهام أو سماع و ربما كانا جميعا.

حسن بن یحییٰ مدائنی نے ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ میں نے آپؑ سے کہا: آپؑ مجھے بتائیں جب امامؑ سے سوال کیا جائے تو وہ کیسے جواب دیتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: الہام یا سماع سے اور زیادہ تر دونوں سے جواب ہوتا ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن عبد الحميد عن يونس بن يعقوب عن الحرث بن المغيرة قال قلت لأبي عبد الله ع هذا العلم الذي يعلمه عالمكم أشيء يلقى في قلبه أو ينكت في أذنه فسكت حتى غفل القوم ثم قال ذاك و ذاك.

الحرث بن مغیرہ کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہؑ سے کہا: یہ علم جو عالم جانتے ہیں کیا ان کے دل میں ڈالا جاتا ہے یا ان کے کان میں ڈالا جاتا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: کبھی ایسے ہوتا ہے اور کبھی ویسے ہوتا ہے (دونوں صورتوں میں وقوع پذیر ہوتا ہے)۔

حدیث ⑦ حدثنا الحسن بن موسى الخشاب عن إبراهيم بن أبي سماك عن داود عن الحرث النضري قال قلت لأبي عبد الله ع الإمام يسأل الشيء الذي ليس عنده شيء من أين يعلمه قال ينكت في القلب نكتا و ينقر في الأذن نقرا.

حارث النضری سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا اگر امامؑ سے ایسی چیز پوچھی جائے جس کا جواب اس کے پاس نہ ہو تو وہ کہاں سے اس کو معلوم کرتا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: اس کے دل میں ڈالی جاتی ہے یا اس کے کان میں ڈالی جاتی ہے۔

حدیث ⑧ حدثنا محمد بن عيسى عن أحمد بن الحسن عن محمد بن أبي حمزة عن علي بن يقطين قال قلت لأبي الحسن ع علم عالمكم استماع أو إلهام قال يكون سماعا و يكون إلهاما و يكونان معا.

علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسنؑ سے پوچھا: عالم کا علم اس کو الہام کیا جاتا ہے

یا اس کے کان میں ڈالا جاتا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا کبھی اس کے کان میں ڈالا جاتا ہے کبھی اس کو الہام کیا جاتا ہے اور بعض اوقات دونوں طرح۔

حدیث ⑨ حدثنا علی بن إسماعیل عن محمد بن عمر عن عمرو بن یونس عن الحرث قال قلت لأبی عبد الله ع هذا الذی یعلمه عالمکم أشیء یلقی فی قلبه أو ینکت فی أذنه قال فسکت حتی غفل القوم ثم قال لی ذاك و ذاك.

حارث سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا: آپؑ کے عالم کا علم ایک ایسی چیز ہے جو آپؑ کے دل میں ڈالی جاتی ہے یا کان میں ڈالی جاتی ہے؟۔آپؑ خاموش ہو گئے۔جب لوگ غافل ہوئے تو فرمایا: کبھی یہ اور کبھی یہ (دونوں صورتوں میں ممکن ہے)۔

حدیث ⑩ حدثنا أحمد بن محمد عن أحمد بن محمد بن أبی نصر عن حماد بن عثمان عن الحرث بن المغیرة النضری قال قلت لأبی عبد الله ع ما علم عالمکم جملة یقذف فی قلبه و ینکت فی أذنه قال فقال وحی کوحی أم موسی.

حارث بن مغیرہ النضری سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا: آپؑ کے عالم کا علم کیا ہے؟۔فرمایا: وہ ایک جملہ ہے جو دل میں ڈالا جاتا ہے یا کان میں کریدا جاتا ہے۔آپ نے فرمایا: وہ ام موسیٰ کی طرح وحی ہے۔

حدیث ⑪ حدثنا محمد بن عیسی عن أبی عبد الله الحسین بن علی قال قلت لأبی إبراهیم علم عالمکم أشیء یلقی فی قلبه أو ینکت فی أذنه فقال نقر فی القلوب و نکت فی الأسماع و قد یکونان معا.

ہمیں محمد بن عیسیٰ نے ابوعبداللہ حسین بن علیؑ سے حدیث بیان کی کہ میں نے ابوابراہیمؑ سے پوچھا آپؑ کے عالم کا علم دل میں ڈالا جاتا ہے یا کان میں ڈالا جاتا ہے آپؑ نے فرمایا: کبھی دل میں ڈالا جاتا ہے اور کبھی کان میں ڈالا جاتا ہے اور کبھی دونوں میں۔

حدیث ⑫ حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن محمد بن حمران عن سفيان بن السمط عن النجاشي عن أبي عبد الله ع أنه قال فينا و الله من ينقر في أذنه أو ينكت في قلبه و يصافحه الملائكة قلت كان أو يكون أو اليوم قال بل اليوم قلت كان أو اليوم قال بل اليوم و الله يا ابن النجاشي حتى قالها ثلاثا.

عبداللہ بن نجاشی نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم ہم میں وہ بھی ہیں جن کے کان میں علم ڈالا جاتا ہے اور وہ بھی ہیں جن کے دل میں کریدا جاتا ہے اور فرشتے ان سے مصافحہ کرتے ہیں۔ میں نے کہا: پہلے تھے یا آئندہ ہوں گے یا آج کل ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا بلکہ آج بھی ہے۔ فرمایا: اے ابن النجاشی! اللہ کی قسم ہم میں بھی وہ ہیں یہاں تک کہ آپ نے تین دفعہ یہ بات کہی۔

باب نمبر ﴿۴﴾

علوم کی وجوہ سے ائمہؑ کی تفسیر اور اس کی تاویل

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين عن محمد بن إسماعيل عن حمزة بن بزيع عن على السائى قال سألت الصادق ع عن مبلغ علمهم فقال مبلغ علمنا ثلاثة وجوه ماض و غابر و حادث فأما الماضى فمفسر و أما الغابر فمزبور و أما الحادث فقذف فى القلوب و نقر فى الأسماع و هو أفضل علمنا و لا نبى بعد نبينا.

علی السائی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے ان کے علم کی انتہاء کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: ان کے علم کی انتہاء تین وجوہات پر ہے ماضی کا علم، مستقبل کا علم اور دل میں ڈالا ہوا علم اور کانوں میں رکھا ہوا علم اور یہ ہمارا افضل علم ہے۔ ہمارے نبیؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث ② حدثنا إبراهيم بن هاشم عن محمد بن الفضيل أو عمن رواه عن محمد بن الفضيل قال قلت لأبى الحسن ع روينا عن أبى عبد الله ع أنه قال إن علمنا غابر و مزبور و نكت فى القلب و نقر فى الأسماع قال فأما الغابر فما تقدم من علمنا و أما المزبور فما يأتينا و أما النكت فى القلوب فإلهام و أما النقر فى الأسماع فإنه من الملك

محمد بن فضیل سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسنؑ سے کہا کہ ہم نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت سنی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارا علم غابر، مذبور اور دل میں کریدنا اور کانوں میں کھٹکھٹانا ہے؟۔ آپؑ

نے فرمایا: ہاں بے شک ایسا ہی ہے، ہمارے پاس ماضی، حال اور مستقبل کا علم ہے۔ ہمیں علم وحی کیا جاتا ہے ہمارا علم غابر ہے، مذبور ہے اور ہمیں الہام بھی کیا جاتا ہے ہمارے کانوں اور دل میں بھی ڈالا جاتا ہے۔

حدیث ③ وروى زرارة مثل ذلك عن أبي عبد الله ع قال قلت كيف يعلم أنه كان من الملك و لا يخاف أن يكون من الشيطان إذا كان لا يرى الشخص قال إنه يلقى عليه السكينة فيعلم أنه من الملك و لو كان من الشيطان لاعتراه فزع و إن كان الشيطان يا زرارة لا يتعرض لصاحب هذا الأمر.

زرارہ نے اسی طرح امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا۔ وہ کہتے ہیں میں نے کہا: یہ کیسے معلوم ہوگا کہ جو علم عالم کو دیا جا رہا ہے یہ فرشتے سے ہے کیونکہ امکان ہے کہ شیطان سے ہو جبکہ وہ اس کی شخصیت کو نہیں دیکھتا؟۔ آپؑ نے جواب دیا: اس شخص پر تسلی ڈالی جاتی ہے تو اسے علم ہو جاتا ہے کہ وہ فرشتے کی طرف سے ہے۔ اگر وہ شیطان کی طرف سے ہوتا تو اسے گھبراہٹ پیش آتی اور یقیناً اے زرارہ! شیطان کبھی صاحب امر کے سامنے نہیں آ سکتا۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن عيسى عن محمد بن إسماعيل و سلمة عن علي بن ميسر عن محمد بن إسماعيل عن حمزة بن بزيع عن علي السائي قال سألت أبا الحسن ع عن مبلغ علمهم فقال مبلغ علمنا ثلاث وجوه ماض و غابر و حادث فأما الماضي فمفسر و أما الغابر فمزبور و أما الحادث فقذف في القلوب و نقر في الأسماع و هو أفضل علمنا و لا نبي بعد نبينا.

علی السائی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسنؑ سے پوچھا: آپؑ کے علم کی انتہاء کیا ہے تو آپؑ نے

فرمایا: ہمارے علم کے پہنچنے کے تین راستے ہیں ایک ماضی، ایک غابر اور ایک حادث۔ ماضی کی تفسیر کی جاتی ہے اور غابر لکھا ہوا ہے اور حادث دلوں میں ڈالنا اور کانوں میں کھٹکھٹانا ہے اور یہ ہمارے علم میں سے افضل ہے اور ہمارے نبیؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

باب نمبر (۵)

ائمہؑ کا بیان کہ وہ محدَّث اور مفہم ہوتے ہیں

حدیث ① حدثنا يعقوب بن يزيد عن محمد بن إسماعيل بن بزيع قال سمعت أبا الحسن ع يقول الأئمة علماء صادقون مفهمون محدثون.

محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسنؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ امامؑ سچے مفہم اور محدَّث علماء ہوتے ہیں۔

حدیث ② حدثنا أبو طالب عن عثمان بن عيسى قال كنت أنا و أبو بصير و محمد بن عمران مولى أبي جعفر بمنزلة مكة قال فقال محمد بن عمران سمعت أبا عبد الله يقول نحن اثنا عشر محدثا قال له أبو بصير و الله لسمعت من أبي عبد الله ع قال فحلفه مرة و اثنتين إنه سمعت قال فقال أبو بصير كذا سمعت أبا جعفر ع يقول.

ہمیں ابوطالب نے عثمان بن عیسٰی سے حدیث بیان کی ہے کہا: میں اور ابوبصیر محمد بن عمران (امام ابو جعفرؑ کے غلام) کے گھر میں مکہ میں تھے۔ محمد بن عمران کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا: ہم بارہ محدَّث ہیں۔ ابوبصیر نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے ابوعبداللہؑ سے سنا ہے انہوں نے ایک دفعہ یا دو دفعہ قسم کھائی اسی طرح میں نے امام ابوجعفرؑ کو فرماتے ہوئے سنا۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن جميل بن

صالح عن زياد بن سوقة عن الحكم بن عيينة قال دخلت على علي بن الحسين يوما فقال لي يا حكم هل تدري ما الآية التي كان علي بن أبي طالب ع يعرف بها صاحب قتله و يعلم بها الأمور العظام التي كان يحدث بها الناس قال الحكم فقلت في نفسي قد وقفت على علم من علم علي بن الحسين أعلم بذلك تلك الأمور العظام قال فقلت لا و الله لا أعلم به أخبرني بها يا ابن رسول الله ص قال و الله قول الله و ما أرسلنا من رسول و لا نبي و لا محدث فقلت و كان علي بن أبي طالب ع محدثا قال نعم و كل إمام منا أهل البيت فهو محدث.

حکم بن عیینہ سے روایت ہے کہ میں امام علی بن حسینؑ کے پاس گیا تو آپؑ نے فرمایا: اے حکم! کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون سا علم تھا کہ علی ابن ابی طالبؑ اس کے ذریعے اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور اس سے بڑے بڑے معاملات جانتے تھے جو لوگوں کو پیش آتے ہیں۔ حکم کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ میں ایسے علم پر واقع ہوا ہوں جو علی بن حسینؑ کے علم سے ہے میں اس کے ساتھ بڑے بڑے معاملات جانتا ہوں۔ پس میں نے کہا: اللہ کی قسم میں وہ علم نہیں جانتا۔ اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹےؑ ہمیں بتا دیجئے۔ آپؑ نے فرمایا: وہ یہ ہے وما ارسلنا من قبلك من الرسول ولا نبی ولا محدث۔ میں نے کہا: کیا علی ابن ابی طالبؑ محدث تھے۔ فرمایا: ہاں اور اہل بیتؑ کا ہر امام محدث ہے۔

حدیث ④ حدثنا علي بن حسان عن موسى بن بكر عن حمران عن أبي جعفر ع قال قال رسول الله من أهل بيتي اثنا عشر محدثا فقال له عبد الله بن زيد كان أخا علي لأمه سبحان الله كان محدثا كالمنكر لذلك فأقبل عليه أبو جعفر ع فقال أما و الله إن ابن أمك بعد و قد كان يعرف ذلك قال فلما قال

ذلك سكت الرجل فقال أبو جعفر هي التي هلك فيها أبو الخطاب لم يدر تأويل المحدث و النبي ص.

حمران نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے فرمایا: میرے اہل بیتؑ میں سے بارہ آدمی محدَّث ہونگے۔ عبداللہ بن زید نے کہا: میرا ایک ماں کی طرف سے بھائی تھا جو سبحان اللہ محدث تھا۔ یہ بات اس نے اس طرح کہی کہ گویا وہ امامؑ کی حدیث کا انکار کر رہا ہو۔ تو امام ابوجعفرؑ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ کی قسم تیری ماں کا بیٹا اس کے بعد، اس کے ساتھ پہچانا جاتا تھا۔ جب یہ بات ہوئی تو وہ چپ ہو گیا تو امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: یہی بات تھی کہ جس میں ابوالخطاب ہلاک ہوا کہ وہ محدث اور نبی کی تاویل نہیں جانتا تھا۔

حدیث ۵ حدثنا عبد الله عن الحسن بن موسى الخشاب عن ابن سماعة و علي بن الحسين بن رباطة عن ابن أذينة عن زرارة قال سمعت أبا جعفر ع يقول الاثنا عشر الأئمة من آل محمد كلهم محدث من ولد رسول الله ص و ولد علي ع فرسول الله ص و علي ع هما الوالدان

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے سنا: آل محمدؐ سے بارہ امام ہیں اور وہ سارے کے سارے محدث اور رسول اللہؐ اور علیؑ کی اولاد سے ہیں اور رسولؐ اور علیؑ دونوں والدین ہیں۔

حدیث ۶ حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان بن يحيى عن أبي الحسن الرضا ع قال كان أبو جعفر ع محدثا.

ہمیں محمد بن حسین نے صفوان بن یحییٰ سے بیان کیا کہ امام ابوالحسن رضاؑ نے فرمایا: امام ابوجعفر محدث تھے۔

حدیث ⑦ حدثنا أحمد بن محمد عن الحجال و غيره عن القاسم بن محمد عن زرارة قال أرسل أبو جعفر ع إلى زرارة أعلم الحكم بن عيينة أن أوصياء علي ع محدثون.

زرارہ سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے زرارہ کو پیغام بھیجا کہ حکم بن عیینہ جانتا ہے کہ علیؑ کے اوصیاء محدث ہیں۔

باب نمبر (۶)

محدَث کی صفت کیا ہے اور امامؑ کو کیسے محدَث بنایا جاتا ہے

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين عن النضر بن شعيب عن عبد الغفار الجازي عن أبي عبد الله ع قال قلت له إن فلانا حدثني أن عليا ع و الحسن ع كانا محدثين قال قلت كيف ذلك فقال إنه كان ينكت في آذانهما قال صدق.

عبدالغفار الجازی نے روایت کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ کو کہا: مجھے فلاں شخص نے بیان کیا کہ علیؑ اور حسنؑ دونوں محدث تھے۔ میں نے کہا یہ کیسے تھا۔ آپؑ نے فرمایا: وہ اپنے کانوں کو کھٹکھٹاتے تھے (یعنی ان کے کانوں میں وحی کی جاتی تھی) میں نے کہا سچ فرمایا۔

حدیث ② حدثنا الحسن بن علي قال حدثني عبيس بن هشام قال حدثنا كرام بن عمرو الخثعمي عن عبد الله بن أبي يعفور قال قلت لأبي عبد الله ع إنا نقول إن عليا ع لينكت في قلبه أو ينقر في صدره و أذنه قال إن عليا ع كان محدثا قال فلما أكثرت عليه قال إن عليا ع كان يوم بني قريظة و بني النضير كان جبرئيل عن يمينه و ميكائيل عن يساره يحدثانه.

عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا: ہم کہتے ہیں کہ علیؑ اپنے دل میں کریدتے ہیں اور کانوں اور سینے میں کھٹکھٹاتے ہیں آپؑ نے فرمایا: اس لیے کہ علیؑ محدث تھے۔ راوی کہتا ہے جب میں نے اس پر تکرار کی تو آپؑ نے فرمایا: بنو قریظہ اور بنو نضیر والے دن علیؑ ایسے

تھے کہ گویا جبرائیلؑ ان کے دائیں طرف اور میکائیلؑ بائیں طرف ہیں اور ان کو بیان کر رہے ہیں۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن حماد بن عيسى عن الحسين بن المختار عن الحرث بن المغيرة النضري عن حمران قال قال لي أبو جعفر ع إن عليا ع كان محدثا فخرجت إلى أصحابي أصحابنا فقلت لهم جئتكم بعجيبة قالوا ما هي قلت سمعت أبا جعفر ع يقول كان علي محدثا قالوا ما صنعت شيئا إلا سألته من يحدثه فرجعت إليه فقلت له إني حدثت أصحابي بما حدثتني قالوا ما صنعت شيئا إلا سألته من يحدثه فقال لي يحدثه ملك قلت فيقول إنه نبي قال فحرك يده هكذا ثم قال و كصاحب موسى أو كذي القرنين أو ما بلغكم أنه قال و فيكمُ مثله.

حمران سے روایت ہے کہ مجھے امام ابوجعفرؑ نے کہا کہ علیؑ محدث تھے تو میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور انہیں کہا کہ میں تمہارے پاس ایک عجیب بات لایا ہوں، انہوں نے کہا وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ امام ابوجعفرؑ فرماتے ہیں کہ علیؑ محدث تھے تو میرے ساتھیوں نے کہا تُو نے ان سے کیوں نہیں پوچھا کہ کون اسے بیان کرتا ہے؟ پس میں پھر امام ابوجعفرؑ کے پاس آ گیا اور آپؑ سے کہا: میں نے اپنے ساتھیوں کو وہ حدیث بیان کی جو آپؑ نے مجھے بتائی تھی تو وہ کہنے لگے تُو نے کچھ کام نہیں کیا ان سے کیوں نہیں پوچھا کہ انہیں کون بیان کرتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: انہیں فرشتہ بیان کرتا ہے۔ میں نے کہا: پھر تو ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ نبی تھے۔ آپؑ نے اپنے ہاتھ کو حرکت دی پھر فرمایا: کیا تمہیں علیؑ کا یہ فرمان نہیں پہنچا کہ آپؑ نے فرمایا: سلیمانؑ کے ساتھی کی طرح یا موسیٰؑ کے ساتھی کی طرح یا ذوالقرنین کی طرح تم میں بھی ان جیسا آدمی موجود ہے۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن العباس بن معروف و الحسين

بن سعيد عن حماد بن عيسى عن الحسين بن المختار عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال كان علي ع محدثا و كان سلمان محدثا قال قلت فما آية المحدث قال يأتيه ملك فينكت في قلبه كيت و كيت.

ابو بصیر نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: علیؑ محدث تھے اور سلمانؓ بھی محدث تھے۔ میں نے کہا: محدث کی کیا نشانی ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: اس کے پاس فرشتہ آتا ہے تو اس کے دل میں ایسے اور ایسے ڈال دیتا ہے۔

حديث ⑤ حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عيسى عن ربعي عن زرارة عن أبي جعفر ع قال كنت بالمدينة فلما شدوا على دوابهم وقع في نفسي شيء من أمر المحدث فأتيت أبا جعفر ع فاستأذنت فقال من هذا قلت زرارة قال ادخل ثم قال كان رسول الله ص يملي على علي ع فنام نومة و نعس نعسة فلما رجع نظر إلى الكتاب فمد يده قال من أملى هذا عليك قال أنت قال لا بل جبرئيل.

زرارہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں مدینہ میں تھا جب میں اپنے چوپایوں (جانوروں) کو سنبھال رہا تھا تو میرے دل میں محدث کے متعلق ایک بات آئی تو میں امام ابوجعفرؑ کے پاس آیا اجازت مانگی فرمایا: کون ہے۔ میں نے کہا: زرارہ۔ آپؑ نے فرمایا: اندر آ جاؤ۔ میں نے سوال پوچھا تو فرمایا: رسولؐ اللہ علیؑ کو املاء کروا رہے تھے تو آپ تھوڑا سو گئے جب جاگے تو فرمایا: کس نے لکھوایا؟۔ آپؑ نے فرمایا: یا رسولؐ اللہ آپؐ نے تو رسولؐ اللہ نے فرمایا: نہیں بلکہ جبرائیلؑ نے۔

حديث ⑥ حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان عن عبد الله بن مسكان عن حجر بن زائدة عن حمران عن أبي عبد الله ع قال إن فلانا حدثني أن

أبا جعفرؑ ع حدثه أن عليا ع و الحسن كانا محدثين قال كيف حدثك قلت حدثني أنه كان ينكت في آذانهما قال صدق.

حمران روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا کہ فلاں نے مجھے بیان کیا کہ امام ابوجعفرؑ نے مجھے بیان کیا: علیؑ اور حسنؑ دونوں محدث تھے۔ آپؑ نے فرمایا: انہوں نے تجھے کیسے بیان کیا تھا۔ میں نے کہا کہ امامؑ نے فرمایا: ان کے کانوں میں وحی کیا جاتا تھا۔ آپؑ نے فرمایا: انہوں نے سچ فرمایا۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن الحسين عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن عبد الكريم عن ابن أبي يعفور قال قلت لأبي عبد الله ع إنا نقول إن عليا ع كان ينكت في قلبه أو صدره أو في أذنه فقال إن عليا ع كان محدثا قلت فيكم مثله قال إن عليا ع كان محدثا فلما أن كررت عليه قال إن عليا ع كان يوم بني قريظة و النضير كان جبرئيل عن يمينه و ميكائيل عن يساره يحدثانه.

ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا: ہم کہتے ہیں کہ علیؑ کے دل یا سینے میں یا ان کے کان میں بات ڈالی جاتی ہے تو آپؑ نے فرمایا: علیؑ محدث تھے۔ میں نے کہا: آپؑ میں کوئی ان جیسا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: علیؑ محدث تھے۔ جب میں نے بار بار یہ بات دہرائی تو وہ کہنے لگے۔ تمہیں معلوم ہے کہ بنی قریظہ اور بنی نضیر کے دن جبرائیل ان کی دائیں جانب اور میکائیل بائیں جانب تھے جو انہیں حدیثیں بیان کرتے تھے۔

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن سنان عن الحسين بن المختار عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول كان علي ع و الله محدثا قال قلت له اشرح لي ذلك أصلحك الله قال يبعث الله ملكا ينقر في أذنه

کیت و کیت.

ابوبصیر روایت کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم علیؑ محدث تھے۔ میں نے کہا: اس کی مجھے شرح کر کے بتائیں اللہ آپؑ کو اصلاح پر قائم رکھے۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو ان کے کان میں ایسے ایسے اور ایسے ڈالتا ہے۔

حدیث ⑨ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران عن يونس عن رجل عن محمد بن مسلم قال ذكرت المحدث عند أبي عبد الله ع قال فقال إنه يسمع الصوت و لا يرى فقلت أصلحك الله كيف يعلم أنه كلام الملك قال إنه يعطى السكينة و الوقار حتى يعلم أنه ملك.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے محدث کا ذکر امام ابوعبداللہؑ سے کیا تو آپؑ نے فرمایا: وہ آواز تو سنتا ہے مگر اس کو دیکھتا نہیں۔ میں نے کہا: اللہ آپؑ کو اصلاح پر قائم رکھے وہ کیسے یہ جانتا ہے کہ یہ فرشتے کا کلام ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اس کو سکون اور وقار عطا کیا جاتا ہے حتیٰ کہ اسے علم ہو جاتا ہے کہ یہ فرشتہ ہے۔

حدیث ⑩ حدثنا علي بن إسماعيل عن صفوان بن يحيى عن الحرث بن المغيرة عن حمران قال حدثنا الحكم بن عيينة عن علي بن الحسين أنه قال إن علم علي ع في آية من القرآن قال و كتمنا الآية قال فكنا نجتمع فنتدارس القرآن فلا نعرف الآية قال فدخلت على أبي جعفر ع فقلت له إن الحكم بن عيينة. حدثنا عن علي بن الحسين ع أنه قال علم علي ع في آية من القرآن و كتمنا الآية قال اقرأ يا حمران فقرأت وَ ما أَرْسَلْنا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَ لا نَبِيٍّ قال فقال أبو جعفر ع و ما أرسلنا من رسول و لا نبي و لا

محدث قلت و كان علي ع محدثا قال نعم فجئت إلى أصحابنا فقلت قد أصبت الذي كان الحكم يكتمنا قال قلت قال أبو جعفر ع كان يقول علي ع محدث فقالوا لي ما صنعت شيئا إلا سألته من يحدثه قال فبعد ذلك إني أتيت أبا جعفر ع فقلت أليس حدثتني أن عليا ع كان محدثا قال بلى قلت من يحدثه قال ملك يحدثه قال قلت أقول إنه نبي أو رسول قال لا قال بل مثله مثل صاحب سليمان و مثل صاحب موسى و مثله مثل ذوي القرنين.

حمران کہتے ہیں کہ حکم بن عیینہ امام علی بن حسینؑ سے روایت کرتے ہیں آپؑ نے فرمایا: علیؑ کا علم قرآن کی ایک آیت میں بند تھا۔ آپؑ نے فرمایا: ہم نے وہ آیت چھپا دی راوی (حمران) کہتے ہیں ہم جمع ہو کر قرآن پڑھتے تھے تو ہم وہ آیت نہیں جانتے تھے، پس میں (حمران) امام ابوجعفرؑ کے پاس گیا اور میں نے کہا: حکم بن عیینہ نے ہمیں بیان کیا کہ امام علی بن الحسینؑ نے فرمایا کہ علیؑ کا علم ایک قرآن کی آیت میں ہے اور ہم نے وہ آیت چھپا دی تو آپ نے فرمایا: اے حمران تم پڑھو۔ پس میں نے یہ آیت پڑھی وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ "اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی اور رسول اور نبی نہیں بھیجا"۔ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: و ما أرسلنا من رسول و لا نبي و لا محدث یعنی ہم نے آپ سے قبل جو نبی یا رسول یا محدث بھیجا۔ میں نے کہا: علیؑ بھی محدث تھے؟۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو میں نے کہا جو آیت حکم ہم سے پوشیدہ رکھتے تھے وہ میں نے معلوم کر لی ہے میں نے کہا: ابوجعفرؑ کہتے ہیں کہ علیؑ محدث تھے تو ساتھیوں نے مجھ سے کہا: تُو نے کچھ بھی نہیں کہا۔ تُو نے ان سے کیوں نہیں پوچھا کہ انہیں کون بیان کرتا ہے؟۔ پس میں آپؑ کے پاس آیا اور میں نے کہا: کیا آپؑ نے مجھے یہ نہیں بیان کیا تھا کہ علیؑ محدث تھے۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: انہیں کون حدیث بتاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: انہیں فرشتہ حدیث بیان کرتا

ہے۔ میں نے کہا: پھر میں کہوں کہ وہ نبی یا رسول تھے؟ آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ لیکن یہ کہو کہ اس کی مثال وہی ہے جس طرح سلیمانؑ کا ساتھی یا موسیؑ کا ساتھی ہے اور جس طرح ذوالقرنین تھے۔

حدیث ⑪ حدثنا عباس بن معروف عن حريز عن زرارة قال قلت لأبي عبد الله ع إن أباك حدثني أن عليا ع و الحسن و الحسين ع كانوا محدثين قال فقال كيف حدثك قلت حدثني أنه كان ينكت في آذانهم قال صدق أبي.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا آپؑ کے والد گرامیؑ نے مجھے فرمایا کہ علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ محدث تھے۔ آپؑ نے فرمایا: انہوں نے کس طرح یہ بیان کیا۔ میں نے کہا: آپؑ نے بتایا کہ اُن کے کانوں میں بات ڈالی جاتی تھی۔ آپؑ نے فرمایا: میرے والدؑ نے سچ کہا ہے۔

حدیث ⑫ حدثنا أبو محمد عن عمران عن موسى بن جعفر عن علي بن أسباط عن محمد بن الفضيل عن أبي حمزة الثمالي قال كنت أنا و المغيرة بن سعيد جالسين في المسجد فأتانا الحكم بن عيينة فقال لقد سمعت من أبي جعفر ع حديثا ما سمعه أحد قط فسألناه فأبى أن يخبرنا به فدخلنا عليه فقلنا إن الحكم بن عيينة أخبرنا أنه سمع منك ما لم يسمعه منك أحد قط فأبى أن يخبرنا به فقال نعم وجدنا علم علي ع في آية من كتاب الله و ما أرسلنا من قبلك من رسول و لا نبي و لا محدث فقلنا ليست هكذا هي فقال في كتاب علي و ما أرسلنا من قبلك من رسول و لا نبي و لا محدث إلا إذا تمنى ألقى الشيطان في أمنيته فقلت و أي شيء المحدث فقال ينكت في أذنه فيسمع طنينا كطنين الطست أو يقرع على قلبه فيسمع وقعا كوقع السلسلة على الطست فقلت إنه نبي ثم قال لا مثل الخضر و مثل ذي القرنين.

ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ میں اور مغیرہ بن سعید مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو ہمارے پاس حکم بن عیینہ آئے اور کہا میں نے امام ابوجعفرؑ سے ایک حدیث سنی ہے جو کسی نے بھی نہیں سنی۔ہم نے اس سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ہمیں بتانے سے انکار کر دیا۔ہم امام ابوجعفرؑ کے پاس گئے اور کہا کہ حکم بن عیینہ نے ہمیں بتایا ہے کہ انہوں نے آپؑ سے ایک حدیث سنی ہے جو اور کسی نے نہیں سنی اور ہمیں انہوں نے بتانے سے انکار کر دیا تو آپؑ نے فرمایا: ہاں ہم نے علیؑ کا علم کتاب اللہ کی ایک آیت میں پایا ہے۔و ما أرسلنا من قبلك من رسول و لا نبی و لا محدث ہم نے کہا کہ یہ آیت اس طرح نہیں ہے تو آپؑ نے فرمایا: علیؑ کی کتاب میں اسی طرح ہے: و ما أرسلنا من قبلك من رسول و لا نبی و لا محدث إلا إذا تمنى ألقى الشيطان فی أمنيته۔ (ترجمہ) اور ہم نے کوئی رسول نبی اور محدث نہیں بھیجا مگر جب وہ آرزو کرتا تھا تو شیطان اس کی آرزو میں کچھ ڈال دیتا تھا۔ میں نے کہا: محدث کیا ہے۔فرمایا: اس کے کان میں ڈالا جاتا ہے تو وہ تھال کی آواز جیسی آواز سنتا ہے یا اس کے دل میں کھٹکھٹایا جاتا ہے تو وہ تھال پر زنجیر کے گرنے کی طرح آواز سنتا ہے۔ میں نے کہا: پھر تو وہ نبی ہوا۔آپؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ خضر کی طرح یا ذوالقرنین کی طرح ہے۔

باب نمبر ﴿۷﴾

ائمہؑ جو حدیث بیان کرتے ہیں اُس کے متعلق اُن پر دن بہ دن اور گھڑی گھڑی القاء کیا جاتا ہے

حدیث ① حدثنا أیوب بن نوح عن صفوان بن یحیی عن شعیب عن ضریس عن أبی عبد الله ع قال سمعته یقول إنما العلم ما حدث بالليل و النهار یوم بیوم و ساعة بساعة.

ضریس سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا: علم وہ ہوتا ہے جو صبح، شام اور دن بہ دن اور گھڑی گھڑی حدوث کرتا ہے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن علی بن النعمان عن ابن مسكان عن ضریس قال كنت مع أبی بصیر عند أبی جعفر ع فقال له أبو بصیر بما یعلم عالمكم جعلت فداك قال یا أبا محمد إن عالمنا لا یعلم الغیب و لو وكل الله عالمنا إلى نفسه كان كبعضكم و لكن یحدث إلیه ساعة بعد ساعة.

ضریس روایت کرتے ہیں کہ میں ابوبصیر کے ساتھ امام ابوجعفرؑ کے پاس تھا تو ابوبصیر نے امامؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ کا عالم کس طرح کسی چیز کو جان لیتا ہے تو آپؑ نے فرمایا: اے ابومحمد! ہمارا عالم غیب نہیں جانتا اگر اللہ تعالیٰ ہمارے کسی عالم کو اُس کے سپرد کردے تو وہ تمہاری طرح کا عام انسان بن جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اس کو گھڑی گھڑی بتاتا رہتا ہے۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن بعض أصحابنا عن أبي بصير قال قلت لأبي عبد الله ع جعلت فداك أي شيء هو العلم عندكم قال ما يحدث بالليل و النهار و الأمر بعد الأمر و الشيء بعد الشيء إلى يوم القيامة.

ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا کہ میں آپؑ پر قربان آپؑ کسی چیز کے بارے میں کیسے جان لیتے ہیں؟۔فرمایا: کسی حکم کے بعد دوسرا حکم یا کسی چیز کے بعد دوسری چیز جو رات اور دن قیامت تک حدوث کرتی رہتی ہے۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن سنان عن أبي بصير قال سمعته يقول إن عندنا الصحف الأولى صحف إبراهيم و موسى فقال له ضريس أليست هي الألواح فقال بلى قال ضريس إن هذا لهو العلم فقال ليس هذا العلم إنما هذه الأثرة إن العلم ما يحدث بالليل و النهار يوم بيوم و ساعة بساعة.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امامؑ کو فرماتے ہوئے سنا: ہمارے پاس ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفے ہیں۔ضریس نے کہا: کیا وہ الواح سے نہیں ہیں۔آپؑ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ضریس نے کہا: یہ تو بڑا علم ہے۔امامؑ نے فرمایا: علم یہ نہیں ہے یہ تو نقل ہے علم تو وہ ہوتا ہے جو رات اور دن، گھڑی گھڑی حدوث کرتا ہے۔

حدیث ⑤ حدثنا عبد الله بن محمد عن محمد بن الوليد أو عمن رواه عن محمد بن الوليد عن يونس بن يعقوب عن منصور بن حازم قال سمعت أبا

عبد الله ع يقول إن عندنا صحيفة فيه أرش الخدش قال قلت هذا هو العلم قال إن هذا ليس بالعلم إنما هو أثره إنما العلم الذي يحدث في كل يوم وليلة عن رسول الله ص وعن علي بن أبي طالب ع.

منصور بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا: ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس میں معمولی خراش لگنے کی دیت بھی درج ہے۔ میں نے کہا: یہ علم ہے۔ آپؑ نے فرمایا نہیں یہ تو نقل ہے علم تو وہ ہے جو دن رات اللہ کے رسولؐ اور علیؑ اور ان کی اولادؑ سے وجود میں آتا رہتا ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن عيسى عن صفوان بن يحيى عن شعيب الحداد عن ضريس الكناسي قال كنت عند أبي عبد الله ع فقال أبو عبد الله إن عندنا صحف إبراهيم و ألواح موسى فقال له أبو بصير إن هذا لهو العلم فقال ليس هذا العلم إنما هو الأثرة قال إنما العلم ما يحدث بالليل و النهار يوم بيوم وساعة بساعة.

ضریس کناسی سے روایت ہے کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس تھا تو آپؑ نے فرمایا: ہمارے پاس ابراہیمؑ کے صحیفے اور موسیٰ کی الواح ہیں تو ابوبصیر نے کہا: پھر یہی علم ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ابومحمد! یہ علم نہیں ہے یہ تو نقل ہے علم تو وہ ہے جو روزانہ دن بدن، گھڑی بہ گھڑی حدوث کرتا ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن أبي الصباح قال حدثني العلاء بن سيابة عن أبي عبد الله ع قال إنا لنعلم ما في الليل و النهار.

العلاء بن سیابہ سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: رات دن میں جو کچھ ہوتا ہے ہم اسے جانتے ہیں۔

باب نمبر ﴿۸﴾

ائمہؑ رسول اللہؐ اور علیؑ کے علم کے وارث ہیں اور حکمت ان کے دلوں اور کانوں میں ڈالی اور وحی کی جاتی ہے

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن البرقي عن النضر بن سويد عن يحيى بن عمران عن الحرث بن المغيرة عن أبي عبد الله ع قال إن الأرض لا تترك بغير عالم قلت الذي يعلمه عالمكم ما هو قال وراثة من رسول الله و من علي بن أبي طالب ع علم يستغني عن الناس و لا يستغني الناس عنه قلت و حكمه يقذف في صدره أو ينكت في أذنه فقال ذاك و ذاك.

حارث بن مغیرہ نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ زمین عالم کے بغیر خالی نہیں چھوڑی جاتی۔ میں نے کہا: جو چیز آپؑ کا عالم جانتا ہے وہ کیا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: وہ رسول کا اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کا علم ہے جس کے ذریعے امامؑ تمام لوگوں کے علم پر غالب ہوجاتا ہے اور تمام لوگ امامؑ کے علم کے محتاج ہوجاتے ہیں۔ میں نے کہا: حکمت بھی ہے جو عالم کے دل میں ڈالی جاتی ہے اور کان میں وحی کی جاتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ایسے بھی اور ایسے بھی (یعنی دونوں صورتوں میں)۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن عمر بن أبان عن الحرث النصري قال قلت لأبي عبد الله ع أخبرني عن علم عالمكم أ حكمة تقذف في صدره أو وراثة من رسول الله ص أو نكت

ینکت فی أذنه فقال أبو عبد الله ع ذاك و ذاك ثم قال وراثة من رسول الله ص و من علی بن أبی طالب ع علم یستغنی به عن الناس و لا یستغنی الناس عنه.

حارث الحضری نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا: مجھے اس علم کے متعلق بتائیں جو آپؑ کا عالم رکھتا ہے کیا وہ حکمت ہے جو اس کے دل میں ڈالی جاتی ہے۔ ابوعبداللہؑ نے فرمایا: یہ بھی ہے اور یہ بھی ہے پھر فرمایا: یہ رسول اللہؐ کی وراثت ہے اور علیؑ کا علم ہے جس کے ذریعے تمام لوگوں کے علم سے امامؑ بے پرواہ ہو جاتا ہے مگر لوگ اس سے بے پرواہ نہیں رہ سکتے۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن موسى الخشاب عن علی بن إسماعیل عن صفوان عن الحرث بن المغیرة قال قلت أخبرنی عن علم عالمکم قال وراثة من رسول الله ص و من علی بن أبی طالب ع قال قلت إنا نتحدث أنه یقذف فی قلوبهم و ینکت فی آذانهم قال ذاك و ذاك.

حارث بن مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے کہا مجھے وہ علم بتائیں جو آپؑ کے عالم کا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: وہ رسول اللہؐ کی وراثت ہے اور علی ابن ابی طالبؑ کی بھی وراثت ہے۔ میں نے کہا: ہمیں بتایا جاتا ہے کہ علم آپؑ کے دلوں میں ڈالا جاتا ہے اور کانوں میں کریدا جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ بھی ہے اور یہ بھی ہے۔ (یعنی دونوں صورتوں میں)

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن موسى بن القاسم عن ابن أبی عمیر عن أبان بن عثمان عمن رواه عن أبی عبد الله ع قال سمعت یقول الأرض لا تترك إلا بعالم یعلم الحلال و الحرام یحتاج الناس إلیه و لا یحتاج إلیهم قلت جعلت فداك ما ذا قال وراثة من رسول الله ص و من علی بن أبی طالب

ع قلت أحكمة تلقى فى صدره أو شىء ينقر فى أذنه قال أو ذاك.

ابان بن عثمان نے بیان کیا انہوں نے اس سے روایت کیا جس نے اِس کو امام ابوعبداللہؑ سے بیان کیا کہ آپؑ فرمارہے تھے: زمین بغیر عالم کے نہیں چھوڑی جاتی مگر اس میں وہ عالم ہوتا ہے جو حلال اور حرام کا عالم ہے تمام لوگ جس کے محتاج ہوں اور وہ ان کا محتاج نہ ہو۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں یہ علم کیسا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ علم رسول اللہؐ اور علیؑ کی وراثت ہے۔ میں نے کہا: کیا یہ حکمت ہے جو عالم کے سینے میں ڈالی جاتی ہے یا کوئی ایسی چیز جو اس کے کان میں ڈالی جاتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ وراثت ہوگی اور ایسا بھی ہوتا ہے جیسا تم نے کہا۔

حدیث ⑥ حدثنا أيوب بن نوح عن صفوان بن يحيى عن الحرث عن أبي عبد الله ع قال قلت أخبرني من علم عالمكم قال وراثة من رسول الله ص و من علي بن أبي طالب ع قال قلت إنا نتحدث أنه يقذف في قلوبهم و ينكت في آذانهم قال ذاك و ذاك.

حارث امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے کہا: مجھے اپنے عالم کے علم کے متعلق بتایئے لوگ کہتے ہیں علم کو ان کے دلوں میں ڈالا جاتا ہے یا ان کے کانوں میں کریدا جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ بھی ہے اور یہ بھی ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن الحسن بن علي بن فضال عن علي بن عقبة عن أبي كهمش عن الحرث بن المغيرة عن أبي جعفر ع أنه قال من يهلك منا أهل البيت عالم حتى يرى من يخلفه يعلم مثل علمه أو ما شاء الله قال قلت ما هذا العلم قال وراثة من رسول الله ص و من علي بن أبي طالب ع يستغني عن الناس و لا يستغني الناس عنه.

حارث بن مغیرہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: ہم اہل بیتؑ سے کوئی بھی عالم تب فوت ہوتا ہے جبکہ اسے دکھایا جاتا ہے کہ اس کا جانشین اس جیسا ہی عالم ہے یا جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ میں نے کہا: یہ علم کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: یہ رسول اللہؐ اور علی ابن ابی طالبؑ کی وراثت ہے کہ جو ان کو تمام لوگوں سے بے پرواہ کر دیتا ہے مگر لوگ اس کے ہمیشہ محتاج ہی رہتے ہیں۔

حدیث ⑧ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران عن يونس عن رجل قال سمعته يقول إن الله لا يترك الأرض بغير عالم يحتاج الناس إليه و لا يحتاج إليهم يعلم الحلال و الحرام فقلت جعلت فداك بما ذا يعلم قال وراثة من رسول الله ص و علي بن أبي طالب ع.

ہمیں ابراہیم بن ہاشم نے یحییٰ بن ابی عمران سے حدیث بیان کی ان کو یونس نے اس آدمی سے جس نے کہا میں نے امامؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ زمین کو بغیر عالم کے نہیں چھوڑتا تمام لوگ جس کے محتاج ہوتے ہیں اور وہ لوگوں کا محتاج نہیں ہوتا۔ وہ حلال اور حرام کو جانتا ہے۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر فدا ہوں۔ یہ علم کیسے حاصل ہوتا ہے آپؑ نے فرمایا: یہ رسول اللہؐ اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کی وراثت ہے۔

حدیث ⑨ حدثنا محمد بن عبد الحميد عن يونس بن يعقوب عن الحرث بن المغيرة النضري قال قلت لأبي عبد الله ع علم عالمكم أي شيء وجهه قال وراثة من رسول الله ص و علي بن أبي طالب ع يحتاج الناس إلينا و لا يحتاج إليهم.

حارث بن مغیرہ النضری سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا: آپؑ کے عالم کا جو علم ہے اس کی راہ کون سی ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: یہ رسول اللہؐ کی اور علی ابن ابی طالبؑ کی وراثت ہے تمام

لوگ اس علم کے لئے ہمارے محتاج ہیں اور ہم رسول اللہؐ اور علیؑ کے محتاج ہیں۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير عن المفضل عن الحرث عن أبي عبد الله ع قال قلت أخبرني عن علم عالمكم قال وراثة من رسول الله ص و من علي بن أبي طالب ع فقلت إنا نتحدث أنه يقذف في قلبه أو ينكت في أذنه فقال أو ذاك.

مفضل سے وہ حرث سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اپنے عالم کے علم کے متعلق بتایئے تو آپؑ نے فرمایا: یہ رسول اللہؐ اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کی وراثت ہے۔ میں نے کہا: ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ ان کے دل میں ڈالا جاتا ہے یا ان کے کان میں کریدا جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں یہی بات ہے۔

باب نمبر (۹)

ائمہؑ ستر طریقوں سے کلام کرتے ہیں اور ہر طریق سے نکل سکتے ہیں

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسین عن النضر بن شعیب عن عبد الغفار الجازی عن أبی عبد الله ع أنه قال إنی لأتکلم علی سبعین وجها لی فی کلها المخرج.

عبدالغفار الجازی نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا: میں ستر طریقوں سے بات کر سکتا ہوں ان میں ہر ایک کے لئے نکلنے کا راستہ موجود ہے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن إسماعیل عن علی بن النعمان عن ابن مسکان عن عبد الأعلی بن أعین قال دخلت أنا و علی بن حنظلة علی أبی عبد الله ع فسأله علی بن حنظلة عن مسألة فأجاب فیها فقال رجل فإن کان کذا و کذا فأجابه فیها بوجه آخر و إن کان کذا و کذا فأجابه بوجه حتی أجابه فیها بأربعة وجوه فالتفت إلی علی بن حنظلة قال یا أبا محمد قد أحکمناه فسمعه أبو عبد الله فقال لا تقل هکذا یا أبا الحسن فإنك رجل ورع إن من الأشیاء أشیاء ضیقة و لیس تجری إلا علی وجه واحد منها وقت الجمعة لیس لوقتها إلا واحد حین تزول الشمس و من الأشیاء أشیاء

موسعة تجری علی وجوہ كثيرة وهذا منها و الله إن له عندی سبعين وجها.

عبدالاعلیٰ بن اعین سے روایت ہے کہ میں اور علی بن حنظلہ امام ابوعبداللہؑ کے پاس گئے تو علی بن حنظلہ نے آپؑ سے ایک مسئلہ پوچھا تو آپؑ نے اس کا جواب دیا پھر علی نے آپؑ سے کہا: اگر یہ مسئلہ اس اس طرح ہو تو دوسرے طریقے سے یہ جواب ہوگا یہاں تک کہ آپؑ نے چار وجوہ سے جواب دے دیا پھر علی بن حنظلہ نے میری طرف توجہ کی اور کہنے لگے ابومحمد! ہم نے اس مسئلہ کو پختہ کرلیا ہے تو امام ابوعبداللہؑ نے سنا تو فرمایا: ابوالحسن! اسے یہ کہو کہ آپ تو پرہیزگار آدمی ہیں اور بعض اشیاء وسعت اور کشادگی والی ہوتی ہیں وہ کئی وجوہ پر چلی جاتی ہیں اور یہ مسئلہ بھی انہیں میں سے ہے اللہ کی قسم میرے پاس اس کی ستر وجہیں موجود ہیں۔

حدیث ۳ حدثنا عبد الله عن الحسن بن الحسين اللؤلؤی عن ابن سنان عن علی بن أبی حمزة قال دخلت أنا و أبو بصير علی أبی عبد الله ع فبينا نحن قعود إذن تكلم أبو عبد الله ع بحرف فقلت أنا فی نفسی هذا مما أحمله إلی الشيعة هذا و الله حديث لم أسمع مثله قط قال فنظر فی وجهی ثم قال إنی لأتكلم بالحرف الواحد لی فيه سبعون وجها إن شئت أخذت كذا و إن شئت أخذت كذا.

علی بن ابی حمزہ سے روایت ہے کہ میں اور ابوبصیر امام ابوعبداللہؑ کے پاس گئے ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک امام ابوعبداللہؑ نے ایک حرف پر کلام کیا تو میں نے اپنے دل میں کہا اس کو میں شیعوں کی طرف اٹھا لے جاؤں گا ایسی بات میں نے کبھی کسی سے نہیں سنی۔ آپؑ نے میرے چہرے کی طرف دیکھا پھر فرمایا: میں ایک طریقے سے کلام کرتا ہوں حالانکہ میرے پاس اس کے ستر طریقے موجود ہوتے ہیں ان میں سے جو طریقہ چاہوں اختیار کرتا ہوں۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن عيسى عن محمد بن أبي عمير عن محمد بن حمران عن محمد بن مسلم عن أبي عبد الله ع قال إنا لنتكلم بالكلمة بها سبعون وجها لنا من كلها المخرج.

محمد بن مسلم نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہم ایسا کلمہ بولتے ہیں جس کی ستر وجہیں ہوتی ہیں اور ہمارے لیے ہر ایک سے نکلنے کی راہ موجود ہے۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن عيسى عن محمد بن أبي عمير عن جميل عن أيوب أخي أديم عن حمران بن أعين عن أبي عبد الله ع قال إني أتكلم على سبعين وجها لي من كلها المخرج.

حمران بن اعین نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں ستر وجوہ سے کلام کرسکتا ہوں میرے لئے ہر ایک میں نکلنے کا راستہ موجود ہوتا ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن الأحول عن أبي عبد الله ع قال أنتم أفقه الناس ما عرفتم معاني كلامنا إن كلامنا لينصرف على سبعين وجها.

ہمیں احمد بن محمد نے حسن بن محبوب سے حدیث بیان کی انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے آپؑ نے فرمایا: تم تمام لوگوں سے زیادہ فقیہ ہو۔ تم نے ہمارے کلام کے معانی نہیں سمجھے ہمارا کلام ستر طریقوں میں چلتا ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن عبد الكريم بن عمرو عن أبي بصير قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إني لأتكلم

بالكلمة الواحدة لها سبعون وجها إن شئت أخذت كذا.

ابوبصیر سے روایت ہے انہوں نے کہا، میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ میں ایک کلمہ بولتا ہوں جس کی ستر وجہیں ہوتی ہیں ان میں سے میں جس کو چاہوں لے لوں اور جس کو چاہوں چھوڑ دوں۔

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن من رواه عن الحسين بن عثمان عمن أخبره عن أبي عبد الله ع قال إني لأتكلم بالكلام ينصرف على سبعين وجها كلها لي منه المخرج.

ہمیں احمد بن محمد سے روایت کیا وہ اس سے روایت کرتے ہیں جس نے اس کو حسین بن عثمان سے روایت کیا انہوں نے اس سے جس نے امام ابوعبداللہؑ سے خبر دی کہ آپؑ نے فرمایا: میں ایسا کلام کرتا ہوں جو ستر وجہیں رکھتا ہے۔ وہ سب ایسی وجوہ ہیں کہ میرے لئے ان میں نکلنا بھی موجود ہے۔

حدیث ⑨ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن حمران بن أعين عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول إني لأتكلم على سبعين وجها لي في كلها المخرج.

حمران بن اعین سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ستر طریقوں پر کلام کرتا ہوں ہر ایک سے نکلنے کی جگہ میرے لئے موجود ہے۔

حدیث ⑩ حدثنا أحمد بن محمد عن عبد الرحمن بن أبي نجران عن محمد بن مسلم قال قال أبو عبد الله ع يقول إني لأتكلم على سبعين وجها لي منها المخرج.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ فرماتے ہیں میں ستر وجوہ پر کلام کرتا ہوں ہر ایک سے میرے لئے نکلنے کی جگہ موجود ہے۔

حدیث ⑪ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن عمر بن أبان الكلبي قال قال أبو عبد الله ع إني لأتكلم على سبعين وجها من كلها المخرج.

عمر بن ابان کلبی سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: میں ستر وجوہ سے کلام کرتا ہوں ان سب سے میری نکلنے کی گنجائش موجود ہے۔

حدیث ⑫ حدثنا محمد بن عيسى عن ابن جبلة عن أبي الصباح عن عبد الرحمن بن سيابة عن أبي عبد الله ع قال إني لأتكلم على سبعين وجها من كلها المخرج.

عبدالرحمان بن سیابہ نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں ستر وجوہ سے کلام کرتا ہوں میرے لئے ان میں سے ہر ایک سے نکلنا موجود ہے۔

حدیث ⑬ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن البرقي عن فضالة عن أبي الصباح عن أبي عبد الله ع قال إني لأحدث الناس على سبعين وجها لي في كل وجه منها المخرج.

ابوالصباح سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: میں ستر وجوہ سے لوگوں کے ساتھ کلام کرتا ہوں۔ میرے لیے ہر ایک سے نکلنے کی جگہ موجود ہے۔

حدیث ⑭ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن

أیوب و علی بن الحکم جمیعا عن عمر بن أبان الکلبی عن أدیم أخی أیوب عن حمران بن أعین عن أبی عبد الله ع قال سمعته یقول إنی لأتکلم علی سبعین وجها لی فی کلها المخرج.

حمران بن اعین سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا میں ستر وجوہ سے لوگوں سے کلام کرسکتا ہوں۔ان میں سے ہرایک سے میرے نکلنے کی گنجائش ہوتی ہے۔

باب نمبر ﴿۱۰﴾

ائمہؑ زمین میں کمی بیشی از روئے حق و باطل کو جانتے ہیں

حدیث ① حدثنا محمد بن عیسی عن ابن سنان و علی بن النعمان عن عبد الله بن مسکان عن أبی بصیر عن أبی عبد الله ع أنه قال إن الله لم یدع الأرض إلا و فیها عالم یعلم الزیادة و النقصان فی الأرض فإذا زاد المؤمنون شیئا ردهم و إذا نقصوا أکمله لهم فقال خذوه کاملا و لو لا ذلك لالتبس علی المؤمنین أمرهم و لم یفرقوا بین الحق و الباطل.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زمین کو کسی عالم کے بغیر خالی نہیں چھوڑتا جو زمین میں کمی بیشی کو جانتا ہو۔ پس جب مومن کسی چیز میں اضافہ کر دیں تو وہ اس کو رد کر دیتا ہے اور جب وہ کمی کر دیں تو وہ اسے پورا کر دیتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اس بات کو مکمل طور پر سمجھ لو اگر یہ بات نہ ہو تو مومنوں پر ان کا معاملہ خلط ملط ہو جائے اور وہ حق و باطل میں فرق نہ کر سکیں۔

حدیث ② حدثنا محمد بن عیسی عن ابن أبی عمیر عن منصور بن یونس عن إسحاق بن عمار عن أبی عبد الله ع قال سمعته یقول إن الأرض لا تخلو إلا و فیها عالم کلما زاد المؤمنون شیئا ردهم و إن نقصوا شیئا تممه لهم.

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ فرماتے ہیں کہ زمین کسی عالم سے خالی نہیں ہوتی کہ

جب مومن کوئی چیز بڑھادیں تو وہ ان کو رد کردے اور اگر کم کردیں تو اس کو مکمل کردے۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن عبد الله بن الحجال عن ثعلبة عن إسحاق بن عمار قال قال أبو عبد الله ع إن الأرض لا تخلو من أن يكون فيها من يعلم الزيادة و النقصان فإذا جاء المسلمون بزيادة طرحها و إذا جاءوا بالنقصان أكمله لهم ولو لا ذلك لاختلط على المسلمين أمرهم.

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ فرماتے ہیں کہ زمین اس شخص سے خالی نہیں رہتی جو کمی بیشی کو جانتا ہو۔ جب مسلمان کوئی چیز بڑھادیں تو وہ اسے رد کردے اور جب کسی چیز کو کم کردیں تو وہ اسے مکمل کردے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو مسلمانوں کا معامل خلط ملط ہو جاتا۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن البرقي عن فضالة عن شعيب عن أبي حمزة قال قال أبو عبد الله ع لن تبقى الأرض إلا و فيها رجل منا يعرف الحق فإذا زاد الناس فيه قال قد زادوا و إذا نقصوا منه قال قد نقصوا وإذا جاءوا به صدقهم ولو لم يكن كذلك لم يعرف الحق من الباطل.

ابی حمزہ سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ فرماتے ہیں کہ زمین ایک ایسے آدمی کے بغیر نہیں رہتی جو حق کو جانتا ہو جب لوگ اس میں کچھ زیادہ کریں تو کہہ دے کہ انہوں نے زیادہ کردیا اور جب کمی کردیں تو کہے کہ انہوں نے کمی کی۔ جب وہ عمل کریں تو وہ ان کی تصدیق کرے اور اگر ایسا نہ ہو تو حق باطل میں فرق نہ کیا جاسکے۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن محمد بن عبد الرحمن عن شعيب الحداد عن أبي حمزة الثمالي عن أبي

جعفر ع قال إن الأرض لا تبقى إلا و فيها منا من يعرف الحق فإذا زاد الناس قال قد زادوا و إذا نقصوا منه قال قد نقصوا و لو لا ذلك كذلك لم يعرف الحق من الباطل.

ابوحمزہ الثمالی نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: زمین باقی نہیں رہتی مگر یہ کہ اس میں ایک آدمی موجود ہو جو حق کو پہچانتا ہو۔ جب لوگ کسی چیز کو بڑھادیں تو وہ کہے کہ انہوں نے اضافہ کیا اگر کمی کریں تو پھر بھی وہ بتادے اگر ایسا نہ ہو تو حق و باطل کو نہ پہچانا جاسکے۔

حدیث ⑥ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران عن إسحاق بن عمار عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع قال إن الله لم يدع الأرض إلا و فيها عالم يعلم الزيادة و النقصان من دين الله فإذا زاد المؤمنون شيئا ردهم و إذا نقصوا شيئا أكمله لهم و لو لا ذلك لالتبست على المؤمنين أمورهم.

محمد بن مسلم سے انہوں نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ زمین کو بغیر عالم کے خالی نہیں چھوڑتا جو اللہ کے دین میں کمی وبیشی کو جانتا ہو۔ جب مومن کوئی چیز بڑھادیں تو وہ اس کو رد کردے اور جب لوگ کمی کریں تو وہ اسے مکمل کردے اگر ایسا نہ ہو تو لوگوں کے معاملات گڈمڈ ہو جائیں۔

حدیث ⑦ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن علي بن أسباط عن سليمان مولى طربال عن إسحاق بن عمار قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن الأرض لن تخلو إلا و فيها عالم كلما زاد المؤمنون شيئا ردهم إلى الحق و إن نقصوا شيئا أتمه لهم.

اسحٰق بن عمار سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: زمین ایک عالم سے خالی نہیں ہوتی کہ مومن

جب کچھ بڑھا دیں تو وہ اس کو حق کی طرف موڑے اور جب کسی چیز میں کمی کریں تو ان کے لئے اس کو مکمل کرے۔

حدیث ⑧ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عیسی عن علی بن إسماعیل المیثمی عن ثعلبة عن عبد الأعلی مولی آل سام عن أبی جعفر ع قال سمعته یقول ما ترك الله الأرض بغیر عالم ینقص ما زاد الناس و یزید ما نقصوا و لو لا ذلك لاختلط علی الناس أمورهم.

عبدالاعلیٰ مولیٰ آل سام نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زمین کو بغیر عالم کے خالی نہیں چھوڑتا جو لوگوں کی بڑھائی ہوئی چیز کو کم کر دے اور گھٹائی ہوئی چیز کو مکمل کر دے۔ اگر ایسا نہ ہو تو لوگوں کے امور خلط ملط ہو جائیں۔

حدیث ⑨ حدثنا الحسن بن علی بن النعمان عن أبیه عن شعیب عن أبی حمزة عن أبی جعفر ع أنه قال لم تخل الأرض إلا و فیها منا رجل یعرف الحق فإذا زاد الناس فیه شیئا قال فقد زادوا و إذا نقصوا منه قال قد نقصوا.

ابوحمزہ نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی زمین عالم سے خالی نہیں رہتی مگر یہ کہ اس میں ہم میں سے ایک آدمی ہو جو حق کو جانتا ہو۔ جب لوگ کوئی چیز بڑھائیں تو وہ کہہ دے کہ انہوں نے اضافہ کر دیا اور جب گھٹائیں تو وہ کہہ دے کہ انہوں نے کمی کی اور جب وہ پورا پورا لائیں تو وہ ان کی تصدیق کرے اگر ایسا نہ ہو تو لوگ حق و باطل کو نہ پہچان سکیں۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن عیسی عن صفوان بن یحیی و عیسی بن

هشام عن اسحق بن عمار عن أبي عبد الله ع أنه قال إن الله لم يدع الأرض إلا و فيها عالم يعلم الزيادة و النقصان في الأرض فإذا زاد المؤمنون شيئا ردهم و إذا نقصوا أكمله لهم فقال خذوه كاملا و لو لا ذلك لالتبس على المؤمنين أمرهم و لم يفرقوا بين الحق و الباطل.

اسحٰق بن عمار نے امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زمین کو بغیر عالم کے نہیں چھوڑتا جو کمی وبیشی کو جانتا ہو۔ پس جب لوگ اضافہ کریں تو وہ ان کی تردید کرے اور جب لوگ کمی کریں تو وہ اسے ان کے لیے مکمل کر دے۔ اگر اس طرح نہ ہو تو مومنوں کا معاملہ خلط ملط ہو جائے گا اور وہ حق اور باطل میں فرق نہیں کر سکیں گے۔

باب نمبر (11)

ائمہؑ تمام زبانوں میں کلام کرسکتے ہیں

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن محمد بن الحسين عن علی بن مهزيار عن الطيب الهادی ع قال دخلت عليه فابتدأنی و كلمنی بالفارسية.

ہمیں محمد بن حسن صفار نے محمد بن حسین سے حدیث بیان کی انہوں نے علی بن مہزیار سے انہوں طیب ہادیؑ (امامؑ) سے بیان کیا اس نے کہا میں ان کے پاس گیا تو آپؑ نے مجھ شروع میں ہی فارسی میں کلام کیا۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن علی بن الحكم عن حماد بن عبد الله الفراء عن معتب أنه أخبره أن أبا الحسن الأول لم يكن يرى له ولد فأتاه يوما إسحاق و محمد أخواه و أبو الحسن يتكلم بلسان ليس بعربی فجاء غلام سقلابی فكلمه بلسانه فذهب فجاء بعلی ع ابنه فقال لإخوته هذا علی ابنی فضموه إليه واحدا بعد واحد فقبلوه ثم كلم الغلام بلسانه فحمله فذهب فجاء بإبراهيم فقال هذا إبراهيم ابنی ثم كلمه بكلام فحمله فذهب فلم يزل يدعوا بغلام بعد غلام و يكلمهم حتى جاء خمسة أولاد و الغلمان مختلفون فی أجناسهم و ألسنتهم.

ہمیں احمد بن محمد نے علی بن الحکم سے حدیث بیان کی انہیں حماد بن عبداللہ الفراء نے ان کو معتب نے

خبر دی کہ امام ابوالحسنؑ الاول کی کوئی اولاد نہیں دیکھی جاتی تھی تو ایک دن ان کے پاس اسحاق اور محمد جو دونوں ان کے بھائی تھے وہ آئے انہوں نے دیکھا کہ امام ابوالحسنؑ عربی کے بجائے کسی اور زبان میں کلام کر رہے تھے تو ایک سقلابی غلام آیا آپؑ نے اس سے اس کی زبان میں کلام کیا وہ چلا گیا، اس وقت امامؑ کے بیٹے علیؑ تشریف لائے، آپؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا یہ میرا بیٹا علیؑ ہے تو انہوں نے آپؑ کے بیٹے (علی) کو اپنے ساتھ ملا لیا اور ایک ایک نے گلے لگا کر ان کو بوسہ دیا پھر بچے سے اس کی زبان میں بات کرنے لگے۔ پھر ایک سیاہ سا لڑکا آیا تو اس سے اس کی زبان میں بات کی۔ وہ چلا گیا تو ابراہیم آ گئے، وہ کہنے لگے یہ میرا بیٹا ابراہیم ہے پھر آپؑ ایک ایک لڑکے کو بلاتے اور اس سے کلام کرتے حتیٰ کہ پانچ بچے آ گئے اور وہ قومیت اور زبانوں میں مختلف تھے۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن عيسى عن علي بن مهزيار قال أرسلت إلى أبي الحسن ع غلامي و كان سقلاميا فرجع الغلام إلي متعجبا فقلت له ما لك يا بني قال كيف لا أتعجب ما زال يكلمني بالسقلانية كأنه واحد منا فظننت أنه إنما دار بينهم.

ہمیں محمد بن عیسیٰ نے علی بن مہزیار سے بیان کیا اس نے کہا کہ میں نے امام ابوالحسنؑ کی طرف اپنا غلام بھیجا اور وہ ثقلابی تھا۔ جب وہ واپس آیا تو تعجب کرنے لگا۔ میں نے اسے کہا بیٹا کیا بات ہے کہنے لگا میں کیوں نہ تعجب کروں امامؑ مجھ سے اس طرح ثقلابی میں فر فر کلام کر رہے تھے گویا کہ وہ انہی میں سے ایک ہیں میں نے خیال کیا گویا کہ یہ اسی زبان والوں میں پیدا ہوئے ہیں اور وہ اس لیے اس زبان میں بات کر رہے تھے تا کہ دیگر لوگ ہماری گفتگو نہ سن سکیں۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن أبي القاسم و عبد الله بن عمران عن محمد بن بشير عن رجل عن عمار الساباطي قال قال لي أبو عبد الله

ع يا عمار أبو مسلم فظلله فكساه فكسحه بساطورا قلت جعلت فداك ما رأيت نبطيا أفصح منك فقال يا عمار و بكل لسان.

عمار بن ساباطی کہتے ہیں کہ مجھے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اے عمار! یہ ابومسلم ہے اس پر سایہ کرو۔ پس انہیں کپڑا پہنایا اور انہیں اپنے پہلو میں بٹھالیا۔ میں نے کہا: میں قربان جاؤں میں نے آپؑ سے زیادہ فصیح نہیں دیکھا۔ آپؑ نے فرمایا: میں تو ہر زبان میں ایسے ہی ہوں۔

حدیث ⑤ حدثنا الحسن بن محمد عن أبيه محمد بن علي بن شريف عن علي بن أسباط عن إسماعيل بن عباد عن عامر بن علي الجامعي قال قلت لأبي عبد الله ع جعلت فداك إنا نأكل ذبائح أهل الكتاب و لا ندري يسمون عليها أم لا فقال إذا سمعتهم قد سموا فكلوا أ تدري ما يقولون على ذبائحهم فقلت لا فقرأ كأنه يشبه يهودي قد هذها كذا في المتن ثم قال بهذا أمروا فقلت جعلت فداك إن رأيت أن نكتبها فقال اكتب نوح إيوا أدينوا يلهيز مالحوا عالم اشرسوا أورضوا بنو يوسعه موسق دغال اسطحوا.

احمد بن علی الجامعی روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں ہم اہل کتاب کے ذبیحہ کھاتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ انہوں نے اس پر اللہ کا نام لیا ہے کہ نہیں تو فرمایا: اگر تم ان سے سنو کہ انہوں نے اللہ کا نام لیا ہے تو ان کا ذبیحہ حلال ہے اور اگر وہ اس طرح کا کچھ پڑھیں تو سمجھ لو کہ وہ یہودی ہیں اور ان کے ذبیحہ حلال نہیں پھر آپ نے جلدی سے پڑھا پھر فرمایا: انہیں یہی حکم ہے، میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں اگر آپؑ چاہیں تو ہم اس کو لکھ لیں فرمایا: لکھو نوح إيوا أدينوا يلهيز مالحوا عالم اشرسوا أو رضوا بنو يوسعه موسق دغال اسطحوا.

حدیث ⑨ حدثنا أحمد بن الحسين عن الحسن بن براء عن أحمد بن محمد بن أبي نصر قال حدثني رجل من أهل جسر بابل قال كان في القرية رجل يؤذيني و يقول يا رافضي و يشتمني و كان يلقب بقرد القرية قال فحججت و الظاهر فحججت سنة من ذلك اليوم فدخلت على أبي عبد الله ع فقال ابتداء قوفه ما نامت قلت جعلت فداك متى قال في الساعة فكتبت اليوم و الساعة فلما قدمت الكوفة تلقاني أخي فسألته عمن بقي و عمن مات فقال لي قوفه ما نامت و هي بالنبطية قردا القرية مات فقلت له متى فقال لي يوم كذا و كذا في الوقت الذي أخبرني به أبو عبد الله ع.

ہمیں احمد بن حسین نے حسن بن براء سے بیان کیا کہ احمد بن محمد ابی نصر نے بابل کے پل والوں کے ایک آدمی سے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ بستی میں ایک آدمی مجھے پریشان کرتا تھا اور کہتا تھا اے رافضی! اور مجھے گالیاں بکتا تھا اس کا لقب قرد القریہ تھا یعنی بستی کا بندر۔ میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس گیا تو آپؑ نے پہلے مجھ سے بات کی اور فرمایا: اب وہ تمہیں کبھی پریشان نہیں کرے گا اور کسی زبان میں کچھ فرمایا (قوفه ما نامت) میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ آپؑ نے کیا فرمایا؟۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اسی گھڑی اسی ساعت میں تمہاری پریشانی دور ہوگئی۔ پس جب میں کوفہ میں آیا تو مجھے میرا بھائی ملا۔ میں نے اس سے پوچھا کون بچا اور کون مرا ہے تو اس نے کہا قوفہ ما نامت۔ یہ نبطی میں قرد القریہ کو کہتے ہیں یعنی قرد القریہ مر گیا۔ میں نے کہا: کب؟۔ وہ کہنے لگا: فلاں دن اور فلاں وقت۔ وہ وقت وہی تھا جو مجھے امام ابوعبداللہؑ نے بتایا تھا۔

حدیث ⑩ حدثنا إبراهيم بن إسحاق عن عبد الله بن أحمد عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله الخزاعي عن نصر بن مزاحم عن عمرو بن شمر عن جابر

عن أبي جعفر ع قال لما قدم بابنة يزدجرد على عمر و أدخلت المدينة أشرف لها عذاري المدينة و أشرق المسجد بضوء وجهها فلما دخلت المسجد و رأت عمر غطت وجهها و قالت آه بيروز بادا هرمز قال فغضب عمر و قال تشتمني هذه و هم بها فقال له أمير المؤمنين ليس لك ذلك أعرض عنها إنها تختار رجلا من المسلمين ثم احسبها بفيئه عليه فقال عمر اختاري قال فجاءت حتى وضعت يدها على رأس الحسين بن علي ع فقال أمير المؤمنين ما اسمك قالت جهان شاه فقال بل شهربانويه ثم نظر إلى الحسين ع فقال يا أبا عبد الله ع ليلدن لك منها غلام خير أهل الأرض.

جابر سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: جس وقت یزدجرد کی لڑکی مدینے میں عمر کے پاس لائی گئی تو مدینے کی کنواری لڑکیاں اسے دیکھنے کے لئے باہر جھانکنے لگیں اور اس کے چہرے کی روشنی سے مسجد چمک اٹھی جب وہ مسجد میں داخل ہوئیں اور عمر کو دیکھا تو اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور کہنے لگیں (آہ بیروز بادا ہرمز) تو عمر غضب ناک ہوا اور کہنے لگا یہ مجھے گالیاں دے رہی ہے اور اس کے بارے میں اپنے برے عزائم ظاہر کرنے لگا تو امیر المومنینؑ نے فرمایا: یہ چیز تمہارا حق نہیں اسے کہو تم مسلمانوں سے جس کو چاہتی ہو پسند کرلو اس سے تمہاری شادی کردی جائے گی پھر عمر نے اسے کہا کہ تم اپنے لئے خاوند پسند کرلو۔ وہ آئیں اور حسین بن علیؑ کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ امیر المومنینؑ نے انہیں کہا تمھارا نام کیا ہے؟۔ انہوں نے کہا: جہان شاہ۔ آپؑ نے فرمایا: بلکہ شہر بانو یہ تمھارا نام ہوگا پھر آپؑ نے حسینؑ کو دیکھ کر کہا اے ابوعبداللہ تمھاری اس سے اولاد ہوگی جو تمام زمین والوں کی سردار ہوگی۔

حدیث ⑧ حدثنا محمد بن هارون عن عبد الرحمن بن أبي نجران عن

أبي نجران عن أبي هارون العبدي عن أبي عبد الله ع قال قال لبعض غلمانه في شيء جرى لئن انتهيت و إلا ضربتك ضرب الحمار قال جعلت فداك و ما ضرب الحمار قال إن نوحا ع لما دخل السفينة من كل زوجين اثنين جاء إلى الحمار فأبى أن يدخل فأخذ جريدة من نخل فضربه ضربة واحدة و قال له عبسا شاطانا أي ادخل يا شيطان.

ابوہارون العبدی سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے اپنے کسی غلام کو کسی واقعہ میں کہا اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے اتنا ماروں گا جتنا کہ گدھے کو مارا گیا۔ میں نے کہا: میں قربان جاؤں گدھے کو کیسے مارنا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: نوحؑ جب کشتی میں بٹھائے گئے تو ہر دو چیزوں کا جوڑا اس میں داخل کیا گیا گدھے کے پاس آئے کہ تو بھی سوار ہو جا مگر وہ سوار نہ ہوا اور انکار کر گیا تو ایک کھجور کی ٹہنی لی اور اس سے اسے مارا اور کہا عبسا شاطانا یعنی داخل ہو جائے شیطان۔

حديث ⑨ حدثنا عبد الله بن جعفر عن أحمد بن محمد بن إسحاق الكرخي عن عمه محمد بن عبد الله بن جابر الكرخي و كان رجلا خيرا كاتبا كان لإسحاق بن عمار ثم تاب من ذلك عن إبراهيم الكرخي قال كنت عند أبي عبد الله ع فقال يا إبراهيم أين تنزل من الكرخ قلت في موضع يقال له شادروان قال فقال لي تعرف قطفتا قال إن أمير المؤمنين ع حين أتى أهل النهروان نزل قطفتا فاجتمع إليه أهل بادرويا فشكوا إليه ثقل خراجهم و كلموه بالنبطية و إن لهم جيرانا أوسع أرضا و أقل خراجا فأجابهم بالنبطية و غرزطا من عوديا قال فمعناه رب رجز صغير خير من رجز كبير

ابراہیم کہتے ہیں میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس تھا تو انہوں نے مجھے کہا: ابراہیم تم کرخ کی کس جگہ اترو

گے؟۔میں نے کہا: میں ایک جگہ اتروں گا جس کا نام شادرواں ہے۔آپؑ نے مجھے کہا: کیا تو ہمارے حصے کو جانتا ہے؟۔میں نے کہا: میرا خیال ہے کہ اہل مدینہ سے کوئی بھی آپؑ کا حصہ نہیں جانتا۔آپؑ نے فرمایا: امیر المومنینؑ جب نراوان والوں کے پاس آئے تو ہمارے قطعہ میں اترے تو بادوریا والے ان کے پاس جمع ہوئے انہوں نے اپنے خراج کے زیادہ ہونے کی شکایت کی اور نبطی زبان میں آپؑ سے بات کی اور کہنے لگے ہمارے ہمسایوں کے پاس بڑی وسیع زمینیں ہیں مگر ان کا خراج بہت کم ہے۔پس آپؑ نے انہیں نبطی میں جواب دیا و إن لھم جیرانا أوسع أرضا من عودیا اس کا معنی ہے کہ بعض دفعہ چھوٹا شعر بڑے شعر سے بہتر ہوتا ہے۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن الحسین اللؤلؤی عن أحمد بن الحسن عن الفیض بن المختار فی حدیث له طویل فی أمر أبی الحسن حتی قال له هو صاحبك الذی سألت عنه فقم فأقر له بحقه فقمت حتی قبلت رأسه و یده و دعوت الله له قال أبو عبد الله ع أما إنه لم یؤذن له فی ذلك فقلت له جعلت فداك فأخبر به أحدا فقال نعم أهلك و ولدك و رفقاءك و كان معی أهلی و ولدی و كان یونس بن ظبیان من رفقائی فلما أخبرتهم حمدوا الله علی ذلك و قال یونس لا و الله حتی نسمع ذلك منه و كانت به عجلة فخرج فاتبعته فلما انتهیت إلی الباب سمعت أبا عبد الله ع یقول و قد سبقنی یا یونس الأمر كما قال لك فیض زرقة زرقة قال فقلت قد فعلت و الزرقة بالنبطیة أی خذه إلیك.

فیض بن مختار نے بیان کیا کہ امام ابوالحسنؑ سے کسی معاملے میں ایک طویل حدیث میں مذکور ہے کہ حتی کہ اسے کہا کہ وہ تیرا وہی ساتھی ہے جس کے متعلق تو نے پوچھا ہے اٹھو اور ان کے حق کا اقرار کرو۔

میں اٹھا تو اُن کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دیا اور اللہ سے اس کے لئے دعا کی۔امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اس کے لئے اسے اجازت نہیں ملی تو میں نے آپؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا: میں اس کی کسی کو خبر دوں۔آپؑ نے فرمایا: ہاں اپنے گھر والوں، بچوں اور ساتھیوں کو جبکہ میرے اہل و اولاد میرے ساتھ تھے اور یونس بن ظبیان میرے ساتھیوں سے تھے۔جب میں نے انہیں بتایا تو اس پر انہوں نے اللہ کی حمد کی اور یونس نے کہا میں نہیں مانتا اللہ کی قسم! یہاں تک کہ میں خود آپؑ سے یہ نہ سنوں پس وہ جلدی گئے اور میں ان کے پیچھے چلا گیا جب دروازے پر پہنچا تو میں نے سنا کہ امام ابوعبداللہؑ اس سے کہتے ہیں اے یونس معاملہ اس طرح ہے جیسے فیض نے کہا تو انہوں نے کہا میں نے سنا اور مانا۔امام ابوعبداللہؑ نے مجھ سے فرمایا: فیض اسے اپنی طرف پکڑ لو تھوڑا تھوڑا۔میں نے کہا میں نے یہ کام کرلیا۔الرزقہ نبطی زبان کا لفظ ہے جس کا مطب ہے کہ اسے لے لو۔

حدیث ⑪ حدثنا الحسن بن علي عن أحمد بن هلال عن عثمان بن عيسى عن ابن مسكان عن يونس بن ظبيان قال سمعت أبا عبد الله ع يقول أول خارجة خرجت على موسى بن عمران بمرج دانق و هو بالشام و خرجت على المسيح بحران و خرجت على أمير المؤمنين ع بالنهروان و يخرج على القائم بالدسكرة و سكرة الملك ثم قال لي كيف مالح ديربين ما كي مالح يعني عند قريتك و هو بالنبطية و ذاك أن يونس كان من قرية ديربين ما يقال الدسكرة إلى عند ديربين ما.

یونس بن ظبیان نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرمارہے تھے کہ پہلے خارجی وہ ہیں جو موسیٰ بن عمرانؑ پر نکلے تھے وہ شام میں مرج دانق کے مقام پر نکلے تھے اور عیسیٰؑ پر بحران میں نکلے اور امیر المومنینؑ پر نہروان میں نکلے تھے اور قائمؑ پر شاہی بیٹھک میں سے نکلیں گے۔پھر مجھ سے

فرمایا: مالح دیر بین ما کی مالح یعنی تیری بستی کے پاس اور یہ نبطی میں ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ یونسؑ بستی دیر بین میں رہتے تھے جس کو السکرۃ إلی عند دیر بین ما کہتے ہیں۔

حدیث ⑫ حدثنا محمد بن أحمد عن أبي عبد الله ع قال دخلت عليه قوم من أهل خراسان فقال ابتداء من غير مسألة من جمع مالا من مهاوش أذهبه الله في نهابر فقالوا جعلنا فداك لا نفهم هذا الكلام فقال هر مال كه از بادآيد بدم شود.

ہمیں محمد بن احمد نے روایت کیا کہ امام ابوعبداللہؑ کے پاس خراسان کے کچھ لوگ آئے تو آپؑ کچھ پوچھے بغیر شروع میں کہنے لگے جس شخص نے مہاوش چوری وغصب سے مال جمع کیا اللہ تعالیٰ اس کو ہلاکتوں میں ڈال دے گا۔ انہوں نے کہا ہم قربان جائیں ہم یہ کلام نہیں سمجھ سکتے۔ فرمایا: هر مال كه از بادآيد بدم شود جو مال ہوا سے آئے وہ اسی راستے سے چلا جاتا ہے۔

حدیث ⑬ حدثنا الحسن بن علي السرسوني عن إبراهيم بن مهزيار قال كان أبو الحسن كتب إلى علي بن مهزيار يأمره أن يعمل له مقدار الساعات فحملناه إليه في سنة ثمان و عشرين فلما صرنا بسيالة كتب يعلمه قدومه و يستأذنه في المصير إليه و عن الوقت الذي نسير إليه فيه و استأذن لإبراهيم فورد الجواب بالإذن إذا نصير إليه بعد الظهر فخرجنا جميعا إلى أن صرنا في يوم صائف شديد الحر و معنا مسرور غلام علي بن مهزيار فلما أن دنوا من قصره إذا بلال قائم ينتظرنا و كان بلال غلام أبي الحسن ع فقال ادخلوا فدخلنا حجرة و قد نالنا من العطش أمر عظيم فما قعدنا حينا حتى خرج إلينا بعض الخدم و معه قلال من ماء أبرد ما يكون فشربنا ثم دعا

بعلي بن مهزيار فلبث عنده إلى بعد العصر ثم دعاني فسلمت عليه و استأذنته أن يناولني يده فأقبلها فمد يده ع فقبلتها و دعاني و قعدت ثم قمت فودعته فلما خرجت من باب البيت ناداني فقال يا إبراهيم فقلت لبيك يا سيدي فقال لا تبرح فلم نزل جالسا و مسرور غلامنا معنا فأمر أن ينصب المقدار ثم خرج ع فألقي له كرسي فجلس عليه و ألقي لعلي بن مهزيار كرسي عن يساره فجلس و كنت أنا بجنب المقدار فسقطت حصاة فقال مسرور هشت فقال هشت ثمانية فقلنا نعم يا سيدنا فلبثنا عنده إلى المساء ثم خرجنا فقال لعلي رد إلى مسرورا بالغداة فوجهه إليه فلما أن دخل قال له بالفارسية بار خدايا چون فقلت له نيك يا سيدي فمن نصر فقال لمسرور در به بند در ببند فأغلق الباب ثم ألقى رداه علي يخفيني من نصر حتى سألني عما أراد فلقيه علي بن مهزيار فقال له كل هذا حرفا من نصر فقال يا أبا الحسن يكاد خوفي من عمرو بن فرج.

ہمیں حسن بن علی السرسونی نے ابراہیم بن مہز یار سے بیان کیا کہ امام ابوالحسنؑ نے علی بن مہز یار کو خط لکھا جس میں حکم دیا کہ گھڑیوں کے اوقات کی مقدار بنائے (راوی کہتا ہے) ہم اسے اٹھا کر ان کے پاس ۲۲۸ھ میں لے گئے جب ہم سیالہ میں پہنچے تو آپؑ نے خط لکھا جس میں اپنے آنے کی اطلاع کی اور لکھا کہ آپؑ کے پاس جانے کی اجازت لیں اور اس وقت کے متعلق بھی لکھا جس میں آپؑ کی طرف چلیں اور ابراہیم کے لئے بھی اجازت مانگنے کے بارے میں لکھا۔ پس اجازت کا جواب آ گیا کہ ہم آپؑ کی طرف ظہر کے بعد آئیں۔ (راوی کہتا ہے) ہم تمام باہر نکلے یہاں تک کہ دن سخت گرم ہو گیا اور ہمارے پاس علی بن مہز یار کا غلام مسرور بھی تھا جب ہم آپؑ کے محل کے قریب

پہنچے تو بلال کھڑے ہمارا انتظار کرنے لگے اور بلال ابوالحسنؑ کے غلام تھے تو اس نے کہا داخل ہو جاؤ۔ ہم ایک کمرے میں داخل ہو گئے ہمیں سخت پیاس لگی ہوئی تھی، ہم ابھی بیٹھے بھی نہ تھے کہ کوئی خادم نکل آیا جس کے پاس ٹھنڈے پانی کے مٹکے تھے۔ ہم نے پانی پیا پھر آپؑ نے علی بن مہزیار کو بلایا تو وہ آپؑ کے پاس عصر کے بعد تک ٹھہرے رہے پھر مجھے بلایا تو میں نے آپؑ کو سلام کیا اور آپؑ کے ہاتھ پر بوسہ دینے کی اجازت مانگی آپؑ نے ہاتھ بڑھایا تو میں نے بوسہ دیا۔ پھر آپؑ نے میرے لئے دعا کی اور میں بیٹھ گیا۔ پھر میں اٹھا اور الوداع کہہ کر گھر کے دروازے سے باہر آیا تو مجھے بلایا اور فرمایا: اے ابراہیم! میں نے کہا: لبیک یا سیدی۔ فرمانے لگے ابھی ٹھہرو۔ میں بیٹھا رہا اور آپؑ کا غلام مسرور ہمارے پاس تھا۔ آپؑ نے حکم دیا کہ مقدار مقرر کی جائے پھر آپؑ نکلے تو آپؑ کے لیے ایک کرسی رکھی گئی آپؑ اس پر بیٹھے اور آپؑ کی بائیں جانب علی بن مہزیار کے لئے کرسی لگائی گئی اور میں اس مقدار کے کنارے کھڑا ہو گیا۔ ایک کنکری گری تو مسرور نے کہا "هشت"، آپؑ نے فرمایا: هشت یعنی آٹھاؤ۔ ہم نے کہا: جی ہاں مولاؑ۔ پھر ہم آپؑ کے پاس شام تک ٹھہرے رہے ہم نکلے تو علی سے وہ کہنے لگے کہ مسرور کو صبح واپس پہنچا دینا پس اسے انہوں نے موڑ دیا۔ جب داخل ہوئے تو فارسی میں کہنے لگے بار خدایا چوں یعنی خدایا یہ کیسے۔ میں نے انہیں کہا "نیک" "یا سیدی"۔ پھر نصر گزرا تو مسرور سے کہا در بند در بند یعنی دروازہ بند کر دے تو دروازہ بند کر دیا گیا پھر مجھ پر اپنی چادر ڈالی مجھے نصر سے چھپانا چاہتے تھے یہاں تک کہ اس نے مجھ سے پوچھا کیا ارادہ ہے۔ اس کے بعد آپؑ سے علی بن مہزیار ملے تو کہا یہ سب نصر سے ڈر کی وجہ سے ہوا۔ انہوں نے کہا: اے ابوالحسنؑ اس سے میرا خوف اتنا ہے جتنا عمرو بن قرح سے ہے۔

باب نمبر (۱۲)

ائمہؑ تمام زبانیں جانتے ہیں

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد حدثني الحسين بن سعيد و البرقي عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن محمد بن علي الحلبي قال سمعت أبا عبد الله ع يقول لما أتي بعلي بن الحسين ع يزيد بن معاوية عليهما لعائن الله و من معه جعلوه في بيت فقال بعضهم إنما جعلنا في هذا البيت ليقع علينا فيقتلنا فراطن الحرس فقالوا انظروا إلى هؤلاء يخافون أن تقع عليهم البيت و إنما يخرجون غدا فيقتلون قال علي بن الحسين ع لم يكن فينا أحد يحسن الرطانة غيري و الرطانة عند أهل المدينة الرومية.

محمد بن علی الحلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ جب امام علیؑ بن حسینؑ کو یزید بن معاویہ کے پاس لایا گیا اور ان کے ساتھ جو بھی تھا سب کو ایک گھر میں جمع کر دیا تو بعض نے کہا: ہم اس گھر میں اس لئے رکھے گئے ہیں کہ ہمیں قتل کیا جائے تو چوکیداروں نے رطانت زبان میں کہا کہ انہیں دیکھو یہ ڈرتے ہیں کہ ان پر کہیں یہ مکان نہ گر پڑے اور یہ کل کو نکال کر قتل کئے جائیں گے تو علی بن حسینؑ نے فرمایا: وہاں میرے بغیر کوئی بھی اچھی طرح رطانت زبان نہیں بول سکتا تھا اور اہل مدینہ رطانت رومی زبان کو کہتے ہیں۔

حدیث ② حدثنا عبد الله بن جعفر عن أبي هاشم الجعفري قال دخلت على أبي الحسن ع فقال يا با هاشم كلم هذا الخادم بالفارسية فإنه

يزعم أنه يحسنها فقلت للخادم زانويت چيست فلم يجبني فقال ع يقول ركبتك ثم قلت نافت چيست فلم يجبني فقال يقول سرتك.

ہمیں عبداللہ بن جعفر نے ابو ہاشم الجعفری سے حدیث بیان کی کہ میں امام ابوالحسنؑ کے پاس گیا تو آپؑ نے فرمایا: اے ابوہاشم! اس خادم سے فارسی میں بات کرو کیونکہ یہ کہتا ہے کہ وہ فارسی اچھی طرح بول سکتا ہے تو میں نے خادم سے کہا "زانویت چیست" اس نے جواب نہ دیا تو آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد تیرا زانو کہاں ہے۔ پھر میں نے کہا "نافت چیست" اس نے جواب نہ دیا تو آپؑ نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ تیری ناف کہاں ہے۔

حديث ۳ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن أخي مليح قال حدثني فرقد قال كنت عند أبي عبد الله ع و قد بعث غلاما أعجميا فرجع إليه فجعل يغير الرسالة فلا يخبرنا حتى ظننت أنه سيغضب فقال له تكلم بأي لسان شئت فإني أفهم عنك.

فرقد سے روایت ہے کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس تھا کہ ان کے لئے ایک عجمی غلام بھیجا گیا تو وہ ان کی طرف لوٹا، وہ خط تشریح کرنے لگا مگر انہیں بتا نہیں رہا تھا میں نے سوچا وہ اس سے غضب ناک ہو جائیں گے۔ آپؑ نے اس سے فرمایا: جس زبان سے چاہو کلام کرو میں تمہیں سمجھ جاتا ہوں۔

حديث ۴ حدثنا أحمد بن محمد بن الحسين عن أبيه بهذا الإسناد مثله.

ہمیں احمد بن حسین نے اپنے باپ سے اسی سند سے اسی طرح روایت کیا۔

حديث ۵ حدثنا محمد بن جزك عن ياسر الخادم قال كان لأبي

الحسن غلمان فی البیت سقلابیة روم و کان أبو الحسن ع قریبا منهم فسمعهم باللیل یراطنون بالسقلابیة و الرومیة و یقولون إنا کنا نفتصد فی کل سنة و لیس نفصد هاهنا فلما کان من الغد وجه ع إلی بعض الأطباء فقال له افصد لهذا عرق کذا و لهذا عرق کذا ثم قال یا یاسر لا تفتصد أنت فافتصدت فورمت یدی فاخضرت فقال لی یا یاسر ما لك فأخبرته فقال ألم أنهك عن ذلك هلم یدك فمسح یده علیها فبرأ قال أو وضع و أوصانی أن لا أتعشی فکنت بعد ذلك ما شاء الله أتعشی ثم أغافل فأتعشی فیضرب

ہمیں محمد بن جزک نے حدیث بیان کی میرا خیال ہے کہ میں نے جزک سے سنا ہے وہ یاسر خادم سے روایت کرتا ہے کہ امام ابوالحسنؑ کے گھر میں سقلابی اور رومی غلام تھے اور ابوالحسنؑ ان کے قریب تھے تو رات کو ان کی سقلابی اور رومی بولی میں باتیں سنتے تھے۔ وہ غلام کہتے ہیں ہر سال اپنے شہروں میں رگ کھولتے ہیں پھر یہاں فصد نہیں کرواتے۔ (راوی کہتا ہے) جب کل کا دن ہوا تو میں حکیم کے پاس گیا اور کہا اس رگ کا فصد کرو یہ فلاں رگ ہے اس کا فصد کرایا تو وہ سوج گئی اور نیلی ہو گئی۔ امامؑ نے مجھ سے فرمایا: اے یاسر! تمہیں کیا ہوا۔ میں نے بتایا تو آپؑ کہنے لگے کیا میں نے تجھے اس سے روکا نہیں تھا، اپنا ہاتھ لاؤ، آپؑ نے اس کا مسح کیا اور اس پر اپنا لعب دہن لگایا اور مجھے وصیت کی کہ میں رات کو نہیں کھاؤں۔ اس کے بعد سے جتنا اللہ نے چاہا میں نے رات کو کھانا نہیں کھایا اور اگر غافل ہو کر میں رات کو کھانا کھاتا ہوں تو مجھے یہ تکلیف دوبارہ شروع ہو جاتی ہے۔

حدیث ⑨ علی و روی یعقوب بن یزید عن ابن أبی عمیر عن رجاله عن أبی عبد الله ع یرفع الحدیث إلی الحسن بن علی ع أنه قال إن لله مدینتین إحداهما بالمشرق و الأخری بالمغرب علیهما سوران من حدید و علی کل

مدينة ألف ألف مصراع من ذهب و فيها سبعون ألف ألف لغة يتكلم كل لغة بخلاف لغة صاحبه و أنا أعرف جميع اللغات و ما فيهما و ما بينهما و ما عليها حجة غيري و الحسين أخي.

یعقوب بن یزید سے مروی ہے کہ ابن ابی عمیر نے اپنے آدمیوں سے روایت کیا اور وہ امام ابوعبداللہؑ سے اس حدیث کو حسن بن علیؑ تک مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دو شہر ہیں ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں جن پر لوہے کی دیواریں ہیں ہر شہر میں ایک لاکھ دلیزیں سونے کی ہیں اس میں ستر کروڑ زبانیں ہیں ہر زبان میں کلام کیا جاتا ہے ہر زبان اپنے ساتھی کی زبان سے مختلف ہے اور میں تمام زبانوں کو پہچانتا ہوں اور جو کچھ ان میں ہے یا ان کے درمیان یا ان کے اوپر میرے اور حسینؑ کے علاوہ جو میرا بھائی ہے کوئی حجت نہیں ہے۔

حديث ⑦ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن أبي عبد الله البرقي عن فضالة بن أيوب عن رجل من المسامعة اسمه مسمع و لقبه كردين عن أبي عبد الله ع قال دخلت عليه و عنده إسماعيل قال و نحن إذ ذاك نأتم به بعد أبيه فذكر في حديث طويل أنه سمع رجل أبا عبد الله ع خلاف ما ظن فيه قال فأتيت رجلين من أهل الكوفة كانا يقولان به فأخبرتهما فقال واحد منهما سمعت و أطعت و رضيت و سلمت و قال الآخر و أهوى بيده إلى جيبه فشقه ثم قال لا و الله لا سمعت و لا أطعت و لا رضيت حتى أسمعه منه ثم قال خرج متوجها إلى أبي عبد الله ع قال و تبعته فلما كنا بالباب فاستأذنا فأذن لي فدخلت قبله ثم أذن له فدخل فلما دخل قال له أبو عبد الله ع يا فلان أ يريد كل أمرى منكم أن يؤتى صحف منشرة إن الذي أخبرك به فلان الحق قال جعلت فداك إني أشتهي أن أسمعه منك قال إن فلانا إمامك و صاحبك من

بعدي يعني أبا الحسن ع فلا يدعيها فيما بيني و بينه إلا كاذب مفتر فالتفت إلى الكوفي و كان يحسن كلام النبطية و كان صاحب قبالات فقال لي درفه فقال أبو عبد الله ع إن درفه بالنبطية خذها أجل فخذها فخرجنا من عنده.

ہمیں محمد بن عبدالجبار نے ابوعبداللہ برقی سے حدیث بیان کی انہوں نے فضالہ بن ایوب سے انہوں نے مسامعہ کے ایک آدمی سے جس کا نام مسمع تھا اور لقب کردین تھا اس نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ میں آپؑ کے پاس گیا اور آپؑ کے پاس اسماعیل تھا اور ہم اس وقت اُن کے والد کے بعد ان کی اقتداء کرتے تھے۔ پس انہوں نے ایک لمبی حدیث میں ذکر کیا کہ ایک آدمی نے ابوعبداللہؑ سے اپنے گمان کے خلاف سنا تو اس نے کہا: میں کوفہ کے دو آدمیوں کے پاس آیا جو اس کی بات کہتے تھے۔ پس میں نے انہیں خبر دی ان میں سے ایک نے کہا: میں نے سنا اور مانا اور پسند کیا اور تسلیم کیا اور دوسرا اپنا ہاتھ اپنے گریبان کی طرف لے گیا پھر کہا: نہیں اللہ کی قسم میں نے نہ سنا نہ مانا اور نہ ہی پسند کیا پھر وہ امام ابوعبداللہؑ کی طرف متوجہ ہو کر نکل گیا۔ راوی کہتا ہے میں بھی پیچھے ہو گیا جب ہم آپؑ کے دروازے پر پہنچے تو اجازت مانگی گئی آپؑ نے اجازت دے دی۔ میں پہلے اندر چلا گیا پھر اس کو بھی اجازت مل گئی جب وہ اندر گیا تو اسے امام ابوعبداللہؑ نے کہا: اے فلاں! کیا تم میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ اسے پھیلائے ہوئے صحیفے مل جائیں جو کچھ تجھے فلاں نے بتایا ہے وہ حق ہے۔ اس نے کہا: میں قربان جاؤں میں چاہتا تھا کہ یہ بات آپؑ سے سنوں۔ آپؑ نے فرمایا: فلاں آدمی تیرا امام اور میرے بعد تیرا ساتھی ہوگا یعنی ابوالحسنؑ کی اقتداء کرنا۔ میرے اور اس کے درمیان جو بھی دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ مفتر نے میری طرف توجہ کی اور وہ نبطی کلام اچھی طرح کر سکتا تھا اور وہ تو جہالت والا تھا اس نے مجھے کہا "زرقہ" تو امام ابوعبداللہؑ نے کہا "زرقہ" کے نبطی زبان میں یہ معنی ہیں۔ خذها۔ یعنی یہ لے لو۔ ٹھیک ہے یہ تم لے لو۔ تو ہم وہاں سے نکل آئے۔

باب نمبر (۱۳)

ائمہؑ تورات، انجیل کو زبانوں کے اختلاف کے باوجود پڑھتے ہیں

حدیث ① حدثنا موسى بن عمر عن الميثمي عن سماعة عن شيخ من أصحابنا عن أبي جعفر ع قال جئنا نريد الدخول عليه فلما صرنا بالدهليز سمعنا قراءة بالسريانية بصوت حسن يقرأ و يبكي حتى أبكى بعضنا.

ہمیں موسیٰ بن عمرو میثمی نے سماعہ سے حدیث بیان کی ہمارے ساتھیوں میں سے ایک شیخ نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کیا کہ ہم ان کے پاس جانے کے لئے آئے جب ہم دہلیز پر پہنچے تو ہمیں سریانی زبان میں قرآن خوش آوازی سے پڑھنے کی آواز آئی جو قرآن بھی پڑھ رہا تھا اور رو بھی رہا تھا۔ یہاں تک کہ ہم میں سے بعض کو بھی رلا دیا۔

حدیث ② حدثنا إبراهيم عن الحسن بن إبراهيم عن يونس بن عبد الرحمن عن هشام بن الحكم في حديث بريهة النصراني أنه جامع هشام حتى لقي موسى بن جعفر ع فقال يا بريهة كيف علمك بكتابك قال أنا عالم قال كيف ثقتك بتأويله قال ما أوثقني بعلم فيه قال فابتدأني موسى بقراءة الإنجيل فقال بريهة و المسيح لقد كان يقرؤها هكذا و ما قرأ هذه القراءة إلا المسيح ثم قال بريهة إني لقد كنت أطلب منذ خمسين سنة

فأسلم على يديه.

ہمیں ابراہیم نے حسن بن ابراہیم سے حدیث بیان کی انہوں نے یونس بن عبدالرحمان سے انہوں نے ہشام بن الحکم سے بریہہ نصرانی کی حدیث بیان کی کہ وہ ہشام کے ساتھ آیا یہاں تک کہ امام موسیٰ بن جعفرؑ سے ملاقات کی آپؑ نے فرمایا: تیرا اس کی تاویل پر کیسا اعتماد ہے مجھے اس پر اپنے علم کے مطابق بہت اعتماد ہے پھر امام موسیٰؑ نے انجیل پڑھنے کی ابتدا کی تو بریہہ نے کہا: میں آپؑ کو پچاس سال سے ڈھونڈ رہا ہوں پھر وہ آپؑ کے ہاتھوں پر مسلمان ہو گیا۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن الحسين عن أحمد بن الحسن الميثمي عن أبان بن عثمان عن موسى النميري قال جئت إلى باب أبي جعفر ع لأستأذن عليه فسمعنا صوتاً حزيناً يقرأ بالعبرانية فبكينا حيث سمعنا الصوت و ظننا أنه بعث إلى رجل من أهل الكتاب يستقرئه فأذن لنا فدخلنا عليه فلم نر عنده أحداً فقلنا أصلحك الله سمعنا صوتاً بالعبرانية فظننا أنك بعثت إلى رجل من أهل الكتاب تستقرئه قال لا ولكن ذكرت مناجات إليا لربه فبكيت من ذلك قال قلنا وما كان مناجاته جعلني الله فداك قال جعل يقول يا رب أتراك معذبي بعد طول صلاتي لك و جعل يعدد أعماله فأوحى الله إليه إني لست أعذبك قال فقال يا رب وما يمنعك أن لا تقول لا بعد نعم و أنا عبدك و في قبضتك قال فأوحى الله إليه أني إذا قلت قولا وفيت به.

ہمیں محمد بن حسین نے احمد بن حسن میثمی سے حدیث بیان کی کہ ابان ابن عثمان نے موسیٰ نمیری سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابوجعفرؑ کے دروازے پر آئے ان سے اندر جانے کی اجازت مانگ رہے تھے تو ہم نے ایک نہایت غمگین آواز میں عبرانی پڑھنے کی آواز سنی، ہم نے جب قرات سنی تو رو

پڑے اور ہم سمجھے کہ آپؑ نے اہل کتاب کا کوئی آدمی بلایا ہے جس سے قرات کرا رہے ہیں تو ہمیں اجازت دے دی گئی۔ جب ہم آپؑ کے پاس گئے تو دیکھا وہاں اور کوئی نہیں تھا۔ ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ آپؑ کو اصلاح پر قائم رکھے ہم نے عبرانی میں پڑھنے کی آواز سنی تو ہم نے خیال کیا کہ آپؑ نے کوئی عبرانی پڑھنے والا آدمی عبرانی میں پڑھنے کے لیے بلایا ہے آپؑ نے فرمایا: نہیں! بلکہ میں نے الیاس کی مناجات ذکر کی تھیں۔ ہم نے کہا: ان مناجات میں کیا ہے؟۔ پس وہ پڑھنے لگے "اے میرے رب کیا تو مجھے عذاب کرے گا میرے اتنے طویل قیام کے بعد میری طویل نماز پڑھنے کے باوجود"۔ پھر اپنے اعمال گننے لگے تو اللہ نے انہیں وحی کی کہ میں تمہیں عذاب نہیں کروں گا تو انہوں نے دعا کی "اے رب تو نعم (ہاں) کے بعد لا (نہیں) کیوں نہیں کہتا حالانکہ میں تیرا بندہ اور تیرے قبضے میں ہوں"۔ پس اللہ نے وحی فرمائی جب میں کوئی بات کہوں تو اسے پوری کرتا ہوں۔

باب نمبر ﴿۱۴﴾

ائمہؑ پرندوں کی زبان جانتے ہیں

حدیث ① حدثنا يعقوب بن يزيد عن الحسن بن علی بن الوشاء عمن رواه عن الميثمی عن منصور عن الثمالی قال كنت مع علی بن الحسين ع فی داره وفيها عصافير وهن يصحن فقال لی أتدری ما يقلن هؤلاء قلت لا أدری قال يسبحن ربهن ويطلبن رزقهن.

ثمالی سے روایت ہے کہ میں امام علیؑ بن حسینؑ کے ساتھ ان کے گھر میں تھا جس میں درخت تھا جس پر چڑیاں چیخ رہی تھیں پس آپؑ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے یہ کیا کہتی ہیں۔ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ آپؑ نے فرمایا: یہ رب کی تسبیح بیان کرتی ہیں اور اپنا رزق مانگتی ہیں۔

حدیث ② حدثنا محمد بن إسماعيل عن علی بن الحكم عن مالك بن عطية عن أبی حمزة الثمالی قال كنت مع علی بن الحسين فانتشرت العصافير و صوتت فقال يا أبا حمزة أتدری ما تقول قلت لا قال تقدس ربها و تسأل قوت يومها قال ثم قال يا أبا حمزة علمنا منطق الطير و أوتينا من كل شیء.

ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ میں امام علیؑ بن حسینؑ کے پاس ان کے گھر میں تھا وہاں ایک درخت تھا جس پر چڑیاں تھیں وہ پھیل گئیں اور آواز کرنے لگیں تو آپؑ نے فرمایا: اے ابوحمزہ! کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا کہہ رہی ہیں۔ میں نے کہا: نہیں۔ آپؑ نے فرمایا: یہ اپنے رب کی پاکیزگی بیان کر رہی ہیں اور اس سے اپنے دن کی روزی مانگ رہی ہیں۔ پھر فرمایا: اے ابوحمزہ! علمنا منطق

الطیر واوتینا من کل شيء ہمیں پرندوں کی زبان سکھائی گئی اور ہمیں ہر چیز دی گئی۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن خلف عن بعض رجاله عن أبي عبد الله ع قال فتلا رجل عنده هذه الآية عُلِّمْنا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَ أُوتِينا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ فقال أبو عبد الله ع ليس فيها من إنما هي و أوتينا كل شيء.

ہمیں احمد بن محمد نے محمد بن خلف سے ان کو اس کے کسی آدمی نے بیان کیا کہ امام ابوعبداللہؑ کے پاس ایک آدمی نے یہ آیت پڑھی عُلِّمْنا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَ أُوتِينا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ہمیں پرندوں کی زبان سکھائی اور ہر چیز دی گئی۔ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اس آیت میں "من" نہیں ہے یعنی آیت یوں ہے و أوتينا كل شيء.

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن أحمد بن يوسف عن داود الحداد عن فضيل بن يسار عن أبي عبد الله ع قال كنت عنده إذ نظرت إلى زوج حمام عنده فهدر الذكر على الأنثى فقال لي أ تدري ما يقول قلت لا قال يقول يا سكني و عرسي ما خلق أحب إلي منك إلا أن يكون مولاي جعفر بن محمد ص.

فضیل بن یسار سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے بیان کیا کہ راوی کہتا ہے میں آپؑ کے پاس تھا کہ میں نے دیکھا ایک نر کبوتر مادہ کبوتری کو "کوکو" کرتا ہے۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے یہ کیا کہتی ہے؟۔ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں ہے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ کہتا ہے اے میری آرائش، میری کبوتر دلہن تجھ سے زیادہ پیاری چیز کوئی پیدا ہی نہیں ہوئی۔ مگر میرے مولا جعفر بن محمدؑ۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن الحسين عن محمد بن

علی عن علی بن محمد الحناط عن عاصم عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع قال كنت عنده يوما إذ وقع عليه زوج ورشان فهدرا فرد عليهما أبو جعفر كلاهما ساعة ثم نهضا فلما صارا على الحائط هدد الذكر على الأنثى ساعة ثم نهضا فقلت جعلت فداك ما حال الطير فقال يا ابن مسلم كل شيء خلقه الله من طين أو بهيمة أو شيء فيه روح هو أسمع لنا و أطوع من ابن آدم إن هذا الورشان أساء ظن السوء فحلفت له ما فعلت فقالت ترضى بمحمد بن علي فرضيا بي وأخبرته أنه لها ظالم فصدقها.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ ایک دن ہم امام ابو جعفرؑ کی مجلس میں موجود تھے اور ہم آپؑ سے سوال کر رہے تھے آپؑ جواب دے رہے تھے پھر اچانک آپؑ اٹھے جب دیوار کی طرف ہوئے تو ہم نے وہاں نَر کبوتر اور مادہ کبوتر کا جوڑا دیکھا نر نے تھوڑی دیر مادہ کی طرف "کوکو" کی پھر اٹھے اور اڑ گئے۔ میں نے کہا: میں قربان جاؤں یہ پرندوں کی کیا حالت ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اے ابن مسلم! اللہ ہر چیز کو سننے اور جاننے والا ہے یہ قمری نَر نے اپنی مادہ کے خلاف بدگمانی کی تو اس نے اس کے لیے قسم کھائی کہ اس نے یہ کام نہیں کیا تو نَر نے اس کی قسم نہ مانی اور مؤنث نے کہا کیا تو امام محمد بن علیؑ کی بات پر راضی ہوگا؟، وہ دونوں مجھ پر راضی ہو گئے۔ پس میں نے اسے بتایا کہ وہ مذکر اپنی مؤنث پر ظلم کر رہا ہے تو اس مذکر نے مؤنث کی تصدیق کر دی۔

حدیث ۶ وعنه عن الحسين بن علي النعمان عن يحيى بن زكريا عن عمرو الزيات عن محمد بن سماعة عن النضر بن شعيب عن محمد بن ميسلم قال سمعت أبا جعفر ع يقول إنا علمنا منطق الطير و أوتينا من كل شيء.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو جعفرؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: إنا

علمنا منطق الطير و أوتينا من كل شيء. ہمیں پرندوں کی زبان سکھائی اور ہر ایک چیز ہمیں دی گئی۔

حدیث ⑦ حدثنا أحمد بن محمد عن بعض أصحابنا قال أهدى إلى أبي عبد الله ع فاختة و ورشان و طير راعبي فقال أبو عبد الله ع أما الفاختة فتقول فقدتكم فافقدوها قبل أن تفقدكم فأمر بها فذبحت و أما الورشان فيقول قدستم قدستم فوهبه لبعض أصحابه و الطير الراعبي يكون عندي أسر به.

ہمیں احمد بن محمد نے علی بن احمد سے روایت کیا ان کو ہمارے ایک ساتھی نے بتایا کہ امام ابی عبداللہؑ کو کسی نے فاختہ، قمری اور راعبی پرندہ بطور ہدیہ دیئے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: فاختہ کہتی ہے میں نے تمہیں کھو دیا میں نے تمہیں کھو دیا تلاش کرنے سے پہلے اسے گم کرو تو اس کے متعلق حکم دیا کہ اسے ذبح کردو تو وہ ذبح کردی گئی۔ ورشان یعنی قمری کہنے لگی آپؑ نے پاکیزگی بیان کی آپؑ نے پاکیزگی بیان کی تو وہ اپنے کسی ساتھی کو دے دی اور راعبی پرندہ میرے پاس ہوتا ہے میں نے اسے چھپا رکھا تھا۔

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن الحلبي عن ابن مسكان عن أبي أحمد عن شعيب بن الحسن قال كنت عند أبي جعفر ع جالسا نسمع صوتا من الفاختة فقال تدرون ما تقول قال تقول فقدتكم فافقدوها قبل أن تفقدكم.

شعیب بن الحسن سے روایت ہے انہوں نے کہا میں امام ابوجعفرؑ کے پاس بیٹھا تھا ہم فاختہ کی آواز سن رہے تھے تو آپؑ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے یہ کیا کہتی ہے؟۔ ہم نے کہا: ہمیں معلوم نہیں فرمایا: یہ کہتی

ہے میں نے تمہیں گم پایا تو تمہارے گم پانے سے پہلے اسے تم گم پاؤ۔

حدیث ⑨ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن الحسین اللؤلؤی عن أحمد بن الحسن المیثمی عن صالح عن أبی حمزة قال کنت عند علی بن الحسین و عصافیر علی الحائط قبالته یصحن فقال یا با حمزة أ تدری ما یقلن قال یتحدثن إن لهن وقت یسألن فیه قوتهن یا أبا حمزة لا تنامن قبل طلوع الشمس فإنی أکرهها لك إن الله یقسم فی ذلك الوقت أرزاق العباد و علی أیدینا یجریها.

ابی حمزہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں امام علی بن حسینؑ کے پاس تھا اور چڑیاں سامنے دیوار پر چیخ رہی تھیں تو فرمایا: اے ابوحمزہ! کیا تجھے معلوم ہے یہ کیا کہتی ہیں؟ یہ کہتی ہیں کہ ان کا ایک وقت جس میں یہ اپنے لیے اپنی روزی مانگتی ہیں۔ اے ابوحمزہ! طلوع شمس سے پہلے نہ سویا کرو کیونکہ میں اس کو تمہارے لیے پسند نہیں کرتا کیونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ بندوں کے رزق بانٹتا ہے۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن الحسین عن داود بن فرقد عن عبد الله بن فرقد کان أبو عبد الله ع یسیر و نحن معه قال فمر غراب فنعق فقال أبو عبد الله مت جوعا و الله ما تعلم شیئا إلا أنه علمه إلا أنا أعلم بالله منك.

عبداللہ بن فرقد سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ چلتے تو ہم ان کے ساتھ ہوتے ایک دفعہ ہم چل رہے تھے تو ایک کوا گزرا اور اس نے آواز دی تو ابوعبداللہؑ فرمانے لگے: بھوک سے مرجا اللہ کی قسم تو جو کچھ جانتا ہے وہ میں بھی جانتا ہوں (اور) اللہ تعالیٰ کو تجھ سے زیادہ جانتا ہوں۔

حدیث ⑪ حدثنا موسی بن جعفر عن محمد بن عبد الجبار عن عیسی

بن عمرو عن أبي شعيب عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع قال سمعته يقول إنا علمنا منطق الطير و أوتينا من كل شيء.

محمد بن مسلم امام ابو جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: إنا علمنا منطق الطير و أوتينا من كل شيء ہمیں پرندوں کی زبان سکھائی اور ہر ایک چیز ہمیں دی گئی۔

حدیث ⑫ حدثنا عبد الله بن محمد عمن رواه عن محمد بن عبد الكريم عن عبد الله بن عبد الرحمن عن أبان بن عثمان عن زرارة عن أبي عبد الله ع قال قال أمير المؤمنين ع لابن عباس إن الله علمنا منطق الطير كما علمه سليمان بن داود و منطق كل دابة في بر أو بحر

زرارہ نے امام ابو عبداللہؑ سے بیان کیا کہ امیر المومنینؑ نے ابن عباس سے فرمایا: ہم پرندوں کی زبان جانتے ہیں جس طرح وہ سلیمانؑ کو سکھائی گئی اور خشکی اور تری کے ہر چوپائے کی زبان بھی ہم جانتے ہیں۔

حدیث ⑬ حدثنا أحمد بن أبي عبد الله البرقي عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن ابن مسكان عن أبي أحمد عن سعد بن الحسن قال كنت عند أبي جعفر ع جالسا فسمع صوت فاختة قال أ تدرون ما تقول هذه قلنا لا و الله ما ندري قال تقول فقدتكم فافقدوها قبل أن تفقدكم.

سعد بن حسن سے روایت ہے کہ میں امام ابو جعفرؑ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ایک فاختہ کی آواز سنی تو پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیا کہتی ہیں؟۔ ہم نے کہا: نہیں اللہ کی قسم ہمیں نہیں معلوم۔ آپؑ نے فرمایا: یہ کہتی ہے میں نے تمہیں گم پایا تو تمہارے گم پانے سے پہلے تم اسے گم پاؤ۔

حدیث ⑭ حدثنا محمد بن إسماعيل عن عبد الرحمن بن أبي نجران قال روى يحيى بن عمر عن أبيه عن أبي شيبة عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع قال سمعته يقول إنا علمنا منطق الطير و أوتينا من كل شيء

محمد بن مسلم نے امام ابوجعفرؑ سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی اور ہر چیز دی گئی۔

حدیث ⑮ حدثنا أحمد بن محمد عن سعيد بن جناح عن ابن أبي عمير عن حفص بن البختري عن بعض أصحابنا عن أبي جعفر ع قال سمعت فاختة يصيح من دار أبي عبد الله ع فقال أتدرون ما تقول هذه الفاختة قال قلت لا قال تقول فقدتكم أما إنا لنفقدنها قبل أن تفقدنا قال فأمر بها فذبحت.

احمد بن محمد نے سعید بن جناح سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ حفص بن البختری سے وہ ہمارے ایک ساتھی سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کے گھر میں ایک فاختہ کو سنا وہ چیخ رہی تھی تو آپؑ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیا کہتی ہیں؟۔ میں نے کہا: ہمیں معلوم نہیں۔ فرمایا: یہ کہتی ہے میں نے تمہیں گم پایا تو تمہارے گم پانے سے پہلے تم اسے گم پاؤ۔ پس آپؑ نے اسے ذبح کرنے کا حکم دے دیا۔

حدیث ⑯ حدثنا أحمد بن الحسين عن أحمد بن إبراهيم عن علي بن حسان عن عبد الرحمن بن كثير عن أبي عبد الله ع قال مر أبو جعفر ع بالهجرين و معه أبو أمية الأنصاري زميله في محمله قال فبينا هو كذلك إذ نظر إلى ورشان في جانب المحمل معه فرفع أبو أمية يده ليلبه عنه فقال يا با أمية إن هذا طائر جاء يستجير بأهل البيت و إني دعوت الله فانصرفت حية و كانت

تأتيه كل سنة فتأكل فراخه.

عبدالرحمن بن کثیر امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو جعفر علیہ السلام حبین سے گزرے آپؑ کے ساتھ ابوامیہ انصاری تھے جو محمل میں آپؑ کے ساتھ تھے کہ اچانک انہوں نے محمل کی جانب ایک ورشان (ایک پرندہ) نظر آیا تو ابوامیہ نے ہاتھ اٹھایا کہ اس کو وہاں سے بھگائے۔ آپؑ نے فرمایا: ابوامیہ ٹھہرو! یہ ہم اہل بیتؑ سے پناہ لینے آیا ہے میں نے دعا کی تو اللہ نے ایک سانپ کو ان سے ہٹادیا وہ ہر سال آکر ان کے بچے کھا جاتا تھا۔

حدیث ⑰ حدثنا علي بن إسماعيل عن محمد بن عمرو الزيات عن أبيه الفيض بن المختار قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن سليمان بن داود قال علمنا منطق الطير و أوتينا من كل شيء و قد و الله علمنا منطق الطير و علم كل شيء.

فیض بن مختار سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرمارہے تھے کہ سلیمان بن داؤدؑ نے کہا ہم پرندوں کی زبان جانتے ہیں اللہ کی قسم! ہم پرندوں کی زبان جانتے ہیں اور ہم ہر شے کا علم رکھتے ہیں۔

حدیث ⑱ حدثنا أحمد بن موسى عن محمد بن الحسين عن النضر بن شعيب عن عمر بن خليفة عن شيبة عن الفيض عن محمد بن مسلم قال سمعت أبا جعفر ع يقول يا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَ أُوتِينا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هذا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے سنا امام ابوجعفرؑ سے آپؑ فرمارہے تھے یا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَ أُوتِينا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هذا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ. اے لوگوں

جان لو ہمیں پرندوں کی بولیاں سکھائی گئیں اور ہر چیز دی گئی بے شک یہ فضل المبین ہے۔

حدیث ⑲ حدثنا أحمد بن موسى عن محمد بن أحمد المعروف بغزال عن محمد بن الحسين عن سليمان من ولد جعفر بن أبي طالب قال كنت مع أبي الحسن الرضا ع في حائط له إذ جاء عصفور فوقع بين يديه و أخذ يصيح و يكثر الصياح و يضطرب فقال لي يا فلان أ تدري ما تقول هذا العصفور قلت الله و رسوله و ابن رسوله أعلم قال إنها تقول إن حية تريد أكل فراخي في البيت فقم فخذ تيك النبعة و ادخل البيت و اقتل الحية قال فأخذت النبعة و هي العصا و دخلت البيت و إذا حية تحول في البيت فقتلتها.

سلیمان بن داؤد جعفری سے جو جعفر بن ابی طالبؑ کی اولاد میں سے تھے انہوں نے فرمایا: میں امام ابوالحسن الرضاؑ کے ساتھ آپؑ کے ایک باغ میں تھا کہ اچانک ایک چڑیا آئی اور وہ آپ کے سامنے بیٹھ گئی اور چیخنے لگی اور بے قرار ہونے لگی تو آپؑ نے مجھ سے پوچھا: تجھے معلوم ہے یہ کیا کہہ رہی ہے؟۔ میں نے کہا: مجھے نہیں معلوم ہے اللہ اور اس کے رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: یہ کہتی ہے کہ ایک سانپ میرے بچوں کو کھانا چاہتا ہے اس لئے اٹھو اور عصا لو اور گھر میں جا کر سانپ کو مار ڈالو۔ وہ کہتے ہیں میں نے عصا لیا تو دیکھا ایک سانپ گھوم رہا ہے تو اسے مار ڈالا۔

حدیث ⑳ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن علي بن فضال عن ثعلبة عن سالم مولى أبان بياع الزطي قال كنا في حائط لأبي عبد الله ع و نفر معي قال فصاحت العصافير فقال أ تدري ما تقول فقلنا جعلنا الله فداك لا ندري ما تقول قال تقول اللهم إنا خلق من خلقك لا بد لنا من رزقك فأطعمنا و اسقنا.

ابان بیاع الزطی کا غلام روایت کرتا ہے اس نے کہا ہم امام ابوعبداللہؑ کے ساتھ ایک باغ میں تھے ہمارے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے تو چڑیاں چیخنے لگیں تو آپ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیا کہہ رہی ہیں؟۔ ہم نے کہا: ہمیں معلوم نہیں اللہ ہمیں آپؑ پر فدا کرے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ کہہ رہی ہیں ''اے اللہ ہم بھی تیری مخلوق میں سے ایک مخلوق ہیں ہمارے لئے بھی تیرا رزق ہونا چاہیئے اس لیے ہمیں بھی کھانا عطا فرما اور پانی بھی پلا۔

حدیث ⑲ وعنه عن الجاموراني عن الحسن بن علي بن أبي حمزة عن محمد بن سيف التميمي عن محمد بن جعفر عن أبيه قال قال رسول الله ص استوصوا بالصائنات خيرا يعني الخطاف فإنه آنس طير الناس بالناس ثم قال رسول الله ص أ تدرون ما تقول الصائنية إذا ترنمت تقول بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حتى تقرأ أم الكتاب فإذا كان في آخر ترنمها قالت وَلَا الضَّالِّينَ.

انہی سے روایت ہے وہ جامورانی سے روایت کرتے ہیں وہ حسن بن علی بن ابی حمزہ سے وہ محمد بن یوسف تمیمی سے وہ امام محمد بن جعفرؑ سے وہ اپنے والد گرامیؑ سے آپؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے فرمایا صائنات یا خطاف پرندے سے اچھا سلوک کرو وہ لوگوں سے زیادہ مانوس رہنے والا پرندہ ہے پھر رسول اللہؐ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے صائنیہ پرندہ کیا کہتا ہے جب وہ ترنم سے پڑھتا ہے تو کہتا ہے: ''بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین'' یہاں تک کہ سورہ فاتحہ پڑھتا ہے جب آخری ترنم سے پڑھتا ہے تو کہتا ہے ولا الضالین۔

حدیث ⑳ حدثنا عبد الله بن محمد عن محمد بن إبراهيم عن عمر عن بشير عن علي بن أبي حمزة قال دخل رجل من موالي أبي الحسن ع فقال

جعلت فداك أحب أن تتغذى عندي فقام أبو الحسن ع حتى مضى معه و دخل البيت فإذا في البيت سرير فقعد على السرير و تحت السرير زوج حمام فهدر الذكر على الأنثى و ذهب الرجل ليحمل الطعام فرجع و أبو الحسن ع يضحك فقال أضحك الله سنك بم ضحكت فقال إن هذا الحمام هدر على هذه الحمامة فقال لها يا سكني و عرسي و الله ما على وجه الأرض أحد أحب إلي منك ما خلا هذا القاعد على السرير قال قلت جعلت فداك و تفهم كلام الطير فقال نعم علمنا منطق الطير و أوتينا من كل شيء

علی بن ابی حمزہ سے روایت ہے کہ امام ابوالحسنؑ کے موالی میں سے ایک شخص اندر آیا اور کہنے لگا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں چاہتا ہوں آپؑ میرے پاس صبح کا کھانا کھائیں تو امام ابوالحسنؑ کھڑے ہوگئے اور اس کے ساتھ چلے گئے، گھر میں پہنچے تو گھر میں ایک چارپائی تھی آپؑ چارپائی پر بیٹھے اور چارپائی کے نیچے ایک مذکر کبوتر تھا تو وہ مذکر اپنی مؤنث کو آواز دینے لگا اور وہ آدمی کھانا لینے چلا گیا جب وہ واپس آیا تو ابوالحسنؑ ہنسنے لگے۔ اس شخص نے کہا اللہ تعالیٰ آپؑ کو خوش رکھے آپؑ کیوں ہنستے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: یہ کبوتر اپنی کبوتری کو آواز دے رہا تھا اسے کہہ رہا تھا۔ اے میری رہائش اور میری دلہن اللہ کی قسم! تو مجھے تمام زمین کی اشیاء سے پیاری ہے مگر اس چارپائی پر بیٹھے والے شخص کے علاوہ۔ میں نے کہا: کیا آپؑ پرندوں کی زبان بھی سمجھتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں! ہمیں پرندوں کی زبان کا علم دیا گیا ہے اور ہمیں ہر چیز دی گئی ہے۔

باب نمبر (۱۵)

آئمہؑ چوپایوں کی زبان جانتے ہیں اور انہیں پہچانتے ہیں

حدیث ① حدثنا أحمد بن الحسن عن علی بن فضال عن أبیه و أحمد بن محمد عن الحسن بن علی بن فضال عن عبد الله بن بکیر عن زرارة عن أبی عبد الله ع قال إن ناضحا کان لرجل من الناس فلما أسن قال بعض أصحابه لو نحرتموه فجاء البعیر إلی رسول الله ص فجعل یرغو فأرسل رسول الله ص فجعل یرغو إلی صاحبه فلما جاء قال له النبی ص إن هذا یزعم أنه کان لکم شابا حتی هرم و أنه قد نفعکم و أنکم أردتم نحره قال فقال صدق فقال رسول الله ص لا تنحروه و دعوه قال فترکوه.

زرارہ سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: ایک آدمی کا ایک پانی نکالنے والا اونٹ بوڑھا ہو گیا تو اس کے ساتھی نے کہا: اگر تم اسے ذبح کر دو تو بہتر ہے، وہ اونٹ نبیؐ کے پاس آیا جبکہ وہ رو رہا تھا تو نبیؐ نے اس کے مالک کو بلایا جب وہ آیا تو نبیؐ نے اسے فرمایا: یہ اونٹ کہتا ہے کہ یہ جوانی میں بھی تمہارے پاس تھا اور تمہیں فائدہ پہنچاتا رہا اور اب جب یہ بوڑھا ہو گیا ہے تم اسے ذبح کرنا چاہتے ہو۔ اس شخص نے کہا: یارسول اللہؐ یہ سچ کہتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اسے ذبح نہ کرو بلکہ چھوڑ دو تو اس نے اسے چھوڑ دیا۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسين عن العباس بن معروف عن أبي القاسم الكوفي عن محمد بن الحسن بن محمد بن عمران عن زرعة عن سماعة عن أبي بصير عن رجل قال خرجت مع علي بن الحسين ع إلى مكة فلما رحلنا عن الأبواء كان على راحلته و كنت أمشي فرأى غنما و إذا نعجة قد تخلفت عن الغنم و هي تثغو ثغاء شديدا و تلتفت و إذا سخلة خلفها تثغو و تشتد في طلبها و كلما قامت السخلة ثغت النعجة فتبعتها السخلة فقال علي ع يا عبد العزيز أ تدري ما قالت النعجة قال قلت لا و الله ما أدري قال فإنها قالت الحقي بالغنم فإن أختها عام أول تخلفت في هذا الموضع فأكله الذئب

ابوبصیر ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ میں امام علی بن حسینؑ کے ساتھ مکہ کی طرف نکلا جب ہم نے ابواء سے کوچ کیا تو آپؑ اپنی سواری پر تھے اور میں پیدل چل رہا تھا تو کچھ بکریوں کو دیکھا کہ ایک بکری دوسری بکریوں سے پیچھے رہ گئی اور وہ سخت آواز دے رہی تھی اور ادھر ادھر جھانک رہی تھی اور ایک بکری کا بچہ اس کے پیچھے آواز کرر ہا تھا اور اس کے طلب کرنے میں دوڑ رہا تھا جب بھی بچہ کھڑا ہو جاتا تو بکری آواز کرنے لگتی تو بچہ اسکے پیچھے چلا جاتا۔ امام علیؑ بن حسینؑ نے فرمایا: اے عبدالعزیز پتہ ہے یہ بکری کیا کہتی ہے؟۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں۔ آپؑ نے فرمایا: یہ کہتی ہے بکریوں کے ساتھ مل جا کیونکہ تیری بہن پچھلے سال اسی جگہ پیچھے رہ گئی تو بھیڑیا اس کو کھا گیا تھا۔

حدیث ③ حدثنا الحجال عن الحسن بن الحسين اللؤلؤي عن ابن سنان عن أبي الجارود عن علي بن ثابت عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال بينا نحن قعود مع رسول الله ص إذ أقبل بعير حتى برك و رغا و تسافلت

دموعه على عينيه فقال رسول الله ص لمن هذا البعير فقيل لفلان الأنصاري قال علي به قال فأتي به فقال له بعيرك هذا يشكوك قال و يقول ما ذا يا رسول الله ص قال يزعم أنك تستكده و تجوعه قال صدق يا رسول الله ص ليس لنا ناضح غيره و أنا رجل معيل قال فهو يقول لك استكد بي و أشبعني فقال يا رسول الله ص نخفف عنه و نشبعه قال فقام البعير فانصرف.

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک اونٹ آیا اور بیٹھ کر رونے لگا اس کی آنکھوں سے اس کے آنسو بہنے لگے آپؐ نے فرمایا: یہ اونٹ کس کا ہے؟۔ کسی نے کہا: یہ فلاں انصاری کا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اسے بلا لاؤ۔ اسے بلایا گیا تو آپؐ نے فرمایا: تمہارا یہ اونٹ تمہاری شکایت کرتا ہے۔ اس نے کہا: یا رسول اللہؐ یہ کیا کہہ رہا ہے فرمایا: یہ کہتا ہے کہ تم اس سے سخت کام لیتے ہو اور بھوکا چھوڑتے ہو۔ اس نے کہا: یا رسول اللہؐ یہ سچ کہتا ہے مگر اس کے بغیر ہمارے پاس اور کوئی پانی نکالنے والا جانور نہیں۔ نیز میں ایک عیال دار آدمی ہوں اس لیے یہ کہتا ہے مجھ سے سخت کام لیتا ہے اور بھوکا چھوڑتا ہے، پس ہم اس پر آئندہ کم وزن ڈالیں گے اور اس کو سیر کرادیا کریں گے تو وہ اونٹ اٹھ کر چلا گیا۔

حدیث ④ وعنه بهذا الإسناد عن أبي الجارود عن عدي بن ثابت عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال بينا نحن يوما من الأيام عند رسول الله ص قعود إذ أقبل بعير حتى برك و رغا و تسيل دموعه قال لمن هذا البعير قالوا لفلان قال علي به فقال له بعيرك هذا يزعم أنه ربا صغيركم و كد على كبيركم ثم أردتم أن تنحروه قالوا يا رسول الله ص لنا وليمة فأردنا أن

ننحره قال فدعوه لی قال فترکوه فأعتقه رسول الله ص فکان یأتی دور الأنصار مثل السائل یشرف علی الحجر فکان العواتق یحیین حتی یجیء فیقلن هذا عتیق رسول الله ص فسمن حتی تضایق به جلده.

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک اونٹ آیا وہ بیٹھ گیا اور چیخ کر رونے لگا حتیٰ کہ اس کے آنسو بہنے لگے۔ آپؐ نے پوچھا یہ اونٹ کس کا ہے؟۔ لوگوں نے کہا: یہ فلاں انصاری کا ہے فرمایا: اسے بلاؤ وہ آیا تو آپؐ نے فرمایا: تمہارا یہ اونٹ کہتا ہے کہ میں نے ان کے چھوٹوں کو پالا اور بڑوں نے مجھ کو مشقت میں ڈالا تم اسے ذبح بھی کرنا چاہتے ہو۔ کہنے لگا یا رسول اللہؐ ہمارا ایک ولیمہ ہے ہمارا ارادہ ہے کہ ہم اسے ذبح کر کے اس کا ولیمہ کریں آپؐ نے فرمایا: اسے میرے لیے چھوڑ دو۔ کہتے ہیں لوگوں نے اسے چھوڑ دیا تو رسول اللہؐ نے اس کو آزاد کر دیا، وہ انصار کے گھروں میں آتا جس طرح کوئی مانگ رہا ہو تو کنواری لڑکیاں اس کو کچھ پتے توڑ کر کھلاتی تھیں۔ جب وہ آتا تو وہ کہتیں یہ رسول اللہ کا آزاد کیا ہوا ہے تو یہ موٹا ہو گیا یہاں تک اس کا چمڑا اس کے گوشت کے لیے تنگ ہو گیا۔

حدیث ⑤ حدثنا یعقوب بن یزید عن عبد الحمید بن سالم العطار عن هارون بن خارجة أو غیره عن أبی عبد الله ع قال قالت الناقة لرسول الله ص لا والله لا أزلت خفا عن خف ولو قطعت إربا إربا.

ہارون بن خارجہ یا کسی اور نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا: جس رات کو نبیؐ نے کوچ کیا اس رات اونٹنی نے نبیؐ کے متعلق یہ کہا: اللہ کی قسم! میں اپنے کسی نشان کی جگہ کو زائل نہ کروں گی اگرچہ میرا ایک ایک جوڑ کاٹ دیا جائے۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن الحسین عن عبد الرحمن بن هاشم البجلی

عن سالم بن سلمة عن أبي عبد الله ع قال كان علي بن الحسين ع مع أصحابه في طريق مكة فمر ثعلب و هم يتغدون فقال لهم علي بن الحسين ع هل لكم أن تعطوني موثقا من الله لا تهيجون هذا الثعلب و دعوه حتى يجيئني فحلفوا له فقال يا ثعلب تعال فجاء الثعلب حتى أقبل بين يديه فطرح إليه عرقا فولى به يأكل قال هل لكم تعطوني موثقا أيضا فدعوه فيجيء فأعطوه فكلح رجل منهم في وجهه فخرج يعدو فقال علي بن الحسين أيكم الذي أخفر ذمتي فقال الرجل أنا يا ابن رسول الله ص كلحت في وجهه و لم أدر فاستغفر الله فسكت.

سالم بن ابی سلمہ نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی کہ امام علی بن الحسینؑ مکہ کے راستے میں اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ تھے تو ایک لومڑ گزرا اور وہ صبح کا کھانا کھا رہے تھے تو انہیں امام علی بن حسینؑ نے کہا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا وعدہ نہ دوں کہ تم اس لومڑ کو نہ چھیڑنا کہ یہ میرے پاس آئے گا تو انہوں نے اس کی قسم کھائی۔ آپؑ نے فرمایا: اے لومڑ! آجاؤ ہمارے پاس۔ لومڑ آیا اور آپؑ کے سامنے بیٹھ گیا تو اس کی طرف ایک ہڈی پھینکی گئی وہ اسے لے کر چلا گیا اور اسے کھانے لگا تو آپؑ نے فرمایا: کیا تم مجھ سے وعدہ کرتے ہو کہ تم اسے بلاؤ گے وہ آجائے گا تو اسے کچھ دو گے۔ وہ آیا تو ایک آدمی نے تیوڑی چڑھائی تو وہ دوڑتا ہوا نکل گیا پھر علی بن حسینؑ نے فرمایا: تم میں کس نے میرے وعدے کو توڑ دیا تو ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹے میں نے چہرے پر تیوڑی چڑھائی اور مجھ کو معلوم نہ ہوسکا تو میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں، آپؑ خاموش ہو گئے۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن الحسن عن أحمد بن إبراهيم عن عبد الله بن بكير عن عمر بن ربويه عن سليمان بن خالد عن أبي عبد الله ع قال كان معنا أبو عبد الله البلخي و معه إذا هو بظبي تثغو

]الثغو [و تحرك ذنبه فقال أبو عبد الله ع أفعل إن شاء الله ثم أقبل علينا فقال علمتم ما قال الظبي قلنا الله و رسوله و ابن رسوله أعلم فقال إنه أتاني فأخبرني أن بعض أهل المدينة نصب شبكة لأنثاه فأخذها و لها خشفان لم ينهضا و لم يقويا للرعي قال فتسألني أن أسألهم أن يطلقوها و ضمن لي أن إذا رضعت خشفها حتى يقويا أن يردها عليهم قال فاستحلفته فقال برئت من ولايتكم أهل البيت إن لم أف و أنا فاعل ذلك إن شاء الله فقال البلخي سنة فيكم كسنة سليمان.

سلیمان بن خالد بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ابوعبداللہ بلخی امام ابوعبداللہؑ کے ساتھ تھے ہم بھی پاس تھے ایک ہرنی آئی وہ آواز کر رہی تھی اور دم بھی ہلا رہی تھی تو اس سے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: یہ کام انشاءاللہ۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے تمہیں معلوم ہے یہ ہرنی کیا کہتی تھی؟۔ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسولؐ اچھی طرح جانتے ہیں تو وہ کہنے لگے یہ میرے پاس آئی اور بتایا کچھ شہر والوں نے جال ڈالا ہے تو میری مؤنث کو انہوں نے پکڑ لیا اس کے دو بچے ہیں جو ابھی اٹھ کھڑے بھی نہیں ہو سکتے اور نہ ہی چل سکتے ہیں اس نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے کہ میں انہیں اس مؤنث کے چھوڑنے کا کہوں اور اس نے یہ ضمانت دی ہے کہ جب وہ اپنے بچوں کو دودھ دے چکے گی حتیٰ کہ وہ طاقتور ہو جائیں تو وہ اس مونث کو انہیں واپس دے دیگی پس انہوں نے ہرن اور ہرنی سے حلف لیا اور اس نے کہا کہ اگر میں یہ وعدہ وفا نہ کروں تو میں آپؑ اہل بیتؑ کی ولایت سے بری ہو جاؤں اور میں انشاءاللہ ضرور اپنا وعدہ وفا کروں گی بلخی نے کہا: آپؑ میں بھی وہی طریقہ رائج ہے جس طرح سلیمان کا طریقہ تھا۔

حديث ⑧ حدثنا الحسين بن محمد القاساني عن أبي الأحوص داود

بن أسد المصري عن محمد بن الحسن بن جميل قال حدثني أحمد بن هارون بن موفق مولى أبي الحسن قال أتيت أبا الحسن لأسلم عليه فقال لي اركب ندور في أموالنا فأتيت فازة لي قد ضربت على جدول ماء كان عنده خضرة فاستنزه ذلك فضربت له الفازة فجلست حتى أتى على فرس له فقبلت فخذه و نزل فأمسكت ركابه و أهويت لآخذ العنان فأبى و أخذه هو فأخرجه من رأس الدابة و علقه في طنب من أطناب الفازة فجلس و سألني عن مجيئي و ذلك عند المغرب فأعلمت بمجيئي من القصر إلى أن حمحم الفرس فضحك ع و نطق بالفارسية و أخذ يعرفها فقال اذهب فبل فرفع رأسه فنزع العنان و مر يتخطى الجداول و الزرع إلى براح حتى بال و رجع فنظر إلي فقال إنه لم يعط داود و آل داود شيئا إلا و قد أعطي محمد و آل محمد أكثر منه.

احمد بن ہارون بن موفق غلام امام ابوالحسنؑ سے روایت کیا اور ہارون بن موفق ابوالحسنؑ کے غلام تھے انہوں نے کہا میں امام ابوالحسنؑ کے پاس انہیں سلام کہنے گیا تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: سوار ہو جاؤ ہم اپنے باغات سے ہو آئیں لہٰذا میں ایک چھتری لایا جو پانی کے پرنالے پر لگائی تھی آپؑ نے باغات کی سیر و تفریح کی میں نے امامؑ کے لیے چھتری لگائی آپؑ اپنے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر واپس آ گئے تو میں نے آپؑ کی پاؤں کو بوسہ دیا آپؑ اترے تو میں نے آپؑ کے گھوڑے کی لگام پکڑی تا کہ لگام کی رسی کھولوں تو انہوں نے انکار کر دیا اور خود رسی پکڑ لی اور اس کو چھتری کی طنابوں میں سے ایک طناب میں لٹکا دیا اور بیٹھ کر مجھ سے میرے آنے کے متعلق پوچھا اور یہ کام مغرب کے وقت کیا تو میں نے اپنے محل سے آنے کے متعلق بتایا، پھر گھوڑا ہنہنانے لگا تو آپؑ ہنس پڑے اور فارسی میں کہنے لگے اور اس کی لگام پکڑی پھر فرمایا: جاؤ رفع حاجت کرو۔ گھوڑا کچھ دیر بعد واپس آیا آپؑ نے اس کی

لگام کی رسی اٹھائی اور نالوں سے پار گزرنے لگے اسی طرح کھیتوں کو بھی عبور کر کے صاف کھلی زمینوں میں چلے گئے اور واپس آئے تو مجھے دیکھا تو فرمایا: داؤد اور آل داؤد کو وہ کچھ نہ ملا جو محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ کو ملا۔

حدیث ⑨ حدثنا الحسين بن علي و محمد بن أحمد بن محمد بن الحسين عن محمد بن علي و علي بن محمد الحناط عن محمد بن سكن عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبي جعفر قال بينا علي بن الحسين مع أصحابه إذ أقبل ظبية من الصحراء حتى قامت حذاه و صوتت فقال بعض القوم يا ابن رسول الله ص ما تقول هذه الظبية قال يزعم أن فلانا القرشي أخذ خشفها بالأمس و أنها لم ترضعه من أمس شيئا فبعث إليه علي بن الحسين ع أرسل إلي بالخشفة فلما رأت صوتت و ضربت بيديها ثم أرضعته قال فوهبه علي بن الحسين ع لها و كلمها بكلام نحوا من كلامها و انطلقت في الخشف معها فقالوا يا ابن رسول الله ص ما الذي قال قال دعت الله لكم و جزاكم بخير.

جابر امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ امام علی بن حسینؑ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نکلے کہ ایک ہرنی صحراء سے آئی اور وہ آپؑ کے سامنے کھڑی ہوگئی اور بولنے لگی بعض لوگوں نے کہا: اے رسول اللہؐ کے فرزند یہ کیا کہہ رہی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ کہتی ہے کہ بنو قریش نے کل اس کا بچہ پکڑ لیا اور میں نے کل سے اس کو دودھ نہیں دیا تو انہوں نے اس قریشی کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ بچہ مجھے بیچ دے جب ہرنی نے اپنا بچہ دیکھا تو چلائی اور دونوں ہاتھ مارے اور آئی اس کو دودھ پلانے لگی تو امام علی بن حسینؑ نے اسے بخش دیا تو اس سے بھی انہوں نے اسی طرح کلام کیا وہ خوشی سے چلائی اور پاؤں مارے اور چلی گئی جبکہ بچہ بھی ساتھ تھا۔ لوگوں نے کہا: اے فرزند رسول اللہؐ اس نے کیا کہا؟۔

آپؑ نے فرمایا: اس نے تمہارے لئے اللہ سے دعا کی اور تمہارے لیے جزاء خیر کی دعا کی۔

حدیث ⑩ حدثني السندي بن محمد عن أبان بن عثمان قال حدثني عمر بن صهبان عن عبد الله بن الفضل الهاشمي عن جابر بن عبد الله قال لما أقبل رسول الله ص من غزوة ذات الرقاع و هي غزوة بني ثعلبة غطفان حتى إذا كان قريبا من المدينة إذا بعير حل يرقل حتى انتهى إلى رسول الله ص فوضع جرانه على الأرض ثم خرخر فقال رسول الله ص هل تدرون ما يقول هذا البعير قال الله و رسوله أعلم قال إنه أخبرني أن صاحب عمل عليه حتى إذا أكبره و أدبره و أهزله أراد أن ينحره و يبيع لحمه ثم قال رسول الله ص يا جابر اذهب به إلى صاحبه فأتيني به فقلت لا أعرف صاحبه قال هو يدلك قال فخرجت معه حتى انتهيت إلى بني واقف فدخل في زقاق فإذا بمجلس فقالوا يا جابر كيف تركت رسول الله و كيف تركت المسلمين قلت صالحون و لكن أيكم صاحب هذا البعير قال بعضهم أنا فقلت أجب رسول الله ص قال ما لي قال استعدى عليك بعيرك قال فجئت أنا و هو و البعير إلى رسول الله ص فقال إن بعيرك أخبرني أنك عملت عليه حتى إذا أكبرته و أدبرته و أهزلته أردت نحره و بيع لحمه قال الرجل قد كان ذلك يا رسول الله ص قال بعه مني قال بل هو لك يا رسول الله قال بل بعه مني فاشتراه رسول الله ص ثم ضرب على صفحته فتركه رعى في ضواحي المدينة فكان الرجل منا إذا أراد الروحة و الغدوة منحه رسول الله ص فقال جابر رأيته و قد ذهب عنه دبره و صلح.

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ غزوہ ذات الرقاع یعنی بنو ثعلبہ غطفان کی جنگ سے واپس آئے جب مدینہ کے قریب آئے تو ایک اونٹ جلدی سے آیا یہاں تک کہ آپؑ کے پاس آ گیا اور اپنا سینہ زمین پر رکھ دیا پھر آواز کی تو نبیؐ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیا کہہ رہا ہے؟۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: اس نے مجھے خبر دی کہ میرے مالک نے مجھ سے اتنا کام لیا کہ مجھے بوڑھا کر دیا اور میری پیٹھ زخمی اور بیمار کر دی اور لاغر بھی کر دیا ہے اور اب یہ چاہتا ہے کے مجھے ذبح کر کے میرا گوشت بیچ ڈالے پھر آپؐ نے فرمایا: جابر اسے لے جاؤ اور اس کے مالک کو میرے پاس لے کر آؤ۔ میں نے کہا: یا رسول اللہؐ میں اس کے مالک کو نہیں جانتا۔ آپؐ نے فرمایا: یہ خود تمہیں بتائے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اس کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ بنی واقف کے پاس آ گئے تو وہ ایک گلی میں چلا گیا وہاں ایک بیٹھنے کی جگہ تھی۔ وہ (بیٹھے ہوئے لوگ) کہنے لگے جابر! تم نے رسول اللہ کو کیسے پایا اور مسلمانوں کا کیا حال ہے؟۔ جابر نے کہا: وہ ٹھیک ہیں لیکن تم میں سے اس اونٹ کا مالک کون ہے تو ان میں سے ایک نے کہا: میں ہوں۔ (جابر کہتے ہیں) میں نے کہا: جاؤ نبیؐ بلا رہے ہیں۔ اس نے کہا: کیا بات ہے؟ میں نے کہا: اس اونٹ نے تم پر دعویٰ کیا ہے تو میں اور اونٹ آ گئے تو نبیؐ نے فرمایا: تیرا اونٹ بتاتا ہے تو نے اس سے بڑھاپے تک کام لیا جب بوڑھا ہو گیا پیٹھ زخمی ہو گئی اور لاغر بھی ہو گیا تو اب تم اسے ذبح کر کے اس کا گوشت بیچنے لگے ہو۔ اس نے کہا: بات تو یہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ مجھے بیچ دو وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہؐ یہ آپ کا ہو گیا ہے آپؐ نے فرمایا: نہیں یہ مجھے بیچ دو تو اس کو آپؐ نے خرید کر آزاد کر دیا وہ مدینے کے اطراف میں چرنے لگا تو جب کوئی شخص صبح شام کہیں جانا چاہتا تو آپؑ اس کو دے دیتے۔ جابر نے کہا میں نے اسے دیکھا تو وہ صحت یاب ہو گیا اس کی پیٹھ کی بیماری چلی گئی اور اچھا بھلا ہو گیا۔

حدیث ⑪ حدثنا محمد بن الحسین عن موسی بن سعدان عن عبد

الله بن القاسم عن هشام الجوالقي عن محمد بن مسلم قال كنت مع أبي جعفر ع بين مكة و المدينة و أنا أسير على حماري و هو على بغلته إذ أقبل ذئب من رأس الجبل حتى انتهى إلى أبي جعفر ع فحلس البغلة و دنا الذئب حتى وضع يده على قربوس السرج و مد عنقه إلى أذنه و أدنى أبو جعفر أذنه منه ساعة ثم قال امض فقد فعلت فرجع مهرولا قال قلت جعلت فداك لقد رأيت عجبا قال و تدري ما قلت قال قلت الله و رسوله و ابن رسوله أعلم قال إنه قال لي يا ابن رسول الله ص إن زوجتي في ذلك الجبل و قد تعسر عليها ولادتها فادع الله أن يخلصها و لا يسلط أحدا من نسلي على أحد من شيعتكم قلت فقد فعلت.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں امام ابوجعفرؑ کے ساتھ مدینے کے درمیان تھا میں اپنے ایک گدھے پر چل رہا تھا اور وہ اپنی خچر پر تھے پہاڑ کی چوٹی سے اچانک ایک بھیڑیا آتا دکھائی دیا اور وہ ابوجعفرؑ کے پاس آ گیا آپؑ نے خچر روک لی وہ قریب آ گیا تو اس نے اپنا ہاتھ زین کے بلند حصے پر رکھا اور گردن لمبی کی اور ابوجعفرؑ کے قریب ہو گیا۔ پھر آپؑ نے اپنے کان اس کے قریب کئے تھوڑی دیر بعد فرمایا: ٹھیک ہے میں نے اسی طرح کر دیا ہے تو وہ تیزی سے چلا گیا۔ میں نے کہا: میں قربان جاؤں میں نے عجیب ماجرا دیکھا۔ فرمایا: تجھے معلوم ہے کہ اس نے کیا کہا ہے۔ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: اس نے مجھے کہا: اے رسول اللہؐ کے بیٹے میری مؤنث اس پہاڑ میں ہے اس کا بچہ ہونے والا ہے اور وہ تنگ ہے تو اللہ سے دعا کریں کہ اس کے لیے آسانی کرے اور غلامی دے اور ہماری نسل سے کوئی آپؑ کی نسل کے شیعوں پر کبھی مسلط نہ ہو۔ میں نے اسے کہا کہ میں نے یہ دعا کر دی ہے۔

حدیث ⑫ حدثنا أحمد بن موسى الخشاب عن عبد الرحمن بن كثير عن أبي عبد الله ع قال كان رسول الله ص يوما قاعدا في أصحابه إذ مر به بعير فجاء حتى ضرب بجرانه الأرض و رغا فقال رجل من القوم يا رسول الله ص أ سجد لك هذا البعير فنحن أحق أن نفعل فقال رسول الله ص لا بل اسجدوا الله إن هذا الجمل جاء يشكو أربابه و زعم أنهم أنتجوه صغيرا فلما كبر و قد اعتملوا عليه و صار عودا كبيرا أرادوا نحره فشكا ذلك فدخل رجلا من القوم ما شاء الله أن يدخله من الإنكار لقول النبي ص فقال رسول الله ص لو أمرت شيئا يسجد الآخر لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها ثم أنشأ أبو عبد الله ع يحدث فقال ثلاثة من البهائم تكلموا على عهد رسول الله ص الجمل و الذئب و البقرة فالجمل فكلامه الذي سمعت و أما الذئب فجاء إلى النبي ص فشكا إليه الجوع فدعا أصحابه فكلم فيه فتنحوا فقال رسول الله ص لأصحاب الغنم افرضوا للذئب شيئا فتنحوا ثم جاء الثانية فشكا إليه الجوع فدعاهم فتنحوا فقال رسول الله ص للذئب اختلس أي خذ و لو أن رسول الله ص فرض للذئب شيئا ما زاد عليه شيئا حتى تقوم الساعة و أما البقرة فإنها آمنت بالنبي ص و دلت عليه و كان في نخل أبي سالم فقال يا آل ذريح تعمل على نجيح صالح يصيح بلسان عربي فصيح بأن لا إله إلا الله رب العالمين محمد رسول الله ص سيد النبيين و علي سيد الوصيين؟.

عبدالرحمن سے روایت ہے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا کہ ایک دن نبیؐ اپنے صحابہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک اونٹ گزرا تو وہ آپؐ کے پاس آیا اور اپنی گردن کا اگلا

حصہ زمین پر رکھ دیا اور آواز کرنے لگا لوگوں میں سے کسی نے پوچھا: یا رسول اللہؐ اس نے آپؐ کے لیے سجدہ کیا ہے تو ہم زیادہ حق دار ہیں کہ آپؐ کے لیے سجدہ کریں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں بلکہ سجدہ اللہ کے لیے کرو۔ یہ اونٹ اپنے مالکوں کی شکایت کرنے آیا ہے یہ کہتا ہے کہ میں ان کے ہاں پیدا ہوا جب بڑا ہوا ہر قسم کے کام مجھ سے لیے جب میں کمزور لکڑی کی طرح ہو گیا تو انہوں نے اسے ذبح کر دینے کا ارادہ کر لیا تو یہ شکایت کرنے آیا ہے۔ اس شخص کے دل میں آپؐ کی بات سے انکار آیا تو آپؐ نے فرمایا اگر میں کسی غیر کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ پھر ابو عبداللہؑ بیان کرنے لگے کہ تین چوہوں نے رسول اللہؐ کے زمانے میں کلام کیا ایک اونٹ نے کلام کیا ایک بھیڑیئے نے بات کی ایک گائے نے کلام کیا۔ اونٹ کا کلام تو تم نے سن لیا۔ بھیڑیا آپؐ کے پاس آیا اور بھوک کی شکایت کی تو آپؐ نے صحابہ کو بلا کر بکریوں کے مالکوں سے کلام کیا کہ اس کے لیے کچھ مقرر کر دو مگر انہوں نے بخل کیا تو رسول اللہؐ نے بکریوں کے مالکوں سے کہا تم بھیڑیئے کے لیے مقرر کر دو تو انہوں نے بخل کیا پھر وہ دوبارہ آیا تو بھوک کی شکایت کی۔ آپؐ نے انہیں بلایا مگر انہوں نے پھر بخل کیا۔ آپؐ نے بھیڑیے سے کہا تم خود کچھ لے لیا کرو۔ اگر آپؐ اس کے لیے کچھ مقرر کر دیتے تو وہ اس سے آگے قیامت تک تجاوز نہ کرتے اور گائے آپؐ پر ایمان لائی اور اس کی خبر دی فرمایا: اے آل ذریح بڑا کامیاب عمل ہے کہ ایک صالح گائے فصیح عربی میں بول رہی ہے کہ لا اله الا الله رب العالمين محمد رسول الله سيد النبيين و علي سيد الوصيين۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ کے جو تمام جہانوں کا رب ہے محمدؐ تمام نبیوں کے سردار ہیں اور علیؑ تمام وصیوں کے سردار ہیں۔

حدیث ⑬ حدثنا عبد الله بن محمد عن محمد بن إبراهيم قال حدثني بشير و إبراهيم بن محمد عن أبيه عن حمران بن أعين قال كان أبو محمد

علی بن الحسین ع قاعدا فی جماعة من أصحابه إذ جاءته ظبية فتبصبصت و ضربت بيديها فقال أبو محمد أتدرون ما تقول الظبية قالوا لا قال تزعم أن فلان بن فلان رجلا من قريش اصطاد خشفا لها فی هذا اليوم و إنما جاءت إلی تسألنی أن أسأله أن تضع الخشف بين يديها فترضعه فقال علی بن الحسين لأصحابه قوموا إليه فقاموا بأجمعهم فأتوه فخرج إليهم قال فداك أبی و أمی ما حاجتك فقال أسألك بحقی عليك إلا أخرجت إلی هذه الخشف التی اصطدتها اليوم فأخرجها فوضعها بين يدی أمها فأرضعتها ثم قال علی بن الحسين ع أسألك يا فلان لما وهبت لی هذه الخشف قال قد فعلت قال فأرسل الخشف مع الظبية فمضت الظبية فتبصبصت و حركت ذنبها فقال علی بن الحسين ع أتدرون ما تقول الظبية قالوا لا قال إنها تقول رد الله عليكم كل غائب و غفر لعلی بن الحسين كما رد علی ولدی.

حمران بن اعین سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ امام ابو محمد علی بن حسینؑ اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ہرنی آئی تو وہ دم ہلانے لگی اور ہاتھ مارنے لگی تو ابو محمدؑ نے فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا کہہ رہی ہے؟۔ آپؑ کے اصحاب نے کہا: نہیں۔ فرمایا: یہ کہتی ہے کہ فلاں قریشی نے آج میرا بچہ شکار کر لیا ہے اور یہ آئی ہے کہ میں اس شکاری سے کہوں کہ میرا بچہ مجھے واپس کر دے کہ میں اسے دودھ پلا دیا کروں تو علی بن الحسینؑ نے اپنے ساتھیوں سے کہا ہمارے ساتھ اٹھو ہم اس شخص کے پاس جائیں۔ پس سارے اکٹھے اس شخص کے پاس گئے تو وہ شخص باہر نکل آیا کہنے لگا: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان کیا کام تھا۔ آپؑ نے فرمایا: میرا جو تجھ پر حق ہے اس کے ذریعے تجھ سے یہ مانگ رہا ہوں یہ جو ہرنی کا بچہ تو نے آج شکار کیا ہے وہ نکال لا تو وہ اسے لے آیا اور لا کر آپؑ کے ہاتھ

میں دے دیا تو اس کی ماں نے اسے دودھ پلایا پھر اسے علی بن حسینؑ نے فرمایا: میں نے تجھ سے یہ بچہ مانگا تو تُو نے مجھے دے دیا میں کہتا ہوں یہ تو مجھے بخش دے۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے میں نے یہ آپؑ کو بخش دیا: آپؑ نے فرمایا: پھر اسے اپنی ماں کے ساتھ آزاد کر دو تو ہرنی شکریہ ادا کرنے لگی اور دم ہلانے لگی۔ علی بن حسینؑ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے یہ ہرنی کیا کہہ رہی ہے؟۔ انہوں نے کہا: نہیں تو آپؑ نے فرمایا: یہ کہہ رہی ہے تم نے میرا بچہ مجھے واپس دیا اللہ تعالیٰ تمھارے ہر غائب ہونے والے کو واپس کرے اور علی بن حسینؑ کے درجات بلند کرے جس طرح انہوں نے میرے بیٹے کو مجھے واپس کر دیا۔

حدیث ⑰ حدثنا أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن عبد الله بن بكير عن زرارة قال سمعت أبا جعفر ع يقول كانت لعلي بن الحسين ناقة قد حج عليها اثنتين و عشرين حجة ما قرعها بمقرعة قط قال فجاءت بعد موته فما شعرت بها حتى جاءني بعض الموالي فقال إن الناقة قد خرجت فأتت قبر علي بن الحسين فبركت عليه و دلكت بجرانها و ترغو فقلت أدركوها فجاءوني بها قبل أن يعلموا بها أو يروها فقال أبو جعفر ع ما رأت القبر قط.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے سنا وہ کہتے ہیں امام علی بن حسینؑ کی ایک اونٹنی تھی جس پر انہوں نے بائیس دفعہ حج کیا کبھی بھی اس کے لیے انہوں نے کوڑا نہیں اٹھایا۔ آپؑ کی شہادت ہو جانے کے بعد وہ اونٹنی میرے پاس آئی تو مجھے اس کے آنے کا پتہ نہیں چلا ہمارا ایک خادم آیا یا کوئی آزاد کردہ غلام اس نے کہا اونٹنی نکل آئی ہے تو وہ علیؑ بن حسینؑ کی قبر پر جا کر بیٹھ گئی اور اپنا سینہ اس پر رگڑنے لگی اور آواز کرنے لگی۔ میں نے کہا: اس کو مرنے سے پہلے بچا لو تو وہ اسے میرے اس جاننے یا دیکھنے سے پہلے لے آئے۔ ابوجعفرؑ نے فرمایا: اس نے پہلے کبھی قبر نہیں دیکھی۔

حديث ⑮ حدثنا أحمد بن محمد عن البرقي عن ابن أبي عمير و إبراهيم بن هاشم عن ابن عمير عن حفص بن البختري عمن ذكره عن أبي جعفر ع قال لما مات علي بن الحسين ع كانت ناقة له في الرعي جاءت حتى ضربت بجرانها على القبر و تمرغت عليه و إن أبي كان يحج عليها و يعتمر و ما قرعها قرعة قط.

حفص بن البختری نے اُس سے بیان کیا جس نے اسے امام ابوجعفرؑ سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا: جب علی بن حسینؑ شہادت پا گئے تو چرنے والے جانوروں میں ان کی ایک اونٹنی بھی تھی وہ آئی اور اپنی گردن کو قبر پر رگڑنے لگی اور اس پر لوٹ پوٹ ہونے لگی تو آپؑ نے حکم دیا اور اسے چراگاہ میں لے جایا گیا اور میرے والد اس پر حج اور عمرہ کرتے تھے انہوں نے اس کے لئے کبھی بھی کوڑا نہیں اٹھایا۔

باب نمبر (۱۶)

ائمہ علیہ السلام مسخ شدہ جانوروں کی زبان جانتے اور سمجھتے ہیں

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن الحسين بن علي عن كرام بن كرام عن عبد الله بن طلحة قال سألت أبا عبد الله ع عن الوزغ فقال هو رجس و هو مسخ و إذا قتلته فاغتسل ثم قال إن أبي كان قاعدا في الحجر و معه رجل يحدثه فإذا وزغ يولول بلسانه فقال أبي للرجل أ تدري ما يقول هذا الوزغ فقال الرجل لا علم لي بما يقول قال فإنه يقول و الله لئن ذكرت عثمان لأسبن عليا ع أبدا حتى تقوم من هاهنا.

عبداللہ بن طلحہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے چھپکلی کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: وہ نجس ہے اور مسخ شدہ ہے جب تم اسے قتل کرو تو غسل کرو پھر فرمایا: میرے والد بیٹھے ہوئے تھے ان کے ساتھ ایک اور شخص کلام کر رہا تھا اچانک ایک چھپکلی اپنی زبان ہلا رہی تھی تو میرے والدؑ نے اس شخص سے پوچھا: تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیا کہہ رہی ہے؟۔ اس نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ کہتی ہے اللہ کی قسم اگر میں عثمان کا ذکر کروں تو علیؑ کو گالیاں دوں گی یہاں تک کہ وہ اس کی طرف سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

حدیث ② حدثنا الحجال عن الحسن بن الحسين اللؤلؤي عن ابن

سنان عن فضيل الأعور قال حدثني بعض أصحابنا قال كان رجل عند أبي جعفر ع عن هذه العصابة يحادثه في شيء من ذكر عثمان فإذا وزغ قد قرقر من فوق الحائط فقال أبو جعفر ع أتدري ما يقول قلت لا قال يقول لتكفن عن ذكر عثمان أو لأسبن عليا ع.

فضیل اعور سے روایت ہے کہ ہمیں بعض اصحاب نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ایک آدمی امام ابو جعفرؑ کے پاس اسی جماعت سے تھا وہ عثمان کے کسی معاملے میں گفتگو کر رہا تھا کہ اچانک ایک چھپکلی آئی اور آواز کرنے لگی ابو جعفرؑ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیا کہہ رہی ہے؟ یہ کہہ رہی ہے کہ تم عثمان کا ذکر کرتے جاؤ ورنہ میں علیؑ کو گالیاں دینے لگوں گی۔

باب نمبر ﴿۱۷﴾

ائمہؑ وہ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگوں کو علامتوں سے پہچانتے ہیں

حدیث ① حدثنی السندی بن الربیع عن الحسن بن علی بن فضال عن علی بن رئاب عن أبی بکر الحضرمی عن أبی جعفر ع قال لیس مخلوق إلا و بین عینیه مکتوب إنه مؤمن أو کافر و ذلك محجوب عنکم و لیس بمحجوب من الأئمة من آل محمد ص لیس یدخل علیهم أحد إلا عرفوه هو مؤمن أو کافر ثم تلا هذه الآیة إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ فهم المتوسمون.

ابو بکر حضرمی سے نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہر مخلوق کی آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ مومن ہے یا کافر ہے۔ مگر یہ بات تم سے مخفی ہے مگر آئمہؑ سے یہ بات پوشیدہ نہیں جو آل محمدؐ کے آئمہؑ میں سے ہیں۔ ان کے پاس جو بھی جائے وہ اسے پہچان لیتے ہیں کہ کیا یہ مومن ہے یا کافر ہے پھر یہ آیت پڑھی۔ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ اس میں علامت لگانے والوں کے لیے نشانیاں ہیں اور متوسمین یہی لوگ ہیں۔

حدیث ② حدثنا إبراهیم بن هاشم عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبی جعفر ع قال بینا أمیر المؤمنین ع فی مسجد الکوفة إذ جاءت امرأة تستعدی علی زوجها فقلت لزوجها علیها فغضبت فقالت و الله ما الحق فیما

قضيت و ما تقضى بالسوية و لا تعدل فى الرعية و لا قضيتك عند الله بالمرضية فنظر إليها مليا ثم قال لها كذبت يا جرية يا بذية يا سلسع أى التى لا تحبل من حيث تحبل النساء قالت فولت المرأة هاربة تولول و تقول ويلى ويلى لقد هتكت يا ابن أبي طالب ع سرا كان مستورا قال فلحقها عمرو بن حريث فقال لها يا أمة الله لقد استقبلت عليا ع بكلام سررتنى ثم إنه نزعك بكلمة فوليت عنه هاربة تولولين قال إن عليا ع و الله أخبرنى بالحق و بما أكتمه من زوجى منذ ولى عصمتى و من أبوى فرجع عمرو إلى أمير المؤمنين ع فأخبره بما قالت له المرأة و قال له فيما تقول ما نعرفك بالكهانة قال له يا عمرو ويلك إنها ليست بالكهانة شيء و لكن الله خلق الأرواح قبل الأبدان بألفى عام فلما ركب الأرواح فى أبدانها كتب بين أعينهم مؤمن أم كافر و ما هم به مبتلون و ما هم عليه من سيئ من أعمالهم و حسنة فى قدر أذن الفأرة ثم أنزل بذلك قرآنا على نبيه فقال إن فى ذلك لآيات للمتوسمين و كان رسول الله ص هو المتوسم ثم أنا من بعده و الأئمة من ذريتى من بعدى هم المتوسمون فلما تأملتها عرفت ما عليها بسيماها.

جابر نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ امیر المومنینؑ کوفے کی مسجد میں تھے کہ ایک عورت آئی وہ اپنے خاوند کے خلاف دعویٰ رکھتی تھی تو آپؑ نے اس کے خاوند کے حق میں اس کے خلاف فیصلہ دے دیا، وہ ناراض ہوگئی کہنے لگی: نہیں اللہ کی قسم آپؑ کا فیصلہ حق نہیں اور آپؑ عدل سے فیصلہ نہیں کرتے اور نہ ہی رعایا میں انصاف کرتے ہیں اور نہ آپؑ کا فیصلہ اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے تو آپؑ نے تھوڑی دیر اس کیطرف دیکھا پھر فرمایا: اے دلیر عورت تو نے جھوٹ کہا ہے تو بیہودہ بکنے

والی سلسع ہے یعنی جہاں سے دیگر عورتیں حاملہ ہوتی ہیں تو وہاں سے حاملہ نہ ہوئی۔ وہ عورت بھاگ گئی اور واویلا اور یاویلی کہتے ہوئے گئی کہ ابن ابی طالبؑ نے تیرا پردہ اور ستر پھاڑ دی۔ پس وہ عمرو بن حریث کو ملی تو اس نے اسے کہا: اے اللہ کی بندی تو نے علیؑ سے ایسا کلام کیا جس نے مجھے خوش کیا پھر ایسے کلمے سے اس نے تجھے طعن مارا کہ تو یاویلی کہتے ہوئے بھاگ آئی تو وہ کہنے لگی علیؑ نے مجھے وہ خبر دی جو حق تھی حتیٰ کہ میں نے اسے اپنے خاوند سے بھی چھپائے رکھا جب سے وہ میری عصمت کا ذمہ دار بنا اور میرے والدین کو بھی اس کی خبر نہیں تو عمرو بن حریث امیر المومنینؑ کے پاس آیا اور انہیں وہ خبر دی جو اس کے اور اس عورت کے مابین گفتگو ہوئی اور کہا: ہم تو آپؑ کو علم غیب کے متعلق جاننے والا نہیں سمجھتے تو یہ کیسے آپؑ کو معلوم ہو گیا؟۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے عمرو! تیرے لیے ہلاکت ہو یہ بات میرے علم غیب سے متعلق تو نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ارواح کو ابدان سے دو ہزار سال پہلے پیدا فرمایا: جب ارواح اپنے اجسام سے جوڑی گئیں تو ان کی آنکھوں کے درمیان یہ لکھ دیا گیا ہے کہ یہ مومن ہے یا کافر ہے نیز وہ آزمائشیں بھی جن میں انہیں آزمایا جاتا ہے اور ان کے اچھے یا برے اعمال بھی لکھ دیئے ہیں یہ سب چوہیا کے کان کے برابر جگہ میں لکھا جاتا ہے پھر اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر قرآن بھی اتار دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ان فی ذالك لایات لامتوسمین ''بے شک اس میں خیر و شر کو سمجھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں'' اور نبیؐ اس چیز کو پہچانتے تھے ان کے بعد پھر میں ہوں میرے بعد میری اولاد کے آئمہ متوسمین ہونگے۔ جب میں نے اس چیز میں غور و فکر کیا تو نشانیوں سے معلوم کر لیا کہ یہ کون ہے اور کیا ہے۔

حدیث ③ حدثنا یعقوب بن یزید عن ابن أبی عمیر عن أسباط بیاع الزطی عن أبی عبد الله ع قال کنت عنده فسأله رجل من أهل هیت عن قول الله تعالی إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ قال نحن

المتوسمون والسبيل فينا مقيم

اسباط بیاع الزطی نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ میں امامؑ کی خدمت میں موجود تھا تو آپؑ سے ایک آدمی نے جو آپ کے اہل بیت سے تھا پوچھا کہ اس آیت کا کیا مفہوم ہے۔ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ بے شک اس میں سمجھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں اور وہ بستی سیدھی راہ پر واقع ہے۔ آپؑ نے فرمایا: متوسمین سے مراد ہم آئمہؑ ہیں اور راستہ ہم میں ہی سیدھا ہے۔

حدیث ④ حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عيسى عن ربعي عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع في قول الله عز و جل إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ قال هم الأئمة قال رسول الله ص اتقوا فراسة المؤمن فإنه ينظر بنور الله في قوله إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ.

محمد بن مسلم نے امام ابوجعفرؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ. بے شک اس میں پہچاننے والوں کے لیے نشانیاں ہیں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: متوسمین سے مراد آئمہؑ ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: اتقوا فراسة المؤمن فإنه ينظر بنور الله مومن کی فراست سے ڈرو وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اللہ کے اس فرمان کے متعلق ہے۔ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ۔ اس میں سمجھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا يعقوب بن يزيد عن زياد القندي و محمد بن عيسى عن زياد القندي عن ابن أذينة عن معروف بن خربوز عن أبي جعفر ع في قول الله عز و جل إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ قال إيانا عنى.

معروف بن خربوز نے امام ابوجعفرؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق پوچھا إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ

لِلْمُتَوَسِّمِينَ اس میں سمجھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد ہم ہیں۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن الحسين عن علي بن أسباط عن أبي عبد الله قال سأل عن قول الله عز و جل إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ وَ إِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ قال نحن المتوسمون و السبيل فينا مقيم.

ہمیں محمد بن حسین نے علی بن اسباط سے حدیث بیان کی کہ امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا گیا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے۔ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ وَ إِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ تو آپؑ نے فرمایا: متوسمین ہم ہیں اور راستہ ہم میں سیدھا ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا عباد بن سليمان عن محمد بن سليمان عن هارون بن جهم عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع قال بينا أمير المؤمنين ع جالس في مسجد الكوفة و قد احتبى بسيفه و ألقى ترسه خلف ظهره إذ أتته امرأة تستعدي على زوجها فقضى للزوج عليها فغضبت فقال و الله ما هو كما قضيت و الله ما تقضي بالسوية و لا تعدل في الرعية و لا قضيتنا عند الله بالمرضية قال فغضب أمير المؤمنين فنظر إليها مليا ثم قال كذبت يا جرية يا بذية يا سلسع يا سلفع يا التي لا تحيض مثل النساء قال فولت هاربة و هي تقول ويلي ويلي فتبعها عمرو بن حريث فقال يا أمة الله قد استقبلت ابن أبي طالب ع بكلام سررتني به ثم نزعك بكلمة فوليت منه هاربة تولولين قال فقالت يا هذا إن ابن أبي طالب ع أخبرني و الله بما هو في لا و الله ما رأيت حيضا كما تراه المرأة قالت فرجع عمرو بن حريث إلى أمير المؤمنين فقال له يا ابن أبي طالب ع ما هذا التكهن قال ويلك يا ابن حريث ليس هذا مني

کهانة إن الله تبارك و تعالى خلق الأرواح قبل الأبدان بألفي عام ثم كتب بين أعينها مؤمن أو كافر ثم أنزل بذلك قرآنا على محمد إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ فكان رسول الله ص من المتوسمين و أنا بعده و الأئمة من ذريتي.

محمد بن مسلم امام ابو جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ امیر المومنینؑ کوفے کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تلوار گلے سے لٹکائے ہوئے تھے اور پیٹھ کے پیچھے ڈھال ڈالے ہوئے تھے اچانک ایک عورت آئی وہ اپنے خاوند پر کچھ دعویٰ رکھتی تھی تو آپؑ نے اس کے خاوند کے حق میں فیصلہ کر دیا جو اس عورت کے خلاف تھا تو وہ غصے سے بھر گئی اور کہنے لگی! اللہ کی قسم ایسے نہیں جیسے آپؑ نے فیصلہ کیا اللہ کی قسم آپؑ نے انصاف سے فیصلہ نہیں کیا آپ مساویانہ فیصلے نہیں دیتے اور رعایا میں انصاف نہیں کرتے اور نہ ہی آپ کا فیصلہ اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے۔ امیر المومنینؑ غضب ناک ہو گئے تھوڑی دیر اس کو دیکھا پھر فرمایا: تُو نے اے دلیر عورت! جھوٹ کہا ہے اے بدگو عورت، اے سلسع اے سلفع اے وہ عورت جو عام عورتوں کی طرح حیض والی نہیں، تو وہ بھاگ گئی اور وہ کہہ رہی تھی یا ویلی یا ویلی یا ویلی یعنی میرے لیے ہلاکت ہو تو اس کے پیچھے عمرو بن حریث ہو گیا وہ کہنے لگا اے اللہ کی بندی تو نے ابن ابی طالبؑ سے جو کلام کیا مجھے اس سے بڑی خوشی ہوئی انہوں نے تمہیں طعن دیا تو تم بھاگ گئیں اور یا ویلی یا ویلی کہنے لگیں۔ وہ عورت کہنے لگی کہ مجھے علی ابن ابی طالبؑ نے جو خبر دی ہے وہ صرف میں جانتی تھی اللہ کی قسم میں نے کبھی بھی حیض نہیں دیکھا جس طرح دیگر عورتیں دیکھتی ہیں۔

تو عمرو بن حریث امیر المومنینؑ کی طرف گیا اور انہیں کہنے لگا اے علی ابن ابی طالبؑ یہ کہانت (غیب کا علم) کرنا آپؑ میں کہاں سے آ گیا آپؑ نے فرمایا: اے ابن حریث تیرے لیے ہلاکت ہو۔ یہ میری طرف سے کہانت نہیں تھی بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارواح کو ابدان سے دو ہزار سال پہلے پیدا فرمایا پھر ان کے آنکھوں کے درمیان مومن یا کافر لکھ دیا پھر اس کے متعلق محمدؐ پر قرآن نازل فرمایا ان فی

ذالك لايات للمتوسمين۔ اس میں سمجھداروں کے لیے نشانیاں ہیں۔ رسول اللہ متوسمین میں سے تھے اور میں بھی اور میرے بعد میری اولاد سے آئمہ بھی۔

حدیث ⑧ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن أبي سليمان الديلمي عن معاوية الدهني عن أبي عبد الله ع في قول الله عز و جل يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيماهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّواصِي وَ الْأَقْدامِ فقال يا معاوية ما يقولون في هذا قال قلت يزعمون أن الله تبارك و تعالى يعرف المجرمون بسيماهم يوم القيامة فيأمر بهم فيؤخذ بنواصيهم و أقدامهم و يلقون في النار قال فقال لي و كيف يحتاج الجبار تبارك و تعالى إلى معرفة خلق أنشأهم و هو خلقهم قال فقلت فما ذاك جعلت فداك قال ذلك لو قد قام قائمنا أعطاه الله السيماء فيأمر بالكافر فيوخذ بنواصيهم و أقدامهم ثم يخبط بالسيف خبطا.

معاویہ الدہنی نے امام ابوعبداللہؑ سے اللہ عزوجل کے اس قول يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيماهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّواصِي وَ الْأَقْدامِ یعنی "مجرموں کو علامتوں سے پہچانا جائے گا پھر انہیں پیشانیوں اور قدموں سے پکڑا جائے گا" کے متعلق پوچھا کہ اس سے کیا مراد ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: اے معاویہ لوگ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں میں۔ نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجرموں کو ان کی علامتوں سے قیامت کے دن معلوم کر کے ان کی پیشانیوں اور قدموں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دے گا۔ معاویہ کہتا ہے ابوعبداللہؑ نے فرمایا: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی پیدائش میں کسی علامت سے شناخت اور معرفت کا محتاج ہو۔ میں نے کہا: پھر اس کا کیا مطلب ہوگا میں قربان جاؤں۔ فرمایا: جب ہمارا قائمؑ اٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ایک ایسی قوت عطا کرے گا کہ وہ کافر کے متعلق حکم کرے گا ان کی پیشانیوں اور قدموں کو پکڑ کر تو انہیں تلوار سے سخت مار کر تباہ کر دیگا۔

حدیث ⑨ حدثنا بعض أصحابنا عن محمد بن الحسين عن محمد بن مسلم و إبراهيم عن أيوب عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبي جعفر ع قال قال أمير المؤمنين ع إن الله تبارك و تعالى خلق الأرواح قبل الأبدان بألفي عام فلما ركب الأرواح في أبدانها كتب بين أعينهم مؤمن أو كافر و ما هم به مبتلون و ما هم عليه من سيئ أعمالهم و حسنة في قدر أذن الفأرة ثم أنزل بذلك قرآنا على نبيه فقال إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ و كان رسول الله ص هو المتوسم و أنا بعده و الأئمة من ذريتي هم المتوسمون.

جابر نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جسموں کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے روحوں کو پیدا فرمایا ان کی آنکھوں کے درمیان مومن یا کافر لکھ دیا اور جس سے ان کی آزمائش ہوگی اور جو بھی وہ اچھے یا برے اعمال کرتے ہیں یہ سب چوہیا کے کان کی مقدار کی جگہ میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اپنے نبیؐ پر یہ آیت نازل فرمائی۔ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ پس نبیؐ متوسم ہیں اور علیؑ ان کے بعد اور میری اولاد کے آئمہؑ بھی متوسم ہیں۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن الحسين عن عمرو بن عثمان عن أبي جميلة عن جابر عن أبي جعفر ع قال قال رسول الله ص اتقوا من فراسة المؤمن فإنه ينظر بنور الله ثم تلا إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ.

جابر نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کیا کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ۔

حدیث ⑪ حدثنا أبو طالب عن حماد بن عيسى عن محمد بن مسلم

عن أبي جعفر ع في قول الله تعالى إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ قال هم الأئمة قال رسول الله ص اتق فراسة المؤمن فإنه ينظر بنور الله لقول الله إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق پوچھا إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ فرمایا: اس سے آئمہؑ مراد ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ اس میں سمجھداروں کے لیے نشانیاں ہیں۔

حدیث ⑫ حدثنا سلمة بن الخطاب عن يحيى بن إبراهيم قال حدثني أسباط بن سالم قال كنت عند أبي عبد الله ع فدخل عليه رجل من أهل بيته فقال أصلحك الله قول الله في كتابه إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ قال نحن المتوسمون و السبيل فينا مقيم.

اسباط بن سالم روایت کرتے ہیں کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس تھا تو آپؑ کے پاس اہل بیت کا ایک شخص آیا تو کہنے لگا اللہ آپؑ کو اصلاح پر قائم رکھے اللہ کا فرمان: إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ اس سے کیا مراد ہے؟۔ فرمایا: متوسمین ہم ہیں اور ہم میں ہی سیدھا راستہ ہے۔

حدیث ⑬ حدثنا أبو الفضل العلوي عن سعيد بن عيسى الكبري قال حدثنا إبراهيم بن الحكم بن ظهير عن أبيه عن شريك بن عبد الله عن عبد الأعلى التغلبي عن أبي وقاص عن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال سمعت أمير المؤمنين ع يقول في قول الله عز و جل إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ فكان رسول الله ص يعرف الخلق بسيماهم و أنا بعده المتوسم و

الأئمة من ذريتي المتوسمون إلى يوم القيامة.

سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنینؑ سے سنا کہ وہ اللہ کے اس فرمان إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ کے متعلق کہتے تھے کہ رسول اللہ متوسم تھے وہ مخلوق کو علامتوں سے پہچانتے تھے اور ان کے بعد میں متوسم ہوں پھر میری اولاد سے قیامت تک آئمہ کرام متوسم ہوں گے۔

حدیث ۱۳ حدثنا إبراهيم بن إسحاق عن عبد الله بن حماد عن الحرث بن حصين عن الأصبغ بن نباتة قال كنا وقوفا على رأس أمير المؤمنين ع بالكوفة و هو يعطي العطاء في المسجد إذ جاءته امرأة فقالت يا أمير المؤمنين ع أعطيت العطاء جميع الأحياء إلا هذا الحي من مراد لم تعطهم شيئا فقال لها اسكتي يا جرية يا بذية يا سلفع يا سلقلق يا من لا تحيض كما تحيض النساء قال فولت ثم خرجت من المسجد فتبعها عمرو بن حريث فقال أيتها المرأة قد قال علي ع ما قال فقالت و الله ما كذب و إن كان ما رماني به لفي و ما اطلع على أحد إلا الله الذي خلقني و أمي التي ولدتني فرجع عمرو بن حريث فقال يا أمير المؤمنين تبعت المرأة فسألتها عن ما رميتها في بدنها فأقرت بذلك كله فمن أين علمت ذلك فقال إن رسول الله ص علمني ألف باب من الحلال و الحرام مما كان و مما كائن إلى يوم القيامة كل باب يفتح ألف باب حتى علمت علم المنايا و البلايا و القضايا و فصل الخطاب و حتى علمت المذكرات من النساء و المؤنثين من الرجال.

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ ہم کوفہ میں امیر المومنینؑ کے قریب کھڑے تھے اور آپ مسجد میں عطیات تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ایک عورت آئی اور کہنے لگی یا امیر المومنینؑ آپؑ نے عطیات بنو

مراد کے اس قبیلے کے علاوہ تمام زندہ لوگوں میں دے دیئے ہیں مگر انکو کچھ نہیں دیا تو آپؑ نے اُس سے کہا: اے بدگو اور دلیر عورت خاموش ہو جا اے سلفع، اے سلقل اے وہ عورت جو اس طرح حیض والی نہیں ہوتی جس طرح دیگر عورتیں حیض والی ہوتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر وہ عورت مسجد سے نکلی تو عمرو بن حریث اس کے ساتھ تھا اس نے اس عورت کو کہا اے عورت: علیؑ نے تیرے متعلق جو کچھ کہا وہ کہہ دیا تو وہ کہنے لگی اللہ کی قسم آپؑ نے جو کچھ کہا وہ سچ ہے کہا کیونکہ جو بھی آپؑ نے مجھ پر طعن کیا وہ مجھ میں موجود تھا اور اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کے علاوہ جس نے مجھے پیدا کیا اور میری ماں کے علاوہ جس نے مجھے جنا یا میرے علاوہ کسی کو معلوم نہیں تھا تو عمرو بن حریث واپس امیر المومنینؑ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنینؑ میں اس عورت کے پیچھے گیا تو اس سے اس بات کے متعلق پوچھا جس میں آپؑ نے اس پر تہمت لگائی تھی اور جو اس کے جسم کے متعلق تھی تو اس نے اس تمام بات کا اقرار کیا، آپؑ نے یہ بات کہاں سے معلوم کی۔ آپؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے مجھے حرام و حلال کے ہزار باب سکھائے ہیں جو چیز ہو چکی یا آئندہ ہو گی سب اس میں موجود ہے اور ہر باب سے ہزار باب نکلتے ہیں یہاں تک کہ میں منایا (موت) قضایا اور بلایا (مصائب) اور فصل الخطاب بھی جانتا ہوں اور عورتوں میں سے جو مذکرات ہیں اور مردوں سے جو مؤنثین ہیں انہیں بھی جانتا ہوں۔

حدیث ⑮ حدثنا أحمد بن الحسين عن أحمد بن إبراهيم عن الحسن بن البراء عن علي بن حسان عن عبد الكريم يعني ابن كثير قال حججت مع أبي عبد الله ع فلما صرنا في بعض الطريق صعد على جبل فأشرف فنظر إلى الناس فقال ما أكثر الضجيج و أقل الحجيج فقال له داود الرقي يا ابن رسول الله ص هل يستجيب الله دعاء هذا الجمع الذي أرى قال ويحك يا أبا سليمان إن الله لا

يغفر أن يشرك به الجاحد لولاية علي كعابد وثن قال قلت جعلت فداك هل تعرفون محبكم و مبغضكم قال ويحك يا با سليمان إنه ليس من عبد يولد إلا كتب بين عينيه مؤمن أو كافر إن الرجل ليدخل إلينا بولايتنا و بالبراءة من أعدائنا فترى مكتوبا بين عينيه مؤمن أو كافر و قال الله عز و جل إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ نعرف عدونا من ولينا.

عبدالرحمن بن کثیر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کے ساتھ حج کیا جب وہ راستے میں کسی جگہ پہاڑ پر چڑھے تو جھانک کر لوگوں کو دیکھا تو کہنے لگے کتنی زیادہ چیخ و پکار ہے اور دلیل کتنی کم ہے تو داؤد رقی نے کہا: اے رسول اللہؐ کے بیٹے کیا اللہ تعالیٰ اس جماعت کی دعا جسے دیکھ رہا ہوں قبول فرمالے گا؟۔آپؑ نے فرمایا: اے ابوسلیمان تجھ پر افسوس ہے اللہ سے شرک کرنے والے کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا اور علیؑ کی ولایت کا انکار کرنے والا بت کی عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔میں نے کہا: جو شخص آپؑ سے محبت کرتا ہے اور جو شخص آپؑ سے دشمنی رکھتا ہے کیا آپؑ انہیں پہچان سکتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا: اے ابوسلیمان! تجھ پر افسوس ہے جو شخص بھی پیدا ہوتا ہے تو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان مومن یا کافر لکھا ہوتا ہے اور جو آدمی ہمارے پاس آتا ہے اگر وہ ہماری ولایت پر ایمان لے کر آتا ہے اور ہمارے دشمنوں سے براءت رکھتا ہو تو ہم اس کو دیکھ کر پہچان لیتے ہیں چاہے مومن لکھا ہو یا کافر۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ یعنی ہم اپنے دشمنوں کو اپنے دوست سے پہچانتے ہیں۔

حدیث ⑲ حدثنا أحمد بن محمد عن عمر بن عبد العزيز عن غير واحد منهم عن بكار كردم و عيسى بن سليمان عن أبي عبد الله ع قال سمعناه وهو يقول جاءت امرأة شنيعة إلى أمير المؤمنين ع وهو على المنبر و قد قتل

أباها و أخاها فقالت هذا قاتل الأحبة فنظر إليها فقال لها يا سلفع يا جرية يا بذية يا التي لا تحيض كما تحيض النساء يا التي على هنها شيء بين مدلى قال فمضت و تبعها عمرو بن حريث لعنه الله و كان عثمانيا فقال لها أيتها المرأة ما تزال يسمعنا ابن أبي طالب ع العجائب فما ندري حقها من باطلها و هذه داري فادخلي فإن لي أمهات حتى ينظرن حقا أم باطلا و أهب لك شيئا قال فدخلت فأمر أمهات أولاده فنظرن فإذا شيء على ركبها مدلى فقالت يا ويلها اطلع منها علي بن أبي طالب ع على شيء لم يطلعه عليه إلا أمي و قابلتي قال فوهب لها عمرو بن حريث شيئا

ہمیں احمد بن محمد نے عمر بن عبدالعزیز سے حدیث بیان کی انہوں نے ایک سے زیادہ راویوں سے ان میں ایک بکار بن کردم اور عیسیٰ بن سلیمان ہے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے اور یہ دونوں راوی کہتے ہیں کہ ہم نے امامؑ کو فرماتے ہوئے سنا ایک بری عورت امیرالمومنینؑ کے پاس آئی جبکہ آپؑ منبر پر تشریف فرما تھے اس عورت کا باپ اور بھائی دونوں قتل ہو گئے تھے تو اس نے کہا یہ دوستوں کو قتل کرتا ہے تو آپؑ نے اسے دیکھا تو اس سے فرمایا: اے سلسع، اے دلیر عورت، اے بدگو، اے مرد بننے والی عورت، اے وہ عورت جو اس طرح حیض والی نہیں ہوتی جس طرح باقی عورتیں ہوتی ہیں یا وہ عورت جس نے اپنے گھٹنوں پر کوئی چیز لٹکا رکھی ہے جو سامنے لٹک رہی ہے تو وہ کہنے لگی اے افسوس ان کو کیسے پتا چل گیا کیسے علی ابن ابی طالبؑ ایسی چیز پر مطلع ہوئے جو صرف میں جانتی تھی تو وہ عورت چلی گئی۔ اس کے پیچھے عمرو بن حریث تھا وہ عثمانی تھا تو اس نے اس عورت کو کہا اے عورت علی ابن ابی طالبؑ ہمیشہ ہمیں عجیب باتیں سنایا کرتے تھے تو ہم ان کے باطل سے حق کو نہیں پہچان سکتے۔ یہ میرا گھر ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔ میرے پاس ایک بچوں کی ماں ہے تم اندر

جاؤ کہ وہ سب دیکھیں کہ حق و باطل کیا ہے تو وہ عورت اندر گئی، اس شخص نے بچوں کی ماؤں کو حکم دیا تو انہوں نے دیکھا کہ اس کے گھٹنے پر ایک چیز لٹک رہی ہے تو وہ کہنے لگی میرے لیے ویل علی ابن ابی طالبؑ کو ایسی چیز کا کیسے پتہ چل گیا جس پر میری ماں اور دایہ تک مطلع نہیں ہوسکیں۔

حدیث ⑭ حدثنا الحسين بن علي الديبوري عن محمد بن الحسين قال حدثني إبراهيم بن غياث عن عمرو بن ثابت عن ابن أبي حبيب عن الحرث الأعور قال كنت ذات يوم مع أمير المؤمنين في مجلس القضاء إذ أقبلت امرأة مستعدية على زوجها فتكلمت بحجتها و تكلم الزوج بحجته فوجب القضاء عليها فغضبت غضبا شديدا ثم قالت و الله يا أمير المؤمنين ع لقد حكمت علي بالجور و ما بهذا أمرك الله تعالى فقال لها يا سلفع يا مهيع يا قردع بل حكمت عليك بالحق الذي علمته فلما سمعت عنه هذا الكلام ولت هاربة و لم ترد عليه جوابا فاتبعها عمرو بن حريث فقال لها و الله يا أمة الله لقد سمعت منك اليوم عجبا و سمعت أمير المؤمنين ع قال لك قولا فقمت من عنده هاربة ما رددت عليه حرفا فأخبريني عافاك الله الذي ما قال لك حتى لم تقدري أن تردين عليه حرفا قالت يا عبد الله لقد أخبرني بأمر ما يطلع عليه إلا الله تبارك و تعالى و أنا و ما قمت من عنده إلا مخافة أن يخبرني بأعظم مما رماني به فصبرت على واحدة كان أجمل من أن أصبر على واحدة بعدها أخرى فقال لها عمرو فأخبريني عافاك الله ما الذي قال لك قالت يا عبد الله إنه قال لي ما أكره و بعد فإنه قبيح أن يعلم الرجل ما في النساء من العيوب فقال لها و الله ما تعرفني و لا أعرفك لعلك لا تراني و لا أراك بعد يومي هذا

فقال عمرو فلما رأتني قد ألححت عليها قال أما قوله لي يا سلفع فو الله ما كذب علي إني لا أحيض من حيث تحيض النساء و أما قوله يا مهيع فإني و الله صاحبة النساء و ما أنا بصاحبة الرجال و أما قوله يا قردع فإني المخربة بيت زوجي و ما أبقي عليه فقال لها ويحك ما علمه بهذا تراه ساحرا أو كاهنا أو مخدوما أخبرك بما فيك و هذا علم كثير فقالت له بئس ما قلت له يا عبد الله ليس هو بساحر و لا كاهن و لا مخدوم و لكنه من أهل بيت النبوة و هو وصي رسول الله ص و وارثه و هو يخبر الناس بما ألقى إليه رسول الله ص و لكنه حجة الله على هذا الخلق بعد نبينا قال و أقبل عمرو بن حريث إلى مجلسه فقال له أمير المؤمنين يا عمرو بما استحللت أن ترميني بما رميتني به قال أما و الله لقد كانت المرأة أحسن قولا في منك و لأقفن أنا و أنت من الله موقفا فانظر كيف تخلص من الله فقال يا أمير المؤمنين ع أنا تائب إلى الله و إليك مما كان فاغفر لي غفر الله لك فقال لا و الله لا أغفر لك هذا الذنب أبدا حتى أقف أنا و أنت بين يدي من لا يظلمك شيئا.

حارث اعور سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک دن میں امیر المومنینؑ کے ساتھ قضا کی مجلس میں تھا کہ ایک عورت آئی جس کا دعویٰ اپنے خاوند کے خلاف تھا تو اس نے اپنے دلائل سے بات کی اور خاوند نے بھی اپنی دلیل پیش کی تو فیصلہ اس عورت کے خلاف ہو گیا، وہ بہت غضبناک ہوئی پھر اس نے کہا اللہ کی قسم اے امیر المومنینؑ آپؑ نے فیصلہ ظلم سے کیا اور اللہ نے آپؑ کو ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا تو آپؑ نے فرمایا: اے سلفع، اے مہیع، اے قروع میں نے یہ فیصلہ حق کے مطابق کیا ہے جس طرح مجھے معلوم تھا جب آپؑ سے اس عورت نے یہ بات سنی تو پیٹھ موڑ کر بھاگ گئی اواس کے پیچھے

عمرو بن حریث بھی چلا گیا تو اس سے کہا: اے اللہ کی بندی آج میں نے تجھ سے پیاری بات سنی اور امیر المومنینؑ سے سنا کہ انہوں نے تجھ پر طعن کیا تو تم نے اس کا جواب نہیں دیا اور بھاگ کر نکل آئی ہو اللہ تجھے عافیت دے انہوں نے تجھے کیا کہا ہے کہ تم اس کا جواب ایک حرف بھی نہیں دے سکیں۔ وہ کہنے لگی اے اللہ کے بندے اس نے مجھے ایسی بات بتائی جس کی اطلاع صرف اللہ تعالیٰ کو تھی اور ایک مجھے اور میں ان کے پاس اس لیے نہیں ٹھہری کہ کوئی بڑا عیب نہ بتا دیں اور مجھے ایک اور بات پر صبر کرنا پڑے کیونکہ ایک بات پر صبر کرنا دوسری بات پر بھی صبر کرنے سے بہتر ہے۔

عمرو نے کہا بتاؤ اللہ تمہیں عافیت دے انہوں نے تمہیں کیا کہا؟۔ عورت بولی اللہ کے بندے انہوں نے ایسی بات بتائی جو مجھے ناپسند تھی وہ بری بات ہے کہ مرد اس کو سنیں کہ عورتوں میں ایسے عیوب بھی ہوتے ہیں۔ عمرو نے کہا: اللہ کی قسم نہ تم مجھے جانتی ہو اور نہ میں تمہیں اور نہ ہی آئندہ کبھی دیکھنے کا موقع مل سکتا ہے اس لیے مجھے بتا دو۔

عمرو کہتا ہے جب اس نے دیکھا کہ میں اصرار کر رہا ہوں تو وہ کہنے لگی۔ انہوں نے مجھے کہا: ''اے سلفع''۔ یہ بات انہوں نے غلط نہیں کہی کیونکہ مجھے حیض اس راستے سے نہیں آتا جہاں سے دوسری عورتوں کو آتا ہے اور جو آپؑ نے فرمایا ''یا مہیع'' یہ بھی درست ہے کیونکہ میں عورتوں کے ساتھ والی عورت ہوں مردوں کے ساتھ والی نہیں ہوں۔

اور یہ جو آپؑ نے فرمایا ''یا قروع''۔ یہ بھی سچ ہے کیونکہ میں اپنے گھر کو خراب کرنے والی ہوں اور اس پر ذرا رحم نہیں کرتی۔

عمرو نے کہا: تجھ پر افسوس ہے انہیں اس بات کا کیسے علم ہو گیا کیا تم انہیں جادوگر اور کاہن یا مخدوم سمجھتی ہو کہ انہوں نے تیرے سارے عیب تجھے بتا دیئے یہ تو بہت بڑا علم ہے۔

وہ عورت کہنے لگی تو نے بہت بری بات کہی اے اللہ کے بندے! امیر المومنینؑ نہ تو جادوگر ہیں اور نہ

ہی یہ کاہن یا مخدوم ہیں بلکہ وہ نبوت کے اہل بیتؑ سے ہیں یہ رسول اللہؐ کے وصی ہیں اور ان کے وارث ہیں اور لوگوں کو وہ باتیں بتاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ ان پر القاء کرتا ہے یا سکھاتا ہے کیونکہ وہ ہمارے نبیؐ کے بعد اس مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں۔

عمرو بن حریث جب واپس اپنی مجلس میں آیا تو امیرالمومنینؑ نے اس سے کہا: اے عمرو! تو نے جس چیز سے مجھے متہم کیا تھا تُو نے اس کو کس طرح جائز سمجھ لیا تھا؟ اللہ کی قسم اگر اس عورت نے میرے متعلق جو بات کی وہ اچھی اور درست ہے تو قیامت کے روز تم بھی اور میں بھی اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے تو دیکھنا تم کس طرح اللہ تعالیٰ سے خلاصی حاصل کر سکو گے۔ اس نے کہا: امیرالمومنینؑ میں اپنی بات سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معافی مانگتا ہوں تو مجھے معاف کر دیں۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں تجھے یہ گناہ کبھی معاف نہیں کروں گا حتیٰ کہ میں اور تم اس ذات کے سامنے پیش نہ ہوں جو تجھ پر بالکل ظلم نہیں کرے گا۔

اس باب کی نادرونایاب حدیث

حدیث ① حدثنا الحسن بن علی بن عبد الله عن عیسی بن هشام عن سلیمان عن أبی عبد الله قال سأله رجل عن الإمام هل فوض الله إلیه کما فوض إلی سلیمان فقال نعم و ذلك أنه سأله رجل من مسألة فأجاب و سأله رجل آخر عن تلك المسألة فأجابه بغیر جواب الأول ثم سأله آخر عنها فأجابه بغیر جواب الأولین ثم قال هذا عطاؤنا فامنن أو أعط بغیر حساب هکذا فی قراءة علی ع قال قلت أصلحك الله فحین أجابهم بهذا الجواب یعرفهم الإمام قال سبحان الله أ ما تسمع قول الله تعالی فی کتابه إن فی ذلك لآیات للمتوسمین و هم الأئمة و إنها لبسبیل مقیم لا یخرج منها أبدا ثم قال نعم إن الإمام إذا نظر إلی رجل عرفه و عرف لونه و إن سمع کلامه من خلف حائط عرفه و عرف ما هو لأن الله یقول وَ مِنْ آیاتِهِ خَلْقُ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ وَ اخْتِلافُ أَلْسِنَتِکُمْ وَ أَلْوانِکُمْ إِنَّ فِی ذلِكَ لَآیاتٍ لِلْعالِمِینَ فهم العلماء و لیس یسمع شیئا من الإنس إلا عرفه ناج أو هالك فلذلك یجیبهم بالذی یجیبهم به.

عبداللہ بن سلیمان نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے امامؑ سے پوچھا کیا اللہ نے علیؑ کو معاملہ اس طرح سونپ دیا ہے جس طرح سلیمانؑ کو سونپا گیا؟۔ آپؑ نے فرمایا: یا ہاں! اور یہ اس طرح ہے کہ ایک آدمی نے آپؑ سے ایک مسئلہ پوچھا تو آپؑ نے اس کا اسے جواب دے دیا ایک اور شخص نے وہی مسئلہ پوچھا تو اس کو دوسرا جواب دیا پھر ایک اور نے وہی مسئلہ پوچھا تو اس کو پہلے

دونوں سے الگ جواب دیا پھر فرمایا: ھذا عطاؤنا فامنن أو أعط بغیر حساب۔ یہ ہمارا عطیہ ہے تو احسان کر یا بے حساب دے۔ (علیؑ کی قرات میں اسی طرح ہے) میں نے کہا اللہ آپؑ کو اصلاح پر قائم رکھے جب انہیں یہ جواب دیئے تو امام انہیں پہچانتے تھے۔ آپؑ نے فرمایا: سبحان اللہ کیا تم اللہ کا فرمان جو اس کی کتاب میں ہے نہیں سنتے إن فی ذلك لآیات للمتوسمین اس سے مراد آئمہؑ ہیں اور فرمایا: وانها لبسبیل مقیم۔ جس سے وہ کبھی نہیں نکلتے۔

پھر آپؑ نے مجھ سے کہا: ہاں! جب کسی آدمی کو دیکھے اسے اور اس کے رنگ کو پہچان لے پھر اس کا کلام دیوار کے پیچھے سن لے تو اسے پہچان لیتا ہے اور یہ بھی جان لیتا ہے کہ یہ کیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کی نشانیوں سے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنا اور زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا ہے اس میں جاننے والوں کے لیے نشانیاں ہیں، تو یہ علماء مراد ہیں۔ انسانوں میں سے جو بھی جب بولتا ہے تو چاہے ناجی ہو یا ہلاک ہونے والا علیؑ اسے جب سنتے ہیں تو معلوم کر لیتے ہیں۔ پس اسی لیے انہیں وہی جواب دیتے ہیں جو انہیں دینے ہوتے تھے۔

باب نمبر ﴿۱۸﴾

امام اپنے محب کو پہچاننے میں کسی کے محتاج نہیں ہوتے

حدیث ① حدثنا الحسن بن علي عن أحمد بن هلال عن علي بن الحكم عن ضريس الكناسي قال كنا عند أبي عبد الله مع جماعة من أصحابنا إذ دخل عليه رجل أعرفه فذكر رجلا من أصحابنا و لمز عند أبي عبد الله ع و لم يجبه بشيء فظن الرجل أن أبا عبد الله ع لم يسمع فأعاد أيضا فلم يلتفت إليه فظن الرجل أنه لم يسمع فأعاد الثالثة فرد أبو عبد الله ع يده إلى لحية الرجل فقبض عليها فهزها ثلاثا حتى ظننت أن لحيته قد صارت في يده و قال له إن كنت لا أعرف الرجل إلا بما أبلغ عنهم فبئس النسب نسبي ثم أرسل لحيته من يده و نفخ ما بقي من الشعر في كفه.

ضریس الکناسی سے روایت ہے کہ ہم اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ امام ابوعبداللہؑ کے پاس تھے کہ ایک آدمی آیا جسے میں جانتا تھا تو اس نے ہمارے ساتھیوں میں ایک کا ذکر کیا اور امام ابوعبداللہؑ کی موجودگی میں طعنہ مارا تو انہوں نے اسے کوئی جواب نہ دیا یہ آدمی سمجھا شاید امام ابوعبداللہؑ نے سنا ہی نہیں تو دوبارہ کہا مگر انہوں نے پھر بھی توجہ نہ دی پھر وہ یہی سمجھا کہ انہیں یہ بات نہیں سنائی دی تو اس نے تیسری دفعہ کہا پھر ابوعبداللہؑ نے اپنا ہاتھ اس کی داڑھی میں ڈالا تو اس کو پکڑ کر تین دفعہ حرکت دی یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ اس کی داڑھی ان کے ہاتھ میں آ گئی پھر آپؑ نے اس شخص سے فرمایا: بیشک میں آدمیوں کو جانتا ہوں اور ان کے نسب کے بارے میں بھی جانتا ہوں کہ وہ اچھا

نسب رکھتے ہیں یا برا پھر اس کی داڑھی ہاتھ سے چھوڑ دی اور جو باقی رہ گئی تھی اس کو پھونک ماری تو وہ ان کے ہاتھ میں آ گئی۔

حدیث ۴ حدثنا علي بن إسماعيل عن محمد بن عمرو الزيات عن محمد بن حمزة عن علي بن حنظلة قال بينا أنا عند أبي عبد الله ع إذ دخل رجل فغمز أناسا من الشيعة فأعرض عنه أبو عبد الله ع بوجهه قال ثم أقبل أبو عبد الله ع بيده اليسرى لحيته حتى ظننت أنها ستبقى في يده ثم قال إن كنت أنا أتولى الرجل و أبرأ منهم على ما يبلغني عنهم لبئست النسبة نسبتي.

علی بن حنظلہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم امام ابوعبداللہؑ کے پاس تھے اچانک ایک آدمی آیا تو اس نے شیعوں میں سے کچھ لوگوں کو طعنہ مارا۔ امام ابوعبداللہؑ نے اس سے منہ موڑ لیا پھر ابوعبداللہؑ اس کی طرف مڑے تو یہ شخص سمجھا کہ امام ابوعبداللہؑ میرا کلام نہیں سمجھے، اُس نے دوبارہ ہی کلام دوہرایا تو امام ابوعبداللہؑ نے بائیں ہاتھ سے اس کی داڑھی کو پکڑا اور ہلایا، میں نے خیال کیا کہ وہ ان کے ہاتھ میں ہی آ جائے گی پھر آپؑ نے فرمایا: میں انُ سے تولا کرتا ہوں جو تم میں اچھے ہیں اور ان سے بری ہوتا ہوں جو مجھے نہیں پہنچاتے ہیں اور ہمارے محبوں کو ہم سے ہی نسبت ہے۔

حدیث ۳ حدثنا يعقوب بن يزيد عن محمد بن سنان عمن ذكره عن أبي عبد الله ع قال كنا عنده فتناول رجل من أهل الكناسة رجلا من أصحابنا قال فصد وجهه عنه قال ثم غمز الثانية فقال أبو عبد الله ع إن كنت إنما أتولى الرجل و أبرأ منهم بأقاويل الناس فبئست النسبة هذه ثم أخذ بلحيته فهزها هزا شديدا قال ثم بقي في راحته شيئا فنفخه.

ہمیں یعقوب بن یزید نے محمد بن سنان سے حدیث بیان کی انہوں نے اس سے جس نے اسے امام ابوعبداللہؑ سے بیان کیا: ہم آپؑ کے پاس تھے تو ہمارے درمیان موجود ایک شخص نے امامؑ کے چاہنے والوں کی عیب جوئی کی تو امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: میں مردوں کا ولی اور دوست ہوں اور ان کے بارے میں لوگوں کی باتوں سے بری ہوتا ہوں تو یہ نسبت بری ہے اس کی داڑھی پکڑی اور سخت ہلایا تو وہ آپؑ کے ہاتھ میں سیاہی رہ گئی پھر جو ہتھیلی میں بچے اسے پھونک ماردی۔

باب نمبر ﴿۱۹﴾

رسول اللہؐ کی حدیثیں ائمہؑ سے عوام تک پہنچ گئیں

حدیث ① حدثنا الحسن بن علي بن النعمان عن أبيه علي بن النعمان عن ابن مسكان عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع قال سمعته يقول إن رسول الله ص أنال في الناس و أنال و أنال وإنا أهل البيت معاقل العلم و أبواب الحكم وضياء الأمر.

محمد بن مسلم نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ رسول اللہؐ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور ہم اہل بیت علم کے گھر اور حکمتوں کے دروازے ہیں اور امر کی روشنی ہیں۔

حدیث ② حدثنا يعقوب بن يزيد عن زياد القندي عن هشام بن سالم قال قلت لأبي عبد الله ع جعلت فداك عند العامة من أحاديث رسول الله شيء يصح فقال نعم إن رسول الله أنال و أنال و أنال و عندنا معاقل العلم و فصل ما بين الناس.

ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا: میں قربان جاؤں کیا عام لوگوں کے پاس بھی احادیث ہیں جو نبیؐ سے صحیح طور پر ثابت ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں! رسول اللہؐ نے لوگوں کو بہت فائدے پہنچائے اور علوم سے لوگوں کو فائدہ دیا اور مزید فائدہ دیا اور ہم علم کا گھر ہیں اور لوگوں میں فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

حدیث ③ حدثنا الحسن بن علی بن النعمان و أحمد بن محمد عن علی بن النعمان عن ابن مسكان عن محمد بن مسلم قال قال أبو جعفر ع إن رسول الله ص أنال فی الناس فأنال و أنال و إنا أهل البيت أعرف الأمر و أواخيه وضياؤه.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور ہم اہل بیتؑ کے لیے معاملے کے کڑے ہیں مقاصد اور روشنی ہے۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن عيسى عن النضر بن سويد عن الحسن بن يحيى قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إنا أهل البيت عندنا معاقل العلم و آثار النبوة و علم الكتاب و فصل ما بين ذلك.

حسن بن یحیٰ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم اہل بیتؑ ہیں کہ ہمارے پاس علم کے بلند پہاڑ، نبوت کے نشانات، کتاب کا علم اور اس کے درمیان فیصلہ کرنے والی چیز ہے۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن عيسى عن أبی عبد الله المؤمن عن ابن مسكان و أبی خالد و أبی أيوب الخزاز عن محمد بن مسلم قال قال أبو جعفر ع إن رسول الله ص أنال فی الناس و أنال و عندنا عرى الأمر و أبواب الحكمة و معاقل العلم و ضياء الأمر و أواخيه فمن عرفنا نفعته معرفته و قبل منه عمله و من لم يعرفنا لم تنفعه معرفته و لم يقبل منه عمله.

محمد بن مسلم سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے لوگوں کو فائدہ

پہنچایا اور ہمارے پاس امر کی مضبوطی، حکمت کے دروازے، علم کے بلند پہاڑ، معاملے کی روشنی اور مقاصد ہیں۔ جس نے ہمیں پہچان لیا تو اس کی معرفت اس کو فائدہ دے گی اور اس کا عمل قبول ہو جائے گا اور جس نے ہمیں نہ پہچانا تو اس کی معرفت اس سے قبول نہ ہوگی اور اس کا عمل بھی قبول نہ ہوگا۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن عبد الله الحجال عن علی بن حماد جمیعا عن محمد بن مسلم قال قال أبو عبد الله ع إن رسول الله ص قد أنال و أنال و أنال يشير كذا و كذا و عندنا أهل البيت أصول العلم و عراه وضياؤه وأواخيه.

محمد بن مسلم سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: بے شک رسول اللہؐ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور فائدہ پہنچایا اور اشارہ کرتے تھے اس طرح اور اس طرح اور ہم اہل بیتؑ کے پاس علم کے اصول، اس کے کڑے، روشنی اور مقاصد ہیں۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن أبي عبد الله البرقي عن فضالة بن أيوب عن ابن مسكان عن أبي حمزة الثمالي قال خطب أمير المؤمنين بالناس ثم قال إن الله بعث محمدا بالرسالة و أنبأه بالوحي و أنال في الناس و أنال و فينا أهل البيت معاقل العلم و أبواب الحكمة و ضياؤه و ضياء الأمر فمن يحبنا منكم نفعه إيمانه فيقبل عمله و من لم يحبنا منكم لم ينفعه إيمانه ولا يتقبل عمله.

ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ امیر المومنینؑ نے لوگوں کو خطبہ دیا پھر فرمایا: اللہ نے حضرت محمدؐ کو رسالت دے کر بھیجا اور وحی کے ذریعے خبریں دیں اور لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور مزید فائدہ پہنچایا اور

ہم اہل بیتؑ میں علم کے بلند پہاڑ ہیں، حکمت کے دروازے اس کی روشنی اور امر کی روشنی ہے۔ پس جو شخص تم میں سے ہم سے محبت نہیں کرتا تو نہ اس کا ایمان اسے فائدہ دے گا اور نہ ہی اس کا کوئی عمل قبول ہوگا۔

حدیث ⑧ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن البرقي عن فضالة عن ابن مسكان عن محمد بن مسلم قال قال أبو جعفر إن رسول الله ص أنال في الناس و أنال و فينا أهل البيت عرى الإيمان و أواخيه و ضياؤه.

محمد بن مسلم نے روایت کی ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور فائدہ پہنچایا اور ہم اہل بیتؑ میں ایمان کے کڑے، مقاصد اور اس کی روشنی ہے۔

حدیث ⑨ حدثنا محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير عن أبي كهمش عن الحكم أبي محمد عن عمرو عن القاسم بن عروة عن أمير المؤمنين ع قال صعد على منبر الكوفة فحمد الله و أثنى عليه و شهد بشهادة الحق ثم قال إن الله بعث محمدا ص بالرسالة و اختصه بالنبوة و أنبأه بالوحي و أنال الناس و أنال و فينا أهل البيت معاقل العلم و أبواب الحكم و ضياء الأمر فمن يحبنا أهل البيت ينفعه إيمانه و يقبل منه عمله و من لا يحبنا أهل البيت فلا ينفعه إيمانه و لا يقبل منه عمله و لو صام النهار و قام الليل.

قاسم بن عروہ سے روایت ہے کہ امیر المومنینؑ کوفے کے منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو اللہ کی حمد کی اس کی ثنا بیان کی اور سچی شہادت دی پھر فرمایا: اللہ نے محمدؐ کو رسالت دے کر بھیجا اور نبوت سے انہیں خاص کیا اور وحی سے خبریں دیں تو لوگوں کو فائدہ دیا اور ہم اہل بیتؑ علم کے بلند پہاڑ ہیں، حکمتوں کے دروازے، امر کی روشنی ہیں۔ پس جو ہم اہل بیتؑ سے محبت نہیں کرتا ہے اس کا ایمان نفع مند نہیں ہوگا

اور نہ ہی اس کا عمل قبول ہوگا چاہے دن میں روزہ رکھے اور رات کو قیام کرے۔

حدیث ⑩ حدثنا الحسن بن علی عن الحسين و أنس عن مالك بن عطية عن أبي حمزة عن أبي المفضل قال قال أمير المؤمنين ع إن الله بعث محمدا ص بالنبوة و اصطفاه بالرسالة فأنال في الإسلام و أنال و عندنا أهل البيت مفاتح العلم و أبواب الحكم و ضياء الأمر و فصل الخطاب فمن يحبنا أهل البيت ينفعه إيمانه و يقبل منه عمله و من لم يحبنا أهل البيت لم ينفعه إيمانه و لم يقبل منه عمله و إن آداب الليل و النهار لم يزل.

ابی المفضل سے روایت ہے کہ امیر المومنینؑ کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو نبوت کے ساتھ بھیجا تو اسلام کو بڑا فائدہ پہنچایا اور مزید فائدہ دیا اور ہم اہل بیتؑ کے پاس علم کی چابیاں، حکمتوں کے دروازے، امر کی روشنی اور فیصلہ کن خطاب ہے تو جو شخص ہمیں دوست رکھے گا یعنی اہل بیتؑ کو تو اس کا ایمان اسے نفع دے گا اور اس کا عمل قبول ہوگا اور جو ہم سے محبت نہیں رکھتا نہ اس کا ایمان فائدہ دے گا اور نہ ہی اس کا عمل قبول ہوگا اور رات اور دن اپنے معمول کے مطابق چلتے رہیں گے اور چلتے رہیں گے۔

حدیث ⑪ حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن هشام بن سالم عن محمد بن مسلم قال قلت لأبي عبد الله ع إنا نجد الشيء من أحاديثنا في أيدي الناس قال فقال لي لعلك لا ترى أن رسول الله ص أنال و أنال ثم أومأ بيده عن يمينه و عن شماله و من بين يديه و من خلفه و إنا أهل البيت عندنا معاقل العلم و ضياء الأمر و فصل ما بين الناس.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا: ہم ایک چیز اپنی احادیث میں لوگوں

کے ہاتھ میں دیتے ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا: شاید تم دیکھ نہیں رہے کہ رسول اللہؐ نے علم پہنچایا اور مزید پہنچایا پھر اپنے ہاتھ سے اپنی دائیں جانب اور بائیں جانب اشارہ کیا۔ نیز آگے بھی اور پیچھے بھی اور فرمایا: ہم اہل بیتؑ کے پاس علم کے بلند پہاڑ ہیں اور امر کی روشنی اور لوگوں کے درمیان فیصلے ہیں۔

حدیث ⑫ حدثنا عبد الله بن محمد بن عيسى عن أبيه عن عبد الله بن المغيرة عن ابن مسكان عن أبي حمزة الثمالي قال خطب أمير المؤمنين ع فحمد الله و أثنى عليه ثم قال إن الله اصطفى محمدا ص بالرسالة و أنبأه بالوحي و أنال في الناس و أنال و فينا أهل البيت معاقل العلم و أبواب الحكمة و ضياء الأمر فمن يحبنا منكم نفعه إيمانه و يقبل منه عمله و من لم يحبنا منكم لم ينفعه إيمانه و لا يقبل منه عمله.

ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ امیر المومنینؑ نے خطبہ دیا تو اللہ کی حمد بیان کی اور اس کی ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو رسالت کے ساتھ چن لیا اور وحی سے نبی بنایا تو آپؐ نے بہت فائدہ پہنچایا اور مزید فائدہ دیا اور ہم اہل بیتؑ میں علم کے بلند پہاڑ ہیں اور حکمتوں کے دروازے ہیں اور امر کی روشنی ہے تو جو شخص ہمیں دوست نہیں رکھتا تو اس کا ایمان اس کے لیے نفع مند نہیں ہے اور نہ ہی اس کا عمل قبول ہوگا۔

حدیث ⑬ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن النضر بن سويد عن هشام بن سالم عن الحسين الأحمسي قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إنا أهل البيت عندنا معاقل العلم و آثار النبوة و علم الكتاب و فصل ما بين الناس.

حسین الاحمسی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرماتے تھے کہ ہم اہل بیتؑ کے پاس علم کے بلند پہاڑ ہیں، نبوت کے نشانات ہیں، کتاب کا علم ہے لوگوں کے درمیان

فیصلہ کرنے کی صلاحیت ہے۔

حدیث ⑭ حدثنا أحمد بن محمد عن الربيع بن محمد عن النضر بن سويد عن هشام بن سالم عن الحسين بن يحيى عن أبي خالد مثل ذلك.

ہمیں احمد بن محمد نے ربیع بن محمد سے حدیث بیان کی انہوں نے نضر بن سوید سے انہوں نے ہشام بن سالم سے انہوں نے حسین بن یحیٰی سے انہوں نے ابوخالد سے اسی طرح بیان کیا۔

باب نمبر (۲۰)

ائمہ کرام پہلے گزرے ہوئے لوگوں کے ساتھ تشبیہ دیئے جاتے ہیں

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان بن يحيى عن أبي خالد عن حمران قال قلت لأبي عبد الله جعفر ع ما من موضع العلماء قال مثل ذي القرنين و صاحب سليمان و صاحب داود.

حمران سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے پوچھا علماء کا مقام کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: جیسے ذوالقرنین یا سلیمانؑ کے ساتھی ہیں یا جیسے داؤدؑ کے ساتھی ہیں۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن حماد بن عيسى عن الحسين بن المختار عن الحرث بن المغيرة عن حمران قال قال لي أبو جعفر ع إن عليا ع كان محدثا قلت فنقول إنه نبي قال فحرك يده هكذا ثم قال أو كصاحب سليمان أو كصاحب موسى أو كذي القرنين أو ما بلغكم أنه قال و فيكم مثله.

حمران سے روایت ہے کہ مجھے امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: علیؑ محدث تھے؟۔ میں نے کہا: تو گویا ہم انہیں نبی کہتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ امامؑ نے اپنا ہاتھ اس طرح ہلایا پھر فرمایا: یا سلیمانؑ کے ساتھی جیسا، یا موسیٰؑ کے ساتھی جیسا، ذوالقرنین جیسا، کیا تمہیں یہ پہچان نہیں کہ تم میں بھی ان جیسے موجود ہیں۔

حدیث ③ حدثنا يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير عن ابن أذينة عن بريد بن معاوية عن أبي جعفر ع و أبي عبد الله ع قال قلت له ما منزلكم ممن تشبهون ممن مضى فقال كصاحب موسى و ذي القرنين كانا عالمين ولم يكونا نبيين.

برید بن معاویہ نے امام ابوجعفرؑ اور امام ابوعبداللہؑ دونوں سے حدیث بیان کی کہ میں نے آپؑ سے کہا آپؑ کا مقام کیا ہے اور گزرے ہوئے لوگوں سے آپؑ کس کے ساتھ تشبیہ دیئے جاتے ہیں آپؑ نے فرمایا: موسیٰؑ کے ساتھی کی طرح اور ذوالقرنین کی طرح یہ دونوں عالم تھے اور یہ دونوں نبی نہیں تھے۔

حدیث ④ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن أبي عبد الله البرقي عن صفوان بن يحيى عن الحرث بن المغيرة النصري عن حمران بن أعين قال أخبرني أبو جعفر ع أن عليا كان محدثا فقال أصحابنا ما صنعت شيئا إلا سألته من يحدثه فقضي أني لقيت أبا جعفر ع فقلت ألست أخبرتني أن عليا ع كان محدثا قال بلى قلت من كان يحدثه قال ملك قلت فأقول إنه نبي أو رسول قال لا بل قل مثله مثل صاحب سليمان و صاحب موسى و مثله مثل ذي القرنين أما سمعت أن عليا ع سئل عن ذي القرنين أنبيا كان قال لا و لكن كان عبدا أحب الله فأحبه و ناصح الله فنصحه فهذا مثله.

حمران بن اعین سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے مجھ سے فرمایا کہ علیؑ محدث تھے۔ جب میں نے یہ حدیث اپنے ساتھیوں کو سنائی تو میرے ساتھیوں نے کہا: تم نے کچھ نہیں کیا تم نے ان سے یہ کیوں نہیں پوچھا کہ ان سے یہ باتیں کون کرتا ہے تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ میں امام ابوجعفرؑ سے ملوں گا پس میں نے پوچھا کیا آپؑ نے مجھے بتایا ہے کہ علیؑ محدث ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں اور ان سے باتیں

فرشتہ کرتا ہے۔ میں نے کہا: میں کہتا ہوں کہ وہ پھر نبی ہیں یا رسول؟۔ آپؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ اس جیسا جس طرح سلیمانؑ کا ساتھی اور موسیٰؑ کا اور اسی طرح ذوالقرنین ہے کیا تم نے سنا نہیں کہ علیؑ سے ذوالقرنین کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا وہ نبی تھے آپؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ اللہ کا بندہ تھا اس نے اللہ سے محبت کی تو اللہ نے اسے اپنا محبوب بنالیا اور اس نے اللہ کی خیر خواہی کی تو اللہ نے اس کی خیر خواہی کی۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن هشام بن سالم عن عمار قال قلت لأبي عبد الله ع ما منزلتهم أنبياء هم قال لا و لكنهم علماء كمنزلة ذي القرنين في علمه و كمنزلة صاحب موسى و كمنزلة صاحب سليمان.

عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا: لوگوں کے درمیان آپؑ کا کیا مقام ہے کیا آپؑ انبیاء ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا: نہیں لیکن وہ علماء ہیں جس طرح ذوالقرنین اپنے علم میں تھے یا جس طرح موسیٰؑ کے ساتھی کا مرتبہ ہے یا جس طرح سلیمانؑ کے ساتھی کا مرتبہ ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا علي بن إسماعيل عن صفوان عن الحرث بن المغيرة عن حمران قال قلت لأبي جعفر ع ألست أخبرتني أن عليا ع كان محدثا قال بلى قلت من يحدثه قال ملك يحدثه قلت أقول إنه نبي أو رسول قال لا بل مثله مثل صاحب سليمان و مثل صاحب موسى و مثل ذي القرنين أ ما بلغك أن عليا ع سئل عن ذي القرنين فقالوا كان نبيا قال لا بل كان عبدا أحب الله فأحبه و ناصح الله فناصحه فهذا مثله.

حمران سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے امام ابوجعفرؑ سے کہا کیا آپؑ نے مجھے یہ حدیث نہیں

بیان کی کہ علیؑ محدث ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا: ہاں کیوں نہیں۔میں نے کہا: انہیں کون حدیث بیان کرتا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: فرشتہ بیان کرتا ہے۔میں نے کہا یعنی میں ان کو نبی کہوں یا رسول؟۔آپؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ ان کی مثل ہیں جس طرح سلیمانؑ کا ساتھی یا موسیٰؑ کا ساتھی ہے یا جس طرح ذوالقرنین ہے کیا تمہیں یہ نہیں پہنچا کہ ذوالقرنین کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ نبی تھے؟ تو آپؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ ایک اللہ کے بندے تھے اللہ سے محبت کی تو اللہ نے ان سے محبت کی اور اللہ کی خیر خواہی کی تو اللہ نے ان کی خیر خواہی کی تو یہ انہی کی طرح تھے۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان بن يحيى عن الحرث عن حمران بن أعين قال قلت لأبي جعفر ع ألست حدثتني أن عليا ع كان محدثا قال بلى قلت من يحدثه قال ملك يحدثه قال قلت فأقول إنه نبي أو رسول قال لا بل مثله مثل صاحب سليمان و مثل صاحب موسى و مثل ذي القرنين أما بلغك أن عليا ع سئل عن ذي القرنين فقالوا كان نبيا قال لا بل كان عبدا أحب الله فأحبه و ناصح الله فنصحه فهذا مثله.

حمران بن اعین سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے کہا: کیا آپؑ نے مجھے کہا تھا کہ علیؑ محدث تھے؟۔آپؑ نے فرمایا: کیوں نہیں ہاں میں نے بتایا تھا۔ میں نے کہا: انہیں کون بیان کرتا تھا؟۔آپؑ نے فرمایا: فرشتہ انہیں بیان کرتا ہے۔ میں نے کہا تو میں انہیں نبی کہوں یا رسول کہوں؟۔آپؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ ان جیسا کہو جس طرح سلیمانؑ کا ساتھی تھا یا جس طرح موسیٰؑ کا ساتھی تھا یا جس طرح ذوالقرنین تھا کیا تمہیں یہ بات نہیں پہنچی کہ علیؑ سے ذوالقرنین کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ نبی تھے؟ آپؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ اللہ کے ایک بندے تھے اللہ سے دوستی رکھی تو اللہ نے ان سے دوستی رکھی۔انہوں نے اللہ کی خیر خواہی کی تو اللہ نے ان کی خیر خواہی کی۔پس یہ (علیؑ) بھی انہی جیسے ہیں۔

جزءِ ثامن

باب نمبر ﴿۱﴾

انبیاءؑ رسلؑ اور آئمہؑ میں فرق، ان کی معرفت اور صفات اور محدث کا حکم

حدیث ① حدثنا محمد بن يحيى العطار عن محمد بن الحسن بن فروخ الصفار عن العباس بن معروف عن القاسم بن عروة عن بريد العجلي قال سألت أبا عبد الله ع عن الرسول و النبي و المحدث قال الرسول الذي تأتيه الملائكة و يعاينهم و تبلغه عن الله تبارك و تعالى و النبي الذي يرى في منامه فهو كما رأى و المحدث الذي يسمع كلام الملائكة و ينقر في أذنه و ينكت في قلبه.

برید عجلی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے نبی رسولؑ اور محدث کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: رسول وہ ہے جس کے پاس فرشتے آتے ہوں، وہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں اور فرشتے اللہ کے احکام اس تک پہنچاتے ہوں اور نبی وہ ہوتا ہے جو خواب میں دیکھتا ہے تو جو بھی دیکھتا ہے اسی طرح ہوتا ہے جس طرح اس نے دیکھا، اور محدث وہ ہوتا ہے جو فرشتوں کا کلام سنتا ہے اور اس کے کان یا دل میں ڈالا جاتا ہے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن تغلب عن زرارة قال سألت أبا جعفر ع عن قول الله عز و جل وَ كانَ رَسُولًا

نَبِيًّا قلت ما هو الرسول من النبی قال النبی هو الذی یری فی منامه و یسمع الصوت و لا یعاین الملك و الرسول یعاین الملك و یکلمه قلت فالإمام ما منزلته قال یسمع الصوت و لا یری و لا یعاین ثم تلا و ما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبی ولا محدث.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان وکان رسولا نبیا کے متعلق پوچھا تو میں نے کہا: رسول کون ہوتا ہے اور نبی کون ہوتا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: نبی وہ ہوتا ہے جو خواب میں دیکھتا اور آواز سنتا ہے لیکن فرشتے کو نہیں دیکھتا پھر یہ آیت پڑھی: وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی ولا محدث۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن ابن فضال عن ابن بکیر عن زرارة قال سألت أبا جعفر ع عن الرسول و النبی و المحدث فقال الرسول الذی یأتیه الملك فیحدثه و یکلمه کما یحدث أحدکم صاحبه و النبی الذی یؤتی فی منامه نحو رؤیا إبراهیم قال قلت و ما علم أن الذی رأی فی منامه إنه حق قال بینه الله حتی یعلم أنه حق و ینزل علیه وقد کان رسول الله ص نبیا و المحدث یسمع الصوت ولا یری شیئا.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے پوچھا: رسول، نبی اور محدث کیا ہوتے ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا: رسول وہ ہوتا ہے جس کے پاس فرشتہ آتا ہے تو وہ اس سے باتیں کرتا ہے جس طرح تم ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو اور نبی وہ ہوتا ہے جس کے پاس خواب میں فرشتہ آئے جس طرح ابراہیمؑ کا خواب تھا۔(راوی کہتا ہے) میں نے کہا: اس کی کیا دلیل ہے جو کچھ خواب میں دیکھا وہ حق ہے۔آپؑ نے فرمایا: اللہ اس کو ثابت رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ جانتا ہے کہ حق ہے اور اس پر وہ

نازل ہوتا ہے اور رسول اللہؐ نبی تھے اور محدث وہ ہوتا ہے جو آواز سنتا ہے لیکن دیکھتا کچھ نہیں۔

حدیث ④ حدثنا إبراهيم بن هاشم قال أخبرنا إسماعيل بن مهران قال كتب الحسن بن العباس بن المعروف إلى الرضا ع جعلت فداك أخبرني ما الفرق بين الرسول و النبي و الإمام قال فكتب أو قال الفرق بين الرسول و النبي و الإمام هو أن الرسول الذي ينزل عليه جبرئيل فيراه و يسمع كلامه و النبي الذي ينزل عليه جبرئيل و ربما يرى في منامه نحو رؤيا إبراهيم و النبي ربما يسمع الكلام و ربما يرى الشخص و لم يسمع الكلام و الإمام هو الذي يسمع و لا يرى الشخص.

حسن بن عباس المعروفی نے امام رضاؑ کو خط لکھا کہ میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے رسول، نبی اور امام میں فرق بتائیں؟۔ آپؑ نے لکھا: رسول، نبی یا امام میں فرق یہ ہے کہ رسول اسے کہتے ہیں جس پر فرشتہ نازل ہوتا ہے وہ اسے دیکھتا بھی ہے اور اس کا کلام سنتا بھی ہے اور اس پر وحی نازل ہوتی ہے بہت دفعہ وہ اپنے خواب میں بھی دیکھتا ہے جس طرح ابراہیمؑ نے دیکھا اور نبی بھی کلام سنتا ہے اور بہت دفعہ وہ شخصیت کو دیکھتا ہے مگر کلام نہیں سنتا اور امام وہ ہے جو کلام سنتا ہے مگر وہ شخص کو نہیں دیکھتا۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة عن الحرث البصري قال أتانا الحكم بن عيينة قال إن علي بن الحسين قال إن علم علي كله في آية واحدة قال فخرج حمران بن أعين ليسأله فوجد علي بن الحسين قد قبض فقال لأبي جعفر ع إن الحكم بن عيينة حدثنا أن علي بن الحسين قال إن علم علي ع كله في آية واحدة قال أبو جعفر ع و ما تدري ما هو قال قلت لا قال هو قول الله تبارك و تعالى و ما أرسلنا من قبلك من رسول

ولا نبی ولا محدث.

حارث بصری سے روایت ہے کہ ہمارے پاس حکم بن عیینہ آئے انہوں نے کہا امام علی بن حسینؑ فرماتے ہیں کہ علیؑ کا سارا علم ایک آیت میں ہے تو حمران بن اعین اس حدیث کی تصدیق کے لیے امامؑ کے پاس آئے، دیکھا کہ امام علی بن حسینؑ شہید ہو چکے ہیں تو انہوں نے امام ابوجعفرؑ سے کہا: حکم بن عیینہ روایت کرتے ہیں کہ امام علی بن حسینؑ نے فرمایا: علیؑ کا سارا علم ایک آیت میں ہے۔امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: کیا وہ آیت تم جانتے ہو؟۔انہوں نے کہا: نہیں۔آپؑ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی ولا محدث۔

حدیث ⑥ حدثنا يعقوب بن يزيد عن محمد بن الحسين عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة عن أبي جعفر ع قال الأنبياء على خمسة أنواع منهم من يسمع الصوت مثل صوت السلسلة فيعلم ما عني به و منهم من ينبأ في منامه مثل يوسف و إبراهيم و منهم من يعاين و منهم من ينكت في قلبه و يوقر في أذنه.

زرارہ سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: انبیاء کی پانچ اقسام ہوتی ہیں۔

۱۔جو آواز کو اس طرح سنتے ہیں جس طرح گھنٹی کی آواز ہوتی ہے تو وہ اس کا مقصد جان لیتا ہے۔

۲۔ان میں سے وہ بھی ہوتے ہیں جنہیں خواب میں بتایا جائے جس طرح یوسفؑ اور ابراہیمؑ تھے۔

۳۔کچھ وہ ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔

۴۔کچھ وہ ہوتے ہیں جن کے دل میں بات ڈالی جاتی ہے۔

۵۔کچھ وہ ہوتے ہیں جن کے کان میں بات ڈالی جاتی ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن حسن عن جعفر بن بشير عن ابن بكير عن

زرارة عن أبي عبد الله ع قال سألته عن الرسول فقال الرسول الذي يعاين ملكا يجيئه برسالة عن ربه فتكلمه كما يكلم أحدكم صاحبه و النبي لا يعاين ملكا إنما ينزل عليه الوحي و يرى في منامه قلت ما علمه إذا رأى في منامه أن هذا حق قال يبينه الله حتى يعلم أن ذلك حق و المحدث يسمع الصوت ولا يرى شيئا.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے رسول کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: رسول وہ ہوتا ہے جو فرشتے کو دیکھتا ہے جو اس کے پاس اپنے رب سے رسالت لاتا ہے تو وہ اس سے کلام کرتا ہے جس طرح تم اپنے ساتھی سے کلام کرتے ہو، اور نبی فرشتے کو نہیں دیکھتا اس پر وحی نازل ہوتی ہے اور وہ اپنے خواب میں دیکھتا ہے۔ میں نے کہا: اسے کیسے علم ہوتا ہے کہ یہ حق ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ اسے ثابت رکھتا ہے یہاں تک وہ جانتا ہے کہ یہ حق ہے اور محدث آواز کو سنتا ہے مگر دیکھتا کچھ بھی نہیں۔

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن الحجال عن ثعلبة عن زرارة قال سألت أبا جعفر ع عن قول الله تبارك و تعالى وَ كانَ رَسُولًا نَبِيًّا من الرسول من النبي قال هو الذي يرى في منامه و يعاين الملك قلت فيكون نبي غير رسول قال نعم هو الذي يرى في منامه و يسمعُ الصوت و لا يعاين قلت فالإمام ما منزلته قال يسمع الصوت ولا يرى ولا يعاين ثم تلى وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي ولا محدث.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول و کان رسولا نبیا کے متعلق پوچھا کہ نبی کون ہے رسول کون ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: جو خواب میں دیکھے اور فرشتے کو بھی

دیکھے۔ میں نے کہا پھر تو نبی غیر رسول ہوتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں! نبی وہ ہوتا ہے جو خواب میں دیکھے اور آواز سنے مگر وہ اسے دیکھتا نہ ہو۔ میں نے کہا: امام کا مقام کیا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: وہ آواز کو سنتا ہے مگر دیکھتا نہیں اور نہ ہی معائنہ کرتا ہے پھر یہ آیت پڑھی ۔وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی ولا محدث. آپؑ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول، نبی اور محدث بھیجا ہے۔

حدیث ⑨ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن الأحول قال سمعت زرارة يسأل أبا جعفر ع قال أخبرني عن الرسول و النبي و المحدث فقال أبو جعفر ع الرسول الذي يأتيه جبرئيل قبلا فيراه و يكلمه فهذا الرسول و أما النبي فإنه يرى في منامه على نحو ما رأى إبراهيم و نحوه ما كان رأى رسول الله ص من أسباب النبوة قبل الوحي حتى أتاه جبرئيل من عند الله بالرسالة كان محمدا ص حين جمع له النبوة و جاءته الرسالة من عند الله يجيئه بها جبرئيل و يكلمه بها قبلا و من الأنبياء من جمع له النبوة و يرى في منامه يأتيه الروح فيكلمه و يحدثه من غير أن يكون رآه في اليقظة و أما المحدث فهو الذي يحدث فيسمع و لا يعاين و لا يرى في منامه.

الاحول سے روایت ہے کہ میں نے زرارہ سے سنا وہ ابوجعفرؑ سے پوچھ رہے تھے کہ ہمیں رسول، نبی اور محدث کے متعلق بتائیں تو امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: رسول وہ ہے جس کے پاس جبرائیلؑ سامنے آئیں تو وہ ان کو دیکھے اور کلام کرے پس یہ رسول ہے اور نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھے جس طرح ابراہیمؑ نے خواب دیکھا یا جس طرح رسول اللہؐ نبوت سے پہلے نبوت کے اسباب میں سے دیکھتے تھے یہاں تک کہ جبرائیلؑ آ گئے۔ جب رسول اللہؐ کے لیے نبوت جمع کی گئی اور ان کے پاس اللہ کی طرف سے رسالت آ گئی جبرائیل آپؐ کے پاس آتے اور سامنے باتیں کرتے۔ انبیاء میں سے کچھ ایسے ہیں

جن کے لئے نبوت جمع کی گئی اور وہ اپنے خواب میں بھی دیکھتے ہیں اور جبرائیل بھی آ کر ان سے کلام کرتا ہے سوائے اس کے کہ وہ بیداری میں اسے دیکھیں اور محدث وہ ہے جس سے بات کی جائے وہ سنے مگر دیکھ نہ سکے اور نہ ہی خواب میں دیکھے۔

حدیث ⑩ حدثنا علی بن حسان عن ابن بکیر عن زرارة قال سألت أبا جعفر ع من الرسول من النبی من المحدث فقال الرسول الذی یأتیه جبرئیل فیکلمه قبلا فیراه کما یری أحدکم الذی یکلمه فهذا الرسول و النبی الذی یؤتی فی النوم نحو رؤیا إبراهیم و نحو ما کان یأخذ رسول الله ص من السبات إذ أتاه جبرئیل فی النوم فهکذا النبی و منهم من یجتمع له الرسالة و النبوة فکان رسول الله ص رسولا یأتیه جبرئیل قبلا فیکلمه و یراه و یأتیه فی النوم و أما المحدث فهو الذی یسمع کلام الملك فیحدثه من غیر أن یراه و من غیر أن یأتیه فی النوم.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے پوچھا رسول کون ہے اور نبی کون ہے اور محدث کون ہے؟ آپؑ نے فرمایا: رسول وہ ہے جس کے پاس جبرائیل آتا ہے تو اس سے آمنے سامنے کلام کرتا ہے وہ اسے اس طرح دیکھتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے ساتھی کو دیکھتا ہے جس سے وہ کلام کرتا، پس یہ رسول ہوا اور نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے جس طرح ابراہیمؑ کا خواب دیکھنا ہے اور جس طرح رسول اللہؐ کے اثبات کے لیے آپؐ کے حالات تھے جب ان کے پاس نیند میں آتے تھے۔ پس اس طرح نبی ہے اور ان میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو رسالت اور نبوت کو جمع کرتے ہیں لہٰذا رسول اللہؐ رسول بھی تھے اور نبی بھی تھے ان کے پاس جبرئیلؑ آمنے سامنے آتے تھے ان سے کلام کرتے اور دیکھتے تھے اور ان کے پاس خواب میں بھی آتے تھے اور محدث وہ ہے جو فرشتے کے

کلام کو سنتا ہے وہ اس سے بات کرتا ہے مگر دیکھتا نہیں اور خواب میں بھی اس کے پاس نہیں آتا۔

حدیث ⑪ حدثنا أحمد بن الحسن بن علی بن فضال عن علی بن یعقوب الهاشمي عن هارون بن مسلم عن برید عن أبي جعفر ع و أبي عبد الله ع في قوله و ما أرسلنا من قبلك من رسول و لا نبي و لا محدث قلت جعلت فداك ليس هذه قراءتنا فما الرسول و النبي و المحدث قال الرسول الذي يظهر له الملك فيكلمه و النبي يرى في المنام و ربما اجتمعت النبوة و الرسالة لواحد و المحدث الذي يسمع الصوت و لا يرى الصورة قال قلت أصلحك الله كيف يعلم أن الذي رأى في المنام هو الحق و أنه من الملك قال يوقع علم ذلك حتى يعرفه.

برید سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے اور امام ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس فرمان **وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبي ولا محدث۔** کے متعلق پوچھا میں نے کہا: میں قربان جاؤں یہ ہماری قرات نہیں ہے تو رسول، نبی اور محدث کیا ہے تو آپؑ نے فرمایا: رسول وہ ہوتا ہے جس کے لیے فرشتہ ظاہر ہوتا ہے اور اس سے کلام کرتا ہے اور نبی وہ ہوتا ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور اکثر نبوت ورسالت دونوں اکٹھی ہو جاتی ہیں، اور محدث وہ ہوتا ہے جو آواز کو تو سنتا ہے مگر صورت کو نہیں دیکھتا ہے۔ میں نے کہا: اللہ آپؑ کو اصلاح پر قائم رکھے یہ کس طرح معلوم ہوگا کہ جو وہ شخص دیکھ رہا ہے وہ حق ہے اور فرشتے کی طرف سے ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: اس کے پاس صرف حق ہی آسکتا ہے اور وہ باآسانی جان لیتا ہے کہ یہ حق ہے۔

حدیث ⑫ حدثنا أحمد بن الحسن بن علی بن فضال عن أبيه عن عبد الله بن بكير عن زرارة قال سألت أبا عبد الله ع عن الرسول و عن النبي و عن

المحدث فقال الرسول الذى يعاين الملك يأتيه بالرسالة من ربه يقول يأمرك كذا و كذا و الرسول يكون نبيا مع الرسالة و النبى لا يعاين الملك ينزل عليه النبأ على قلبه فيكون كالمغمى عليه فيرى فى منامه قلت فما علمه أن الذى يرى فى منامه حق قال يبينه الله حتى يعلم أن ذلك حق و لا يعاين الملك و المحدث الذى يسمع الصوت و لا يرى شاهدا.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے رسول، نبی اور محدث کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: رسول وہ ہوتا ہے جو فرشتے کو دیکھتا ہے جو اپنے رب سے رسالت اس کے پاس لاتا ہے اور کہتا ہے اللہ تعالیٰ تجھے فلاں فلاں حکم دیتا ہے، اور رسول اپنی رسالت سمیت نبی بھی ہوتا ہے اور نبی فرشتے کو نہیں دیکھتا اس پر جو خبر نازل ہوتی ہے وہ اس کے دل پر نازل ہوتی ہے جس طرح کسی پر بیہوشی طاری ہو جائے اور وہ اپنے خواب میں دیکھے۔ میں نے کہا: اسے کیسے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اس نے خواب میں دیکھا ہے وہ برحق ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ اس کو ثابت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ معلوم کر لیتا ہے کہ یہ حق ہے جبکہ وہ فرشتے کو بھی نہیں دیکھتا، اور محدث وہ ہوتا ہے جو آواز سنتا ہے مگر کسی چیز کو نہیں دیکھتا۔

حدیث ۱۳ حدثنا عبد الله بن محمد عن إبراهيم بن محمد قال حدثنا إسماعيل بن يسار عن على بن جعفر الحضرمى عن زرارة بن أعين قال سألته عن قوله تعالى و ما أرسلنا من قبلك من رسول و لا نبى و لا محدث قال الرسول الذى يأتيه جبرئيل قبلا فيكلمه و يراه كما يرى أحدكم صاحبه و أما النبى فهو الذى يؤتى فى منامه مثل رؤيا إبراهيم و نحو ما كان يأتى محمدا ص و منهم من تجمع له الرسالة و النبوة و كان محمد ص ممن جمعت له النبوة

و الرسالة و أما المحدث فهو الذی یسمع كلام الملك و لا یری و لا یأتیه فی المنام.

زرارہ بن اعین سے روایت ہے کہ میں نے امامؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی و محدث۔ کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: رسول وہ ہوتا ہے جس کے سامنے جبرائیلؑ آتے ہیں تو وہ ان سے کلام کرتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا ہے جس طرح کوئی تم میں سے اپنے ساتھی کو دیکھتا ہے، اور نبی وہ ہوتا ہے جس کے پاس خواب میں آیا جائے جس طرح ابراہیمؑ کا خواب تھا حضرت محمدؐ کے پاس فرشتہ خواب میں آتا تھا، اور کچھ تو ایسے ہوتے ہیں جن کے لیے نبوت اور رسالت جمع کی جاتی ہے۔ جبکہ محدث وہ ہوتا ہے جو فرشتے کا کلام سنتا ہے مگر دیکھتا نہیں ہے اور نہ ہی خواب میں آتا ہے۔

حدیث ۱۴ بهذا الإسناد قال قال أبو عبد الله ع كان الحسن و الحسین ع محدثین.

اسی سند کے ساتھ امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا کہ حسنؑ اور حسینؑ دونوں محدث تھے۔

حدیث ۱۵ حدثنا عبد الله عن إبراهیم بن محمد الثقفی قال أخبرنا إسماعیل بن یسار حدثنی علی بن جعفر الحضرمی عن سلیم الشامی أنه سمع علیا ع یقول إنی و أوصیائی من ولدی مهدیون كلنا محدثون فقلت یا أمیر المؤمنین من هم قال الحسن و الحسین ع ثم ابنی علی بن الحسین ع قال و علی یومئذ رضیع ثم ثمانیة من بعده واحدا بعد واحد و هم الذین أقسم الله بهم فقال وَ والِدٍ وَ ما وَلَدَ أما الوالد فرسول الله ص وَ ما وَلَدَ یعنی هؤلاء الأوصیاء قلت یا أمیر المؤمنین ع تجمع إمامان قال لا إلا و أحدهما مصمت لا ینطق

حتی يمضی الأول قال سليم الشامی سألت محمد بن أبي بكر قلت كان علی ع محدثا قال نعم قلت و هل يحدث الملائكة إلا الأنبياء قال أما تقرأ و ما أرسلنا من قبلك من رسول و لا نبی و لا محدث قلت فأمير المؤمنين ع محدث قال نعم و فاطمة كانت محدثة ولم تكن نبية.

سلیم بن قیس شامی سے روایت ہے کہ میں نے علیؑ سے سنا آپؑ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے اوصیاء میری اولاد سے ہدایت یافتہ ائمہؑ ہیں ہم تمام محدث ہیں۔ میں نے کہا: یا امیر المومنینؑ وہ کون کون سے ہیں؟۔ فرمایا: حسنؑ وحسینؑ پھر میرا بیٹا علی بن حسینؑ (امام علی بن الحسینؑ اس وقت بہت چھوٹے تھے) پھر ان کے بعد یکے بعد دیگرے آٹھ آئمہؑ اور یہ وہی ہیں جن کے متعلق اللہ نے قسم کھائی وَ والِدٍ وَمَا وَلَد۔ قسم ہے باپ کی اور جو اس نے جنا۔ والد سے مراد رسول اللہؐ اور وما ولد سے یہ اوصیاء مراد ہیں۔ میں نے کہا: اے امیر المومنینؑ کیا دو امام جمع ہو سکتے ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا: نہیں مگر جبکہ ایک خاموش ہو یہاں تک کہ پہلا گزر جائے۔

سلیم شامی نے کہا: میں نے محمد بن ابوبکر سے پوچھا کیا علیؑ محدث تھے۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا: فرشتے تو صرف انبیاء سے کلام کرتے ہیں انہوں نے کہا: کیا تم یہ نہیں پڑھتے ہو وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی ولا محدث۔ میں نے کہا: امیر المومنینؑ محدث تھے؟۔ انہوں نے کہا: ہاں! اور فاطمہ علیہا السلام بھی محدثہ تھیں لیکن نبی نہیں تھیں۔

حدیث ⑲ حدثنا أبو محمد عن عمران بن موسى بن جعفر عن علی بن أسباط عن محمد بن الفضيل عن أبي حمزة الثمالی قال سمعت أبا جعفر ع يقول و ما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبی و لا محدث إلا إذا تمنى ألقى الشيطان فی أمنيته فقلت و أی شیء المحدث قال ينكت فی أذنه فيسمع طنينا

کطنین الطست أو یقرع علی قلبه فیستمع وقعا کوقع السلسلة علی الطست فقلت نبی فقال لا مثل الخضر و مثل ذی القرنین.

ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے یہ کہتے ہوئے سنا وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی ولا محدث الا اذا تمنی القی الشیطن فی المینته۔ یعنی ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول، نبی اور محدث بھیجا جب وہ آرزو کرتا تو شیطان اس کو آرزو میں ڈال دیتا ہے۔ میں نے کہا محدث کون ہوتا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: محدث وہ ہوتا ہے جس کے کان میں بات ڈال دی جائے تو وہ ایسی آواز سنتا ہے جس طرح تھال کی آواز ہوتی ہے یا اس کے دل میں کھنکھٹایا جاتا ہے تو وہ تھال پر زنجیر کے گرنے کی آواز سنتا ہے۔ میں نے کہا: وہ نبی ہوتا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ خضر یا ذوالقرنین جیسا ہوتا ہے۔

حدیث ⑰ حدثنا محمد بن أحمد عن محمد بن الحسین عن الحسن بن محبوب عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله ع قال علم النبوة یدرج فی جوارح الإمام.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: نبوت کا علم امام کے اعضاء سے ہے۔

حدیث ⑱ حدثنا محمد بن الحسین عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن حماد بن عثمان عن زرارة قال سألت أبا جعفر ع من الرسول من النبی من المحدث قال الرسول یأتیه جبرئیل فیکلمه قبلا فیراه کما یری الرجل صاحبه الذی یکلمه فهذا الرسول و النبی الذی یؤتی فی منامه نحو رؤیا إبراهیم و نحو ما کان یأتی رسول الله ص من السبات إذ أتاه جبرئیل هکذا النبی و منهم یجتمع له الرسالة و النبوة و کان رسول الله ص نبیا یأتیه

جبرئیل قبلا فیکلمه و یراه و یأتیه فی النوم و النبی الذی یسمع کلام الملك حتی یعاینه فیحدثه فأما المحدث فهو الذی یسمع و لا یعاین و لا یؤتی فی المنام.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے پوچھا رسول، نبی اور محدث کیا ہوتے ہیں آپؑ نے فرمایا: رسول وہ ہوتا ہے کہ جس کے پاس جبرائیلؑ آتے ہیں تو ان سے آمنے سامنے کلام کرتے ہیں اور انہیں اس طرح دیکھتے ہیں جس طرح کوئی آدمی اپنے ساتھی سے کلام کرتا ہے یہ رسول کی تعریف ہے اور نبی وہ ہوتا ہے جس کے پاس خواب میں آیا جائے جس طرح ابراہیمؑ کا خواب تھا یا جس طرح رسول اللہؐ کے پاس نبوت جمع کی جاتی ہے اور رسول اللہ بھی رسول تھے آپؐ کے پاس جبرائیلؑ سامنے آیا کرتے تھے تو ان سے کلام کرتے اور دیکھتے اور ان کے پاس نیند میں بھی آتے اور نبی فرشتے کا کلام سنتا ہے یہاں تک کہ اس کو دیکھتا ہے پس وہ اسے حدیث بیان کرتا ہے، اور محدث وہ ہوتا ہے جو سنتا ہے مگر فرشتے کو دیکھتا نہیں اور نہ ہی اس کے پاس خواب میں آتا جاتا ہے۔

حدیث ⑲ حدثنا محمد بن هارون عن أبی یحیی الواسطی عن هشام بن سالم و درست بن أبی منصور الواسطی عنهما ع قال الأنبیاء و المرسلون علی أربع طبقات فنبی منبأ فی نفسه لا یعدو غیرها و نبی یری فی النوم و یسمع الصوت و لا یعاین فی الیقظة و لم یبعث إلی أحد و علیه إمام مثل ما کان إبراهیم علی لوط و نبی یری فی منامه و یسمع الصوت و یعاین الملك و قد أرسل إلی طائفة قلوا أو کثروا کما قال الله وَ أَرْسَلْناهُ إِلی مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ یَزِیدُونَ قال یزیدون ثلاثین ألفا و نبی یری فی نومه و یسمع الصوت و یعاین فی الیقظة و هو إمام مثل أولی العزم و قد کان إبراهیم نبیا و لیس بإمام حتی

قال اللہ إِنِّي جاعِلُكَ لِلنّاسِ إِماماً قالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي بأنہ يكون فی ولدہ كلهم
قالَ لا يَنالُ عَهْدِي الظّالِمِينَ أی من عبد صنما أو وثنا.

ہشام بن سالم اور درست بن ابی منصور واسطی دونوں آئمہ (امام ابوجعفر اور امام ابوعبداللہؑ) سے روایت کرتے ہیں کہ انبیاء اور مرسلین کے چار طبقے ہیں۔

ا۔ نبی: منبأ فی نفسہ۔ یہ اپنے لیے نبی ہوتا ہے غیر تک اس کی نبوت تجاوز نہیں ہوتی۔

۲۔ نبی: جو خواب میں دیکھتا ہے اور آواز سنتا ہے اور بیداری میں نہیں اور یہ کسی کی طرف مبعوث نہیں ہوتا اور وہ کسی ایسے پر امام ہوتا ہے جس طرح ابراہیمؑ لوطؑ کے اوپر تھے۔

۳: ایک نبی وہ ہوتا ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور آواز بھی سنتا ہے اور فرشتے کو دیکھتا ہے اور ایک کم یا زیادہ جماعت کی طرف اسے بھیجا بھی گیا ہوتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ یونسؑ کے متعلق فرماتا ہے فارسلناہ الی مائتہ الف او یزیدون۔ یعنی ہم نے یونسؑ کو ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگوں کی طرف بھیجا تھا۔ (راوی نے کہا: تیس ہزار سے زائد تھے)۔

۴: ایک نبی وہ ہوتا ہے جو اپنی نیند میں دیکھتا ہے وہ آواز بھی سنتا ہے اور بیداری میں بھی دیکھتا ہے اور وہ امام بھی ہوتا ہے جس طرح اولی العزم لوگ ہوتے ہیں، ابراہیمؑ نبی تھے امام نہیں تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انی جاعلك للناس اماما۔ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا۔ آپؑ نے فرمایا: ومن ذریتی اور میری اولاد سے بھی امام بنایئے۔ جو سب میری اولاد میں ہوں۔ اللہ نے فرمایا: لاینال عهدی الظالمین۔ میرا وعدہ ظالموں کو نہیں حاصل ہوگا۔ یعنی بت اور وثن کی عبادت کرنے والوں کو میرا وعدہ نہیں پہنچے گا۔

باب نمبر ﴿۲﴾

ائمہؑ کو زمینوں کے خزانے دیئے گئے ہیں

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن عمر بن عبد العزيز عن الحميري عن يونس بن ظبيان و المفضل بن عمر و أبو سلمة السراج و الحسين بن ثوير بن أبي فاختة قالوا كنا عند أبي عبد الله ع فقال لنا خزائن الأرض و مفاتيحها و لو شئت أن أقول بإحدى رجلي أخرجي ما فيك من الذهب لأخرجت قال فقال بإحدى رجليه فخطها في الأرض خطا فانفجرت الأرض ثم قال بيده فأخرج سبيكة ذهب قدر شبر فتناولها فقال انظروا فيها حسا حسنا لا تشكوا ثم قال انظروا في الأرض فإذا سبائك في الأرض كثير بعضها على بعض يتلألأ فقال له بعضنا جعلت فداك أعطيتم كل هذا و شيعتكم محتاجون فقال إن الله سيجمع لنا و لشيعتنا الدنيا و الآخرة يدخلهم جنات النعيم و يدخل عدونا الجحيم.

حسین بن ثویر بن ابی فاختہ سے روایت ہے کہ ہم امام ابوعبداللہؑ کے پاس تھے تو آپؑ نے فرمایا: ہمارے لئے زمین کے خزانے اور چابیاں ہیں اگر میں چاہوں کہ اپنے ایک پاؤں سے یہ کہہ دوں کہ جو کچھ تیرے اندر سونا ہے وہ باہر نکال دے تو وہ نکال دے گا۔ پھر آپؑ نے اپنے ایک پاؤں سے یہ بات کہی اور زمین پر ایک لکیر لگائی تو زمین پھٹ گئی پھر ہاتھ کو کہا تو اس سے ایک سونے کی ڈلی اپنے ہاتھ کے ساتھ نکالی جو تقریباً ایک بالشت کی تھی، اسے پکڑا اور فرمایا: اسے اچھی طرح دیکھ لو تا کہ تم

شک نہ کرو۔ پھر فرمایا: زمین میں دیکھو۔ (راوی کہتا ہے دکیا) دیکھا تو کیا دیکھتے ہیں وہاں سونے کی کئی ڈلیاں اوپر نیچے چمک رہی تھیں تو ہمارے بعض ساتھیوں نے کہا: آپؑ کو اللہ نے بہت کچھ دیا ہے، میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ کو کیا کچھ ملا ہوا ہے اور آپؑ کے شیعہ محتاج ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا: عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے لیے دنیا اور آخرت اکٹھی کردے گا تمہیں اللہ جنت میں داخل کرے گا اور ہمارے دشمنوں کو جہنم میں۔

حدیث ۲ حدثنا محمد بن عيسى عن محمد بن حمزة بن القاسم عمن أخبره عنه أخبرني إبراهيم بن موسى قال ألححت على أبي الحسن ابن الرضا في شيء أطلبه منه و كان يعدني فخرج ذات يوم يستقبل والي المدينة و كنت معه فجاء إلى قرب قصر فلان فنزل في موضع تحت شجرات و نزلت معه أنا و ليس معنا ثالث فقلت جعلت فداك هذا العيد قد أظلنا و لا و الله ما أملك درهما فما سواه فحك بسوطه الأرض حكا شديدا ثم ضرب بيده فتناول بيده سبيكة ذهب فقال انتفع بها و اكتم ما رأيت.

ابراہیم بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسن الرضاؑ پر کسی چیز کے لیے اصرار کیا میں آپؑ سے وہ مانگ رہا تھا اور وہ مجھ سے وعدہ کر رہے تھے تو ایک دن آپؑ مدینہ کے والی کی طرف جارہے تھے میں بھی آپؑ کے ساتھ تھا تو کسی کے محل کے قریب آئے وہاں تین درختوں کی جگہ میں درختوں کے نیچے اترے۔ (راوی کہتا ہے) ہمارے ساتھ کوئی تیسرا آدمی نہیں تھا۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں عید آگئی ہے اللہ کی قسم میرے پاس کچھ بھی نہیں یہاں تک کہ ایک درہم بھی نہیں تو آپؑ نے اپنے کوڑے سے زمین کو سخت رگڑا پھر اس سے ایک سونے کی ڈلی لے لی اور مجھے دے کر فرمانے لگے کہ اس سے فائدہ اٹھاؤ اور جو کچھ تم نے دیکھا ہے اس کو چھپائے رکھنا۔

حدیث ③ حدثنا علی بن یزید عن علی بن الثمالی عن بعض من حدثه عن أمیر المؤمنین أنه كان مع أصحابه فی مسجد الكوفة فقال له رجل بأبی و أمی إنی لأتعجب من هذه الدنیا التی فی أیدی هؤلاء القوم و لیست عندكم فقال یا فلان أتری أنا نرید الدنیا فلا نعطاها ثم قبض قبضة من الحصی فإذا هی جواهر فقال ما هذا فقلت هذا من أجود الجواهر فقال لو أردناه لكان و لكن لا نریده ثم رمی بالحصی فعادت كما كانت.

علی بن ثمالی نے بیان کیا کہ امیر المومنینؑ اپنے کسی ساتھی کے ساتھ مسجد کوفہ میں تھے تو ایک آدمی نے کہا: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں میں اس دنیا پر تعجب کرتا ہوں جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اور آپؑ کے ہاتھوں میں نہیں ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اے فلاں شخص کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم دنیا چاہتے ہیں پھر بھی ہمیں نہیں ملتی؟ یہ کہہ کر آپؑ نے ایک مٹھی کنکریوں کی بھری تو دیکھا کہ وہ لعل و جواہرات بن گئے تھے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ بہترین قسم کے جواہر ہیں۔ پھر فرمایا: ہم جو چاہیں حاصل کرلیں لیکن ہم اس دنیا سے کچھ نہیں چاہتے پھر انہیں پھینک دیا تو جس طرح پہلے تھیں اسی طرح کنکریاں ہو گئیں۔

حدیث ④ حدثنا علی بن إبراهیم الجعفری عن أبی العباس عن محمد بن سلیمان الحذاء البصری عن رجل عن الحسن بن أبی الحسن البصری قال لما فتح أمیر المؤمنین ع البصرة قال من یدلنا علی دار ربیع بن حكم فقال له الحسن بن أبی الحسن أنا یا أمیر المؤمنین ع قال و كنت یومئذ غلاما قد أیفع قال فدخل منزله و الحدیث طویل ثم خرج و تبعه الناس فلما أجاز إلی الجبانة و اكتنفه الناس فخط بسوطه خطة فأخرج دینارا ثم خط خطة

أخرى فأخرج دينارا حتى أخرج ثلاثين دينارا فقلبها في يده حتى أبصره الناس ثم ردها و غرسها بإبهامه ثم قال ليأتك بعدي محسن أو مسيء ثم ركب بغلة رسول الله و انصرف إلى منزله و أخذنا العلامة في الموضع فحفرنا حتى بلغنا الرشح فلم نصب شيئا فقيل للحسن يا أبا سعيد ما ترى ذلك من أمير المؤمنين فقال أما أنا فلا أدري أن كنوز الأرض تسير إلا بمثله.

محمد بن سلیمان الحزاء بصری سے روایت ہے کہ جب امیر المومنینؑ نے بصرہ فتح کیا تو فرمایا: ہمیں ربیع بن حکیم کا گھر کون بتائے گا تو حسن بن ابوالحسن بصری نے کہا: اے امیر المومنینؑ میں بتاؤں گا۔ وہ کہتا ہے میں اس وقت پورا جوان تھا پس آپؑ اس کے گھر گئے۔ حدیث طویل ہے جس میں ہے پھر آپؑ نکلے اور لوگ آپؑ کے پیچھے چل پڑے جب جبانہ گئے اور لوگوں نے آپؑ کو گھیر لیا تو آپؑ نے اپنے کوڑے سے زمین کو کھرچا تو اندر سے ایک دینار نکال لیا پھر کھرچا تو ایک اور نکال لیا پھر تیسرا بھی نکال لیا اس کے بعد آپؑ انہیں اپنے ہاتھوں میں الٹ پلٹ کرنے لگے یہاں تک کہ تمام لوگوں نے انہیں دیکھ لیا پھر انہیں زمین میں لوٹا دیا اور اپنے انگوٹھے کے ساتھ انہیں زمین میں گاڑ دیا پھر فرمایا: میرے بعد ایک نیک اور ایک بدکار آدمی آئے گا۔ پھر آپؑ نبیؐ کی خچر پر بیٹھے اور گھر واپس آ گئے۔ پس ہم نے وہ علامت یاد رکھی تھی تو اس جگہ کو کھودا یہاں تک کہ گھٹنوں تک کھودا مگر کچھ نہ ملا۔ حسن کو کہا گیا کہ اے ابوسعید! تم امیر المومنینؑ کی اس کرامت کا کیا مطلب لیتے ہو؟۔ اس نے کہا: میں تو نہیں جانتا کہ زمین کے خزانے کوئی چھپا سکتا ہو مگر ان جیسا آدمی۔

حدیث ۵ حدثنا الحسن بن أحمد بن محمد بن سلمة عن محمد بن المثنى عن أبيه عن عثمان بن زيد عن جابر عن أبي جعفر ع قال دخلت عليه فشكوت إليه الحاجة قال فقال يا جابر ما عندنا درهم فلم ألبث أن دخل

عليه الكميت فقال له جعلت فداك إن رأيت أن تأذن لي حتى أنشدك قصيدة قال فقال أنشد فأنشده قصيدة فقال يا غلام أخرج من ذلك البيت بدرة فادفعها إلى الكميت قال فقال له جعلت فداك إن رأيت أن تأذن لي أنشدك قصيدة أخرى قال أنشد فأنشده أخرى قال يا غلام أخرج من ذلك البيت بدرة فادفعها إلى الكميت قال فأخرج بدرة فدفعها إليه قال فقال له جعلت فداك إن رأيت أن تأذن لي أنشدك ثالثة قال له أنشد فقال يا غلام أخرج من ذلك البيت بدرة فادفعها إليه قال فأخرج بدرة فدفعها إليه فقال الكميت جعلت فداك و الله ما أحبكم لغرض الدنيا و ما أردت بذلك إلا صلة رسول الله ص و ما أوجب الله على من الحق قال فدعا له أبو جعفر ع ثم قال يا غلام ردها مكانها قال فوجدت في نفسي و قلت قال ليس عندي درهم و أمر للكميت بثلاثين ألف درهم قال فقام الكميت و خرج قلت له جعلت فداك قلت ليس عندي دراهم و أمرت للكميت بثلاثين ألف درهم فقال لي يا جابر قم و ادخل البيت قال فقمت و دخلت البيت فلم أجد منه شيئا فخرجت إليه فقال لي يا جابر ما سترنا عنكم أكثر مما أظهرنا لكم فقام فأخذ بيدي و أدخلني البيت ثم قال و ضرب برجله الأرض فإذا شبيه بعنق البعير قد خرجت من ذهب ثم قال لي يا جابر انظر إلى هذا و لا تخبر به أحدا إلا من تثق به من إخوانك إن الله قدرنا على ما نريد و لو شئنا أن نسوق الأرض بأزمتها لسقناها.

جابر سے روایت ہے کہ میں امام ابوجعفرؑ کے پاس گیا تو میں نے آپؑ کے پاس اپنی ضرورت مندی

کی شکایت کی تو آپؑ نے فرمایا: جابر! ہمارے پاس تو ایک درہم بھی نہیں۔ (جابر کہتے ہیں) ابھی کچھ دیر نہ گزری تھی کہ آپؑ کے پاس کمیت آیا اور کہنے لگا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں اگر آپؑ اجازت دیں تو میں آپؑ کو ایک قصیدہ سنا دوں۔ آپؑ نے فرمایا: سناؤ تو اس نے ایک قصیدہ سنایا۔ فرمایا: اے غلام اس کمرے سے ایک تھیلہ نقود اٹھا کر کمیت کو دیدو تو اس نے نکال کر اسے دیدیا۔ اس نے کہا: میں قربان جاؤں اگر اجازت دیں تو ایک اور قصیدہ بھی سنا دوں۔ آپؑ نے فرمایا: سنا دو اس نے سنا دیا تو آپؑ نے غلام کو دوسری تھیلی دینے کا حکم دیا۔ اس نے دیدی۔ اس نے کہا: میں قربان جاؤں اگر اجازت ہو تو ایک اور تیسرا قصیدہ بھی سنا دوں۔ آپؑ نے فرمایا: سنا دو، اس نے سنا دیا تو آپؑ نے غلام سے فرمای: اے غلام اس کمرے سے ایک اور تھیلی نکال کر اس کو دیدو، اس نے تیسرا تھیلا بھی پکڑا دیا۔ اس نے کہا: میں قربان جاؤں میں نے یہ تعریفات کسی دنیاوی غرض سے نہیں کیں بلکہ میں نے صرف رسول اللہؐ سے صلہ کے طور پر کیا ہے، جو کچھ اللہ نے مجھ پر آپؑ کا حق واجب کیا ہے اس نیت سے میں نے یہ نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ امام ابوجعفرؑ نے آدمی کو بلایا اور فرمایا: انہیں ان کی پہلی جگہ پر رکھ دو۔ (جابر کہتے ہیں) میرے دل میں کچھ ناراضگی آئی کہ مجھے کہتے ہیں میرے پاس درہم نہیں اور کمیت کو دس دس ہزار درہم کی تین تھیلیاں دیدیں۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! اٹھو اور اندر جاؤ، میں اٹھا اور اندر گیا تو وہاں کچھ نہ پایا، میں امامؑ کی طرف آیا تو مجھ سے فرمایا: اے جابر! ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ ہم نے تم سے بالکل نہیں چھپایا۔ پس آپؑ اٹھے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے گھر میں داخل کیا اور اپنا پاؤں زمین پر مارا تو اچانک اونٹ کی گردن کے مشابہ سونا نکل آیا پھر فرمایا: اے جابر! اسے دیکھو مگر کسی کو بتانا نہیں ہاں اپنے بھائیوں سے جس پر اعتماد ہو اسے بتا سکتے ہو، اللہ نے ہمیں طاقت دی ہے کہ ہم جو چاہیں وہ کر سکتے ہیں اگر ہم زمین کو باگیں پکڑ کر چلانا چاہیں تو چلا سکتے ہیں۔

باب نمبر ﴿۳﴾

ائمہؑ کے پاس اللہ تعالیٰ کے اسرار ہیں وہ ایک دوسرے کو پہنچاتے ہیں اور اللہ کے امین ہوتے ہیں

حدیث ① حدثنا محمد بن أحمد عمن رواه عن عبد الصمد بن بشير عن أبي الجارود عن أبي جعفر ع قال إن رسول الله ص دعا عليا ع في المرض الذي توفي فيه فقال يا علي ادن مني حتى أسر إليك ما أسر الله إلي و أئتمنك على ما ائتمنني الله عليه ففعل ذلك رسول الله ص بعلي ع و فعله علي بالحسن ع و فعله الحسن ع بالحسين ع و فعله الحسين ع بأبي و فعله أبي بي صلوات الله عليهم أجمعين.

ابوالجارود سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے اپنی اس بیماری میں جس میں وہ شہید ہوئے علیؑ کو بلایا اور فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ تا کہ تم سے وہ پوشیدہ باتیں کروں جو اللہ نے مجھ سے پوشیدہ طور پر فرمائیں اور اس نے تجھے ان چیزوں پر امین بنایا ہے جن پر مجھ کو امین بنایا تھا۔ اس طرح باتیں نبیؐ نے علیؑ سے کیں پھر انہوں نے حسنؑ سے کیں پھر حسنؑ نے حسینؑ سے کیں پھر حسینؑ نے میرے والد گرامیؑ سے اور میرے والد گرامیؑ نے مجھ سے وہی باتیں کیں۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن موسى عن يعقوب بن يزيد عمن رواه عن عبد الصمد بن بشير عن أبي الجارود عن أبي جعفر ع قال إن رسول الله ص دعا

علیا ع فی المرض الذی مات وذکر مثله.

ابوالجارود سے انہوں نے ابوجعفرؑ سے آپؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ اپنی اس بیماری میں جس میں شہید ہوئے تھے علیؑ کو بلایا اور اسی روایت کی طرح ذکر کیا۔

حدیث ③ حدثنا عبد الله بن محمد عن معمر بن خلاد عن أبي الحسن الرضا ع قال سمعته يقول أسر الله سره إلى جبرئيل و أسر جبرئيل إلى محمد ص و أسر محمد ص إلى من شاء الله.

ہمیں عبداللہ بن محمد نے معمر بن خلاد سے حدیث بیان کی انہوں نے امام ابوالحسن الرضاؑ سے آپؑ نے فرمایا: اللہ نے پوشیدہ بات جبرائیل سے کی انہوں نے محمدؐ سے انہوں نے یکے بعد دیگر جس سے اللہ نے چاہا کی۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن علي عن أبي بصير قال سمعت أبا جعفر ع يقول أسر الله سره إلى جبرئيل و أسره جبرئيل إلى محمد ص و أسره محمد ص إلى علي و أسره علي ع إلى من شاء واحدا بعد واحد.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پوشیدہ بات جبرائیل سے کی جبرائیل نے وہ بات محمدؐ سے کی انہوں نے وہ بات علیؑ سے کی اور علیؑ نے وہ بات جس سے چاہی یکے بعد دیگرے کردی۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن أبي عمير عن عبد الصمد بن بشير عن أبي الجارود عن أبي جعفر ع قال إن رسول الله ص دعا عليا ع في

المرض الذی توفی فیه فقال یا علی ادن منی حتی أسر إلیك ما أسر الله إلی و أئتمنك علی ما ائتمننی الله علیه ففعل ذلك رسول الله ص بعلی ع و فعله علی ع بالحسن و فعله الحسن بالحسین و فعله الحسین بأبی و فعله أبی بی.

ابوالجارود سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ اپنی اس بیماری میں جس میں وہ شہید ہوئے علیؑ کو بلایا اور فرمایا: اے علیؑ! میرے قریب ہوجاؤ تا کہ میں تمہاری طرف ایک پوشیدہ بات کروں جو اللہ نے میری طرف کی ہے اور میں تمہیں امانت دار بناؤں اس چیز پر جس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے امانت دار بنایا ہے۔ پس یہ بات رسول اللہؐ نے علیؑ سے کی اور علیؑ نے یہ بات حسنؑ سے کی پھر یہ بات حسنؑ نے حسینؑ سے کی پھر یہ بات حسینؑ نے میرے والد گرامیؑ سے کی پھر میرے والد گرامیؑ نے یہ بات مجھ سے کی۔

حدیث ⑥ حدثنا بنان بن محمد عن معمر بن خلاد عن أبی الحسن ع قال لا یقدر العالم أن یخبر بما یعلم فإن سر الله أسره إلی جبرئیل و أسره جبرئیل إلی محمد ص و أسره محمد ص إلی من شاء الله.

ہمیں بنان بن محمد نے معمر بن خلاد سے حدیث بیان کی انہوں نے امام ابوالحسنؑ سے آپؑ نے فرمایا: عالم اپنے علم سے آگے نہیں بتا سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ کوئی پوشیدہ بات کرنا چاہتا ہے تو اسے جبرائیل کی طرف کرتا ہے پھر وہ محمدؐ کی طرف کرتے ہیں پھر وہ جس کی طرف چاہیں کرتے ہیں۔

باب نمبر ﴿۴﴾

تمام کام رسول اللہؐ کے سپرد کردینے کا بیان

حدیث ① حدثنا يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير عن إبراهيم بن عبد الحميد عن أبي أسامة عن أبي جعفر ع قال إن الله خلق محمدا ص عبدا فأدبه حتى إذا بلغ أربعين سنة أوحى إليه و فوض إليه الأشياء فقال ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.

ابواسامہ نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو بندہ پیدا کیا تو ان کو ادب سکھایا جب چالیس سال کو پہنچے تو آپؐ پر وحی نازل کی اور تمام چیزیں آپؐ کے سپرد کردیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ما اٰتاکم الرسول فخذوہ ومانھا کم عنہ وفانتھو۔ جو کچھ تمہیں رسول دیں وہ لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔

حدیث ② حدثنا محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن علي بن فضال عن ثعلبة عن زرارة أنه سمع أبا عبد الله ع و أبا جعفر ع يقولان إن الله فوض إلى نبيه ع أمر خلقه لينظر كيف طاعتهم ثم تلا هذه الآية وَ ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.

زرارہ امام ابوعبداللہؑ سے اور امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کا کام اپنے نبی کے حوالے کردیا تا کہ یہ دیکھے کہ وہ کس طرح فرمانبرداری کرتے ہیں پھر یہ آیت پڑھی۔ ما اٰتاکم الرسول فخذوہ ومانھا کم عنہ فانتھوا۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن البرقی عن فضالة عن ربعی عن القاسم بن محمد قال إن الله أدب نبيه فأحسن تأديبه فقال خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ فلما كان ذلك أنزل الله وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ وفوض إليه أمر دينه وقال ما آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فحرم الله الخمر بعينها وحرم رسول الله ص كل مسكر فأجاز الله ذلك وكان يضمن على الله الجنة فيجيز الله ذلك له وذكر الفرائض فلم يذكر الجد فأطعمه رسول الله ص سهما فأجاز الله ذلك ولم يفوض إلى أحد من الأنبياء غيره.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ امامؑ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی کو ادب سکھایا تو ان کو بہت اچھا ادب سکھایا پھر فرمایا۔ خذ العفو و امر بالمعرف واعرض عن ابی ھین۔ معافی اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔ جب یہ بات ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت نازل کی۔ وانك لعلى خلق عظيم۔ یعنی تم بڑے اخلاق پر ہو۔ جب اپنے دین کا معاملہ ان کے حوالے کر دیا تو فرمایا: ما اتاكم الرسول فخذوه ومانها كم عنه مانتهوا۔ جو چیز تمہیں رسول دیں وہ لے لو اور جس سے وہ روکیں اسے رک جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کیا اور رسول اللہؐ نے ہر مکروہ چیز حرام کردی اور اللہ تعالیٰ نے اسے جاری کر دیا۔ پس جب آپؐ اللہ پر جنت کی ضمانت دے دیتے تھے تو اللہ اس کو جائز کر دیتا۔ اور جب فرائض کا ذکر کیا تو دادا کا ذکر نہ کیا۔ آپؐ نے کھانے کے طور پر اسے حصہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے جائز اور نافذ کر دیا اور آپؐ کے علاوہ اور کسی نبی کے حوالے یہ کام نہیں کیا۔

حدیث ④ حدثنا الحجال عن الحسن بن الحسين اللؤلؤی عن ابن

سنان عن إسحاق بن عمار عن أبي عبد الله ع قال إن الله أدب نبيه على أدبه فلما انتهى به إلى ما أراد قال له إِنَّكَ لَعَلى خُلُقٍ عَظِيمٍ ففوض إليه دينه فقال ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وإن الله فرض في القرآن ولم يقسم للجد شيئا وإن رسول الله ص أطعمه السدس فأجاز الله له وإن الله حرم الخمر بعينها وحرم رسول الله ص كل مسكر فأجاز الله له ذلك وذلك قول الله هذا عَطاؤُنا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسابٍ.

اسحٰق بن عمار نے روایت کی ہے کہ امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا: اللہ نے اپنے ادب پر اپنے نبی کو ادب سکھایا جب اس کے ارادے کے مطابق ادب مکمل ہو گیا تو فرمایا: انک لعلی خلق عظیم۔ آپؐ بڑے خلق پر ہیں۔ اور اللہ نے آپؐ کی طرف اپنے دین کا کام سپرد کر دیا تو فرمایا: ما اتا کم الرسول فخذوہ وما نہا کم عند فانتھوا۔ اور اللہ نے کچھ فرائض مقرر فرمائے اور دادا کو کچھ نہ دیا تو رسول اللہؐ نے اس کو چھٹا حصہ کھانے کے لیے دے دیا تو اللہ نے اسے جائز کر دیا۔ اور نبیؐ نے شراب کو مخصوص طور پر حرام کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو جاری کر دیا اور اللہ کے اس فرمان کا یہی مفہوم ہے۔ ھذا عطاء نافا منن او امسک بغیر حساب۔ یہ ہمارا عطیہ ہے تو احسان کریں یا روک رکھو اس کا کوئی حساب نہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن عيسى عن أبي عبد الله المؤمن عن إسحاق بن عمار عن أبي عبد الله ع قال إن الله أدب نبيه حتى إذا أقامه على ما أراد قال له وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجاهِلِينَ فلما فعل ذلك له رسول الله ص زكاه الله فقال إِنَّكَ لَعَلى خُلُقٍ عَظِيمٍ فلما زكاه فوض إليه دينه فقال ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فحرم الله الخمر وحرم رسول الله ص

کل مسکر فأجاز الله ذلك كله وإن الله أنزل الصلاة وإن رسول الله ص وقت أوقاتها فأجاز الله ذلك له.

اسحٰق بن عمار نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت بیان کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ نے اپنے نبی کو ادب سکھایا جب اپنے ارادے پر قائم کر دیا تو فرمایا۔خذ العفو وامر بالعرف و اعرض عن الجاهلین۔ جب یہ کام ہوگیا تو آپؐ کو یہ تزکیہ دیا: انك لعلی خلق عظیم۔ آپ بڑے خلق پر ہیں۔ جب زکی کر دیا تو دین کا کام آپؐ کے حوالے کر دیا۔ چنانچہ فرمایا۔ وما اتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا۔ اللہ نے شراب معین طور پر حرام کی ہے لیکن رسول اللہؐ نے ہر مسکر (نشہ آمیز چیز) کو حرام قرار دیا اللہ تعالیٰ نے اس کی تائید فرمائی اور اللہ نے نماز کو نازل فرمایا اور رسول اللہؐ نے اس کے اوقات مقرر کر دیئے تو اللہ نے اس کو نافذ کر دیا۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن الحسن عن جعفر بن بشير عن ابن بكير عن زرارة قال سألت أبا جعفر ع عن أشياء من الصلاة والديات والفرائض وأشياء من أشباه هذا فقال إن الله فوض إلى نبيه ص.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے نماز، الدیات، فرائض، وراثت کے احکام اور دیگر چیزوں کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اللہ نے یہ کام اپنے نبی کے حوالے کر دیئے۔

حدیث ⑦ حدثنا أحمد بن محمد عن عبد الله بن محمد الحجال عن ثعلبة عن زرارة قال سمعت أبا جعفر و أبا عبد الله ع يقول إن الله فوض إلى نبيه أمر خلقه لينظر كيف طاعتهم ثم تلى هذه الآية مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ اور امام ابوعبداللہؑ سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ بے شک

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کا معاملہ اپنے نبیؐ کے حوالے کر دیا تا کہ ان کی اطاعت کی جائے پھر یہ آیت پڑھی۔ وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہا کم عنہ فانتھو۔

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن علي بن فضال عن عبد الله بن بكير عن زرارة عن حمران قال سألت أبا جعفر ع عن أشياء من الصلاة و الديات و الفرائض و أشياء من أشباه هذا فقال إن الله فوض إلى نبيه ص.

حمران سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے نماز، الدیات، فرائض اور ان جیسی چیزوں کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کا کام اپنے نبی کے سپرد کر دیا۔

حدیث ⑨ حدثنا بعض أصحابه عن محمد بن الحسن عن علي بن النعمان عن ابن مسكان عن إسماعيل بن عبد العزيز قال قال لي جعفر بن محمد إن رسول الله ص كان يفوض إليه إن الله تبارك و تعالى فوض إلى سليمان ملكه فقال هذا عَطاؤُنا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِساب و إن الله فوض إلى محمد نبيه فقال ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فقال رجل إنما كان رسول الله ص مفوضا إليه في الزرع و الضرع فلوى جعفر ع عنه عنقه مغضبا فقال في كل شيء و الله في كل شيء.

اسماعیل بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ مجھے امام جعفر بن محمدؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ کی طرف امور سپرد کئے ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ نے سلیمانؑ کی طرف اپنی حکومت سپرد کر رکھی تھی چنانچہ فرمایا۔ وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہا کم عنہ فانتھوا۔ ایک آدمی نے کہا: نبیؐ کے سپرد کھیتی اور دودھ کے معاملات تھے تو جعفرؑ نے ناراض ہو کر اس کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیا اور فرمایا: ہر چیز کے

اللہ کی قسم ہر چیز کے معاملات آپ کے سپرد تھے۔

حدیث ⑩ حدثنا أحمد بن محمد عن الحجال عن ثعلبة عن زرارة عن أبي جعفر و أبي عبد الله ع قال سمعته يقول إن الله فوض إلى نبيه أمر خلقه لينظر كيف طاعتهم ثم تلا هذه الآية وَما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.

زرارہ نے امام ابوجعفرؑ اور امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کا کام اپنے نبی کے سپرد کر دیا تا کہ آپؐ کی طاعت دیکھے پھر یہ آیت پڑھی: وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہا کم عنہ فانتھوا۔

حدیث ⑪ حدثنا محمد بن عيسى عن النضر بن سويد عن عبد الله بن سليمان عمن رواه عن عبد الله سليمان عن أبي جعفر ع قال إن الله أدب محمدا ص تأديبا ففوض إليه الأمر و قال ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا و كان مما أمره الله في كتابه فرائض الصلب و فرض رسول الله ص للجد فأجاز الله ذلك له.

عبداللہ بن سلیمان سے حدیث روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو ادب سکھایا اور اچھی طرح ادب سکھایا پھر معاملہ آپؐ کے سپرد کر دیا اور فرمایا: وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہا کم عنہ فانتھوا۔

حدیث ⑫ حدثنا يعقوب بن يزيد و محمد بن عيسى عن زياد القندي عن محمد بن عمارة عن فضيل بن يسار قال سألته كيف كان يصنع أمير

المؤمنین بشارب الخمر قال کان یحده قلت فإن کان عاد قال یحده ثلاث مرات فإن عاد کان یقتله قلت کیف کان یصنع بشارب المسکر قال مثل ذلك قلت فمن شرب شربة مسکر کمن شرب شربة خمر قال سواء فاستعظمت ذلك فقال لی یا فضیل لا تستعظم ذلك فإن الله إنما بعث محمدا رحمة للعالمین و الله أدب نبیه فأحسن تأدیبه فلما ائتدب فوض إلیه فحرم الله الخمر و حرم رسول الله ص کل مسکر فأجاز الله ذلك له و حرم الله مکة و حرم رسول الله ص المدینة فأجاز الله کله له و فرض الله الفرائض من الصلب فأطعم رسول الله ص الجد فأجاز ذلك کله له ثم قال له یا فضیل حرف وما حرف مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ.

فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امامؑ سے پوچھا: امیر المومنینؑ شراب پینے والے کے ساتھ کیا سلوک کرتے تھے؟ آپؑ نے فرمایا: اس کو حد لگاتے تھے۔ میں نے کہا: اگر پھر پیئے؟۔آپؑ نے فرمایا: پھر بھی حد لگاتے تھے۔ میں نے کہا: اگر وہ پھر پیتا؟۔آپؑ نے فرمایا: تین دفعہ حد لگاتے اگر پھر بھی وہ شراب پیتا تو اس کو قتل کر دیتے۔ میں نے کہا: نشہ آور چیز کے پینے والے سے کیا سلوک کرتے؟۔فرمایا: جیسا سلوک وہ شراب پینے والے کے ساتھ کرتے۔ میں نے کہا: پھر جو شخص مسکر (نشہ آمیز چیز) پیئے وہ بھی شراب پینے والے کے برابر ہوا؟۔آپؑ نے فرمایا: ہاں! دونوں برابر ہیں۔ میں نے اسے عظیم سمجھا تو آپؑ نے فرمایا: فضیل اسے تم عظیم نہ سمجھو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو رحمتہ اللعالمین بنا کر بھیجا ہے اور اللہ نے اپنے نبی کو اچھی طرح ادب سکھایا جب وہ ادب سیکھ گئے تو معاملات آپؐ کے سپرد کئے۔ اللہ نے شراب منع کی اور نبیؐ نے ہر مسکر کو حرام قرار دے دیا تو اللہ نے اس چیز کو جائز کر دیا اور اللہ نے مکہ حرم بنایا اور رسول اللہؐ نے مدینہ کو حرم بنا دیا تو اللہ نے ان

سب کو جائز کر دیا اور اللہ نے صلبی فرائض کے حصے مقرر کئے اور نبیؐ نے دادا کو بھی کچھ کھانے کے لیے دے دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو جائز کر دیا۔ پھر فرمایا: اے فضیل! یہ ایک حرف ہے اور صرف ایک حرف نہیں: من یطع الرسول فقد اطاع اللہ: جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

حدیث ⑭ حدثنا يعقوب بن يزيد عن زياد القندي عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله ع قال قلت له كيف كان يصنع أمير المؤمنين ع بشارب الخمر قال كان يحده قلت فإن عاد قال يحده ثلاث مرات فإن عاد كان يقتله قلت فمن شرب الخمر كما شرب المسكر قال سواء فاستعظمت ذلك فقال لا تستعظم ذلك إن الله لما أدب نبيه انتدب ففوض إليه و إن الله حرم مكة وإن رسول الله حرم المدينة فأجاز الله له ذلك وإن الله حرم الخمر وإن رسول الله حرم المسكر فأجاز الله ذلك كله وإن الله فرض الفرائض من الصلب وإن رسول الله ص يطعم الجد فأجاز الله ذلك له ثم قال حرف و ما حرف مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطاعَ اللهَ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ امیر المومنینؑ شراب پینے والے کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے؟۔ آپؑ نے فرمایا: اسے حد لگایا کرتے تھے۔ میں نے کہا: اگر وہ پھر پیئے؟۔ آپؑ نے فرمایا: پھر حد لگاتے۔ میں نے کہا: اگر پھر پیئے؟۔ انہوں نے کہا: تین دفعہ تو حد لگاتے اگر چوتھی دفعہ پیتا تو اسے قتل کر دیتے۔ میں نے کہا نشہ آور چیز پینے سے اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے؟۔ آپؑ نے فرمایا: اس سے حد لگاتے۔ میں نے کہا: اگر پھر پیئے تو؟۔ آپؑ نے فرمایا: حد لگاتے۔ میں نے کہا: اگر پھر پیئے تو؟۔ آپؑ نے فرمایا: حد لگاتے۔ میں نے کہا: پھر پیئے؟۔ آپؑ

نے فرمایا: قتل کرتے تھے۔ میں نے کہا: پھر شراب پینے والا اور نشہ آور چیز والا دونوں برابر ہوئے؟۔ آپؑ نے فرمایا: دونوں برابر ہیں۔ میں نے اس بات کو عظیم خیال کیا تو آپؑ نے فرمایا: اسے عظیم نہ سمجھو اللہ نے اپنے نبی کو جب ادب سکھایا تو اچھی طرح ادب سکھایا پھر تمام کام ان کے سپرد کر دیئے اور اللہ نے مکہ حرم کیا اور رسول اللہؐ نے مدینہ کو حرم قرار دیا اور رسول اللہؐ نے کل مسکر کو حرام قرار دیا تو اللہ نے اس کو جائز قرار دے دیا اور اللہ نے کچھ صلبی فرائض مقرر کئے تو رسول اللہؐ نے دادا کا حصہ بھی مقرر فرمایا اور یہ ایک حرف ہے مگر صرف حرف نہیں اور اللہ نے فرمایا: جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

حدیث ⑭ حدثنا أحمد بن محمد عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن حماد بن عثمان عن زرارة عن أبي جعفر ع قال وضع رسول الله ص دية العين و دية النفس و دية الأنف و حرم النبيذ و كل مسكر فقال له رجل فوضع هذا رسول الله ص من غير أن يكون جاء فيه شيء قال نعم ليعلم من يطع الرسول و من يعصيه.

زرارہ سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے آنکھ کی دیت، نفس کی دیت اور ناک کی دیت مقرر کی اور نبیذ اور ہر مسکر کو حرام کیا۔ کسی نے کہا: کیا نبیؐ نے یہ احکامات کسی حکم کے بغیر مامور فرمائے؟۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں تا کہ معلوم ہو جائے من يطع الرسول فقد اطاع الله۔ جس نے رسول کی اطاعت گویا کہ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

حدیث ⑮ حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن إسماعيل عن محمد بن عذافر عن عبد الله بن سنان عن بعض أصحابنا عن أبي جعفر ع قال إن الله تبارك و تعالى أدب محمدا ص فلما تأدب فوض إليه فقال تبارك و تعالى ما

آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فقال مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطاعَ اللهَ فكان فيما فرض في القرآن فرائض الصلب و فرض رسول الله ص فرائض الجد فأجاز الله ذلك له و أنزل الله في القرآن تحريم الخمر بعينها فحرم رسول الله ص تحريم المسكر فأجاز الله له ذلك في أشياء كثيرة فما حرم رسول الله ص فهو بمنزلة ما حرم الله.

عبداللہ بن سنان نے ہمارے کسی ساتھی سے انہوں نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے محمدؐ کو ادب سکھایا جب وہ ادب سیکھ گئے تو معاملات ان کے سپرد کر دیئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتھو۔ اور فرمایا: من یطع الرسول فقد نہاکم عنہ فانتھو۔ پس اللہ نے جو فرائض قرآن میں بیان کئے وہ صلبی فرائض تھے نبیؐ نے دادا کو بھی حصہ دیا جس کو اللہ نے جائز قرار دے دیا اور اللہ نے قرآن میں شراب کو بعینہ حرام کیا مگر رسول اللہؐ نے ہر نشہ آور چیز کو حرام قرار دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تائید فرمائی۔ پس جو رسول اللہؐ نے حرام کیا وہ اللہ کے نزدیک بھی حرام ہے۔

حدیث ﴿۱۹﴾ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن علي بن النعمان عن ابن مسكان عن المعلى بن خنيس عن أبي عبد الله ع قال ما أعطى الله نبيا شيئا إلا و قد أعطاه محمدا ص قال لسليمان بن داود ع فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسابٍ و قال لمحمد ص ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.

معلی بن خنیس نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو چیز کسی نبی کو عطا فرمائی وہ اللہ نے محمدؐ کو بھی عطا فرمائی اور سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فامنن او امسك بغیر

حساب احسان کر یا روک دو یہ بغیر حساب کے ہے۔اور محمدؐ کو فرمایا: ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتھو۔

حدیث ⑰ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن عمرو بن عثمان عن محمد بن عذافر عن رجل من إخواننا عن محمد بن علي ع قال إن الله تبارك و تعالى أدب محمدا ص فلما تأدب فوض إليه الأمر فقال تبارك و تعالى مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فقال مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ فكان فيما فرض الله في القرآن فرائض الصلب و فرض رسول الله ص فرائض الجد فأجاز الله ذلك و أنزل الله له في القرآن تحريم الخمر بعينها و حرم رسول الله ص كل مسكر فأجاز الله ذلك له و أشياء كثيرة و كل ما حرم رسول الله ص فهو بمنزلة ما حرم الله.

امام محمد بن علیؑ سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو ادب سکھایا جب وہ ادب سیکھ گئے تو معاملہ ان کے سپرد کیا چنانچہ فرمایا: ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتھو۔ اور فرمایا: ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ پس جو اللہ نے فرائض مقرر کئے ان میں فرائض صلبی بھی ہیں۔اور نبیؐ نے دادا کی وراثت مقرر کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے جائز قرار دے دیا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں صرف شراب کو حرام کیا اور رسول اللہؐ نے ہر نشہ آور چیز کو حرام کیا تو وہ اللہ کے حرام کئے ہوئے کی طرح ہے۔

حدیث ⑱ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران عن يونس عن إبراهيم بن عبد الحميد عن أبي بصير قال سألت أبا عبد الله ع عن قوله إن الله فوض الأمر إلى محمد ص فقال مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ مَا نَهَاكُمْ

عَنْهُ فَانْتَهُوا أ قال إن الله خلق محمدا ص طاهرا ثم أدبه حتى قومه على ما أراد ثم فوض إليه الأمر فقال ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فحرم الله الخمر بعينها و حرم رسول الله ص المسكر من كل شراب و فرض الله فرائض الصلب و أعطى رسول الله ص الجد فأجاز الله له ذلك و أشياء ذكرها من هذا الباب.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے آپؑ کے اس قول کے متعلق پوچھا: اللہ تعالیٰ نے تمام معاملہ محمدؐ کے حوالے کر دیا، اس کا کیا مفہوم ہے تو آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھا کم عنه فانتھو۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو پیدا فرمایا تو آپؐ پاک صاف تھے پھر انہیں ادب سکھایا جب وہ اس کے ارادے کے مطابق ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے امر کو ان کے سپرد کر دیا۔ ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھا کم عنه فانتھو۔ تو اللہ تعالیٰ نے شراب کو مخصوص طور پر حرام کیا اور رسول اللہؐ نے ہر نشہ آور چیز کو حرام کیا اور اللہ نے صلبی فرائض مقرر فرمائے اور رسول اللہؐ نے دادا کی وراثت مقرر کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے جائز قرار دے دیا اور کئی اور چیزیں جو اس باب میں ذکر کی گئیں۔

باب نمبر (۵)

اللہ نے جو رسول اللہؐ کے سپرد کیا وہی آئمہؑ کے سپرد کیا

حدیث ① حدثنا يعقوب بن يزيد عن أحمد بن الحسن بن زياد عن محمد بن الحسن الميثمي عن أبيه عن أبي عبد الله قال سمعته يقول إن الله أدب رسوله ص حتى قومه على ما أراد ثم فوض إليه فقال ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فما فوض الله إلى رسوله فقد فوضه إلينا.

محمد بن الحسن المیثمی اپنے والد سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ الصادق سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ نے محمدؐ کو ادب سکھایا اور جس کا ارادہ کیا اس پر مضبوط کیا پھر امور کو انکے سپرد فرمایا اور فرمایا: آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (کہ جو تمہیں رسولؐ دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے باز آجاؤ) پس جو اللہ نے اپنے رسولؐ کے سپرد کیا بیشک اسے ہمارے سپرد بھی کیا۔

حدیث ② حدثنا حدثنا أحمد بن محمد عن أبيه عن عبد الله بن المغيرة عن عبد الله بن سنان عن موسى بن أشيم قال دخلت على أبي عبد الله فسألته عن مسألة فأجابني فبينا أنا جالس إذ جاءه رجل فسأله عنها بعينها فأجابه بخلاف ما أجابني ثم جاء آخر فسأله عنها بعينها فأجابه بخلاف ما أجابني و أجاب صاحبي ففزعت من ذلك وعظم علي فلما خرج القوم نظر إلي فقال يا ابن أشيم كأنك جزعت قلت جعلني الله فداك إنما جزعت من ثلاث

أقاويل في مسألة واحدة فقال يا ابن أشيم إن الله فوض إلى داود ع أمر ملكه فقال هذا عَطاؤُنا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِساب و فوض إلى محمد ص أمر دينه فقال ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فإن الله تبارك و تعالى فوض إلى الأئمة منا و إلينا ما فوض إلى محمد ص فلا تجزع.

موسیٰ بن اشیم سے روایت ہے کہ میں امام ابوعبداللہ الصادقؑ کے پاس گیا اور آپؑ سے ایک مسئلہ کے بارے میں پوچھا انہوں نے مجھے جواب دیا میں ابھی بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اور سائل آیا اور بعینہ اس مسئلے کے بارے میں پوچھا اور آپؑ نے اسے مجھے دیئے گئے جواب کے برعکس جواب دیا پھر ایک اور سائل آ گیا اور اسی مسئلہ کے بارے میں پوچھا آپؑ نے اسے بھی مختلف جواب دیا تو میں گھبرا گیا اور بہت پریشان ہوا جب لوگ چلے گئے تو آپؑ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے ابن اشیم! تم گھبرا کیوں گئے ہو؟۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان میں ایک مسئلے کے بارے میں تین اقوال سے گھبرا گیا ہوں۔ فرمایا: اے فرزند اشیم! اللہ نے داؤدؑ کے بیٹے سلیمانؑ کے سپرد بادشاہت کی اور فرمایا (عَطاؤُنا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِساب) اور جب محمدؐ کے سپرد امور کئے تو فرمایا (ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم آئمہؑ کے سپرد بھی وہی کیا جو محمدؐ کے سپرد کیا پس تم مت گھبراؤ۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن بعض أصحابنا عن سيف بن عميرة عن أبي حمزة الثمالي قال سمعت أبا جعفر ع يقول من أحللنا له شيئا أصابه من أعمال الظالمين فهو له حلال لأن الأئمة منا مفوض إليهم فما أحلوا فهو حلال و ما حرموا فهو حرام.

ابوحمزہ الثمالی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ کو فرماتے سنا کہ ہم آئمہؑ کے سپرد حلال وحرام کیا

گیا پس جو ہمارے آئمہؑ حلال کریں وہ حلال اور جو حرام کریں وہ حرام ہے۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن موسى عن علي بن إسماعيل عن صفوان عن عاصم بن حميد عن أبي إسحاق عن أبي عبد الله ع فسمعته يقول إن الله أدب نبيه على محبته فقال إِنَّكَ لَعَلى خُلُقٍ عَظِيمٍ قال ثم فوض إليه فقال ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا و قال من يطع الرسول ص فقد أطاع الله قال ثم قال و إن نبي الله فوض إلى علي ع و ائتمنه فسلمتم و جحد الناس و الله لحسبكم أن تقولوا إذا قلنا و تصمتوا إذا صمتنا و نحن فيما بينكم و بين الله فما جعل الله لأحد من خير في خلاف أمرنا.

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ میں امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کے پاس گیا اور انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ نے اپنے نبیؐ کو اپنی محبت پر ادب سکھایا اور فرمایا کہ (بیشک آپؐ اخلاق کی بلندی پر ہیں) پھر انہیں تمام امور سونپ کر فرمایا (جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی) پھر فرمایا: بیشک اللہ کے نبیؐ نے تمام امور کو علیؑ کے سپرد کیا اور انہیں امین بنایا پس تم نے ہم سے کھینچا تانی کی اور تمہیں اللہ ہی کافی ہے کہ جب ہم کہیں تو تم بھی کہو اور جب ہم خاموش ہوں تو تم بھی خاموش رہو پس تمہارے اور اللہ کے درمیان ہم ہیں اور جو ہمارے امر کے خلاف ہو اللہ نے اس کے لیے کوئی بھلائی نہیں رکھی۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن أبي نجران عن عاصم بن حميد عن أبي إسحاق النحوي قال سمعت أبا جعفر ع يقول إن الله أدب نبيه على محبته فقال إِنَّكَ لَعَلى خُلُقٍ عَظِيمٍ قال ثم فوض إليه فقال ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطاعَ اللَّهَ و إن رسول الله

ص فوض إلى علي و ائتمنه فسلمتم و جحد الناس و نحن فيما بينكم و بين الله ما جعل الله لأحد من خير في خلافه.

ابو اسحاق النحوی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو جعفرؑ کو فرماتے سنا کہ اللہ نے اپنے نبیؐ کی اپنی محبت پر تادیب فرمائی اور فرمایا (بیشک آپ بلند اخلاق پر فائز ہیں) فرمایا: پھر انہیں تمام امور سونپ کر فرمایا (جو تمہیں رسولؐ دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز آ جاؤ اور جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی) اور رسول اللہؐ نے تمام امور کو علیؑ کے سپرد کر دیا اور انہیں امین بنایا پس تم نے ہمیں چھوڑ دیا، تمہارے اور اللہ کے درمیان ہم ہیں پس اللہ نے ہمارے علاوہ تم میں کوئی بھلائی نہیں رکھی۔

حديث ⑥ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن الحسين عن أحمد بن الحسن عن محمد بن الحسن بن زياد عن أبيه عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول إن الله أدب رسوله حتى قومه على ما أراد ثم فوض إليه فقال ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فما فوض إلى رسول الله ص فوض إلينا.

محمد بن الحسن بن زیاد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے امام ابو عبد اللہؑ الصادق سے روایت کی ہے کہ میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک اللہ نے اپنے رسولؐ کی تادیب فرمائی یہاں تک کہ اپنے ارادے پر انہیں مضبوط فرمایا پھر انہیں تمام امور سونپ کر فرمایا (جو رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ) پس جو رسول اللہؐ کے سپرد فرمایا وہی ہمارے سپرد فرمایا۔

حديث ⑦ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن عبد الرحمن بن أبي نجران و الحسن بن علي بن فضال عن عاصم عن النحوي قال

سمعت أبا عبد الله ع يقول إن الله أدب نبيه على محبته فقال إِنَّكَ لَعَلى خُلُقٍ عَظِيمٍ ثم فوض إليه فقال ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا و قال من أطاع الرسول فقد أطاع الله ثم قال إن رسول الله ص فوض إلى علي بن أبي طالب ع و ائتمنه.

نحوی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہ الصادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک اللہ نے اپنی محبت پر اپنے نبیؐ کی تادیب فرمائی اور فرمایا: بیشک آپؐ اخلاق کی بلندی پر ہیں۔ پھر تمام امور ان کے سپرد فرمائے اور فرمایا (جو تمہیں رسول دیں وہ لے لو اور جس سے باز رکھیں رک جاؤ) اور فرمایا (جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی) پھر فرمایا: رسول اللہؐ نے علیؑ کو تمام امور سونپ دیئے اور انہیں امین بنایا۔

حدیث ⑧ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران عن يونس عن بكار بن أبي بكر عن موسى بن أشيم قال كنت عند أبي عبد الله ع فسأله رجل عن آية من كتاب الله فأخبره بها ثم دخل عليه رجل فسأله عن تلك الآية فأخبره بخلاف ما أخبره فدخلني من ذلك ما شاء الله حتى كاد قلبي يشرح بالسكاكين فقلت في نفسي تركت أبا قتادة بالشام لا يخطئ بالواو و شبهها و جئت إلى هذا يخطئ هذا الخطاء كله و دخل عليه آخر فسأله عن تلك الآية بعينها فأخبره بخلاف ما أخبرني و أخبر صاحبي فسكنت نفسي و علمت أن ذلك عنه تعمد قال ثم التفت إلي فقال يا ابن أشيم إن الله فوض إلى سليمان بن داود ع فقال هذا عَطاؤُنا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسابٍ و فوض إلى نبيه ص فقال ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فما فوض إلى

رسول الله ص فقد فوضه إلينا.

موسیٰ بن اشیم سے روایت ہے کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس تھا کہ ایک آدمی نے آپؑ سے اللہ کی کتاب میں سے ایک آیت کے بارے میں پوچھا آپؑ نے اسے بتایا پھران کے پاس ایک اور آدمی آیا اور اسی آیت کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے جو پہلے بتایا تھا اس کے برعکس بتایا پس اس بات سے جو اللہ نے چاہا میرے دل میں آیا میں نے اپنے دل میں کہا میں نے ابوقتادہ کو شام میں چھوڑ دیا جو کہ مشتبہ میں غلطی نہیں کرتا اور ان کے پاس چلا آیا جو غلطی کرتا ہے پس آپؑ کے پاس ایک اور آدمی آیا اور ان سے اسی آیت کے بارے میں پوچھا پس انہوں نے جو بات مجھے بتائی تھی اس کے برعکس بتائی اور اس کے بھی جو میرے ساتھی کو بتائی تھی پس میں اپنے دل میں خاموش رہا اور جان گیا کہ یہ جان بوجھ کر کر رہے ہیں پھر آپؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابن اشیم! اللہ نے سلیمان بن داؤد کے سپرد بادشاہی کی اور فرمایا (یہ ہماری عطا ہے پس چاہے تو احسان کر چاہے تو بغیر حساب پکڑ رکھ) اور اپنے نبیؐ کے سپرد امور کیے اور فرمایا (جو تمہیں رسولؐ دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے باز رہو) پس اللہ نے جو رسول اللہؐ کے سپرد کیا اسے ہمارے سپرد بھی کیا۔

حدیث ⑨ حدثنا أحمد بن محمد عن الحجال عن ثعلبة بن ميمون عن زكريا الزجاجي قال سمعت أبا جعفر ع يذكر أن عليا ع كان فيها ولي بمنزلة سليمان بن داود قال الله تعالى فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

زکریا الزجاجی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک علیؑ بہ منزلت سلیمان بن داؤدؑ ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ (چاہے تو احسان کر یا بغیر حساب تھامے رکھ)۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن خالد الطيالسي عن سيف بن عميرة عن

أبي بكر الحضرمي عن رفيد مولى ابن هبيرة قال أبو عبد الله ع إذا رأيت القائم أعطى رجلا مائة ألف و أعطى آخر درهما فلا يكبر في صدرك و في رواية أخرى فلا يكبر ذلك في صدرك فإن الأمر مفوض إليه.

رفید مولیٰ ابن ہبیرہ سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: جب تم ہمارے قائمؑ کو دیکھو کہ وہ ایک آدمی کو ایک لاکھ دیں اور دوسرے کو ایک درہم تو اپنے دل میں تکبر محسوس نہ کرنا کیوں کہ بیشک معاملہ انہی کے سپرد ہے۔

حدیث ⑪ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عيسى عن النضر بن سويد عن علي بن صامت عن أديم بن الحسن قال أديم سأله موسى بن أشيم يعني أبا عبد الله ع عن آية من كتاب الله فخبره بها فلم يبرح حتى دخل رجل فسأله عن تلك الآية بعينها فأخبره بخلاف ما أخبره قال ابن أشيم فدخلني من ذلك ما شاء الله حتى كنت كاد قلبي يشرح بالسكاكين و قلت تركت أبا قتادة بالشام لا يخطي في الحرف الواحد الواو و شبهها و جئت إلى من يخطي هذا الخطاء كله فبينا أنا كذلك إذ دخل عليه رجل آخر فسأله عن تلك الآية بعينها فأخبره بخلاف ما أخبرني و الذي سأله بعدي فتجلى عني و علمت أن ذلك تعمد منه فحدثت بشيء في نفسي فالتفت إلي أبو عبد الله ع فقال يا ابن أشيم لا تفعل كذا و كذا فحدثني عن الأمر الذي حدثت به نفسي ثم قال يا ابن أشيم إن الله فوض إلى سليمان بن داود ع فقال هذا عَطاؤُنا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسابٍ و فوض إلى نبيه فقال ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فما فوض إلى نبيه فقد فوض إلينا يا ابن أشيم من يرد الله

أن یهدیه یشرح صدره للإیمان و من یرد أن یضله یجعل صدره ضیقاً حرجاً أتدری ما الحرج قلت لا فقال بیده و ضم أصابعه كالشیء المصمت الذی لا یخرج منه شیء و لا یدخل فیه شیء

ادیم بن الحسن سے روایت ہے کہ موسیٰ بن اشیم نے امام ابوعبداللہؑ سے کتاب اللہ میں سے ایک آیت کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے اسے آگاہ کیا ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ ایک اور آدمی ان کے پاس آیا اور اسی آیت کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے پہلے معاملے کے برعکس بتایا۔ ابن اشیم نے کہا کہ میرے دل میں خیال آیا کہ میں نے شام میں ابوقتادہ کو چھوڑ کر کہ جو مشتبہ کے بارے میں صحیح بتاتا ہے اس بندے کے پاس آیا ہوں جو غلط بتاتا ہے اسی دوران ایک اور آدمی آیا اور اس نے اسی آیت کے بارے میں پوچھا پس آپؑ نے اسے میرے اور پہلے والے شخص کے برعکس بتایا، میں جان گیا کہ یہ جان بوجھ کر ایسا کر رہے ہیں پس ابوعبداللہؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابن اشیم اس طرح مت سوچو اور فرمایا: اے ابن اشیم! اللہ تعالیٰ نے سلیمان بن داؤدؑ کو خلافت سونپی اور فرمایا (یہ ہماری عطا ہے چاہے احسان کر چاہے بغیر حساب تھامے رکھ) اور اپنے نبیؐ کو امر سونپا اور فرمایا (جو تمہیں رسولؐ دیں لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آؤ) پس جو اللہ نے اپنے نبیؐ کے سپرد کیا وہی ہمارے سپرد کیا اے ابن اشیم! پس اللہ جسے چاہتا ہے کہ ہدایت دے اس کا دل اسلام کے لیے کشادہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کہ گمراہ کرے تو اس کے سینے کو تنگ کر دیتا ہے کیا تم جانتے ہو تنگی کیا ہے؟۔ میں نے کہا: نہیں۔ آپؑ نے اپنی مٹھی اس طرح بند کر لی کہ اس کی انگلیوں سے کوئی شے نہ نکل سکے اور نہ ہی داخل ہو سکے۔

حدیث ⑭ وما وجدت فی نوادر محمد بن سنان قال قال أبو عبد الله ع لا و الله ما فوض الله إلی أحد من خلقه إلا إلی رسول الله ص و إلی الأئمة ع

فقال إِنَّا أَنْزَلْنا إِلَيْكَ الْكِتابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِما أَراكَ اللهُ و هی جارية فی الأوصياء.

اور میں نے نوادر محمد بن سنان میں پایا ہے وہ یہ ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم اللہ نے اپنی مخلوق میں سے جو رسول اللہؐ کے سپرد کیا وہ کسی کے سپرد نہیں کیا اور جوان کے سپرد کیا ہے وہی آئمہؑ کے سپرد کیا ہے اور فرمایا (ہم نے آپکی طرف یہ کتاب حق کے ساتھ اتاری تا کہ تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو جو تمہیں اللہ نے سکھایا ہے) اور یہ ان کے اوصیاء میں جاری ہے۔

حدیث ⑬ حدثنا الحسن بن علی بن عبد الله عن عبيس بن هشام عن عبد الصمد بن بشير عن عبد الله بن سليمان عن أبي عبد الله ع قال سألته عن الإمام فوض الله إليه كما فوض إلى سليمان فقال نعم و ذلك أن رجلا سأله عن مسألة فأجابه فيها و سأله آخر عن تلك المسألة فأجابه بغير جواب الأول ثم سأله آخر من تلك المسألة فأجابه بغير جواب الأولين ثم قال هذا عطاؤنا فأمسك أو أعط بغير حساب و هكذا هی فی قراءة علی قال قلت أصلحك الله فحين أجابهم بهذا الجواب يعرفهم الإمام فقال سبحان الله أ ما تسمع الله يقول فی كتابه إِنَّ فِي ذلِكَ لَآياتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ و هم الأئمة وَ إِنَّها لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ لا يخرج منها أبدا ثم قال نعم إن الإمام إذا نظر إلى الرجل عرفه و عرف لونه و إن سمع كلامه من خلف حائط عرفه و عرف ما هو إن الله يقول وَ مِنْ آياتِهِ خَلْقُ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ وَ اخْتِلافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَ أَلْوانِكُمْ إِنَّ فِي ذلِكَ لَآياتٍ لِلْعالِمِينَ فهم العلماء و ليس يسمع شيئا من الألسن تنطق إلا عرفه ناج أو هالك فلذلك يجيبهم بالذی يجيبهم به.

عبداللہ بن سلیمان نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا کہ جس طرح اللہ نے سلیمان کے سپرد کیا تھا اسی طرح امام کے سپرد کیا ہے؟۔ فرمایا! ہاں اسی طرح آپؑ سے ایک آدمی نے ایک مسئلہ کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے اسکا جواب دیا پھر دوسرے آدمی نے اسکے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے جواب دیا جواس کے برعکس تھا پھر تیسرے آدمی نے اسی مسئلے کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے جواب دیا جو پہلے دونوں کے برعکس تھا پھر فرمایا (یہ ہماری عطا ہے پس تو احسان کر یا بغیر حساب کے عطا کر) اور یہ علیؑ کی کتاب میں ایسے ہی ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا: اللہ آپکو اصلاح پر قائم رکھے جب آپؑ نے انہیں جواب دیا تو وہ جانتے تھے کہ امام کی معرفت کیا ہے؟۔ فرمایا: سبحان اللہ کیا تم نے اللہ کا یہ قول نہیں سنا جو اس کی کتاب میں ہے (بیشک اس میں متوسمین کے لیے نشانیاں ہیں۔ وہ آئمہؑ ہیں جن کے لیے اللہ فرماتا ہے (وہ ایک سیدھا راستہ ہیں) جس سے وہ ہمیشہ نہیں نکلتا پھر فرمایا: ہاں جب امام کسی آدمی کی طرف دیکھتا ہے تو اسکی اور اسکے مافی الضمیر کی جانچ کر لیتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اور زمینوں آسمان کی تخلیق تمہاری زبانوں کا اختلاف تمہارے رنگوں کا اختلاف اس میں عالمین کے لیے نشانیاں ہیں) پس وہ علماء ہیں انسانوں میں سے جب کوئی بولتا ہے تو وہ اسے سنتے ہیں یہاں تک کہ اسے جان لیتے ہیں کہ یہ نجات پانے والا ہے یا ہلاک ہونے والا ہے اسی لیے وہ اس کی زبان میں ہی اسے جواب دیتے ہیں۔

باب نمبر ﴿۶﴾

ائمہؑ سیدھا اور موافق بیان کرتے ہیں جو کتاب وسنت میں نہیں پایا جاتا

حدیث ① حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عيسى عن ربعي عن سورة بن كليب قال قلت لأبي عبد الله ع بأي شيء يفتي الإمام قال بالكتاب قلت فما لم يكن في الكتاب قال بالسنة قلت فما لم يكن في الكتاب و السنة قال ليس شيء إلا في الكتاب و السنة قال فكررت مرة أو اثنتين قال يسدد و يوفق فأما ما تظن فلا.

سورۃ بن کلیب سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا کہ امام کس چیز پر فتویٰ دیتا ہے فرمایا: کتاب اللہ سے۔ میں نے کہا: اگر کتاب اللہ میں موجود نہ ہو۔ فرمایا: سنت سے۔ میں نے کہا: اگر وہ کتاب وسنت میں نہ ہو۔ فرمایا: کوئی ایسی چیز نہیں جو کتاب وسنت میں موجود نہ ہو۔ راوی کہتا ہے میں نے اس بات کو کئی بار دہرایا تو فرمایا: وہ اسے سیدھا اور موافق بیان کرتا ہے جو تم کہہ رہے ہو ایسا نہیں ہے۔

حدیث ② حدثنا يعقوب بن يزيد عن الحسن بن أيوب عن علي بن إسماعيل عن ربعي عن خيثم عن أبي عبد الله ع قال قلت له يكون شيء لا يكون في الكتاب و السنة قال لا قال قلت فإن جاء شيء قال لا حتى أعدت

علیه مرارا فقال لا یجیء ثم قال بإصبعه بتوفیق و تسدید لیس حیث تذهب لیس حیث تذهب.

خیثم سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا کہ کیا ایسی کوئی چیز ہوسکتی ہے جو کتاب وسنت میں نہ ہو فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: اگر ایسی چیز آجائے؟۔ فرمایا: نہیں۔ میں نے اسے بار بار دہرایا۔آپؑ نے فرمایا: نہیں پھر اپنی انگلی سے (اشارہ کرکے) فرمایا: وہ اسے سیدھا اور موافق بیان کرتا ہے۔

حدیث ۳ حدثنا أحمد بن الحسين بن سعيد عن الميثمي عن ربعي عن خيثم عن أبي عبد الله ع قال قلت له يكون شيء لا يكون في الكتاب و السنة قال لا قلت فإن جاء شيء قال لا يجيء فأعدت عليه مرارا فقال لا يجيء ثم قال يا خيثم يوفق و يسدد ليس حيث تذهب.

خیثم سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا: ایسی چیز ہوسکتی ہے جو کتاب وسنت میں نہ ہو؟۔ فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: اگر ایسی چیز آجائے؟۔ فرمایا: نہیں آسکتی۔ میں نے کئی بار دہرایا۔ فرمایا: نہیں آسکتی پھر فرمایا: اے خیثم وہ اسے موافق اور سیدھا بیان کرتا ہے جہاں سے یہ کتاب و سنت نہیں جاسکتی۔

حدیث ۴ حدثنا محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير عن حماد بن عثمان عن أبي عبد الله ع قال سأله سورة و أنا شاهد فقال جعلت فداك بما يفتي الإمام قال بالكتاب قال فما لم يكن في الكتاب قال بالسنة قال فما لم يكن في الكتاب و السنة فقال ليس من شيء إلا في الكتاب و السنة قال ثم مكث ساعة ثم قال يوفق و يسدد و ليس كما تظن.

حماد بن عثمان نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ سے کسی نے پوچھا جبکہ میں موجود تھا اس نے کہا: میں آپؑ پر قربان امامؑ کس چیز سے فتویٰ دیتا ہے۔فرمایا: اللہ کی کتاب سے۔اس نے کہا: کہ اگر اللہ کی کتاب میں نہ ہو۔فرمایا: پھر سنت سے۔اس نے کہا: اگر کتاب وسنت میں نہ ہو۔فرمایا: ایسی کوئی چیز نہیں جو کتاب وسنت میں نہ ہو۔پھر کچھ دیر آپؑ ٹھہرے اور فرمایا: وہ اسے موافق کرتا ہے اس طرح نہیں جس طرح تم گمان کر رہے ہو۔

حدیث ⑤ حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عيسى عن حريز عن سورة بن كليب عن أبي عبد الله ع قال دخلت عليه بمنى فقلت جعلت فداك الإمام بأي شيء يحكم قال بالكتاب قلت فما ليس في الكتاب قال بالسنة قلت فما ليس في السنة و لا في الكتاب قال فقال بيده قد أعرف الذي تريد يسدد و يوفق و ليس كما تظن.

سورۃ بن کلیب سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ میں آپؑ کے پاس منیٰ میں گیا میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان امام کس چیز سے فیصلہ کرتا ہے۔فرمایا: کتاب خدا سے۔میں نے کہا: اگر وہ کتاب میں نہ ہو۔فرمایا: سنت سے۔میں نے کہا: اگر وہ کتاب وسنت میں نہ ہو۔آپؑ نے فرمایا: معاملہ کچھ بھی ہو امام اسے سیدھا اور موافق کرتا ہے اس طرح نہیں ہے جیسے تو گمان کرتا ہے۔

باب نمبر ﴿۵﴾

ان مشکلات کے متعلق باب جو کتاب وسنت میں نہیں پائی جاتیں جس کو آئمہؑ جانتے ہیں

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن أبي عمير عن محمد بن يحيى الخثعمي عن عبد الرحيم القصير عن أبي جعفر ع قال كان علي إذا ورد عليه أمر ما نزل به كتاب ولا سنة قال رجم فأصاب قال أبو جعفر ع وهي المعضلات.

عبدالرحیم القصیر سے انہوں نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ جب علیؑ کو ایسا مسئلہ پیش آتا کہ جو قرآن وسنت میں وارد نہیں ہوتا تو آپؑ اس کا فیصلہ اپنی عقل سے فرماتے امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: یہ مشکلات میں سے ہے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد بن يحيى عن عبد الرحيم عن أبي جعفر ع قال كان علي ع يقضي بكتاب الله وسنة رسول الله فإذا جاءه ما ليس في الكتاب والسنة رجم فأصاب وهي المعضلات.

عبدالرحیم سے انہوں نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ علیؑ کتاب وسنت سے فیصلہ فرماتے تھے جب کوئی ایسی چیز آجاتی جو کتاب وسنت میں نہ ہو اور یہ مشکلات میں سے ہوتو آپؑ اس کا فیصلہ اپنی

عقل سے فرماتے تھے۔

حدیث ③ حدثني علي بن إسماعيل بن عيسى بن صفوان بن يحيى عن عبد الله مسكان عن عبد الرحيم القصير عن أبي جعفر ع قال إن عليا ع إذا ورد عليه أمر ما نزل به كتاب و لا سنة قال رجم فأصاب قال ع و هي المعضلات.

عبدالرحیم القصیر سے انہوں نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ جب علیؑ کوکوئی ایسا معاملہ پیش آتا جو کتاب وسنت میں نہ ہوتا تو آپؑ اسے عقل سے حل فرماتے امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: یہ مشکلات یا دشواریاں ہیں۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد و البرقي عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن عبد الله مسكان عن عبد الرحيم قال سمعت أبا جعفر ع يقول إن عليا ع إذا ورد عليه أمر لم يجئ به كتاب و لا سنة رجم به يعني ساهم فأصاب ثم قال يا عبد الرحيم و تلك المعضلات.

عبدالرحیم سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب علیؑ کے پاس ایسا مسئلہ آتا جو قرآن وسنت میں نہ ہوتا اور اس سے سنت جاری نہ ہوتی تو آپؑ اس کا فیصلہ عقل سے فرماتے پھر فرمایا: اے عبدالرحیم یہی مشکلات ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن موسى عن أبي يوسف عن ابن أبي عمير عن محمد بن يحيى عن عبد الرحيم القصير عن أبي جعفر ع قال سمعته يقول كان علي ع إذا سئل فيما ليس في كتاب و لا سنة رجم فأصاب و هي المعضلات.

عبدالرحیم القصیر نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ جب علیؑ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جاتا جو کتاب وسنت میں نہ ہوتی تو آپؑ اسکا فیصلہ عقل سے فرماتے اور یہی مشکلات ہیں۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن موسى عن أيوب بن نوح عن صفوان عن عبد الله بن مسكان عن عبد الرحيم القصير عن أبي جعفر ع قال كان علي ع إذا ورد عليه أمر ما نزل فيه كتاب و لا سنة رجم فأصاب قال أبو جعفر و هي المعضلات

عبدالرحیم القصیر نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ جب علیؑ کے پاس ایسا معاملہ آتا جو قرآن و سنت میں موجود نہ ہوتا تو آپؑ عقل سے اس کا فیصلہ فرماتے اور ابوجعفرؑ نے فرمایا: یہی مشکلات ہیں۔

حدیث ⑦ حدثنا السندي بن محمد عن صفوان بن يحيى عن ابن مسكان عن عبد الرحيم القصير عن أبي جعفر ع قال كان أمير المؤمنين إذا ورد عليه ما ليس في كتاب و لا سنة نبيه فيرجمه فيصيب ذلك و هي من المعضلات.

عبدالرحیم القصیر نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ جب امیرالمومنینؑ کے پاس ایسی بات آتی جو قرآن وسنت میں موجود نہ ہوتی تو آپؑ اس کا فیصلہ عقل سے فرماتے تھے اور وہ درست ہوتا۔ امامؑ نے فرمایا: یہی مشکلات ہیں۔

حدیث ⑧ حدثنا محمد بن موسى عن موسى الحلبي عن أبي عبد الله ع قال كان أمير المؤمنين إذا ورد عليه ما ليس في كتاب و لا سنة نبيه فيرجمه فيصيب ذلك و هي من المعضلات.

موسیٰ الحلبی نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ جب امیرالمومنینؑ کے پاس ایسا معاملہ آتا جو قرآن وسنت میں موجود نہ ہوتا تو آپؑ اس کا فیصلہ عقل سے فرماتے تھے اور وہ درست ہوتا اور یہ ہی مشکلات ہیں۔

باب نمبر ﴿۸﴾

امام اپنے شیعہ اور اپنے دشمنوں کو ان کی طینت، چہروں اور ناموں سے جانتے ہیں

حدیث ① حدثنا إبراهيم بن هاشم عن أبي عبد الله البرقي عن خلف بن حماد عن سعد الإسكاف عن الأصبغ بن نباتة أن أمير المؤمنين ع صعد المنبر فحمد الله و أثنى عليه ثم قال يا أيها الناس إن شيعتنا من طينة مخزونة قبل أن يخلق آدم بألفي سنة لا يشذ فيها شاذ و لا يدخل فيها داخل و إني لأعرفهم حين ما أنظر إليهم لأن رسول الله ص لما تفل في عيني و أنا أرمد قال أذهب عنه الحر و القر و البرد و بصره صديقه من عدوه فلم يصبني رمد بعد و لا حر و لا برد و إني لأعرف صديقي من عدوي فقام رجل من الملأ فسلم ثم قال و الله يا أمير المؤمنين إني لأدين الله بولايتك و إني لأحبك في السر كما أظهر في العلانية فقال له علي ع كذبت فو الله ما أعرف اسمك في الأسماء و لا وجهك في الوجوه و إن طينتك لمن غير تلك الطينة قال فجلس الرجل قد فضحه الله و أظهر عليه ثم قام آخر فقال يا أمير المؤمنين ع إني لأدين الله بولايتك و إني لأحبك في السر كما أحبك في العلانية فقال له صدقتَ طينتك من تلك الطينة و على ولايتنا أخذ ميثاقك و إن روحك من

أرواح المؤمنين فاتخذ للفقر جلباباً فو الذي نفسي بيده لقد سمعت رسول الله ص يقول إن الفقر إلى محبينا أسرع من السيل من أعلى الوادي إلى أسفله.

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ امیر المومنینؑ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اللہ کی حمد وثناء کی اور فرمایا: اے لوگو! ہمارے شیعہ ایسی پاکیزہ طینت سے آدم سے دو ہزار سال پہلے خلق ہوئے کہ جس میں کوئی شک و شبہ داخل نہیں ہوسکتا میں ان کو پہچان لیتا ہوں جب انہیں دیکھتا ہوں کیونکہ جب رسول اللہؐ نے میری آنکھ میں لعاب دہن لگایا اور مجھے آنکھ کا مرض تھا تو فرمایا: اللہ اس سے گرمی، سردی کو دور کردے اور اسکا دوست اسکے دشمن سے دکھادے اسکے بعد کبھی مجھے نہ گرمی محسوس ہوئی نہ سردی اور میں اپنے دوست کو اپنے دشمن سے پہچان لیتا ہوں۔ پس سرداروں میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا: اللہ کی قسم اے امیر المومنینؑ میں آپکی ولایت کے راستے پر ہوں اور میں پوشیدگی میں بھی آپؑ سے اسی طرح محبت کرتا ہوں جس طرح آپؑ سے اعلانیہ طور پر کرتا ہوں۔ علیؑ نے اس سے کہا: تُو نے جھوٹ بولا اللہ کی قسم میں ان ناموں میں سے تمہارا نام نہیں جانتا اور نہ ہی ان چہروں میں سے تیرا چہرہ اور تیری طینت بھی وہ طینت نہیں ہے پس وہ آدمی بیٹھ گیا پھر ایک اور کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے امیر المومنینؑ میں اللہ کے دین کا آپؑ کی ولایت کیساتھ پابند ہوں اور میں آپؑ سے ظاہری اور باطنی محبت رکھتا ہوں تو آپؑ نے اس سے فرمایا: تُو نے سچ کہا ہے تیری طینت اسی طینت میں سے ہے اور تم نے ہماری ولایت پر میثاق بھی کیا ہوا ہے اور تیری روح مومنین کی ارواح میں سے ہے پس تو غربت کا لباس اختیار کر اس ذات کی قسم میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ تنگ دستی ہمارے محبت کرنے والوں کی طرف اس تیزی سے لپکتی ہے جس طرح سیلاب کا پانی نشیبی وادی کی طرف لپکتا ہے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن الحسين بن

علوان عن سعد بن ظريف عن الأصبغ بن نباتة قال كنت مع أمير المؤمنين ع فأتاه رجل فسلم عليه قال يا أمير المؤمنين إني و الله لأحبك في الله و أحبك في السر كما أحبك في العلانية و أدين الله بولايتك في السر كما أدين بها في العلانية و بيد أمير المؤمنين ع عود فطأطأ به رأسه ثم نكت بعوده في الأرض ساعة ثم رفع رأسه إليه فقال إن رسول الله ص حدثني بألف حديث لكل حديث ألف باب و إن أرواح المؤمنين تلتقي في الهواء فتشام فما تعارف منها ائتلف و ما تناكر منها اختلف ويحك لقد كذبت فما أعرف وجهك في الوجوه و لا اسمك في الأسماء قال ثم دخل عليه آخر فقال يا أمير المؤمنين إني أحبك في الله و أحبك في السر كما أحبك في العلانية و أدين الله بولايتك في السر كما أدين الله بها في العلانية قال فنكت بعوده الثانية ثم رفع رأسه إليه فقال له صدقت إن طينتنا طينة مخزونة أخذ الله ميثاقها من صلب آدم فلم يشذ منها شاذ و لا يدخل منها داخل من غيرها اذهب و اتخذ للفقر جلبابا فإني سمعت رسول الله ص يقول يا علي بن أبي طالب و الله الفقر أسرع إلى محبينا من السيل إلى بطن الوادي.

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ میں امیرالمومنینؑ کے ساتھ تھا کہ ایک آدمی آپؑ کے پاس آیا اس نے سلام کیا اور کہا: اے امیرالمومنینؑ اللہ کی قسم میں آپؑ سے محبت کرتا ہوں ظاہری طور پر بھی اور باطنی طور پر بھی اور آپؑ کی ولایت پر اعلانیہ اور باطنی طور پر ایمان رکھتا ہوں۔ امیرالمومنینؑ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی آپؑ نے اس کے سر پر اسے مس کیا پھر اس لکڑی کو کچھ دیر زمین پر رکھا پھر اپنا سر اس کی طرف اٹھایا اور فرمایا: بیشک رسول اللہؐ نے مجھ سے ایک ہزار حدیث بیان فرمائی ہر حدیث کے ہزار

دروازے ہیں بیشک مومنین کی ارواح کی خوشبو ہوا میں سے آجاتی ہے جو تجھ سے نہیں آرہی۔اے بد بخت! تُو نے جھوٹ بولا نہ تو میں ان چہروں میں سے تمہارا چہرہ جانتا ہوں اور نہ ان ناموں میں سے نام۔ پھر ایک اور آدمی آپؑ کے پاس آیا اور کہا اے امیر المومنینؑ اللہ کی قسم میں آپؑ سے محبت کرتا ہوں جس طرح کے ظاہری طور پر محبت کرتا ہوں اور اللہ نے مجھے ظاہری اور باطنی طور پر آپؑ کی ولایت کے راستے پر چلایا ہے۔ پھر آپؑ نے دوبارہ اپنی لکڑی سے توقف کیا اور اس کی طرف سر اٹھا کر کہا تم نے سچ کہا: بیشک ہماری طینت ایسی پاکیزہ ہے کہ اس سے آدم کے صلب میں عہد لیا تھا پس نہ کوئی اس سے نکل سکتا ہے اور نہ کوئی داخل ہو سکتا ہے جا اور جا کر تنگدستی کے لیے تیار ہو جا۔ میں نے رسولؐ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے اے علی ابن ابی طالبؑ اللہ کی قسم تنگدستی ہمارے ماننے والے اور محب کی طرف ایسے لپکتی ہے جس طرح سیلاب کا پانی نچلی وادی کی طرف لپکتا ہے۔

حدیث ③ حدثنا عباد بن سليمان عن محمد بن سليمان عن أبيه سليمان الديلمي عن هارون بن الجهم عن سعد الخفاف عن أبي جعفر قال بينا أمير المؤمنين ع يوما جالس في المسجد و أصحابه حوله فأتاه رجل من شيعته فقال يا أمير المؤمنين ع إن الله يعلم أني أدينه بحبك في السر كما أدينه بحبك في العلانية و أتولاك في السر كما أتولاك في العلانية فقال أمير المؤمنين ع صدقت أما فاتخذ للفقر جلبابا فإن الفقر أسرع إلى شيعتنا من السيل إلى قرار الوادي قال فولى الرجل و هو يبكي فرحا لقول أمير المؤمنين ع صدقت قال رجل من الخوارج يحدث صاحبا له قريبا من أمير المؤمنين فقال أحدهما لصاحبه تالله إن رأيت كاليوم قط أنه أتاه رجل فقال له إني لأحبك فقال له صدقت فقال له الآخر أنا ما أنكرت من ذلك لم يجد بدا من

أنه إذا قيل له إني لأحبك أن يقول له صدقت تعلم أني لأحبه قال فأنا أقوم فأقول له مثل مقالة الرجل فيرد علي مثل ما رد عليه قال نعم فقام الرجل فقال له مثل مقالة الأولى فنظر إليه مليا ثم قال له كذبت لا و الله ما تحبني و لا أحبك قال فبكى الخارجي فقال يا أمير المؤمنين لتستقبلني بهذا و قد علم الله خلافه ابسط يديك أبايعك قال على ما ذا قال على ما عمل زريق و حبتر قال فمد يده و قال له أصفق لعن الله الاثنين و الله لكأني بك قد قتلت على ضلال و وطئت وجهك دواب العراق فلا تغرنك قوتك قال فلم يلبث أن خرج عليه أهل النهروان و خرج الرجيم معهم فقتل.

سعد الخفاف نے امام ابوجعفرؑ الباقر سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپؑ کے گرد آپؑ کے اصحاب تھے کہ ان کے شیعوں میں سے ایک آدمی آپؑ کے پاس آیا اور کہا: یا امیر المومنینؑ بیشک اللہ جانتا ہے کہ میں آپؑ کی محبت کیساتھ اس کے دین کو مانتا ہوں اور ظاہری باطنی طور پر مانتا ہوں اور آپؑ سے ظاہری اور باطنی محبت رکھتا ہوں۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: تُو نے سچ کہا ہے پس تو غربت کے لیے تیار رہ بیشک غربت ہمارے شیعوں کی طرف اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ لپکتی ہے جس طرح سیلاب نچلی وادی کی طرف لپکتا ہے۔ فرمایا: وہ آدمی اس خوشی کیساتھ روتا چلا گیا کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا ہے کہ تُو نے سچ کہا۔ (امام فرماتے ہیں) خوارج میں سے ایک آدمی تھا جو آپؑ کے قریب اپنے ایک ساتھی کیساتھ بیٹھا ہوا تھا وہ اپنے ساتھی سے کہنے لگا دیکھنا میں بھی ایسی ہی بات آپؑ سے کہوں گا چنانچہ وہ کھڑا ہوا اور جس طرح سے پہلے آدمی نے گفتگو کی تھی ویسے ہی گفتگو کرنے لگا۔ آپؑ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: تُو نے جھوٹ کہا اللہ کی قسم نہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو اور نہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ (امام فرماتے ہیں) خارجی رونے لگا اور کہا:

اے امیر المومنینؑ آپؑ نے مجھے جان لیا اپنا ہاتھ بڑھایئے کہ میں آپؑ کی بیعت کروں۔ آپؑ نے فرمایا: کس چیز پر۔ اس نے کہا: جس پر ابوبکر وعمر نے عمل کیا۔ آپؑ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور فرمایا: دور ہو جاؤ اللہ نے ان دونوں پر لعنت فرمائی۔ اللہ کی قسم میں تمہیں بھی گمراہی پر قتل کروں گا اور تیرا چہرہ تیری قوم بھی نہیں پہچانے گی۔ (امام فرماتے ہیں) تھوڑی ہی مدت ہوئی تھی کہ اصحاب مروان نے خروج کیا پس وہ بھی ان میں آیا اور قتل ہو گیا۔

باب نمبر ﴿۹﴾

ایسی کوئی چیز نہیں جسے اللہ خلق فرمائے پھر ائمہؑ کو اس کا علم نہ دے

حدیث ① حدثنا محمد بن عیسی عن یونس بن عبد الرحمن عن بعض أصحابه عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول ليس شيء يخرج من الله حتى يبدأ برسول الله ص ثم بأمير المؤمنين ثم واحدا بعد واحد لكي لا يكون آخرنا أعلم من أولنا.

یونس بن عبدالرحمن سے انہوں نے اصحاب سے انہوں نے ابوعبداللہؑ الصادق سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا: کوئی ایسی چیز نہیں کہ اللہ اسے پیدا فرمائے اور رسول اللہؐ سے شروع ہو کر امیر المومنینؑ کے بعد پھر ایک ایک کے بعد ہمارے آخری تک نہ پہنچے تا کہ ہمارا آخری پہلے والے سے علم لے لے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن علي بن فضال عن محمد بن الربيع عن عبد الله بن بكير عن أبي بصير قال سمعت أبا عبد الله ع يقول لو لا أنا نزاد لأنفدنا قال قلت جعلت فداك تزادون شيئا ليس عند رسول الله ص قال إنه إذا كان ذلك أتى إلى رسول الله ص فأخبره ثم أتى إلى علي ع فأخبره ثم إلى واحد بعد واحد حتى ينتهي إلى صاحب هذا الأمر.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو کہتے ہوئے سنا: اگر ہم زیادہ کرنے والے نہ ہوتے تو ہم ختم کر دیتے۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان آپؑ ایسی چیز کا اضافہ کرتے ہیں جو رسول اللہؐ کے پاس نہ تھی۔ آپؑ نے فرمایا: بیشک وہ چیز نبیؐ کے پاس آئی اور علیؑ کے پاس اور پھر اسی طرح ایک ایک کر کے ہم تک پہنچی یہاں تک کہ صاحبؑ امر تک پہنچی۔

حدیث ③ حدثنا عبد الله بن محمد عن الحسن بن موسى الخشاب عن غياث بن مثنى الحلي عن يزيد بن إسحاق عن معمر قال قلت لأبي الحسن ع يكون عندكم ما لم يجئ عند النبي ص قال فقال يعرض ذلك عليه إذا حدث ثم على من بعده واحدا بعد واحد

معمر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسنؑ سے کہا کہ کیا آپؑ کے پاس وہ چیز آئی ہے جو نبیؐ کے پاس نہ آئی؟۔ فرمایا: نہیں پہلے نبیؐ کو دی گئی پھر علیؑ کو اور پھر ان کے بعد ایک ایک کر کے تمام کو دی گئی۔

حدیث ④ حدثنا موسى بن جعفر قال وجدت بخط أبي يعني جعفر بن محمد بن عبد الله يرويه عن محمد بن عيسى الأشعري عن محمد بن سليمان الديلمي مولى أبي عبد الله عن سليمان قال سألت أبا عبد الله ع فقلت جعلت فداك سمعتك و أنت تقول غير مرة لو لا أنا نزاد لأنفدنا قال أما الحلال و الحرام فقد و الله أنزله الله على نبيه بكماله ولا يزاد الإمام في حلال ولا حرام قال فقلت فما هذه الزيادة قال في سائر الأشياء سوى الحلال و الحرام قال قلت فتزادون شيئا يخفى على رسول الله ص قال لا إنما يخرج الأمر من عند الله فتأتيه به الملك رسول الله ص فيقول يا محمد ربك يأمرك بكذا و كذا

فیقول انطلق به إلى علي فيأتي عليا ع فيقول انطلق به إلى الحسن فيقول انطلق به إلى الحسين فلم يزل هكذا ينطلق إلى واحد بعد واحد حتى يخرج إلينا قلت فتزادون شيئا لا يعلمه رسول الله ص فقال ويحك كيف يجوز أن يعلم الإمام شيئا لم يعلمه رسول الله ص والإمام من قبله.

سلیمان سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں میں نے آپؑ کو کئی بار کہتے ہوئے سنا کہ اگر ہم زیادہ کرنے والے نہ ہوتے تو ہم ختم کر دیتے اور امام حلال وحرام میں کوئی اضافہ نہیں کرتا تو پھر یہ زیادہ کیا ہے؟۔فرمایا: یہ حلال وحرام کے علاوہ تمام اشیاء میں ہے۔ میں نے کہا: آپؑ ایسی چیزوں میں اضافہ کرتے ہیں جو رسول اللہؐ سے پوشیدہ ہیں۔فرمایا: نہیں اللہ کا امر پہلے ان کے پاس آتا ہے پس فرشتہ پہلے رسول اللہؐ کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے اے محمدؐ آپ کا رب آپ کو یہ حکم دیتا ہے پس آپؐ فرماتے ہیں اسے لے کر علیؑ کے پاس جاؤ پس وہ علیؑ کے پاس آتا ہے۔وہ (علیؑ) فرماتے ہیں حسنؑ کے پاس جاؤ۔وہ (حسنؑ) کہتے ہیں کہ حسینؑ کے پاس جاؤ اسی طرح چلتے چلتے وہ صاحبؑ امر تک پہنچتا ہے۔پھر آپؑ نے فرمایا: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ امام تو اس چیز کو جانے اور رسول اللہؐ نہ جانتے ہوں۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن الحسين عن موسى بن سعدان عن عبد الله بن القاسم عن سماعة بن مهران قال قال أبو عبد الله ع إن لله علمين علما أظهر عليه ملائكته و أنبياءه و رسوله فما أظهر عليه ملائكته و رسوله و أنبياءه فقد علمناه و علما استأثر به فإذا بدا لله في شيء منه أعلمناه ذلك و عرض على الأئمة الذين كانوا من قبلنا.

سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اللہ کے دو علم ہیں ایک علم وہ جو اس نے

ملائکہ، انبیاء اور رسولوں پر ظاہر کیا اور ہم نے اسے نبیؐ سے سیکھا اور ایک علم وہ ہے جو ہمیں اور ہم سے پہلے اماموں کو سکھایا۔

حدیث ⑥ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن أبي عبد الله البرقي رفعه إلى أبي عبد الله ع قال إذا كان ذلك بدء برسول الله ص ثم الأدنى فالأدنى حتى ينتهي إلى صاحب الأمر الذي في زمانه.

ابوعبداللہ البرقی نے ابوعبداللہؑ کی طرف مرفوعاً روایت کیا ہے کہ یہ امر رسول اللہؐ سے شروع ہوتا ہے پھر قریب ہوتا ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ زمانے کے صاحبؑ امر تک پہنچ جاتا ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا أحمد بن موسى عن الحسن بن علي بن النعمان عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن ثعلبة عن زرارة عن أبي جعفر ع قال سمعته يقول لو لا أنا نزداد لأنفدنا قال قلت فتزادون شيئا لا يعلمه رسول الله ص قال إذا كان ذلك عرض على رسول الله ص و على الأئمة ثم انتهى الأمر إلينا.

زرارہ نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ کو کہتے ہوئے سنا: اگر ہم زیادہ کرنے والے نہ ہوتے تو ہم ختم کر دیتے۔ میں نے کہا: آپؑ ایسی چیزیں زیادہ کرتے ہیں جنہیں رسول اللہؐ نہیں جانتے۔ فرمایا: نہیں جب یہ ایسی چیز آتی ہے تو رسول اللہؐ کے سامنے پیش کی جاتی ہے پھر آئمہؑ کے سامنے پیش کی جاتی ہے یہاں تک کہ امر ہم تک پہنچتا ہے۔

حدیث ⑧ حدثنا عبد الله بن محمد عن محمد بن الحسين عن عثمان بن عيسى عن سماعة بن مهران عن أبي عبد الله ع قال إن لله علمين علما أظهر عليه ملائكته و رسله و أنبياءه فذلك قد علمناه و علما استأثر به فإن ذا

بدا له في شيء منه علمنا ذلك و عرض على الأئمة الذين كانوا من قبلنا.

سماعہ بن مہران نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ اللہ کے دو علم ہیں ایک وہ علم کہ جسے اس نے اپنے انبیاء اور ملائکہ اور رسولوں پر ظاہر کیا اور وہ علم ہم نے بھی سیکھا اور ایک علم خاص ہمارے لیے ہی ہے کہ جسے اس نے ہم سے پہلے آئمہؑ کے سامنے بھی پیش کیا۔

حدیث ⑨ حدثنا محمد بن عيسى عن يونس عن هشام بن سالم قال قلت لأبي عبد الله ع كلام سمعته عن أبي الخطاب فقال أعرضه علي قال فقلت يقول إنكم تعلمون الحلال و الحرام و فصل ما بين الناس فلما أردت القيام أخذ بيدي فقال ع يا محمد علم القرآن و الحلال و الحرام يسير في جنب العلم الذي يحدث في الليل و النهار.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا: میں نے ابوخطاب سے کچھ سنا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: مجھے سناؤ۔ میں نے کہا کہ آپؑ بیشک حلال وحرام کو جانتے ہیں اور لوگوں کے درمیان اور آپ کے درمیان یہ فاصلہ ہے جب میں نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو آپؑ نے اپنے ہاتھ سے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے محمد! قرآن اور حلال وحرام سیکھو اور علم جو کہ دن رات سے بیان ہوتا ہے اسے سیکھو۔

باب نمبر (۱۰)

ائمہؑ دن اور رات علم میں اضافہ کرتے ہیں

حدیث ① حدثنا الحسن بن علی بن النعمان عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن صفوان بن يحيى قال سمعت أبا الحسن ع يقول كان جعفر ع يقول لولا أنا نزداد لأنفدنا.

صفوان بن یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسنؑ کو فرماتے سنا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے تھے کہ اگر ہم (علم) زیادہ کرنے والے نہ ہوتے تو ہمارے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو جاتا۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن عمرو عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن ذريح المحاربي قال قال لي أبو عبد الله يا ذريح لولا أنا نزداد لأنفدنا.

ذریح المحاربی سے روایت ہے کہ مجھ سے امام ابوعبد اللہؑ نے فرمایا: اے ذریح! اگر ہم (علم میں) اضافہ کرنے والے نہ ہوتے تو ہمارے پاس جو موجود ہے وہ ختم ہو جاتا۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن عمر بن عبد العزيز عن محمد بن الفضيل عن أبي حمزة الثمالي عن علي بن الحسين قال قلت جعلت فداك كل ما كان عند رسول الله ص فقد أعطاه أمير المؤمنين بعده ثم الحسن بعد أمير المؤمنين ع ثم الحسين ثم كل إمام إلى أن تقوم الساعة قال نعم مع

الزيادة التي تحدث في كل سنة وفي كل شهر إي والله وفي كل ساعة.

۳۔ابوحمزہ الثمالی نے امام علیؑ بن حسینؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے کہا: میں آپؑ پر قربان کہ جو کچھ رسول اللہؐ کے پاس تھا وہ سارا کا سارا علیؑ کے پاس آیا ان کے بعد حسنؑ کے پاس ان کے بعد حسینؑ کے پاس پھر قیامت تک آنے والے ہر امامؑ کے پاس؟۔فرمایا: ہاں! اس اضافے کے ساتھ کہ جو ہر سال اور ہر مہینے میں ہوگا۔فرمایا: اللہ کی قسم اور ہر وقت ہوگا۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان بن يحيى عن محمد بن حكيم قال سمعت أبا الحسن ع يقول كان أبو جعفر ع يقول لو لا أنا نزداد لأنفدنا.

محمد بن حکیم سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسنؑ کو فرماتے ہوئے سنا: امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر ہم (علم میں) اضافہ کرنے والے نہ ہوتے تو ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ ختم ہوجاتا۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد الجوهري عن علي عن أبي بصير قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إنا لنزداد في الليل والنهار ولو لم نزد لنفد ما عندنا.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا: ہم دن اور رات اضافہ کرتے ہیں اگر ہم اضافہ نہ کریں تو جو ہمارے پاس ہے ختم ہوجائے۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن أبي عبد الله البرقي عن صفوان عن أبي الحسن الرضا ع قال قال أبو عبد الله عؑ لو لا أنا نزداد لأنفدنا

صفوان نے امام ابوالحسن الرضاؑ سے روایت کی ہے کہ امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر ہم (علم میں) اضافہ کرنے والے نہ ہوتے تو ہمارے پاس جو کچھ ہے سب ختم ہو جاتا۔

حدیث ⑦ عنه عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن حماد بن عثمان عن ذريح عن أبي عبد الله ع مثله.

انہی سے روایت ہے کہ انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے انہوں نے حماد بن عثمان سے انہوں نے زریح سے انہوں نے ابوعبداللہ الصادقؑ سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔

حديث ⑧ حدثنا عبد الله بن محمد عن محمد بن إبراهيم عن عمرو قال حدثني بشر بن إبراهيم عن أبي عبد الله ع قال كنت جالسا عند أبي عبد الله ع إذ جاءه رجل فسأله عن مسألة فقال ما عندي فيها شيء فقال الرجل إنا لله و إنا إليه راجعون هذا الإمام المفترض الطاعة سألته عن مسألة فزعم أنه ليس عنده فيها شيء فأصغى أبو عبد الله ع أذنه إلى الحائط كان إنسانا يكلمه فقال أين السائل عن مسألة كذا و كذا و كان الرجل قد جاوز أسكفة الباب قال ها أنا ذا فقال القول فيها هكذا ثم التفت إلي فقال لو لا نزداد لنفد ما عندنا.

بشر بن ابراہیم نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور ایک مسئلہ کے بارے میں پوچھا آپؑ نے فرمایا: اس کے بارے میں میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس آدمی نے کہا: انا للہ و انا الیہ راجعون یہ وہ امام ہیں کہ جن کی اطاعت فرض ہے میں نے ان سے ایک سوال پوچھا تو انہوں نے گمان کیا کہ وہ اس مسئلے کے بارے میں نہیں جانتے۔ پس ابوعبداللہؑ نے اس کا کان دیوار کی طرف لگا دیا گویا کہ وہ انسان کی طرح اس

سے بولنے لگی پھر فرمایا: اس مسئلے کا پوچھنے والا سائل کہاں ہے؟ پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر ہم (علم) زیادہ کرنے والے نہ ہوں تو جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے۔

حدیث ۹ حدثنا عباد بن سليمان عن سعد بن سعد عن صفوان بن يحيى عن أبي الحسن الرضا ع قال قال أبو جعفر ع لو لا أنا نزداد لأنفدنا

صفوان بن یحییٰ نے امام ابوالحسن الرضاؑ سے روایت کی ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: اگر میں اضافہ نہ کرتا تو جو میرے پاس موجود ہے وہ ختم ہو جاتا۔

باب نمبر (۱۱)

ائمہؑ غیب کی خبر دیتے ہیں

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن البرقی عن النضر بن سوید عن یحیی الحلبی عن الحرث بن المغیرة النصری قال قال أبو عبد الله ع اتقوا الکلام فإنا نؤتی به.

حارث بن مغیرہ المصری سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: کلام سے ڈرو بیشک یہ ہمیں دے کر بھیجا گیا ہے۔

حدیث ② حدثنا محمد بن عیسی عن أبی عبد الله المؤمن عن حکم بن الحسین الحناط عن الحرث بن المغیرة و أبی بکر الحضرمی عن أبی عبد الله ع قال ما یحدث فیکم حدث إلا علمناه قلت و کیف ذاك قال یأتینا به راکب یضرب.

ابوبکر الحضری نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ جو بھی تم سے پہلے واقع ہو چکا ہے ہمیں سب کا علم ہے۔ میں نے کہا: یہ کیسے ہے؟۔ فرمایا: ہمارے پاس یہ خبریں ایسا سوار لے کر آیا ہے جو مارتا ہے۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن عیسی عن یونس عن الحرث النصری قال قال أبو عبد الله ع اتقوا الکلام فإنا نؤتی به.

حارث النضری سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: کلام سے ڈرو بیشک ہمیں دے کر بھیجا گیا ہے۔

حدیث ۴ حدثنا عمران بن موسی حدثنی أبو الحسن موسی بن جعفر عن علی بن معبد عن علی بن الحسین عن علی بن عبد العزیز عن أبیه قال أبو عبد الله لما ولی عبد الملك بن مروان و استقامت له الأشیاء کتب إلی الحجاج کتابا و خطه بیده بسم الله الرحمن الرحیم من عبد الله عبد الملك بن مروان إلی الحجاج بن یوسف أما بعد فجنبنی دماء بنی عبد المطلب فإنی رأیت آل أبی سفیان لما ولعوا فیها لم یلبثوا بعدها إلا قلیلا و السلام و کتب الکتاب سرا لم یعلم به أحد و بعث به مع البرید إلی الحجاج و ورد خبر ذلك علیه من ساعته عن علی بن الحسین ع و أخبر أن عبد الملك قد زید فی ملکه برهة من دهره لکفه عن بنی هاشم و أمر أن یکتب ذلك إلی عبد الملك و یخبره بأن رسول الله ص أتاه فی منامه و أخبره بذلك فکتب علی بن الحسین بذلك إلی عبد الملك بن مروان.

علی بن عبدالعزیز سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: جب عبدالملک بن مروان خلافت پر متمکن ہوا اس نے حجاج بن یوسف کی طرف خط لکھا جس کی تحریر اس کے ہاتھ سے یہ تھی۔

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عبداللہ عبدالملک بن مروان کی طرف سے حجاج بن یوسف کی طرف اما بعد! مجھے عبدالمطلب کی اولاد کے خون نے آلودہ کر دیا ہے میں نے آل ابی سفیان کو دیکھا ہے کہ وہ تھوڑی دیر ہی باقی رہیں گے والسلام''۔

یہ خط اس نے پوشیدہ طور پر لکھا کہ جس کا کسی کو علم نہیں اور اسے ڈاک کے ساتھ حجاج کی طرف بھیجا۔ اس کے ساتھ ہی اسی وقت یہ خبر علیؑ بن حسینؑ تک پہنچی اور آپؑ نے فرمایا: یہ عبدالملک کی طرف لکھا جائے اور اسے بتایا جائے کہ رسول اللہؐ اس کے خواب میں آئے اور اسے آگاہ فرمایا: پس علیؑ بن حسینؑ نے یہی عبدالملک بن مروان کو لکھا۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن إسماعيل عن علي بن الحكم عن عروة بن موسى الجعفي قال قال لنا أبو عبد الله ع يوما ونحن نتحدث عنده فقيت عين هشام في قبره قلنا ومتى مات قال ثلاثة أيام فحسبنا وسألنا عن ذلك فكان كذلك.

عروۃ بن موسیٰ الجعفی سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہ الصادقؑ نے ایک دن ہم سے فرمایا: ہشام اپنی قبر میں ایک آنکھ کھو چکا ہے۔ ہم نے کہا: وہ کب مرا۔ فرمایا: تین دن قبل۔ روای کہتے ہیں جب ہم نے تحقیق کی اور لوگوں سے پوچھا تو یہ بات صحیح تھی۔

باب نمبر (۱۲)

امامؑ قدرت رکھتے ہیں کہ وہ زمین میں گھومیں

حدیث ① حدثني أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن داود بن فرقد عن أبي عبد الله ع قال إن رجلا منا صلى العتمة بالمدينة و أتى قوم موسى في شيء تشاجر بينهم و عاد من ليلته و صلى الغداة بالمدينة.

داؤد بن فرقد نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فجر کی نماز مدینہ میں پڑھی اور موسیٰ کی قوم ایک معاملہ لے کر آئی جوان کے درمیان باعث نزاع تھا آپؑ ان کے ساتھ تشریف لے گئے اور رات کو ہی ان کا معاملہ نمٹا دیا جب واپس آئے تو دوپہر کی نماز مدینہ میں ہی پڑھی۔

حدیث ② حدثنا علي بن إسماعيل عن محمد بن عمرو الزيات عن محمد بن الفضيل عن أبي حمزة عن جابر قال كنت يوما عند أبي جعفر جالسا فالتفت إلي فقال لي يا جابر أ لك الحمار فيقطع ما بين المشرق و المغرب في ليلة فقلت له لا جعلت فداك فقال إني لأعرف رجلا بالمدينة له حمار يركبه فيأتي المشرق و المغرب في ليلة.

جابر سے روایت ہے کہ میں ایک دن امام ابوجعفرؑ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھ سے فرمایا: اے جابر! کیا تیرے پاس گدھا ہے جو ایک رات میں مشرق ومغرب کا چکر لگا لے۔ میں نے امامؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان نہیں۔ فرمایا: میں مدینہ میں ایک ایسے شخص کو جانتا

ہوں کہ جس کے پاس ایک گدھا ہے کہ جس پر وہ بیٹھ کر ایک رات میں مشرق ومغرب کا چکر لگا لیتا ہے۔

حدیث ③ حدثنا عبد الله بن عامر عن الربيع بن الخطاب عن جعفر بن بشير عن يونس بن يعقوب عن أبي عبد الله ع قال إن رجلا منا صلى العتمة بالمدينة ثم أتى قوم موسى في شيء كان بينهم فأصلح بينهم و رجع من ليلته و صلى الغداة بالمدينة.

یونس بن یعقوب نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی نے عشاء کی نماز مدینہ میں پڑھی پھر ان کے پاس موسیٰ کی قوم اپنے درمیان ہونے والے ایک جھگڑے کے لیے صلح کروانے آ گئی پھر وہ اسی رات واپس لوٹے اور اگلے دن صبح کی نماز مدینہ میں پڑھی۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن علي بن فضال عن أبيه عن عبد الله بن بكير عن زرارة قال سمعت أبا جعفر ع يقول إن بالمدينة رجلا قد أتى المكان الذي به ابن آدم فرآه معقولا معه عشرة موكلين به يستقبلون به الشمس حيث ما دارت في الصيف يوقدون حوله النار فإذا كان الشتاء صبوا عليه الماء البارد كلما هلك من العشرة أقام على أهل القرية رجلا فيجعلونه مكانه فقال يا عبد الله ما قصتك و لأي شيء ابتليت بهذا فقال لقد سألتني عن مسألة ما سألني عنها أحد قبلك إنك لأحمق الأناس أو أكيس الناس قال فقلت لأبي جعفر ع أ يعذب في الآخرة قال فقال و يجمع الله عليه عذاب الدنيا و عذاب الآخرة.

زرارۃ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ میں ایک شخص ہے کہ وہ

ایک ایسے مکان کی طرف آیا جو آدمؑ کے بیٹے کا ہے پس میں نے اسے معقول دیکھا اس کے ساتھ اس کے دس موکل بھی ہیں کہ وہ گرمی میں اسے سورج کی طرف گھما دیتے ہیں اور اسکے گرد آگ روشن کرتے ہیں اور سردیوں میں ٹھنڈا پانی برساتے ہیں جب ان دس میں سے کوئی آدمی ہلاک ہو جاتا ہے تو تمام گاؤں والوں میں سے ایک آدمی اس کی جگہ لے لیتا ہے۔(راوی کہتا ہے) میں نے کہا: اے عبداللہ آپ کا کیا قصہ ہے اور کس چیز کے واسطے اس کی آزمائش ہے۔فرمایا: تم نے مجھ سے ایک مسئلہ پوچھا ہے جو آج سے پہلے کسی نے نہیں پوچھا بیشک تم یا تو لوگوں میں سب سے زیادہ بے وقوف ہو یا سب سے زیادہ عقلمند؟۔ میں نے امام ابوجعفرؑ سے کہا: کیا اسے آخرت میں عذاب دیا جائے گا؟۔فرمایا: اللہ اس کے گرد دنیا و آخرت کا عذاب جمع کر دے گا۔

حدیث ۵ حدثنا سلمة بن الخطاب عن سليمان بن سماعة و عبد الله بن محمد عن عبد الله بن محمد عن عبد الله بن القاسم بن الحرث عن أبي بصير قال قال أبو عبد الله ع إن الأوصياء لتطوى لهم الأرض و يعلمون ما عند أصحابهم.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہ الصادقؑ نے فرمایا: ہمارے لیے زمین بچھ جاتی ہے اور جو کچھ ان کے اصحاب کے پاس ہوتا ہے وہ اسے جانتے ہیں۔

حدیث ۶ حدثنا الحجال عن الحسن بن الحسين اللؤلؤي عن ابن سنان عن العلاء عن محمد بن مسلم قال سمعته يقول إني لأعرف رجلا من أهل المدينة أخذ قبل انطباق الأرض إلى الفئة الذين قال الله في كتابه وَ مِنْ قَوْمِ مُوسى أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ بِهِ يَعْدِلُونَ لمشاجرة كانت بينهم فأصلح بينهم و رجع.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامؑ کو کہتے ہوئے سنا: میں اہل مدینہ میں سے ایک آدمی کو جانتا ہوں کہ جو زمین کے ایک طرف سے اس گروہ کی طرف ہے کہ جس کے بارے میں اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے (اور موسیٰؑ کی قوم میں سے ایک ایسی امت ہے جو حق کی ہدایت دیتے ہیں اور اس سے عدل کرتے ہیں) اس جھگڑے کے سبب جو ان میں تھے اور ان میں صلح کروانے کے بعد واپس آ گیا۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن الحسین عن ابن سنان عن عمار بن مروان عن المنخل عن جابر عن أبي جعفر ع قال قال یا جابر هل لك من حمار یسیر بك من المطلع إلى المغرب في یوم واحد قال قلت یا أبا جعفر جعلني الله فداك و أنى لي هذا قال فقال أبو جعفر ع و ذلك كان أمیر المؤمنین ع ثم قال ألم تسمع قول رسول الله ص في علي بن أبي طالب ع لتبلغن الأسباب و الله لتركبن السحاب.

جابر نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اے جابر! کیا تمہارے پاس ایسا گدھا ہے جو تمہیں لے کر گھومے اور ایک دن میں تمہیں مشرق سے مغرب تک پہنچا دے؟۔ میں نے کہا اے ابوجعفرؑ اللہ مجھے آپؑ پر قربان کرے کیا میرے لیے ایسا ہوگا؟۔ ابوجعفرؑ نے فرمایا: کیونکہ یہ امیر المومنینؑ کے پاس تھا۔ پھر فرمایا: کیا تم رسول اللہ کا یہ قول نہیں سنتے علیؑ ابن ابی طالبؑ کے بارے میں کہ "اسباب پہنچ گئے اللہ کی قسم وہ بادلوں پر سوار ہونگے"۔

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن البرقي عن بعض أصحابنا عن یونس بن یعقوب عن أبي عبد الله ع قال إن رجلا منا أتى قوم موسى في شيء كان بینهم و رجع و لم یقعد فمر بنطفكم فشرب منها و مر على بابك فدق

عليك حلقة بابك ثم رجع إلى منزله ولم يقعد.

یونس بن یعقوب نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ بیشک ہم میں سے ایک آدمی ہے کہ جس کے پاس قوم کوئی معاملہ لے کر آئی جو ان کے درمیان تھا تو اس نے ان کے درمیان صلح کروا دی اور واپس پلٹ گیا اور بیٹھا نہیں پس تمہارے چشمے کے قریب سے گزرا تو اس میں سے پانی پیا اور تمہارے دروازے سے گزرا تو اس نے تمہارے دروازے کا کنڈا کھٹکھٹایا اور پھر اپنے گھر پلٹ آیا اور نہیں بیٹھا۔

حديث ⑨ حدثنا علي بن إسماعيل عن محمد بن عمرو الزيات عن أبيه عن ابن مسكان عن سدير الصيرفي قال سمعت أبا جعفر ع يقول إني لأعرف رجلا من أهل المدينة أخذ قبل انطباق الأرض إلى الفئة التي قال الله في كتابه وَ مِنْ قَوْمِ مُوسى أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ بِهِ يَعْدِلُونَ لمشاجرة كانت فيما بينهم و أصلح بينهم و رجع و لم يقعد فمر بنطفكم فشرب منها يعني الفرات ثم مر عليك يا أبا الفضل يقرع عليك بابك و مر برجل عليه مسوح معقل به عشرة موكلون يستقبل في الصيف عين الشمس و يوقد حوله النيران و يدورون به حذاء الشمس حيث دارت كلما مات من العشرة واحد أضاف إليه أهل القرية واحدا الناس يموتون و العشرة لا ينقصون فمر به رجل فقال ما قصتك قال له الرجل إن كنت عالما فما أعرفك بأمري و يقال إنه ابن آدم القاتل و قال محمد بن مسلم و كان الرجل محمد بن علي.

سدیر الصیرفی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ کو فرماتے ہوئے سنا: میں اہل مدینہ میں سے ایک آدمی کو جانتا ہوں جو زمین کے زرد ہونے سے پہلے ایک گروہ کی طرف گیا کہ جس کے بارے

میں اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے موسیٰ کی قوم میں سے ایک ایسا گروہ ہے جو حق کے ساتھ ہدایت دیتا ہے اور اسی کے ساتھ ہی عدل کرتا ہے ایک جھگڑے کے متعلق جو ان کے درمیان تھا۔ پس اُس نے ان کے درمیان صلح کروادی اور واپس پلٹ آیا اور بیٹھا نہیں پھر تمہارے چشمے سے (پانی) پیا یعنی فرات سے پھر اے ابوالفضل! تمہارے گھر سے گزرا اور تمہارے دروازے پر دستک دی اور ایسے آدمی کے پاس سے گزرا جو کہ معقول تھا اور اس کے دس موکل تھے جو اس کا استقبال گرمیوں میں اس طرح کرتے ہیں کہ اس کے گرد آگ جلاتے ہیں اور سورج کو ادھر گھماتے ہیں کہ جس طرف وہ جاتا ہے جب بھی ان دس میں سے کوئی مر جاتا ہے تو اس میں گاؤں والے ایک اضافہ کر دیتے ہیں پس لوگ مر رہے ہیں اور وہ دس کم نہیں ہو رہے۔ پس ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا اور کہا کہ تمہارا کیا معاملہ ہے تو آدمی نے اس سے کہا اگر تم عالم ہوتے تو میں تمہیں اپنا معاملہ بتاتا۔

کہا جاتا ہے کہ وہ ابن آدمؑ ہے کہ جو قاتل ہے اور محمد بن مسلم نے کہا کہ وہ آدمی جو عالم ہے امام محمدؑ بن علیؑ ہیں۔

حدیث ⑩ حدثنا علی بن خالد عن یعقوب بن یزید عن العباس الوراق عن عثمان بن عیسی عن ابن مسکان قال حدثنی لیث المرادی عن سدیر بحدیث فأتیته فقلت إن لیث المرادی حدثنی عنك بحدیث فقال و ما هو قلت أخبرنی عنك أنك كنت مع أبی جعفر ع فی سقیفة بابه إذ مر أعرابی من أهل الیمن فسأله أبو جعفر ع من عالم أهل الیمن فأقبل یحدث عن الكهنة و السحرة و أشباههم فلما قام الأعرابی قال له أبو جعفر و لكن أخبرك عن عالم أهل المدینة أنه یذهب إلى مطلع الشمس و یجیء فی لیلة و أنه ذهب إلیها لیلة فأتاها فإذا رجل معقول برجل و إذا عشرة موكلون به أما فی البرد

فيرشون عليه الماء البارد و يروحونه و أما في الصيف فيصبون على رأسه الزيت و يستقبلون به عين الشمس فقال للعشرة ما أنتم و ما هذا فقالوا لا ندري إلا أنا موكلون فإذا مات منا واحد خلفه آخر فقال للرجل ما أنت فقال إن كنت عالما فقد عرفتني و إن لم تكن عالما فلست أخبرك فلما انصرف من فراتكم فقلت فراتنا فرات الكوفة قال نعم فراتكم فرات الكوفة ولولا أني كرهت أن أشهرك رفعت عليك بابك فسكت.

کچھ اصحاب نے سدیر سے کہا کہ لیث المرادی نے تم سے ایک بات بیان کی ہے کہ وہ کیا ہے اس نے کہا کہ میں تم کو آگاہ کرتا ہوں ہم امام ابوجعفرؑ کے پاس تھے ایک اعرابی جو کہ اہل یمن سے تھا وہاں موجود تھا امامؑ نے اس سے پوچھا: اہل یمن کا عالم کون ہے پس وہ اعرابی کاہنوں اور جادوگروں کے بارے میں بیان کرنے لگا جب اعرابی کھڑا ہوا تو ابوجعفرؑ نے اس سے فرمایا: ٹھہرو میں تمہیں اہل مدینہ کے عالم کے بارے میں بتاتا ہوں کہ وہ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے جاتا ہے اور رات کے وقت آتا ہے اور وہ ایک معقول آدمی کے پاس سے گزرتا ہے جس کے پاس دس موکل ہیں سردیوں میں وہ اس پر ٹھنڈا پانی پھینکتے ہیں اور گرمیوں میں اس کے سر پر تیل پھینکتے ہیں اسے سورج کے سامنے رکھتے ہیں تو اس نے ان دس آدمیوں سے کہا کہ تمہیں کیا ہوا ہے اور یہ کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے مگر یہ کہ ہم موکل ہیں جب ہم میں سے ایک مرجاتا ہے تو ایک اور آجاتا ہے اور اس شخص سے کہا کہ تم کون ہو۔ اس نے کہا اگر تم عالم ہوتے تو مجھے جانتے اگر تم عالم نہیں ہو تو میں تمہیں کیوں بتاؤں۔ پھر (عالم اہل مدینہ) جب ادھر سے چلا تو تمہارے فرات کے پاس سے گزرا۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا: ہمارا فرات کوفہ کا فرات؟۔ فرمایا ہاں! اگر میں یہ ناپسند نہ کرتا کہ تمہیں مشہور کردوں تو تمہارا دروازہ ضرور کھٹکھٹاتا پس پھر آپؑ خاموش ہو گئے۔

حدیث ⑪ حدثنا محمد بن عبد الله بن أحمد الرازی عن إسماعيل بن موسى عن أبيه عن جده عن عمه عبد الصمد بن علی قال دخل رجل على علی بن الحسين ع فقال له علی بن الحسين ع من أنت قال أنا منجم قال فأنت عراف قال فنظر إليه ثم قال هل أدلك على رجل قد مر منذ دخلت علينا فی أربع عشر عالما كل عالم أكبر من الدنيا ثلاث مرات لم يتحرك من مكانه قال من هو قال أنا وإن شئت أنبأتك بما أكلت وما ادخرت فی بيتك.

عبدالصمد بن علی سے روایت ہے کہ ایک آدمی امام علیؑ بن حسینؑ کے پاس آیا تو علیؑ بن حسینؑ نے اس سے فرمایا: تُو کون ہے؟۔ اس نے کہا: میں منجم ہوں، پھر کہا: کیا آپؑ عراف ہیں۔ آپؑ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: کیا میں تمہاری راہنمائی ایسے شخص کی طرف نہ کروں کہ جو ۱۴ ایسے جہانوں سے گزر چکا ہے جو اس دنیا سے ۳ گنا بڑے ہیں اور وہ شخص اپنی جگہ سے حرکت کئے بغیر ان تمام جہانوں کی سیر کر سکتا ہے۔ اس نے کہا: وہ کون ہے؟۔ فرمایا: وہ میں ہوں اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ تم نے کیا کھایا ہے اور کیا اپنے گھر میں ذخیرہ کیا ہے۔

حدیث ⑫ حدثنا محمد بن الحسين عن علی بن سعدان عن عبد الله بن القاسم عن عمر بن أبان الكلبی عن أبان بن تغلب قال كنت عند أبی عبد الله ع حيث دخل عليه رجل من علماء أهل اليمن فقال أبو عبد الله يا يمانی أ فيكم علماء قال نعم قال فأی شیء يبلغ من علم علمائكم قال إنه ليسير فی ليلة واحدة مسيرة شهرين يزجر الطير ويقفو الآثار فقال له فعالم المدينة أعلم من عالمكم قال فأی شیء يبلغ من علم عالمكم بالمدينة قال إنه يسير فی صباح واحد مسيرة سنة كالشمس إذا أمرت إنها اليوم غير مأمورة

ولكن إذا أمرت يقطع اثنى عشر شمسا و اثنى عشر قمرا و اثنى عشر مشرقا و اثنى عشر مغربا و اثنى عشر برا و اثنى عشر بحرا و اثنى عشر عالما قال فما بقي في يد اليماني فما درى ما يقول و كف أبو عبد الله.

ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس تھا کہ ان کے پاس علمائے اہل یمن میں سے ایک آدمی آیا آپؑ نے فرمایا: اے یمنی! کیا تم میں علماء ہیں؟۔ اس نے کہا: ہاں۔ فرمایا: تمہارے علماء کے علم کی بساط کیا ہے؟۔ اس نے کہا: وہ ایک رات میں دو مہینوں کی مسافت طے کر لیتے ہیں پرندوں کو ڈرا لیتے ہیں۔ آپؑ نے اس سے فرمایا: مدینے کا عالم تمہارے علماء سے بڑا ہے۔ اس نے کہا: اہل مدینہ کے عالم کی بساط کیا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: وہ ایک صبح میں ایک سال کی مسافت طے کر لیتا ہے اور ابھی دن غیر مامور ہوتا ہے مگر جب مامور کر دیا جائے تو ۱۲ شمس ۱۲ قمر ۱۲ مشارق ۱۲، مغارب اور ۱۲ خشکیاں اور ۱۲ سمندر اور ۱۲ جہان قطع ہو جاتے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ یمنی کے ہاتھ کچھ نہ بچا اور وہ نہ سمجھ پایا کہ وہ کیا ہے اور امام ابوعبداللہؑ نے بھی اپنا کلام روک لیا۔

حدیث ۱۳ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن أبي أيوب عن أبان بن تغلب قال كنت عند أبي عبد الله ع فدخل عليه رجل من أهل اليمن فقال يا أخا أهل اليمن عندكم علماء قال نعم قال فما بلغ من علم عالمكم قال يسير في ليلة مسيرة شهرين يزجر الطير و يقفو الأثر فقال أبو عبد الله ع عالم المدينة أعلم من عالمكم قال فما بلغ من علم عالم المدينة قال يسير في ساعة من النهار مسيرة شمس سنة حتى يقطع اثنى عشر ألف مثل عالمكم هذا ما يعلمون إن الله خلق آدم و لا إبليس قال فيعرفونكم قال نعم ما افترض عليهم إلا ولايتنا و البراءة من

عدوناً

ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس تھا کہ ان کے پاس اہل یمن کا ایک آدمی آیا تو آپؑ نے اس سے کہا: اے یمنی بھائی کیا تمہارے پاس علماء ہیں؟۔ اس نے کہا: ہاں فرمایا: تمہارے علماء کے علم کی بساط کیا ہے۔ اس نے کہا: وہ ایک رات میں دو ماہ کی مسافت طے کرتا ہے۔ ابوعبداللہؑ نے فرمایا: مدینے کا عالم تمہارے عالم سے بڑا ہے اس نے کہا: اس کی کیا بساط ہے؟۔ فرمایا: وہ دن کی ایک ساعت میں سورج کے سال کی مسافت طے کرتا ہے یہاں تک کہ ۱۲ ایسے جہان جو کہ اس جہان جیسے ہیں انہیں طے کر لیتا ہے جو نہیں جانتے کہ اللہ نے ابلیس اور آدمؑ کو خلق کیا ہے۔ اس نے کہا: وہ آپؑ کو جانتے ہیں۔ فرمایا: ہاں! ان پر صرف ہماری ولایت فرض ہے اور ہمارے دشمنوں سے براءت فرض ہے۔

باب نمبر ﴿۱۳﴾

ائمہؑ اپنے اصحاب میں سے جسے چاہیں اس قدرت کے ساتھ جو اللہ نے انہیں عطاء کی ہے سیر کرواسکتے ہیں

حدیث ① حدثنا محمد بن حسان عن علی بن خالد و كان زيديا قال كنت فی العسكر فبلغنی أن هناك رجل محبوس أتی به من ناحية الشام مكبولا و قالوا إنه تنبأ قال علی فداريت القوادين و الحجب حتی وصلت إليه فإذا رجل له فهم فقلت له يا هذا ما قصتك و ما أمرك فقال لی كنت رجلا بالشام أعبد الله عند رأس الحسين بن علی بن أبی طالب ع فبينا أنا فی عبادتی إذ أتانی شخص فقال قم بنا قال فقمت معه قال فبينا أنا معه فی مسجد الكوفة فقال لی تعرف هذا المسجد قلت نعم هذا مسجد الكوفة قال فصلی و صليت معه فبينا أنا معه فی مسجد المدينة قال فصلی و صليت و صلی علی رسول الله ص و دعا له فبينا أنا معه إذا أنا بمكة فلم أزل معه حتی قضی مناسكه و قضيت مناسكی معه قال فبينا أنا معه إذا أنا بموضعی الذی كنت أعبد الله فيه بالشام قال و مضی الرجل قال فلما كان عام قابل فی أيام الموسم إذا أنا به و فعل بی مثل فعلته الأولی فلما فرغنا من مناسكنا و ردنی إلی الشام و هم بمفارقتی قلت له سألتك بحق الذی أقدرك علی ما رأيت إلا أخبرتنی من أنت

قال فأطرق طويلا ثم نظر إلى فقال أنا محمد بن على بن موسى فترا قى الخبر إلى محمد بن عبد الملك الزيات قال فبعث إلى فأخذنى و كبلنى فى الحديد و حملنى إلى العراق و حبسنى كما ترى قال قلت له ارفع قصتكم إلى محمد بن عبد الملك فقال و من لى يأتيه بالقصة قال فأتيته بقرطاس و دوات فكتب قصته إلى محمد بن عبد الملك فذكر فى قصته ما كان قال فوقع فى القصة قل للذى أخرجك فى ليلة من الشام إلى الكوفة و من الكوفة إلى المدينة و من المدينة إلى المكان أن يخرجك من حبسك قال على فغمنى أمره و وقفت له و أمرته بالعزاء قال ثم بكرت عليه يوما فإذا الجند و صاحب الحرس و صاحب السجن و خلق عظيم يتفحصون حاله قال فقلت ما هذا قالوا المحمول من الشام الذى تنبأ افتقد البارحة لا ندرى خسف به الأرض أو اختطفه الطير فى الهواء و قال على بن خالد هذا زيديا فقال بالإمامة بعد ذلك و حسن اعتقاده.

ہم سے محمد بن حسان نے انہوں نے علی بن خالد سے جو کہ زیدی تھے روایت کی ہے کہ میں لشکر میں تھا تو مجھے پتہ چلا کہ وہاں ایک شخص شام کی طرف سے قیدی ہو کر آیا ہے جو عجیب باتیں بتاتا ہے۔علی کہتا ہے کہ میں دو دروازوں اور پردوں سے گزر کر اس کے پاس پہنچا کہ وہ آدمی سمجھ گیا۔میں نے اس سے کہا: تمہارا کیا ماجرا ہے؟۔اس نے مجھ سے کہا: میں شام میں قبر راس الحسینؑ بن علیؑ ابن ابی طالبؑ کے پاس رہتا تھا میں عبادت میں مصروف تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا: اٹھو ہمارے ساتھ چلو، قریب ہی جانا ہے تو میں اس کے ساتھ ہولیا، اسی اثناء میں جب میں اس کے ساتھ مسجد کوفہ میں تھا اس نے مجھ سے کہا: اس مسجد کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں! یہ مسجد کوفہ ہے۔پس اس

نے نماز پڑھی اور میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر جب میں اس کے ساتھ مسجد مدینہ میں تھا اس نے نماز پڑھی میں نے بھی اس کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر جب ہم مکہ میں تھے اس نے بھی مناسک ادا کیے اور میں نے بھی اس کے ساتھ اپنے مناسک ادا کیے پھر میں اس جگہ پر پہنچ گیا کہ جہاں میں شام میں اللہ کی عبادت کر رہا تھا اور وہ شخص چلا گیا۔

جب اگلا سال آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے ساتھ تھے اور وہی کیا کہ جو پچھلے سال کیا جب ہم مناسک سے فارغ ہو گئے تو میں شام میں پلٹایا گیا اور وہ مجھے چھوڑنے والے تھے کہ میں نے ان سے کہا: میں آپ سے اس کے واسطے سوال کرتا ہوں جس نے آپ کو یہ قدرت دی ہے آپ کون ہیں؟۔ وہ بڑی دیر خاموش رہے پھر میری طرف دیکھا اور فرمایا: میں محمدؑ بن علیؑ بن موسیٰؑ التقیؑ ہوں۔ اس نے کہا کہ پس یہ خبر محمد بن عبدالملک الزیات تک پہنچی اس نے میری طرف کسی کو بھیجا اور مجھے لوہے میں باندھ دیا گیا اور عراق میں اسی حالت میں قید رہا جس میں تم دیکھ رہے ہو۔ (راوی کہتا ہے) میں نے اس سے کہا کہ تم اپنا قصہ محمد بن عبدالملک سے بیان کرو۔ اس نے کہا: اس تک میری بات کون پہنچائے گا پس میں اس کے پاس کاغذ قلم اور دوات لے آیا اور اس نے اپنا قصہ محمد بن عبدالملک کو لکھا تو اس نے جواب میں لکھا کہ اپنا معاملہ اس سے کہو کہ جس نے تمہیں ایک رات میں شام سے کوفہ، کوفہ سے مدینہ مدینے سے مکہ اور مکہ سے شام پلٹایا کہ تمہیں قید سے نکالے۔ علی کہتا ہے کہ میں غم زدہ ہو گیا اور اس کا ساتھی ہونے پر صبر کیا۔ (راوی کہتا ہے) پھر صبح ہوئی تو سپاہی درو غا ایک دوسرے سے اسے قید خانے میں نہ پا کر جھگڑ رہے تھے۔ میں نے کہا: کیا معاملہ ہے وہ کہنے لگے جو قیدی شام سے لایا گیا تھا ہم نہیں جانتے کہ اسے زمین نگل گئی یا کوئی پرندہ اسے ہوا میں لے کر اڑ گیا۔ علی بن خالد جو کہ زیدی تھا اس کا بارہ اماموں کے بارے میں نظریہ درست ہو گیا۔

حدیث ۴ حدثنی محمد بن الحسین بن الحسن الخطاب الزیات عن

موسی بن سعدان عن عبد الله بن القاسم عن حفص الأبيض التمار قال دخلت على أبي عبد الله ع أيام صلب المعلى بن خنيس قال فقال لي يا أبا حفص إني أمرت المعلى بن خنيس بأمر فخالفني فابتلي بالحديد إني نظرت إليه يوما و هو كئيب حزين فقلت له ما لك يا معلى كأنك ذكرت أهلك و مالك و ولدك و عيالك قال أجل قلت ادن مني فدنا مني فمسحت وجهه فقلت أين تراك قال أراني في بيتي هذه زوجتي و هذا ولدي فتركته حتى تملأ منهم و استترت منهم حتى نال منها ما ينال الرجل من أهله ثم قلت له ادن مني فدنا فمسحت وجهه فقلت أين تراك فقال أراني معك في المدينة هذا بيتك قال قلت له يا معلى إن لنا حديثا من حفظ علينا حفظ الله عليه دينه و دنياه يا معلى لا تكونوا أسرى في أيدي الناس بحديثنا إن شاءوا أمنوا عليكم و إن شاءوا قتلوكم إنه من كتم الصعب من حديثنا جعله الله نورا بين عينيه و رزقه الله العزة في الناس و من أذاع الصعب من حديثنا لم يمت حتى يعضه السلاح أو يموت كبلا يا معلى بن خنيس و أنت مقتول فاستعد.

حفص الابیض التمار سے روایت ہے کہ میں امام ابوعبداللہ الصادقؑ کے پاس معلٰی بن خنیس کے صلب (قید) کے دنوں میں گیا تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے حفص! میں نے معلٰی کو ایک کام کا حکم دیا ہے اس نے میری مخالفت کی پس اسے لوہے کے ذریعے تکلیف دی گئی۔ فرمایا: میں نے ایک دن اس کی طرف دیکھا وہ غمزدہ اور پریشان تھا میں نے اسے کہا: اے معلٰی! تجھے کیا ہوا کیا تمہیں اپنے اہل عیال اور اولاد یاد آ رہے ہیں۔ اس نے کہا: موت۔ میں نے کہا: میرے قریب آ۔ پس وہ میرے قریب ہوا۔ میں نے اسکا چہرا پونچھا اور کہا: تو نے کیا دیکھا؟۔ اس نے کہا: اپنے گھر میں کہ یہ میری بیوی ہے

اور یہ میرا بیٹا ہے۔ فرمایا: میں نے اسکو چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ ان سے بھر گیا اور ان سے پردہ کیا یہاں تک کہ وہ اپنے اہل سے وہ حاصل کر چکا جو کہ ایک آدمی اپنے اہل سے حاصل کرتا ہے۔ پھر میں نے اس سے کہا: میرے قریب آؤ میرے قریب آیا؛ میں نے اس کا چہرا پونچھا اور اس سے کہا: تم کیا دیکھ رہے ہو؟۔ اس نے کہا: میں خود کو آپؑ کے ساتھ دیکھ رہا ہوں یہ آپؑ کا گھر ہے۔ میں نے اس سے کہا: اے معلٰی بیشک ہماری حدیث ہے جس نے ہمارے اوپر اس کی حفاظت کی اللہ نے اس کے دین و دنیا کی حفاظت کی۔ اے معلٰی! ہماری حدیث بیان کر کے لوگوں کے ہاتھ قیدی نہ بنو اگر وہ چاہیں تو تمہیں قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو تم پر احسان کریں۔ اے معلٰی! جو ہمارے مشکل معجزات کو چھپائے گا تو اللہ اس کی پیشانی پر اسے اس کی آنکھوں کے درمیان نور بنا دے گا اور لوگوں کے درمیان اسے عزت عطا فرمائے گا۔ جس نے اس پریشانی کی حفاظت نہ کی تو وہ اسلحے کی موت مرے گا یا پھر لوہے میں مرے گا۔ اے معلٰی تو مقتول ہے پس تو تیار رہ۔

حدیث ۳ حدثنا الحسن بن أحمد عن سلمة عن الحسين بن علی عن ابن جبلة عن عبد الله بن سنان قال سألت أبا عبد الله ع فقال لی حوض ما بين بصری إلی صنعاء أ تحب أن تراه قلت نعم جعلت فداك قال فأخذ بيدی و أخرجنی إلی ظهر المدينة ثم ضرب برجله فنظرت إلی النهر يجری لا يدرك حافتيه إلا الموضع الذی أنا فيه قائم فإنه شبيه بالجزيرة فكنت أنا و هو وقوفا فنظرت إلی نهر يجری جانبه ماء أبيض من الثلج و من جانبه هذا لبن أبيض من الثلج و فی وسطه خمر أحسن من الياقوت فما رأيت شيئا أحسن من تلك الخمر بين اللبن و الماء فقلت له جعلت فداك من أين يخرج هذا و مجراه فقال هذه العيون التی ذكرها الله فی كتابه أنهار فی الجنة عين من ماء و

عين من لبن و عين من خمر تجري في هذا النهر و رأيت حافتيه عليهما شجر فيهن حور معلقات برءوسهن شعر ما رأيت شيئا أحسن منهن و بأيديهن آنية ما رأيت آنية أحسن منها ليست من آنية الدنيا فدنا من إحداهن فأومى بيده تسقيه فنظرت إليها و قد مالت لتغرف من النهر فمال الشجر معها فاغترفت فمالت الشجرة معها ثم ناولته فشرب ثم ناولها و أومى إليها فمالت لتغرف فمالت الشجرة معها ثم ناولته فناولني فشربت فما رأيت شرابا كان ألين منه و لا ألذ منه و كانت رائحته رائحة المسك فنظرت في الكأس فإذا فيه ثلاثة ألوان من الشراب فقلت له جعلت فداك ما رأيت كاليوم قط و لا كنت أرى أن الأمر هكذا فقال لي هذا أقل ما أعده الله لشيعتنا إن المؤمن إذا توفي صارت روحه إلى هذا النهر و رعت في رياضه و شربت من شرابه و إن عدونا إذا توفي صارت روحه إلى وادي برهوت فأخلدت في عذابه و أطعمت من زقومه و أسقيت من حميمه فاستعيذوا بالله من ذلك الوادي.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے حوض کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: وہ حوض بصرہ سے لے کر صنعاء تک ہے کیا تم اسے دیکھنا پسند کرتے ہو۔ میں نے کہا: ہاں میں آپؑ پر قربان۔ پس آپؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مدینہ سے باہر لے آئے پھر اپنی ایڑھی ماری تو مجھے ایک نہر نظر آئی جو بہہ رہی تھی کہ اسکے نکلنے کی جگہ اور اس کے ختم ہونے کی جگہ نظر نہیں آ رہی تھی اسکے ایک طرف برف کا سفید پانی تھا اور اس کے دوسری جانب برف سے سفید دودھ تھا اس کے درمیان یاقوت سی خوبصورت شراب تھی پس میں نے اس شراب سے بہتر کوئی شے نہیں دیکھی جو کہ پانی اور دودھ کے درمیان ہو، میں نے آپؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان یہ

کہاں سے نکلتی اور جاری ہوتی ہے؟۔ فرمایا: یہ وہ چشمے ہیں، کہ جن کا ذکر اللہ نے کیا ہے کہ یہ جنت میں ہیں ایک پانی کا چشمہ ایک دودھ کا چشمہ اور ایک شراب کا چشمہ اس نہر میں جاری ہے اور اس کے دونوں کناروں پر درخت ہیں جن میں میوے ہیں جو ان کے سروں پر لٹک رہے ہیں۔ میں نے ان سے خوبصورت کوئی شے نہیں دیکھی ان کے ہاتھوں میں برتن ہیں میں نے ان سے خوبصورت برتن نہیں دیکھے جو کہ دنیا کے برتن نہیں ہیں پس میں کسی ایک کے قریب ہوا اور اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تا کہ دیکھ سکوں میں نے اس کی طرف دیکھا کہ وہ نہر میں ڈوبنے کے لیے بڑھا اور اس کے ساتھ درخت بھی جھک گیا اور ڈوب گیا۔ پھر میں نے اسے حاصل کیا اور پیا آپؑ نے پھر اسے حاصل کیا اور اس کی طرف بڑھایا۔ پھر سیراب ہونے کے لیے آگے بڑھا تو درخت بھی جھکا پھر میں نے اسے پکڑا اور میں پی گیا۔ پس یہ ایسی شراب تھی کہ میں نے اس سے میٹھا اور لذت والا پانی نہیں پیا۔ پس میں نے آپؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان میں نے اس طرح کا دن کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی دیکھا ہے کہ امر اس طرح ہے۔ پس آپؑ نے مجھ سے فرمایا: جو اللہ نے ہمارے شیعوں کے لیے تیار کیا ہے یہ تو اس کا نہایت قلیل نظارہ ہے بے شک مومن جب مرجاتا ہے تو اس کی روح اس نہر کی طرف جاتی ہے پس وہ اسکے باغات میں گھومتی ہے اور اس کی شراب پیتی ہے اور جب ہمارا دشمن مرتا ہے تو اس کی روح وادی برھوت میں چلی جاتی ہے اور اس کے عذاب میں داخل کر دی جاتی ہے اور اس کو تھوہر میں سے غذا دی جاتی ہے اور اس کو کھولتے ہوئے پانی میں سے پلایا جاتا ہے پس اس وادی سے اللہ کی پناہ مانگو۔

حدیث ④ وعنه عن محمد بن المثنى عن أبيه عن عثمان بن زيد عن جابر عن أبي جعفر ع قال سألته عن قول الله عز وجل وَ كَذٰلِكَ نُرِيْ إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ قال فكنت مطرقا إلى الأرض فرفع يده إلى فوق ثم قال لي ارفع رأسك فرفعت رأسي فنظرت إلى السقف قد انفجر حتى

خلص بصری إلی نور ساطع حار بصری دونه قال ثم قال لی رأی إبراهیم ملکوت السماوات و الأرض هکذا ثم قال لی أطرق فأطرقت ثم قال لی ارفع رأسك فرفعت رأسی فإذا السقف علی حاله قال ثم أخذ بیدی و قام و أخرجنی من البیت الذی کنت فیه و أدخلنی بیتا آخر فخلع ثیابه التی کانت علیه و لبس ثیابا غیرها ثم قال لی غض بصرك فغضضت بصری و قال لی لا تفتح عینك فلبثت ساعة ثم قال لی أتدری أین أنت قلت لا جعلت فداك فقال لی أنت فی الظلمة التی سلکها ذو القرنین فقلت له جعلت فداك أتأذن لی أن أفتح عینی فقال لی افتح فإنك لا تری شیئا ففتحت عینی فإذا أنا فی ظلمة لا أبصر فیها موضع قدمی ثم صار قلیلا و وقف فقال لی هل تدری أین أنت قلت لا قال أنت واقف علی عین الحیاة التی شرب عنها الخضر ع و خرجنا من ذلك العالم إلی عالم آخر فسلکنا فیه فرأینا کهیئة عالمنا فی بنائه و مساکنه و أهله ثم خرجنا إلی عالم ثالث کهیئة الأول و الثانی حتی وردنا خمسة عوالم قال ثم قال هذه ملکوت الأرض و لم یرها إبراهیم و إنما رأی ملکوت السماوات و هی اثنا عشر عالما کل عالم کهیئة ما رأیت کلما مضی منا إمام سکن أحد هذه العوالم حتی یکون آخرهم القائم فی عالمنا الذی نحن ساکنوه قال ثم قال غض بصرك فغضضت بصری ثم أخذ بیدی فإذا نحن بالبیت الذی خرجنا منه فنزع تلك الثیاب و لبس الثیاب التی کانت علیه و عدنا إلی مجلسنا فقلت جعلت فداك کم مضی من النهار قال ع ثلاث ساعات.

جابر نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا وَ كَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (اسی طرح ہم نے ابراہیم کو زمین وآسمان کی بادشاہی دکھائی) (راوی کہتا ہے) میں زمین پر تھا پس میں نے چھت کی طرف دیکھا جو کہ کھل چکی تھی یہاں تک کہ میری نظر ایک چمک دار نور پر پڑی۔ پھر آپؑ نے مجھ سے فرمایا: ابراہیم نے زمین وآسمان کی بادشاہی اس طرح دیکھی۔ پھر مجھ سے فرمایا: اپنا سر اٹھاؤ پس میں نے سر اٹھایا۔ (راوی کہتا ہے) چھت اپنے حال پر تھی پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے گھر سے لے کر باہر نکل آئے اور دوسرے گھر میں داخل ہو گئے۔ پس آپؑ نے دوسرے کپڑے پہنے پھر مجھ سے فرمایا: اپنی نگاہیں نیچی کر لو پس میں نے اپنی نظریں جھکا لیں اور مجھ سے فرمایا: اپنی آنکھیں نہ کھولنا۔ پس میں کچھ دیر اسی حالت میں رہا پھر مجھ سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تم کہاں ہو؟۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان میں نہیں جانتا تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: تم اس اندھیرے میں ہو جس میں ذوالقرنین چلے تھے پس میں نے آپؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں کیا مجھے اجازت ہے کہ میں اپنی آنکھیں کھولوں۔ فرمایا: کھولو تم کچھ نہیں دیکھ سکو گے۔ پس میں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو میں ایسے اندھیرے میں تھا کہ میں اپنے قدموں کی جگہ کو نہ دیکھ سکا پھر کچھ دیر چلے اور ٹھہر گئے اور مجھ سے فرمایا: تم جانتے ہو کہ تم کہاں ہو؟۔ میں نے کہا: نہیں فرمایا: تم چشمہ حیات پر کھڑے ہو جس سے خضرؑ نے پیا تھا۔

پس ہم اس عالم سے دوسرے عالم میں نکل گئے اور ہم اس میں چلے اور ہم نے اپنی اس دنیا کی طرح انبیاء اور مساکن اور اہل کو دیکھا پھر ہم تیسرے عالم میں نکل گئے جس طرح پہلے اور دوسرے عالم میں گئے تھے یہاں تک کہ ہم نے ۵ عالم میں گئے پھر آپؑ نے مجھ سے فرمایا: یہ زمین کی بادشاہیاں ہیں جو ابراہیمؑ نے نہیں دیکھیں انہوں نے آسمان کی بادشاہیاں دیکھیں جو کہ ۱۲ ہیں ہر عالم اس طرح ہے جس کو تم نے دیکھا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک امام ان عالموں میں رہتا ہے یہاں تک کہ ہمارا آخری

اس عالم میں آئے گا جس میں ہم رہ رہے ہیں۔ پھر مجھ سے فرمایا: اپنی آنکھیں جھکاؤ۔ پس میں نے اپنی آنکھیں جھکائیں پھر میرا ہاتھ پکڑا اور ہم گھر میں تھے جس سے ہم نکلے تھے۔ پھر آپؑ نے پہلے والے کپڑے پہن لیے اور ہم مجلس میں پلٹ آئے۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان دن کے کتنے گھنٹے گزر چکے ہیں فرمایا: تین گھنٹے۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن جعفر بن محمد بن مالك الكوفي عن محمد بن عمار عن أبي بصير قال كنت عند أبي عبد الله ع فركض برجله الأرض فإذا بحر فيه سفن من فضة فركب وركبت معه حتى انتهى إلى موضع فيه خيام من فضة فدخلها ثم خرج فقال رأيت الخيمة التي دخلتها أولا فقلت نعم قال تلك خيمة رسول الله ص والأخرى خيمة أمير المؤمنين ع و الثالث خيمة فاطمة و الرابعة خيمة خديجة و الخامسة خيمة الحسن و السادسة خيمة الحسين و السابعة خيمة علي بن الحسين و الثامنة خيمة أبي و التاسعة خيمتي و ليس أحد منا يموت إلا و له خيمة يسكن فيها.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس تھا کہ آپؑ نے اپنی ایڑھی سے زمین پر مارا تو دیکھا کہ ادھر سمندر تھا کہ جس میں چاندی کی کشتیاں تھیں پس وہ سوار ہوئے اور میں بھی آپؑ کے ساتھ سوار ہو گیا پھر ہم ایک ایسی جگہ پر پہنچ گئے کہ جہاں چاندی کے خیمے تھے پس آپؑ اس میں داخل ہوئے اور نکل آئے فرمایا: تم نے یہ خیمہ دیکھا ہے کہ جس میں میں پہلے داخل ہوا تھا۔ میں نے کہا: ہاں۔ فرمایا: وہ رسول اللہؐ کا خیمہ ہے اور دوسرا امیر المومنین علیؑ کا خیمہ ہے اور تیسرا فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا خیمہ ہے اور چوتھا خدیجہؑ کا خیمہ ہے اور پانچواں حسنؑ کا خیمہ ہے اور چھٹا حسینؑ کا خیمہ ہے ساتواں علیؑ بن حسینؑ کا خیمہ ہے آٹھواں میرے والد یعنی امام باقرؑ کا خیمہ ہے اور نواں میرا خیمہ ہے

اور ہم میں سے جوکوئی بھی اس دنیا سے پردہ کرجاتا ہے تو اس کا خیمہ ہوتا ہے کہ جس میں وہ رہتا ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا الحسين بن محمد بن عامر عن المعلى بن محمد عن أحمد بن محمد بن عبد الله عن علي بن محمد عن إسحاق الجلاب قال اشتريت لأبي الحسن غنما كثيرة فدعاني فأدخلني من إصطبل داره إلى موضع واسع لا أعرفه فجعلت أفرق تلك الغنم فيمن أمرني ثم استأذنته في الانصراف إلى بغداد إلى والدتي و كان ذلك يوم التروية فكتب إلي تقيم غدا عندنا ثم تنصرف قال فأقمت فلما كان يوم عرفة أقمت عنده و بت ليلة الأضحى في رواق له فلما كان في السحر أتاني فقال لي يا إسحاق قم فقمت ففتحت عيني فإذا أنا على بابي ببغداد فدخلت على والدتي و أتاني أصحابي فقلت لهم عرفت بالعسكر و خرجت إلى العيد ببغداد.

اسحاق الجلاب سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسنؑ کے لیے بہت ساری بکریاں خریدیں پس انہوں نے مجھے بلایا اور مجھے اپنے گھر کی اصطبل میں داخل کیا جو کہ ایک وسیع جگہ پر تھا جسے میں نہیں جانتا تھا پس میں نے ادھر بکریاں چھوڑنا شروع کردیں جہاں انہوں نے مجھے حکم دیا پھر میں نے ان سے اپنے والد کے پاس بغداد جانے کے لیے اجازت طلب کرنا چاہی اور یہ یوم الترویۃ تھا پس انہوں نے مجھے کہا کہ کل ہمارے پاس رہو پھر چلے جانا۔ اس نے کہا کہ میں رہا جب یوم عرفہ آیا تو میں آپؑ کے پاس تھا اور میں نے رات آپؑ کے پاس گزاری جب سحر ہوئی تو آپؑ میرے پاس آئے اور فرمایا: اے اسحاق اٹھو۔ پس میں اٹھا اور میں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو میں بغداد میں اپنے والد کے پاس تھا۔ میں اپنی والدہ کے پاس گیا اور میرے پاس میرے دوست آئے تو میں نے ان سے کہا کہ میں نے عرفہ کا دن لشکر کے ساتھ گزارا اور عید بغداد میں کی۔

حدیث ⑦ حدثنا الحسين بن محمد بن عثمان عن معلى بن محمد بن عبد الله عن محمد بن يحيى عن صالح بن سعيد قال دخلت إلى أبي الحسن ع فقلت جعلت فداك في كل الأمور أرادوا إطفاء نورك و التقصير بك حتى أنزلوك هذا الخان الأشنع خان الصعاليك فقال هاهنا أنت يا ابن سعيد ثم أومأ بيده فقال انظر فنظرت فإذا بروضات آنقات و روضات ناضرات فيهن خيرات عطرات و ولدان كأنهن اللؤلؤ المكنون و أطيار و ظباء و أنهار تفور فحار بصري و التمع و حسرت عيني و قال حيث كنا فهذا لنا عتيد و لسنا في خان الصعاليك.

صالح بن سعید سے روایت ہے کہ میں امام ابوالحسنؑ الرضاؑ کے پاس گیا تو میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان ہر معاملے میں آپؑ کے دشمنوں نے آپؑ کے نور کو بجھانے کی کوشش کی اور آپؑ کے امر کو کم کرنے کی کوشش کی آپؑ نے فرمایا: اے سعید کے بیٹے کیا تم ادھر ہو؟۔ پھر اپنا ہاتھ بڑھایا اور فرمایا: دیکھو۔ جب میں نے دیکھا تو میں سرسبز باغات میں تھا جس میں بہترین خوشبو تھی اور بچے تھے جیسے کہ موتی اور مونگے ہوں اور پرندے اور ہرن تھے نہریں اور چشمے پھوٹ رہے تھے پس میری نظر پتھرا گئی اور میری آنکھوں میں حسرت پیدا ہونے لگی۔ آپؑ نے فرمایا: یہی ہمارا ٹھکانہ ہے۔

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن الحسين عن أبيه عن محمد بن سنان عن حماد بن عثمان عن المعلى بن خنيس قال كنت عند أبي عبد الله ع في بعض حوائجي قال فقال لي ما لي أراك كئيبا حزينا قال فقلت ما بلغني عن العراق من هذا الوباء أذكر عيالي قال فاصرف وجهك فصرفت وجهي قال ثم قال ادخل دارك قال فدخلت فإذا أنا لا أفقد من عيالي صغيرا و لا كبيرا إلا و هو

لی فی داری بما فیها قال ثم خرجت فقال لی اصرف وجهك فصرفته فنظرت فلم أر شيئا.

معلی بن خنیس سے روایت ہے کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس اپنی بعض حاجات کے سلسلے میں گیا تو آپؑ نے مجھے فرمایا: تم غمگین کیوں ہو؟۔ کہا: مجھے جو عراق کی وبا پہنچی ہے میں اپنے گھر والوں کو یاد کرتا ہوں۔ فرمایا: پس وہ تمہیں دکھا دے گا کیا تم انہیں دیکھنا چاہتے۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں اللہ کی قسم میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ فرمایا: اپنا چہرا پھیرو۔ میں نے اپنا چہرا پھیرا۔ پھر فرمایا: اپنا چہرا آگے بڑھاؤ۔ جیسے ہی میں نے دیکھا تو میرا گھر میرے سامنے تھا۔ پھر فرمایا: اپنے گھر میں داخل ہو جاؤ۔ کہا: میں داخل ہو گیا تو میں نے اپنے گھر میں سے چھوٹے یا بڑے کسی کو بھی کم نہ پایا کہ وہ تمام میرے گھر میں تھے۔ پھر میں نکلا تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اپنا چہرا پھیرو۔ پس میں نے اسے پھیرا تو میں نے دیکھا وہاں کچھ بھی موجود نہیں تھا۔

حدیث ۹ حدثنا عبد الله بن محمد عن إبراهيم بن محمد عن عمرو بن سعيد الثقفي عن يحيى بن الحسن بن الفرات عن يحيى بن المساور عن أبي الجارود عن أبي جعفر ع قال لما صعد رسول الله ص الغار طلبه علي بن أبي طالب ع وخشي أن يغتاله المشركون وكان رسول الله ص على حرا و علي على ثبير فبصر به النبي ص فقال ما لك يا علي قال بأبي أنت و أمي خشيت أن يغتالك المشركون فطلبتك فقال النبي ص ناولني يدك يا علي فرجف الجبل حتى خطا برجله إلى الجبل الآخر ثم رجع الجبل إلى قراره.

ابوالجارود نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہؐ غار میں تھے تو علیؑ ابن ابی طالبؑ ان کی تلاش میں نکلے اور رسول اللہؐ حرا میں تھے اور علیؑ شرج میں تھے تو نبیؐ نے انہیں دیکھا اور فرمایا:

اے علیؑ! کیا ماجرا ہے۔ فرمایا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان مجھے خطرہ ہے کہ کہیں مشرک آپ کو چھپا نہ لیں پس میں نے آپ کو تلاش کیا۔ نبیؐ نے فرمایا: اے علیؑ مجھے اپنا ہاتھ دو۔ پس پہاڑ کانپنے لگا یہاں تک کہ آپ اپنی پیر سے دوسرے پہاڑ پر پہنچ گئے پھر پہاڑ اپنے قرار میں پلٹ آیا۔

حدیث ⑩ حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى عن أحمد بن أبي نصر عن محمد بن حمران عن الأسود بن سعيد قال لي أبو جعفر يا أسود بن سعيد إن بيننا و بين كل أرض تر مثل تر البناء فإذا أمرنا في الأرض بأمر جذبنا ذلك التر فأقبلت الأرض بقليبها و أسواقها و دورها حتى تنفذ فيها ما نؤمر من أمر الله تعالى.

اسود بن سعید سے روایت ہے کہ مجھ سے امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: اے اسود! بیشک ہمارے اور ہر زمین کے درمیان ایک اینٹ ہے جب ہم زمین کو حکم دیتے ہیں تو زمین ہماری طرف بڑھ جاتی ہے اپنے شہروں اور بازاروں کے ساتھ یہاں تک کہ ہم اس میں اپنا حکم نافذ کر دیتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

حدیث ⑪ حدثنا الحسين بن محمد عن علي بن النعمان بن محمد عن أحمد بن محمد بن عبد الله عن محمد بن يحيى عن صالح بن سعيد قال دخلت على أبي الحسن ع فقلت له جعلت فداك في كل الأمور أرادوا إطفاء نورك و التقصير بك حتى أنزلوك هذا الخان الأشنع خان الصعاليك فقال هاهنا أنت يا ابن سعيد ثم أومأ بيده فقال انظر فإذا أنا بروضات ناضرات فيهن خيرات عطرات و ولدان كأنهن اللؤلؤ و أطيار رطبات و أنهار تفجر بصري فقال حيث كنا فهذا لنا عتيد و لسنا في خان الصعاليك

صالح بن سعید سے روایت ہے کہ میں امام ابوالحسن الرضاؑ کے پاس گیا اور ان سے کہا: میں آپؑ پر قربان آپؑ کے دشمنوں نے ہر معاملے میں آپؑ کے نور کو بجھانے کی کوشش کی اور آپؑ کی شان کم کرنے کی کوشش کی یہاں تک کہ آپؑ کو ان برے لوگوں میں ٹھہرایا جو کہ عرب کے خونریز اور غریب لوگ ہیں فرمایا: یہاں آ، اے ابن سعید! اور اپنا ہاتھ بڑھایا اور فرمایا: دیکھو۔ میں اسی اثناء میں ہرے بھرے سرسبز باغات میں تھا کہ جہاں بہترین خوشبو تھی اور بچے تھے جیسے کہ موتی اور مونگے ہوں اور کھجوروں کے تھال تھے پس میری نظر جامد ہوگئی۔ پھر فرمایا: ہم یہاں ہوتے ہیں عرب کے غریب خونریز لوگوں میں نہیں۔

باب نمبر ﴿۱۴﴾

ائمہ علیہ السلام کو دی گئی قدرت کے متعلق

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن سنان عن عبد الملك القمي قال حدثني إدريس عن الصادق ع قال سمعته يقول إن منا أهل البيت لمن الدنيا عنده بمثل هذه و عقد بيده عشرة.

ادریس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: ہم اہل بیتؑ کے ہاتھ میں دنیا ایسے ہی ہے اور آپؑ کے ہاتھ میں دس گرہیں تھی۔

حدیث ② حدثنا علي بن إسماعيل عن موسى بن طلحة عن حمزة بن عبد المطلب بن عبد الله الجعفي قال دخلت على الرضا ع و معي صحيفة أو قرطاس فيه عن جعفر ع أن الدنيا مثلت لصاحب هذا الأمر في مثل فلقة الجوزة فقال يا حمزة ذا و الله حق فانقلوه إلى أديم.

حمزہ بن عبد المطلب بن عبد اللہ الجعفی سے روایت ہے کہ میں امام علی رضاؑ کے پاس گیا اور میرے پاس ایک صحیفہ یا کاغذ تھا جس میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت تھی کہ صاحب امر کے لیے دنیا ایک شگافتہ اناج کی مانند ہے تو امام رضاؑ نے مجھ سے فرمایا: اے حمزہ! اللہ کی قسم یہ حق ہے تم اس حدیث کو کھال پر منتقل یا نقل کرلو۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن الحسين عن موسى بن سعدان عن عبد

الله بن القاسم عن سماعة بن مهران قال قال أبو عبد الله ع إن الدنيا تمثل للإمام في فلقة الجوز فما تعرض لشيء منها وإنه ليتناولها من أطرافها كما يتناول أحدكم من فوق مائدته ما يشاء فلا يعزب عنه منها شيء.

سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: امامؑ کے لیے دنیا کی مثال ایک پھٹے انگور کی مانند ہے اور وہ اس کے اردگرد سے کھاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی دسترخوان سے جہاں سے چاہے کھاتا ہے اور اسے کوئی چیز بیٹھی نہ لگتی ہو۔

باب نمبر ﴿۱۵﴾

امیرالمومنین علیؑ بادل پر سوار ہوئے

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن سنان عن عبد الرحيم أنه قال ابتدأني أبو جعفر ع فقال أما إن ذا القرنين قد خير السحابين فاختار الذلول و ذخر لصاحبكم الصعب قلت و ما الصعب قال ما كان من سحاب فيه رعد و برق و صاعقة فصاحبكم يركبه أما إنه سيركب السحاب و يرقى في الأسباب أسباب السماوات السبع خمسة عوامر و اثنين خراب.

عبدالرحیم سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے مجھ سے فرمایا: ذوالقرنین نے بادلوں کو چن لیا اور تمہارے مولاؑ کے لیے مشکل کو چھوڑ دیا: میں نے عرض کیا: مشکل کیا ہے۔ فرمایا: کوئی ایسا بادل نہیں ہے کہ جس میں بجلی ہو اور تمہارے مولاؑ نے اس پر سواری نہ کی ہو بیشک وہ بادلوں پر سواری کرتے ہیں اور اسباب کی طرف ترقی کرتے ہیں جو کہ سات آسمانوں اور سات زمینوں کے اسباب ہیں۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن عثمان بن عيسى عن سماعة بن مهران عن أبي بصير عن أبي جعفر ع أنه قال إن عليا ع ملك ما في الأرض و ما في تحتها فعرضت له السحابان الصعب و الذلول فاختار الصعب و كان في الصعب ملك ما تحت الأرض و في الذلول ملك ما فوق الأرض و اختار الصعب على الذلول فدارت به سبع أرضين فوجد ثلاث خراب و أربع عوامر.

ابوبصیر نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جو کچھ زمین کے اوپر اور زمین کے نیچے ہے وہ علیؑ کی ملکیت ہے۔ پس ان کے لیے دو بادل پیش کیے گئے ایک مشکل اور ایک آسان انہوں نے مشکل کو چن لیا پس وہ جو مشکل ہے اس میں زمین کے نیچے کی بادشاہی ہے اور آسان میں زمین کے اوپر کی بادشاہی ہے پس آپؑ نے آسان کی نسبت مشکل چن لیا کہ وہاں سات زمینیں ہیں۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن سنان عن أبي خالد و أبو سلام عن سورة عن أبي جعفر ع قال إن ذا القرنين قد خير السحابين فاختار الذلول و ذخر لصاحبكم الصعب قال قلت و ما الصعب قال ما كان من سحاب فيه رعد و صاعقة أو برق فصاحبكم يركبه أما إنه سيركب السحاب و يرقى في الأسباب أسباب السماوات السبع و الأرضين السبع خمس عوامر و اثنان خرابان.

سورۃ نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ ذوالقرنین کے سامنے دو بادل پیش کیے گئے انہوں نے آسان اپنے لیے چن لیا اور تمہارے مولاؑ کے لیے مشکل چھوڑ دیا۔ میں نے کہا: مشکل کیا ہے فرمایا: وہ بادل جس میں بجلی گرج اور چمک ہو۔ پس تمہارے مولاؑ اس پر سواری کرتے ہیں بیشک وہ اسباب کی سیر کرتے ہیں جو کہ سات آسمانوں اور سات زمینوں کے اسباب ہیں۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن هارون عن سهل بن زياد عن أبي يحيى قال قال أبو عبد الله ع إن الله خير ذا القرنين السحابين الذلول و الصعب فاختار الذلول و هو ما ليس فيه برق و لا رعد و لو اختار الصعب لم يكن له ذلك لأن الله ادخره للقائم ع.

ابی یحییٰ سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اللہ نے ذوالقرنین کے لیے دو بادل پیش کیے آسان اور مشکل انہوں نے آسان چن لیا یہ وہ بادل ہے جس میں گرج اور بجلی نہیں ہے اور اگر وہ مشکل چن لیتے تو اس کے اہل نہ تھے کیونکہ اللہ نے اسے قائمؑ کے لیے مخصوص کیا ہے۔

باب نمبر (۱۶)

اللہ نے امیرؑ المومنین سے طائف میں گفتگو فرمائی

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن عمر بن أبان عن أديم أخي أيوب عن حمران بن أعين قال قلت لأبي عبد الله ع جعلت فداك بلغني أن الله تبارك و تعالى قد ناجى عليا ع قال أجل قد كان بينهما مناجات بالطائف نزل بينهما جبرئيل۔

حمران بن اعین سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علیؑ سے گفتگو فرمائی؟۔فرمایا: ان کے درمیان یہ سرگوشیاں طائف میں ہوئی تھیں ان دونوں کے درمیان جبرائیلؑ نازل ہوا۔

حدیث ② حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران عن يونس عن حماد بن عثمان عن محمد بن مسلم قال قلت لأبي عبد الله ع إن سلمة بن كهيل يروى في علي ع شيئا قال ما هي قلت حدثني أن رسول الله كان محاصرا أهل الطائف و أنه خلا بعلي ع يوما فقال رجل من أصحابه عجبا لما نحن فيه فإنه يناجي هذا الغلام منذ اليوم فقال رسول الله ص ما أنا بمناجي له إنما يناجي ربه فقال أبو عبد الله ع إنما هذه أشياء نعرف بعضها من بعض۔

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا: سلمہ بن کہیل علیؑ کے بارے میں ایک

روایت بیان کرتا ہے۔امامؑ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟۔میں نے کہا: وہ کہتا ہے کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ نبیؐ طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اور علیؑ کو چھوڑے ہوئے ایک دن ہو گیا تھا تو آپؐ کے اصحاب میں کسی نے کہا تعجب ہے کہ ہم اس شدت میں ہیں اور یہ (رسولؐ) اس بچے (علیؑ) کو صبح سے پکار رہے ہیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا: میں نہیں پکار رہا بلکہ اسے اس کا رب پکار رہا ہے۔امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: یہ وہ چیزیں ہیں کہ جنہیں کچھ لوگ ہی جانتے ہیں۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن صفوان و محمد عن معاوية بن عمار عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله الأنصاري أن رسول الله ص في غزوة الطائف دعا عليا ع فناجاه فقال العباس و قال أبو بكر و عمر ناجاه دوننا فقام النبي ص فحمد الله و أثنى عليه ثم قال أيها الناس إنكم تقولون إني ناجيت عليا ع إني و الله ما ناجيته و لكن الله ناجاه قال فعرضت هذا الحديث على أبي عبد الله ع فقال إن ذلك ليقال.

جابر بن عبداللہ الانصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے غزوہ طائف میں علیؑ کو بلایا اور سرگوشیاں کیں تو لوگوں اور ابوبکر و عمر نے کہا: انہوں نے ہمارے علاوہ انہیں کو پکارا ہے پس نبیؐ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: اے لوگو! تم کہہ رہے ہو کہ میں نے علیؑ کو پکارا ہے اللہ کی قسم میں نے اسے نہیں پکارا بلکہ اللہ نے اسے پکارا ہے۔راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث امام ابوعبداللہؑ کے سامنے پیش کی تو فرمایا: بے شک ایسے ہی ہے۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن عيسى عن القاسم بن عروة عن عاصم عن معاوية عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله قال لما كان يوم الطائف ناجى رسول الله ص عليا ع فقال أبو بكر و عمر انتجيته دوننا فقال ما انتجيته

بل الله ناجاه.

جابر بن عبداللہ الانصاری سے روایت ہے کہ جب طائف کا دن تھا تو رسول اللہؐ نے علیؑ کو پکارا۔ ابوبکر وعمر نے کہا: انہوں نے ہمیں چھوڑ کر علیؑ کو پکارا ہے تو آپؐ نے فرمایا: میں نے نہیں پکارا بلکہ اللہ نے اسے پکارا ہے۔

حدیث ⑤ حدثنا علی بن محمد قال حدثنی حمدان بن سلیمان النیشابوری قال حدثنا عبد الله بن محمد الیمانی عن منیع عن یونس عن علی بن أعین عن أبی رافع قال لما دعا رسول الله ص علیا ع یوم خیبر فتفل فی عینیه قال له إذا أنت فتحتها فقف بین الناس فإن الله أمرنی بذلك قال أبو رافع فمضی علی ع و أنا معه فلما أصبح افتتح خیبر و وقف بین الناس و أطال الوقوف فقال الناس إن علیا ع یناجی ربه فلما مکث ساعة أمر بانتهاب المدینة التی فتحها قال أبو رافع فأتیت رسول الله ص فقلت إن علیا ع وقف بین الناس کما أمرته قال قوم منهم یقول إن الله ناجاه فقال نعم یا رافع إن الله ناجاه یوم الطائف و یوم عقبة تبوك و یوم حنین.

ابورافع سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ نے علیؑ کو خیبر والے دن بلایا تو ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان سے فرمایا: جب تم اسے کھولو تو لوگوں کے درمیان ٹھہرنا مجھے اللہ نے ایسے ہی حکم دیا ہے۔ ابورافع نے کہا: علیؑ گزرے تو میں ان کے ساتھ تھا جب صبح ہوئی تو خیبر فتح ہو گیا۔ پس آپ لوگوں کے درمیان ایک طویل مدت ٹھہرے تو لوگوں نے کہا: علیؑ اپنے رب سے سرگوشیاں کر رہے ہیں جب کچھ دیر ٹھہرے تو آپؑ نے اس شہر کو لے لینے کا حکم دیا جسے فتح کیا تھا۔ ابورافع کہتا ہے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور کہا کہ علیؑ لوگوں کے درمیان ٹھہرے جس طرح آپؐ نے انہیں حکم دیا

ان میں سے ایک گروہ کہہ رہا ہے کہ اللہ نے ان سے سرگوشی کی ہے۔ فرمایا: ہاں ابورافع! اللہ نے علیؑ سے یوم طائف یوم عقبہ وتبوک اور یوم حنین سرگوشیاں کی ہیں۔

حدیث ⑥ وعنه بهذا الإسناد عن منيع عن يونس عن علي بن أعين عن أخيه عن جده عن أبي رافع قال لما بعث رسول الله ص ببراءة مع أبي بكر أنزل الله عليه تترك من ناجيته غير مرة و تبعث من لم أناجه فأرسل رسول الله ص فأخذ براءة منه و دفعها إلى علي ع فقال له علي أوصني يا رسول الله ص فقال له إن الله يوصيك و يناجيك قال فناجاه يوم براءة قبل صلاة الأولى إلى صلاة العصر

ابورافع سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ نے سورۃ برات ابوبکر کو دے کر بھیجی تو اللہ نے ان پر آیت اتاری اسے چھوڑ دیں یہ اس کا اہل نہیں اس کو بھیجیں جو اس کا اہل ہے۔ پس رسول اللہؐ نے علیؑ کو بھیجا اورانہوں نے اس سے سورۃ برات لی اور علیؑ کو دیدی تو علیؑ نے فرمایا: یارسول اللہؐ مجھے وصیت فرمایئے تو آپؐ نے ان سے فرمایا: بیشک اللہ تمہیں وصیت کرتا ہے اور سرگوشیاں کرتا ہے فرمایا: اللہ نے علیؑ سے یوم البراۃ کو صلوۃ الاولیٰ اور صلاۃ العصر سے پہلے سرگوشی فرمائی۔

حدیث ⑦ و بهذا الإسناد عن منيع عن جده عن أبي رافع قال إن الله تعالى ناجى عليا ع يوم غسل رسول الله ص.

ابورافع سے روایت ہے کہ اللہ نے علیؑ سے رسول اللہؐ کے غسل والے دن سرگوشی فرمائی۔

حدیث ⑧ عن يونس عن علي بن أعين عن أبي رافع قال لما دعا رسول الله ص عليا ع يوم خيبر فتفل في عينيه قال له إذا أنت فتحتها فقف

بين الناس فإن الله أمرني بذلك قال أبو رافع فمضى علي ع و أنا معه فلما أصبح افتتح خيبر و وقف بين الناس و أطال الوقوف فقال الناس إن عليا ع يناجي ربه فلما مكث ساعة أمر بانتهاب المدينة التي فتحها قال أبو رافع فأتيت رسول الله ص فقلت إن عليا ع وقف بين الناس كما أمرته قال قوم منهم يقول إن الله ناجاه فقال نعم يا رافع إن الله ناجاه يوم الطائف و يوم عقبة تبوك و يوم حنين

ابورافع سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ نے علیؑ کو خیبر والے دن بلایا تو ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان سے فرمایا: جب تم اسے کھولو تو لوگوں کے درمیان ٹھہرنا مجھے اللہ نے ایسے ہی حکم دیا ہے۔ ابورافع نے کہا علیؑ گزر گئے اور میں ان کے ساتھ تھا جب صبح ہوئی تو خیبر فتح ہو گیا۔ پس آپ لوگوں کے درمیان ایک طویل مدت ٹھہرے تو لوگوں نے کہا کہ علیؑ اپنے رب سے سرگوشیاں کر رہے ہیں جب کچھ دیر ٹھہرے تو آپ نے اس شہر کو لے لینے کا حکم دیا جسے فتح کیا تھا ابورافع کہتا ہے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور کہا کہ علیؑ لوگوں کے درمیان ٹھہرے جس طرح آپؐ نے انہیں حکم دیا۔ ان میں سے ایک گروہ کہہ رہا ہے کہ اللہ نے ان سے سرگوشی کی ہے۔ فرمایا: ہاں ابورافع! اللہ نے علیؑ سے یوم طائف یوم عقبہ وتبوک اور یوم حنین سرگوشیاں کی ہیں۔

حديث ⑨ حدثنا محمد بن عيسى عن القاسم بن عروة عن عاصم بن معاوية عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله قال لما كان يوم الطائف ناجى رسول الله ص فقال أبو بكر و عمر ناجاه دوننا فقال ما أنا أناجي بل الله ناجاه.

ہم سے محمد بن عیسیٰ نے انہوں نے قاسم بن عروۃ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے ابوزبیر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ الانصاری سے روایت کی ہے کہ جب طائف کا دن

تھا تو رسول اللہؐ نے علیؑ کو پکارا۔ ابوبکر و عمر نے کہا: انہوں نے ہمارے علاوہ ان کو پکارا ہے تو آپؐ نے فرمایا: میں نے نہیں پکارا بلکہ اللہ نے پکارا ہے۔

حدیث ⑩ وعنه بهذا الإسناد عن منيع عن يونس عن علي بن أعين عن أبي عبد الله ع قال قال رسول الله ص لأهل الطائف لأبعثن إليكم رجلا كنفسي يفتح الله به الخيبر سيفه سوطه فيشرف الناس له فلما أصبح ودعا عليا ع فقال اذهب بالطائف ثم أمر الله النبي ص أن يرحل إليها بعد أن رحله علي ع فلما صار إليها كان علي رأس الجبل فقال له رسول الله ص اثبت فسمعناه مثل صرير الرجل فقال يا رسول الله ص ما هذا قال إن الله يناجي عليا ع.

حدیث ⑪ علی بن اعین نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے اہل طائف سے فرمایا: میں تمہاری طرف اپنے جیسا ایک آدمی بھیجوں گا کہ جس کے ذریعے اللہ خیبر کو فتح کرے گا اس کی سوط اس کی تلوار ہے جب صبح ہوئی تو آپؐ نے علیؑ کو بلایا اور فرمایا: طائف کی طرف جاؤ پھر اللہ نے نبیؐ کو حکم دیا کہ سوار ہو کر جائیں جب وہ اس طرف گئے تو علیؑ پہاڑ کی چوٹی پر تھے جب رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا: ثابت رہو۔ (راوی کہتا ہے) ہم نے سنا تو کہا: یا رسول اللہؐ یہ کیا ہے فرمایا: بیشک علیؑ کو اللہ نے پکارا ہے۔

باب نمبر ﴿۱۷﴾

قولِ رسولؐ کہ میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں

حدیث ① حدثنا إبراهيم بن هاشم عن ابن فضال عن ابن جميلة عن ابن شعيب الحداد عن أبي عبد الله ع قال قال رسول الله ص أنا أول قادم على الله ثم يقدم على كتاب الله ثم يقدم على أهل بيتي ثم يقدم على أمتي فيقفون فيسألهم ما فعلتم في كتابي و أهل بيت نبيكم.

شعیب الحداد نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: میں سب سے پہلے اللہ کے پاس آؤں گا پھر اللہ کی کتاب اور پھر میرے اہل بیتؑ پھر میری امت آئے گی پھر وہ انہیں روکیں گے اور ان سے سوال کریں گے کہ تم نے میری کتاب اور میرے نبیؐ کے اہل بیتؑ کے ساتھ کیا کیا۔

حدیث ② حدثنا محمد بن عيسى و يعقوب بن يزيد و غيرهما عن ابن محبوب عن ابن إسحاق بن غالب عن أبي عبد الله ع قال مضى رسول الله ص و خلف في أمته كتاب الله و وصيه علي بن أبي طالب ع و أمير المؤمنين و إمام المتقين و حبل الله المتين و عروة الوثقى التي لا انفصام لها و عهده المؤكد صاحبان مؤتلفان يشهد كل واحد لصاحبه بتصديق ينطق الإمام من الله عز و جل في الكتاب بما أوجب الله فيه على العباد من طاعة الله و طاعة الإمام و ولايته و أوجب حقه الذي أراه الله عز و جل من استكمال دينه و

إظهار أمره و الاحتجاج بحجته و الاستضاءة بنوره في معادن أهل صفوته و مصطفى أهل خيرته قد ذخر الله بأئمة الهدى من أهل بيت نبينا عن دينه و أبلج بهم عن سبيل مناهجه و فتح بهم عن باطن ينابيع علمه فمن عرف من أمة محمد ص و أوجب حق إمامه وجد طعم حلاوة إيمانه و علم فضل طلاقة إسلامه لأن الله و رسوله نصب الإمام علما لخلقه و حجة على أهل عالمه ألبسه الله تاج الوقار و غشاه من نور الجبار يمد بسبب إلى السماء لا ينقطع عنه مواردة و لا ينال ما عند الله تبارك و تعالى إلا بجهد أسباب سبيله و لا يقبل الله أعمال العباد إلا بمعرفته فهو عالم بما يرد من ملتبسات الوحي و مصيبات السنن و مشتبهات الفتن و لم يكن الله ليضل قوما بعد إذ هداهم حتى يبين لهم ما يتقون و تكون الحجة من الله على العباد بالغة.

اسحاق بن غالب نے امام ابوعبداللہ الصادقؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ دنیا سے چلے گئے اور اپنی امت میں اللہ کی کتاب اور مومنوں اور متقیوں کے امام اور نبیؐ کے وصی علیؑ ابن ابی طالبؑ کو چھوڑ گئے جو کہ اللہ کی مضبوط رسی اور مضبوط کڑا ہے جس کا ٹوٹنا ناممکن ہے ان کے بعد صاحبان امر ان کی اولاد میں سے آئمہؑ ہیں ان میں سے ہر ایک ایک دوسرے کی تصدیق کرتا ہے۔ امامؑ اللہ کی کتاب کے بارے میں بولتا ہے کہ جو اس نے اپنے بندوں پر اطاعت فرض کی ہے اور امام کی اطاعت و ولایت واجب کی ہے اور ان کا حق واجب قرار دیا ہے جسے اللہ نے دین کی تکمیل اور اپنے امر کے اظہار اپنی حجتوں کے احتجاج اور ان کے نور سے پرہیزگاروں کو روشن کر کے دکھایا ہے جو کہ مصطفیٰؐ اور ان کی پاکیزہ اولاد ہیں۔ پس اللہ نے اپنے اہل بیتؑ کے ائمہؑ کے ذریعے دین کو واضح کیا اور ان کے ذریعے دین کے راستوں کو مزین کیا اور ان کے ذریعے پوشیدہ علم کو ظاہر کیا پس جو کوئی امت محمدؐ میں

سے جان گیا کہ امام کا حق واجب ہے تو اس نے ایمان کی مٹھاس لے لی اور اسلام کے علوم کو جان گیا کیونکہ اللہ نے امام کو اپنی مخلوق کے علم کے واسطے نصب کیا ہے اور اہل عالم کے لیے انہیں حجت بنایا ہے انہیں عزت کا تاج پہنایا ہے اور اپنے جبروت کا نور بخشا ہے اور اللہ ان کی معرفت کے بغیر بندوں کے اعمال قبول نہیں کرتا اور اللہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ نہیں کرسکتا یہاں تک کہ ان کے لیے واضح کردے کہ انہیں کس چیز سے پرہیز گاری اختیار کرنا ہے اور اللہ کے بندوں پر حجت واجب ہو جائے۔

حدیث ۲ حدثنا علی بن محمد عن القاسم بن محمد عن سلیمان بن داود عن يحيى بن أديم عن شريك عن جابر قال قال أبو جعفر ع دعا رسول الله أصحابه بمنى فقال يا أيها الناس إني تارك فيكم الثقلين أما إن تمسكتم بهما لن تضلوا كتاب الله و عترتي أهل بيتي فإنهما لن يفترقا حتى يردا علي الحوض ثم قال يا أيها الناس إني تارك فيكم حرمات الله كتاب الله و عترتي و الكعبة البيت الحرام ثم قال أبو جعفر ع أما كتاب الله فحرفوا و أما الكعبة فهدموا و أما العترة فقتلوا

جابر سے روایت ہے کہ امام ابو جعفرؑ نے فرمایا: لوگوں کو رسول اللہؐ نے منیٰ میں پکارا اور فرمایا: اے لوگو! میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم ان دونوں کو تھامے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسری میری عترت اہل بیتؑ ہیں یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر وارد ہوں۔ پھر فرمایا: اے لوگو میں تم میں اللہ کی رحمت والی چیزیں چھوڑ رہا ہوں اللہ کی کتاب میری عترتؑ و کعبہ بیت الحرام۔ پھر امام ابو جعفرؑ نے فرمایا: کتاب اللہ کو تبدیل کر دیا کعبہ کو گرایا اور عترتؑ کو قتل کر دیا۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن الحسین عن جعفر بن بشیر عن ذریح بن یزید عن أبي عبد الله ع قال قال رسول الله ص إني قد تركت فيكم الثقلين كتاب الله و أهل بيتي فنحن أهل بيته.

ذریح بن یزید نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: میں نے تم میں دوگراں قدر چیزیں چھوڑی ہیں اللہ کی کتاب اور میری اہل بیتؑ۔ پس ہم اہل بیتؑ ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن الحسین عن النضر بن شعیب عن خالد بن ماد القلانسي عن رجل عن أبي جعفر ع عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال قال رسول الله ص إني تارك فيكم الثقلين الثقل الأكبر و الثقل الأصغر إن تمسكتم بهما لا تضلوا و لا تبدلوا و إني سألت اللطيف الخبير أن لا يتفرقا حتى يردا علي الحوض فأعطيت ذلك قالوا و ما الثقل الأكبر و ما الثقل الأصغر قال الثقل الأكبر كتاب الله سبب طرفه بيد الله و سبب طرفه بأيديكم و الثقل الأصغر عترتي و أهل بيتي.

خالد بن ماد القلانسی نے ایک آدمی سے اس نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے تم میں دوگراں قدر چیزیں چھوڑی ہیں ایک ثقل اکبر ہے اور ایک ثقل اصغر اگر تم ان دونوں کو تھامے رکھو گے تو نہ گمراہ ہو گے نہ ہی تحریف کر سکو گے اور میں نے اس اللہ سے جو سب سے زیادہ باریک بین اور باخبر ہے سوال کیا ہے کہ وہ ان دونوں کو جدا نہ کرے یہاں تک کہ یہ میرے پاس حوض کوثر پر آ جائیں۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ ثقل اکبر اور ثقل اصغر سے کیا مراد ہے؟۔ فرمایا: ثقل اکبر اللہ کی کتاب ہے اس لیے کہ اس کا دامن اللہ کے ہاتھ میں ہے اور ایک طرف تمہارے ہاتھوں میں ہے اور ثقل اصغر میری عترت اور میری اہل

بیتؑ ہیں۔

حدیث ⑥ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران عن يونس عن هشام بن الحكم عن سعد الإسكاف قال سألت أبا جعفر ع عن قول النبي ص إني تارك فيكم الثقلين فتمسكوا بهما فإنهما لن يفترقا حتى يردا على الحوض قال فقال أبو جعفر لا يزال كتاب الله و الدليل منا يدل عليه حتى يردا على الحوض.

سعد سے روایت ہے کہ میں نے نبیؐ کے اس قول کے بارے میں امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے پوچھا کہ میں تم میں دوگراں قدر چیزیں چھوڑ کو جارہا ہوں ان دونوں کو تھامے رکھنا یہ ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس آجائیں۔ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: کتاب خدا ہمیشہ رہے گی اوراس کی دلیل ہم ہیں جو اس کے حوض کوثر پر جانے تک دلالت کرے گی۔

باب نمبر ﴿۱۸﴾

امیرؑ المومنین جنت ودوزخ تقسیم کرنے والے ہیں

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين عن موسى بن سعدان عن عبد الله بن القاسم عن سماعة بن مهران قال قال أبو عبد الله ع إذا كان يوم القيامة وضع منبر يراه جميع الخلائق فيصعد عليه رجل فيقوم عن يمينه ملك و عن يساره ملك ينادي الذي عن يمينه يا معشر الخلائق هذا علي بن أبي طالب ع يدخل الجنة من يشاء و ينادي الذي عن يساره يا معشر الخلائق هذا علي بن أبي طالب ع يدخل النار من يشاء.

سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا ایک ایسا منبر رکھا جائے گا کہ جس کو تمام مخلوق دیکھے گی پس اس پر ایک شخص بیٹھے گا کہ جس کے دائیں بھی فرشتہ ہوگا اور بائیں بھی فرشتہ ہوگا اس کے دائیں والا فرشتہ منادی کرے گا ''اے گروہ مخلوقات یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں جسے چاہیں گے جنت میں داخل کریں گے'' اوران کے بائیں والا فرشتہ کہے گا کہ ''یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں کہ جسے چاہیں گے جہنم میں داخل کریں گے''۔

حدیث ② وروى عن موسى بن عمر عن عثمان بن عيسى عن عروة بن موسى عن جابر عن أبي جعفر ع قال علي ع أنا قسيم الجنة و النار أدخل أوليائي الجنة و أدخل أعدائي النار.

جابر نے امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ علیؑ نے فرمایا: میں جنت اور جہنم کا تقسیم

کرنے والا ہوں کہ میں جو مجھ سے محبت کرے گا اُسے جنت میں اور جو مجھ سے دشمنی کرے گا اُسے جہنم میں داخل کروں گا۔

حدیث ③ حدثنا علی بن حسان حدثنی أبو عبد الله الریاحی عن أبی الصامت الحلوانی عن أبی جعفر ع قال قال أمیر المؤمنین ع أنا قسیم الله بین الجنة و النار لا یدخلهما داخل إلا علی قسمین و أنا الفاروق الأکبر.

ابو الارمت الحلوانی نے امام ابو جعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے علیؑ نے فرمایا: میں اللہ کی جنت اور دوزخ تقسیم کرنے والا ہوں میری تقسیم کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہو سکے گا اور میں سب سے بڑا فاروق ہوں۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن الحسین عن المفضل بن عمر الجعفی عن أبی عبد الله ع قال سمعته یقول إن أمیر المؤمنین علی بن أبی طالب ع لدیان الناس یوم القیامة و قسیم الله بین الجنة و النار لا یدخلهما داخل إلا علی أحد قسمین و إنه الفاروق الأکبر.

مفضل بن عمر الجعفی نے امام ابو عبد اللہؑ سے روایت کی ہے کہ قیامت والے دن علیؑ اللہ کی جنت اور جہنم کو تقسیم کریں گے اور ان دونوں میں سوائے ان کی تقسیم کے کوئی داخل نہیں ہو سکے گا اور بیشک وہ فاروق اکبر ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن علی بن الحکم عن عامر بن معقل عن أبی حمزة الثمالی عن أبی جعفر ع قال یا أبا حمزة لا تضعوا علیا ع دون ما وضعه الله و لا ترفعوه فوق ما رفعه الله کفی لعلی أن یقاتل أهل الکرة و أن

يزوج أهل الجنة.

ابوحمزہ الثمالی نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اے ابوحمزہ! علیؑ کو جہاں اللہ نے رکھا ہے وہاں رکھو اور ان کو اللہ کی دی ہوئی بلندی سے او پر نہ لے جاؤ یہ علیؑ کے لیے کافی ہے کہ وہ دوبارہ پلٹ کر آنے والوں کے لیے قتال کریں گے اور اہل جنت کی شادیاں کریں گے۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن الحسين عن أحمد بن إبراهيم عن محمد بن جمهور عن عبد الله بن عبد الرحمن عن سماعة بن مهران قال قال أبو عبد الله ع إذا كان يوم القيامة وضع منبر يراه الخلائق يصعده رجل يقوم ملك عن يمينه و ملك عن شماله ينادي الذي عن يمينه يا معشر الخلائق هذا علي بن أبي طالب ع صاحب الجنة يدخلها من يشاء و ينادي الذي عن يساره يا معشر الخلائق هذا علي بن أبي طالب ع صاحب النار يدخلها من يشاء.

سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہ الصادقؑ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منبر رکھا جائے گا کہ جسے مخلوقات دیکھیں گی اس پر ایک شخص بیٹھے گا جس کے دائیں جانب بھی ایک فرشتہ ہوگا اور بائیں جانب بھی ایک فرشتہ۔ دائیں جانب والا فرشتہ ندا دے گا کہ "اے گروہ جن و انس یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں جسے چاہیں گے جنت میں داخل کریں گے" اور بائیں والا فرشتہ ندا دے گا کہ "اے مخلوقات یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں جسے چاہیں گے دوزخ میں داخل کریں گے"۔

حدیث ⑦ حدثنا أبو محمد عن عمران بن موسى عن موسى بن جعفر عن علي بن أسباط عن محمد بن الفضيل عن أبي حمزة عن الأعمش عن موسى بن طريف عن عباية بن ربعي الأسدي قال سمعت عليا ع يقول أنا قسيم النار.

عبایہ بن ربعی الاسدی سے روایت ہے کہ میں نے علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا: میں جنت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں۔

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن علی بن الحکم عن عروة بن موسی عن جابر عن أبي جعفر ع قال قال علی أنا قسیم الجنة و النار أدخل أولیائی الجنة و أعدائی النار.

جابر نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ علیؑ نے فرمایا: میں جنت اور جہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں اپنے محبوب کو جنت اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کروں گا۔

حدیث ⑨ حدثنا أحمد بن محمد و عبد الله بن عامر عن محمد بن سنان عن المفضل بن عمر عن أبي عبد الله ع قال قال أمیر المؤمنین ع أنا قسیم بین الجنة و النار و أنا الفاروق الأکبر و أنا صاحب العصا و المیسم.

مفضل بن عمر نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ علیؑ نے فرمایا: میں جنت اور جہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں اور میں ہی فاروق اکبر ہوں اور میں ہی صاحب عصاء والمیسم ہوں۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن الحسین عن ابن حسان قال حدثنا عبد الله الریاحی عن أبي الصامت الحلوانی عن أبي جعفر ع قال قال أمیر المؤمنین ع أنا قسیم بین الجنة و النار لا یدخلها داخل إلا أحد قسمین و أنا الفاروق الأکبر.

ابوالصامت الحلوانی نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ علیؑ نے فرمایا: میں جنت اور دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں ان دونوں میں میری تقسیم کے علاوہ کوئی داخل نہ ہوگا اور میں ہی فاروق اکبر ہوں۔

حدیث ⑪ حدثنا أحمد بن محمد عن العباس بن معروف عن عبد الله بن المغيرة عن أبي هارون العبدی عن أبي سعيد الخدری قال كان النبی ص يقول إذا سألتم الله فسلوه الوسيلة لی قال فسألنا النبی ص عن الوسيلة قال هو درجتی فی الجنة وهی ألف مرقات ما بين مرقات إلى مرقات جوهرة إلى مرقات زبرجدة إلى مرقاة ياقوتة إلى مرقاة اللؤلؤة إلى مرقاة ذهبة إلى مرقاة فضة فتؤتى بها يوم القيامة حتى تنصب مع درجة النبيين فهی فی درجة النبيين كالقمر بين الكواكب فلا يبقى يومئذ نبی و لا صديق و لا شهيد إلا قالوا طوبى لمن هذه الدرجة درجته فيأتی النداء من عند الله تبارك و تعالى يسمع النبيين و الصديقين و الشهداء و المؤمنين هذه درجة محمد ص و على أهل بيته فقال رسول الله ص أقبل أنا يومئذ متزرا بريطة من نور على تاج الملك وإكليل الكرامة

و علی بن أبی طالب ع أمامی بيده لوائی و هو لواء الحمد مكتوب عليه لا إله إلا الله المفلحون هم الفائزون بالله فإذا مررنا بالنبيين قالوا هذان ملكان مقربان و إذا مررنا بالملائكة قالوا هذان نبيان مرسلان و إذا مررنا بالمؤمنين قالوا نبيان لم نرهما و لم نعرفهما حتى أعلو تلك الدرجة و علی يتبعنی فإذا صرت فی أعلى الدرجة و علی أسفل منی بدرجة و بيده لوائی فلا يبقى يومئذ ملك ولا نبی ولا صديق ولا شهيد ولا مؤمن إلا رفعوا رءوسهم إلينا و يقولون طوبى لهذين العبدين ما أكرمهما على الله فيأتی النداء من عند الله يسمع النبيين و الخلائق هذا محمد حبيبی و هذا علی ع وليی طوبى لمن

أحبه و ويل لمن أبغضه و كذب عليه ثم قال النبي ص لعلي يا علي فلا يبقى يومئذ في مشهد القيامة أحد ممن كان يحبك و يتولاك إلا شرح لهذا الكلام صدره و ابيض وجهه و فرح قلبه و لا يبقى أحد ممن نصب لك حربا أو أبغضك أو عاداك أو جحد ذلك حقا إلا اسود وجهه و طويت قدماه قال رسول الله ص فبينا أنا كذلك إذا ملكين قد أقبلا علي أما أحدهما فرضوان خازن الجنة و الآخر مالك خازن النار فيقف تلك و يدنو رضوان فيقول السلام عليك يا رسول الله قال فأرد عليه السلام و أقول له أيها الملك ما أحسن وجهك و أطيب ريحك فمن أنت فيقول أنا رضوان خازن الجنة أمرني رب العزة أن آتيك بمفاتيح الجنة فندفعها إليك فخذها يا أحمد فأقول قد قبلت ذلك على ربي فله الحمد على ما أنعم به علي أدفعها إلى أخي علي بن أبي طالب فيرجع رضوان و يدنو مالك فيقول السلام عليك يا محمد ص فأقول عليك السلام ما أقبح رؤيتك أيها الملك و أنتن ريحك فمن أنت فيقول أنا مالك خازن جهنم أمرني رب العزة أن آتيك بمفاتيح النار فخذها يا أحمد فأقول قد قبلت ذلك من ربي فله الحمد على ما أنعم به علي أدفعها إلى أخي علي بن أبي

طالب ثم يرجع مالك خازن النار فيقبل علي و معه مفاتيح الجنة و مقاليد النار و هو قاعد على عجزة جهنم و قد أخذ زمامها بيده و على زفيرها فإن شاء مدها يمنة و إن شاء مدها يسرة فتقول جهنم جزني يا علي فقد أطفأ نورك لهبي فيقول لها علي قري يا جهنم خذي هذا و اتركي هذا خذي هذا عدوي و اتركي هذا وليي فلجهنم يومئذ أطوع لعلي بن أبي طالب ع من غلام أحدكم و

لجهنم يومئذ أطوع لعلي بن أبي طالب ع من جميع الخلائق.

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: جب تم اللہ سے سوال کروتو مجھے وسیلہ بنایا کرو۔ راوی کہتا ہے ہم نے نبیؐ سے پوچھا کہ وسیلہ کیا ہے؟۔ فرمایا: یہ جنت میں میرا درجہ ہے پس میں نبیوں کے درجے میں ایسے ہی ہوں گا جیسے ستاروں کے درمیان چاند پس اس دن کوئی نبی، صدیق اور شہید باقی نہیں رہے گا کہ وہ کہے گا کہ یہ درجہ کس کے لیے ہے؟ تو ندائے پروردگار آئے گی "اے نبیوں، اے شہیدوں اور اے صدیقوں! سنو یہ محمدؐ کا درجہ ہے"۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: پس میں اس دن کرامت ونور کا تاج پہن کر آؤں گا اور علیؑ ابن ابی طالبؑ میرے آگے ہوں گے ان کے ہاتھ میں میرا علم ہوگا اور وہ لواء الحمد ہوگا جس پر لکھا ہوا ہوگا **لا اله الا الله المفلحون هم الفائزون بالله** (یعنی فلاح پانے والے ہی اللہ کے ساتھ کامیاب ہیں) جب ہم نبیوں کے قریب سے گزریں گے تو وہ کہیں گے یہ دونوں مقرب فرشتے ہیں اور جب ہم ملائکہ کے پاس سے گزریں گے تو وہ کہیں گے کہ ان دونوں فرشتوں کو نہ تو ہم جانتے ہیں اور نہ ہی ہم نے دیکھا ہے اور جب مومنین کے پاس سے گزریں گے تو وہ کہیں گے کہ ہم نبی مرسل ہیں یہاں تک کہ اس درجے پر بلند ہوں گے اور علیؑ میری اتباع میں ہوں گے میں ان سے اعلیٰ درجہ پر ہوں گا اور علیؑ مجھ سے ایک درجے نیچے ہوں گے اور اس کے ہاتھ میں میرا علم ہوگا پس اس دن کوئی نبی، صدیق اور شہید ایسا نہ ہوگا جو ہمیں سر اٹھا اٹھا کر نہ دیکھے گا وہ کہیں گے کہ طوبیٰ ان دو بندوں کے لیے ہے یہ اللہ کے ہاں کتنے عزت والے ہیں پس اللہ کی طرف سے ندا آئے گی جسے نبی اور مخلوق سنیں گے یہ محمدؐ جو کہ میرا حبیب ہے اور یہ علیؑ ہے جو کہ میرا دوست اور ولی ہے پس طوبیٰ ہے اس کے لیے کہ جنہوں نے اس سے محبت کی اور ہلاکت ہے اس کے لیے کہ جس نے اس سے بغض رکھا اور اس پر جھوٹ باندھا پھر نبیؐ نے فرمایا: اے علیؑ کوئی بھی تجھ سے محبت رکھنے والا قیامت میں باقی نہیں رہے گا کہ اس کا چہرا سفید اور دل فرحت والا ہوگا، اور تم سے

نفرت و بغض رکھنے والا باقی نہیں رہے گا کہ اس کا چہرا سیاہ ہوگا اور اس کے قدم لڑکھڑاتے ہوں گے۔
رسول اللہؐ نے فرمایا: اسی دوران دو فرشتے میری طرف بڑھیں گے پس ان میں سے ایک جنت کا رضوان ہوگا اور ایک جہنم کا خازن ہوگا۔ وہ دونوں رضوان قریب ہوں گے سلام کریں گے اور کہیں گے اے اللہ کے رسول آپ پر سلام میں ان کو جواب دوں گا اور ان سے کہوں گا کہ اے پاکیزہ خوشبو خوبصورت چہرے والے فرشتے تم کون ہو؟ وہ کہے گا میں جنت کے خزانوں کا رضوان ہوں مجھے رب العزت نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو جنت کی چابیاں دے دوں اے احمدؐ انہیں پکڑ لیجئے تو میں کہوں گا کہ میں نے انہیں قبول کر لیا اور اللہ لائق حمد ہے کہ جو اس نے مجھ پر انعام کیا۔ یہ میرے بھائی علیؑ کو دے دو پس وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کو دے دے گا اور وہ رضوان واپس چلا جائے گا پھر ایک فرشتہ قریب آئے گا وہ کہے گا اے اللہ کے حبیب آپ پر سلام ہو میں کہوں گا کہ تجھ پر سلام تمہاری شکل کتنی قبیح ہے اور تمہاری خوشبو کتنی بدبودار ہے پس تم کون ہو؟ وہ کہے گا کہ میں جہنم کا کنجی بردار ہوں مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں جہنم کی چابیاں آپؐ کے سپرد کر دوں اے احمدؐ انہیں پکڑ لیجئے میں کہوں گا کہ میں نے اپنے رب کی طرف سے انہیں قبول کیا پس جو اس نے مجھ پر انعام کیا میں اس کے سبب اس کی حمد بجالاتا ہوں یہ میرے بھائی علیؑ ابن ابی طالبؑ کو دے دو پس وہ آگ کا فرشتہ واپس پلٹ جائے گا اور علیؑ آگے بڑھیں گے اور ان کے ہاتھ میں جنت اور جہنم کی چابیاں ہوں گی یہاں تک کہ جہنم کے کنارے پر کھڑے ہوں گے اور اس کی لگام اپنے ہاتھوں سے پکڑیں گے، اس کی آگ اور شعلے بلند ہوں گے پس جہنم کہے گی اے علیؑ مجھے چھوڑ دو بیشک آپ نے میرے شعلوں کو بجھا دیا ہے تو علیؑ اس سے کہیں گے اے جہنم رکو اس کو بھی لے لو اور اس کو چھوڑ دو میرے دشمن کو لے لو اور میرے دوست کو چھوڑ دو فرمایا: جہنم اس دن ایک غلام سے بھی زیادہ علیؑ کی مطیع ہوگی۔

جزء تاسع

باب نمبر ﴿۱﴾

اللہ نے علیؑ کو ہر شئے کا علم دیا ہے

حدیث ① حدثنا أبو القاسم رحمه الله قال حدثنا محمد بن يحيى العطار قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار قال حدثنا محمد بن عيسى عن النضر بن سويد عن الحسين بن موسى عن الحسين بن زياد عن محمد بن مسلم عن أبي عبد الله ع قال أهدى إلى رسول الله ص دانجوج فيه حب مختلط فجعل رسول الله ص يلقي إلى علي حبة و حبة و يسأله أي شيء هذا و جعل علي يخبره فقال رسول الله ص أما إن جبرئيل أخبرني أن الله علمك اسم كل شيء كما علم آدم الأسماء كلها.

محمد بن مسلم نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ ایک بوری لے کر آئے جو کہ آپؐ کو ہدیہ کی گئی تھی اور اس میں ملے جلے دانے تھے پس رسول اللہؐ نے ایک ایک دانہ کر کے علیؑ کو دینا شروع کر دیا اور ان سے پوچھنا شروع کیا کہ یہ کیا ہے یہ کیا ہے؟ تو علیؑ نے آپؐ کو بتانا شروع کر دیا پس رسول اللہؐ نے فرمایا: مجھے جبرائیلؑ نے خبر دی ہے کہ بیشک اللہ نے تمہیں ہر چیز کا علم دیا ہے جس طرح آدمؑ کو تمام اسماء کا علم دیا تھا۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد بن مسلم عن أبي عبد الله ع قال أهدى إلى رسول الله ص حب قيطر من اليمن فوضعه بين يديه فقال يا علي ما

هذه و ما هذه فأخذ علي ع يجيبه عن شيء فقال إن جبرئيل أخبرني أن الله علمك الأسماء كلها كما علم آدم ع.

محمد بن مسلم نے امام ابوعبداللہ الصادقؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ کے پاس یمن سے کچھ اناج ہدیہ بھیجا گیا پس وہ آپؐ نے اپنے سامنے رکھا اور فرمایا: اے علیؑ یہ کیا ہے یہ کیا ہے؟ پس علیؑ نے ہر چیز کے بارے میں جواب دینا شروع کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا: مجھے جبرائیلؑ نے خبر دی ہے کہ تجھے اللہ نے ہر چیز کا علم دیا ہے جس طرح آدمؑ کو تمام اسماء کا علم دیا تھا۔

باب نمبر ﴿۲﴾

رسول اللہؐ اور ائمہ نیند اور بیداری میں اعمال دیکھتے تھے

حدیث ① حدثنا يعقوب بن يزيد عن موسى بن سلام عن محمد بن مفرق عن أبي الحسن الرضا أنه قال لنا أعين لا تشبه أعين الناس وفيها نور و ليس الشيطان فيه شرك.

محمد بن مفرق نے امام ابوالحسنؑ الرضاؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہماری آنکھیں لوگوں کے مشابہ نہیں ہیں اس میں نور ہے اس میں شیطان شامل نہیں ہے۔

حدیث ② حدثنا أيوب بن نوح عن عبد الله بن المغيرة عن العلاء عن محمد بن مسلم قال قلت لأبي جعفر ع الرجل يكون في المسجد فيكون الصفوف مختلف فيه الناس فأميل إليه مشيا حتى يقيمه قال نعم لا بأس به إن رسول الله ص قال يا أيها الناس إني أراكم من خلفي كما أراكم من بين يدي ليقيمن صفوفكم أو ليخالفن الله بين قلوبكم.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے کہا: ایک آدمی مسجد کی مختلف صفوف میں ہو اور مسجد میں مختلف لوگ ہوں پس میں چلتا ہوا جاؤں اور اس کو ٹھہرا دوں؟۔ فرمایا ہاں! اس میں کوئی تنگی نہیں بیشک رسول اللہؐ نے فرمایا: میں اپنے پیچھے سے بھی اس طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے سامنے سے چاہے تم صفوں میں قیام کرو یا دلوں میں اللہ کی مخالفت۔

حدیث ③ حدثنا علی بن إسماعیل عن صفوان یحیی عن علاء بن رزین عن محمد بن مسلم عن أبی جعفر ع قال قلت له إنا نصلی فی مسجد لنا فربما کان الصف أمامنا و فیه انقطاع فأمشی إلیه بجانبی حتی أقیمه قال نعم کان رسول الله ص قال أراکم من خلفی کما أراکم من بین یدی لیقیمن صفوفکم أو لیخالفن الله بین قلوبکم.

محمد بن مسلم نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ سے کہا: ہم مسجد میں نماز پڑھتے ہیں شاید کہ صف ہمارے سامنے ہو اور اس میں کچھ تسلسل ٹوٹا ہوا ہو پس میں اپنے پاؤں پر چلتا جاؤں یہاں تک کہ وہاں کھڑا ہو جاؤں؟۔ فرمایا: ہاں! رسول اللہؐ نے فرمایا: میں تمہیں اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے سامنے دیکھتا ہوں تا کہ تمہاری صفوں اور تمہارے دلوں میں اللہ کی مخالفت کو دیکھ سکوں۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن أبی عمیر عن حماد بن عثمان عن عبد الله الحلبی عن أبی عبد الله ع قال إن رسول الله ص قال أقیموا صفوفکم فإنی أراکم من خلفی کما أراکم بین یدی و لا تختلفوا فیخالف الله بین قلوبکم.

عبداللہ الحلبی نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ بیشک رسول اللہؐ نے فرمایا: اپنی صفوں کو قائم رکھو بیشک میں تمہیں اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح تمہیں اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں پس اختلاف نہ کرو اللہ تمہارے دلوں میں مخالفت کریگا۔

حدیث ⑤ حدثنا الحسن بن علی قال حدثنا عبیس بن هشام قال

حدثنی أبو إسماعیل کاتب شریح قال حدثنا أبو عتاب زیاد مولی آل دعش عن أبی عبد الله ع قال سمعته یقول أقیموا صفوفکم إذا رأیتم خللا و لا علیك أن تأخذ وراءك إذا وجدت ضیقا فی الصفوف أن تمشی فتتم الصف الذی خلفك أو تمشی منحرفا فتتم الصف الذی قدامك فهو خیر ثم قال إن رسول الله قال أقیموا صفوفکم فإنی أنظر إلیکم من خلفی لتقیمن أو لیخالفن الله بین قلوبکم.

ابوعتاب زیاد غلام آل دعش نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: اپنی صفوں کو قائم کرو جب ان میں خلل دیکھو۔ ایسا نہ کرو کہ جب تم تنگی محسوس کرو تو صفوں کو چلتے چلتے توڑ دو یا تم منہ پھیر کے صفوں پر کھڑے ہو پس جہاں تم کھڑے ہو وہ بہتر ہے پھر فرمایا: رسول اللہؐ نے فرمایا: اپنی صفوں کو قائم رکھو میں اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح کہ اپنے سامنے دیکھتا ہوں تاکہ تم اپنی صفیں قائم رکھو تاکہ اللہ تمہارے دلوں میں مخالفت پیدا نہ کرے۔

حدیث ⑨ عن أبی عبد الله ع قال طلب أبو ذر رسول الله ص فقیل له إنه فی حائط کذا و کذا فمضی یطلبه فدخل إلی الحائط و النبی نائم فأخذ عسیبا یابسا و کسره لیستبرئ به نوم رسول الله ص قال ففتح النبی ص عینه و قال أ تخدعنی عن نفسی یا أبا ذر أ ما علمت أنی أراکم فی منامی کما أراکم فی یقظتی إن عینی تنام و قلبی لا ینام.

امام ابوعبداللہؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کی تلاش میں ابوذرؓ نکلے انہیں کہا گیا کہ وہ فلاں جگہ ہیں پس وہ آپؐ کی تلاش میں ادھر چل پڑے اور آپؐ کو سویا ہوا پایا۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ میں انہیں ڈرا دوں پس انہوں نے ارادہ کیا کہ ان کو ان کی نیند سے بیدار کروں۔ پس رسول اللہؐ نے سنا اور اپنا سرا

اٹھایا اور فرمایا: اے ابوذر! کیا تم مجھے دھوکا دیتے ہو کیا تم نہیں جانتے کہ میں نیند میں بھی تمہارے اعمال اسی طرح دیکھتا ہوں کہ جس طرح جاگتے ہوئے دیکھتا ہوں بیشک میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن الحسين قال حدثني يزيد بن إسحاق قال حدثني هارون بن حمزة الغنوي الخزاز عن أبي عبد الله ع قال إن رسول الله ص قال أقيموا صفوفكم فإني أنظر إليكم من خلفي لتقيمن صفوفكم أو ليخالفن الله بين قلوبكم.

ھارون بن حمزہ نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اپنی صفوں کو قائم رکھو میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں کہ جس طرح اپنے سامنے سے تاکہ تم اپنی صفیں درست رکھو یا اللہ تمہارے دلوں میں مخالفتیں نہ ڈال دے۔

حدیث ⑧ حدثنا الحسن بن علي النعمان عن يحيى بن عمر عن أبان الأحمر عن زرارة عن أبي جعفر ع قال قال رسول الله ص إنا معاشر الأنبياء تنام عيوننا ولا تنام قلوبنا ونرى من خلفنا كما نرى من بين أيدينا.

زرارہ نے امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ہم گروہ انبیاء ہیں ہماری آنکھیں سوتی ہیں اور ہمارے دل نہیں سوتے ہم اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتے ہیں کہ جس طرح اپنے سامنے سے دیکھتے ہیں۔

حدیث ⑨ حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان بن يحيى عن ميمون القداح عن أبي عبد الله ع قال طلب أبو ذر رسول الله ص فقيل له إنه في

حائط كذا و كذا فمضى يطلبه فدخل إلى الحائط و النبي نائم فأخذ عسيبا يابسا و كسره ليستبرء به نوم رسول الله ص قال ففتح النبي ص عينه و قال أ تخدعني عن نفسي يا أبا ذر أ ما علمت أني أراكم في منامي كما أراكم في يقظتي.

میمون القداح نے امام ابوعبداللہ الصادقؑ سے روایت کی ہے کہ ابوذرؓ رسول اللہؐ کی تلاش میں نکلے تو ان سے کہا گیا کہ وہ فلاں فلاں محلے میں ہیں پس وہ ان کی تلاش میں چل پڑے پس وہ اس حجرے میں داخل ہوئے اور نبیؐ سوئے ہوئے تھے انہوں نے ایک خشک شاخ پکڑی اور اس کو توڑا تا کہ رسول اللہؐ نیند سے بیدار ہو جائیں تو نبیؐ نے اپنی آنکھیں کھولیں اور فرمایا: کیا تم مجھے دھوکا دیتے ہو کیا تم نہیں جانتے کہ میں اپنی نیند میں بھی تمہیں اسی طرح دیکھتا ہوں کہ جس طرح بیداری میں۔

حدیث ⑩ وعنه عن محمد بن سنان عن الحسين بن المختار عن زيد الشحام قال سمعت أبا عبد الله ع يقول طلب أبو ذر رحمه الله رسول الله ص فقيل له إنه في حائط كذا و كذا فتوجه في طلبه فوجده نائما فأعظمه أن ينتبهه فأراد أن يستبرئ نومه فسمعه رسول الله فرفع رأسه فقال يا أبا ذر أ تخدعني أ ما علمت أني أرى أعمالكم في منامي كما أراكم في يقظتي إن عيني تنام و قلبي لا ينام.

زید الشحام روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: ابوذرؓ رسول اللہؐ کی تلاش میں نکلے تو انہیں بتایا گیا کہ نبیؐ فلاں فلاں محلے میں ہیں پس وہ ان کی تلاش میں نکلے اور انہوں نے نبیؐ کو سوئے ہوئے پایا انہوں نے ارادہ کیا کہ آپ کو ڈرا دیں اور نیند سے بیدار کریں انہوں نے ایک خشک شاخ پکڑی اور اسے توڑ دیا اس کے ٹوٹنے کی آواز رسول اللہؐ کو سنائی دی جب آپ نے سنا تو اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: اے ابوذر کیا تم مجھے دھوکا دیتے ہو کیا تم مجھے نہیں

جانتے کہ میں تمہارے اعمال کو نیند میں بھی اسی طرح دیکھتا ہوں کہ جیسے بیداری میں بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔

حدیث ⑪ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن عبد الله بن الحجال عن أبي عبد الله المكي الحذاء عن سوادة أبي يعلى عن بعض رجاله قال قال أمير المؤمنين للحرث الأعور وهو عنده هل ترى ما أرى فقال كيف أرى ما ترى وقال نور الله لك وأعطاك ما لم يعط أحدا قال هذا فلان الأول على ترعة من ترع النار يقول يا أبا الحسن استغفر لي لا غفر الله له قال فمكث هنيئة ثم قال يا حارث هل ترى ما أرى فقال و كيف أرى ما ترى و قد نور الله لك و أعطاك ما لم يعط قال هذا فلان الثاني على ترعة من ترع النار يقول يا أبا الحسن استغفر لي لا غفر الله له.

سوادہ ابی یعلی نے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ نے حارث اعور کو فرمایا: کیا تم وہ دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں تو اس نے کہا: میں وہ کیسے دیکھ سکتا ہوں کہ جو آپؑ دیکھتے ہیں جب کہ اللہ نے آپؑ کو نور بخشا اور آپؑ کو وہ عطا کیا کہ جو کسی کو بھی پہلے نہیں دیا۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: یہ فلاں ہے کہ جسے سب سے پہلے آگ میں پھینکا جائے گا۔ اس نے کہا: اے ابوالحسنؑ میرے لیے بخشش طلب کیجیے تا کہ اللہ مجھے بخش دے۔ (راوی کہتا ہے) آپؑ کچھ دیر رکے اور فرمایا: اے حارث! کیا تم وہ کچھ دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں تو اس نے کہا: میں کیسے دیکھ سکتا ہوں اللہ نے آپؑ کو وہ نور عطا کیا ہے جو کسی کو نہیں دیا آپؑ نے فرمایا: جو فلاں ہے وہ دوسرا ہے کہ جسے آگ میں پھینکا جائے گا۔ حارث کہتا ہے یا ابوالحسنؑ میرے لیے بھی بخشش طلب کیجیے تا کہ اللہ مجھے بخش دے۔

حدیث ⑫ حدثنا سلمة بن الخطاب عن سليمان بن سماعة الحذاء و

عبد الله بن محمد جميعا عن عبد الله بن القاسم عن أبي الجارود قال قال أبو جعفر الإمام منا ينظر من خلفه كما ينظر من قدامه.

ابوالجارود سے روایت ہے کہ امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا: ہم میں سے جو امامؑ ہے وہ پیچھے سے بھی ایسے ہی دیکھتا ہے کہ جیسے آگے سے دیکھتا ہے۔

حدیث ⑬ أحمد بن محمد و محمد بن الحسين عن الحسن بن محبوب عن علي بن رئاب عن زياد الكناسي عن أبي جعفر ع قال لما كان رسول الله ص في الغار و معه أبو الفصيل قال رسول الله ص إني لأنظر الآن إلى جعفر و أصحابه الساعة تعوم بينهم سفينتهم في البحر و إني لأنظر إلى رهط من الأنصار في مجالسهم مخبتين بأفنيتهم فقال له أبو الفصيل أ تراهم يا رسول الله ص الساعة قال نعم قال فأرنيهم قال فمسح رسول الله ص على عينيه ثم قال انظر فنظر فرآهم فقال رسول الله ص أ رأيتهم قال نعم و أسر في نفسه أنه ساحر.

زیاد الکناسی نے امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہؐ غار میں تھے اور ان کے ساتھ ابوالفصیل تھے تو رسول اللہؐ نے فرمایا: میں اس وقت جعفر اور ان کے ساتھیوں کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کا سفینہ سمندر میں ہے اور میں انصار کو بھی دیکھ رہا ہوں ان کی مجلس میں کہ وہ مدینہ میں بیٹھے ہوئے ہیں تو ابوالفصیل نے کہا: یا رسولؐ اللہ آپؐ ان کو اس وقت دیکھ رہے ہیں۔ فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا: کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں۔ فرمایا: رسول اللہؐ نے ان کی آنکھوں پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ دیکھ لو، انہوں نے دیکھا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: کیا تم ان کو دیکھ رہے ہو؟۔ اس نے کہا: ہاں اور اپنے دل میں یہ بات چھپائی گویا کہ وہ جادوگر ہیں۔

حدیث ⑭ حدثنا موسى بن عمر عن عثمان بن عيسى عن خالد بن نجيح قال قلت لأبي عبد الله جعلت فداك سمى رسول الله ص أبا بكر الصديق قال نعم قال فكيف قال حين كان معه في الغار قال رسول الله ص إني لأرى سفينة جعفر بن أبي طالب تضطرب في البحر ضالة قال يا رسول الله ص و إنك لتراها قال نعم قال فتقدر أن تريها قال ادن مني قال فدنا منه فمسح على عينيه ثم قال انظر فنظر أبو بكر فرأى السفينة و هي تضطرب في البحر ثم نظر إلى قصور أهل المدينة في نفسه الآن صدقت أنك ساحر فقال رسول الله ص الصديق أنت.

خالد بن نجیح سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان کیا رسول اللہؐ نے ابوبکر کو صدیق کہا؟۔فرمایا: ہاں۔میں نے کہا: کیسے؟ آپؑ نے فرمایا: جب وہ آپؐ کے ساتھ غار میں تھا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: میں جعفر بن ابی طالبؑ کا سفینہ دیکھ رہا ہوں جو کہ سمندر میں اضطراب کا شکار ہے تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ کیا آپؐ اسے دیکھ سکتے ہیں۔فرمایا: ہاں۔اس نے کہا: کیا مجھے دکھانے پر قدرت رکھتے ہیں۔فرمایا: میرے قریب آؤ۔پس وہ قریب ہو گیا پھر فرمایا: دیکھو تو ابوبکر نے دیکھا کہ سمندر میں سفینہ اضطراب کا شکار ہے پھر اس نے اہل مدینہ کے محلات کی طرف دیکھا تو دل میں کہا: میں تصدیق کرتا ہوں کہ آپؐ جادوگر ہیں تو رسولؐ اللہ نے فرمایا: تُو واقعی ''صدیق'' ہے۔

باب نمبر ﴿۳﴾

اگر ائمہؑ کے شیعوں کی زبانیں کنجوسی کریں تو وہ ان کے متعلقات سے انہیں بلائیں

حدیث ① حدثنا الحسین بن علی عن العباس بن عامر عن ضریس عن عبد الواحد بن المختار عن أبی جعفر ع قال لو كان لألسنتكم أوكية لحدثت كل امرء بما له.

عبدالواحد بن مختار نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ اگر تمہاری زبانیں کنجوس ہو جائیں تو میں ہر آدمی سے اس کے متعلقات سے بات کروں۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن فضالة بن أیوب عن أبان بن عثمان عن عبد الواحد قال قال أبو جعفر ع لو كان لألسنتكم أوكية لحدثت كل امرء بما له.

عبدالواحد سے روایت ہے کہ امام ابو جعفرؑ نے فرمایا: اگر تمہاری زبانیں کنجوس ہو جائیں تو میں ہر آدمی کے متعلقات سے آگاہ کروں یا بیان کروں۔

حدیث ③ حدثنا الفضل بن عامر عن موسی بن القاسم و أحمد بن محمد عن موسی بن القاسم عن أبان بن عثمان عن ضریس عن عبد الواحد بن المختار عن أبی جعفر ع قال لو كان لألسنتكم أوكية لحدثت كل امرء بما له.

عبدالواحد بن مختار نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر تمہاری زبانیں کنجوس ہو جائیں تو میں تم سے تمہارے متعلقات کے بارے میں آگاہ کرتا۔

باب نمبر (۴)

آنے والے امامؑ کو زیادہ دیا جاتا ہے

حدیث ① حدثنا محمد بن عبد الجبار عن أبي عبد الله البرقي عن فضالة بن أيوب عن عبد الحميد بن النضر عن أبي إسماعيل عن أبي عبد الله ع قال ليس من إمام يمضي إلا و أوتي الذي من بعده مثل ما أوتي الأول و زيادة خمسة أجزاء.

ابو اسماعیل نے امام ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو امام گزر جاتا ہے اس کے بعد آنے والے امام کو اس سے ۵ گنا زیادہ دیا جاتا ہے۔

حدیث ② حدثنا إبراهيم بن هاشم عن أبي جعفر عن عبد الحميد بن النضر عن أبي إسماعيل قال سمعت أبا عبد الله ع يقول ليس من إمام إلا أوتي الذي يكون من بعده مثل ما أوتي الأول و يزيد خمسة أجزاء.

ابو اسماعیل سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ہر آنے والے امام کو اس سے پہلے امام کی نسبت ۱۵ اجزاء زیادہ دیے جاتے ہیں۔

حدیث ③ حدثنا عبد الله بن محمد عن الحسن بن موسى الخشاب عن محمد بن علي عن عبد الحميد بن النضر عن أبي عبد الله ع قال ليس من إمام يمضي إلا و أوتي مثل الأول و زيادة خمسة أجزاء.

ابو اسماعیل نے امام ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو امام گزر جاتا ہے اس کے بعد آنے والے امام کو ۱۵ اجزاء زیادہ دیے جاتے ہیں۔

باب نمبر (۵)

اعمال رسول اللہؐ اور ائمہؑ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد و يعقوب بن يزيد عن الحسن بن علي بن فضال عن أبي جميلة عن محمد الحلبي عن أبي عبد الله ع قال إن الأعمال تعرض علي في كل خميس فإذا كان الهلال أكملت فإذا كان النصف من شعبان عرضت على رسول الله ص و على علي ثم ينسخ في الذكر الحكيم.

محمد الحلبی نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ہر جمعرات کو ہمارے سامنے اعمال پیش کیے جاتے ہیں کہ جب چاند مکمل ہو جائے اور جب نصف شعبان ہوتا ہے تو یہ اعمال رسول اللہؐ اور امیر المومنین علیؑ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

حدیث ② حدثنا يعقوب بن يزيد عن الحسن بن علي الوشاء عن أحمد بن عمير عن أبي الحسن ع قال سئل عن قول الله عز و جل اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ قال إن أعمال العباد تعرض على رسول الله ص كل صباح أبرارها و فجارها فاحذروا.

احمد بن عمیر نے امام ابوالحسنؑ الرضاؑ سے روایت کی ہے آپؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا گیا (پس اعمال بجالاؤ عنقریب تمہیں اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہارے اعمال دیکھ لیں گے) آپؑ نے فرمایا: بیشک بندوں کے اعمال ہر صبح رسول اللہؐ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں ان کی اچھائیاں اور برائیاں پس بچو۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن عبد الحمید عن المفضل بن صالح عن زید الشحام قال سألته عن أعمال هذه الأمة قال ما من صباح يمضي إلا و هي تعرض على نبي الله أعمال هذه الأمة

زید الشحام سے روایت ہے کہ میں نے آپؑ سے اس امت کے اعمال کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: کوئی ایسی صبح نہیں گزرتی کہ جس صبح اس امت کے اعمال اللہ کے نبیؐ کے سامنے نہ پیش کیے جاتے ہوں۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن علي عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال قلت له إن أبا الخطاب كان يقول إن رسول الله ص تعرض عليه أعمال أمته كل خميس فقال أبو عبد الله ع ليس هو هكذا و لكن رسول الله تعرض عليه أعمال هذه الأمة كل صباح أبرارها و فجارها فاحذروا و هو قول الله عز و جل اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ.

ابو بصیر نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ سے کہا: ابوالخطاب کہتا ہے کہ اس امت کے اعمال ہر جمعرات کو رسول اللہؐ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں تو ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اس طرح نہیں ہے بلکہ ہر صبح اس امت کے اعمال رسول اللہؐ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں ان کی نیکیاں اور برائیاں پس بچو اللہ کا یہ قول ہے اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ.
(اعمال بجالاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے)

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن حماد بن

عيسى عن الحسين بن المختار عن أبي بصير عن أبي جعفر ع قال الأعمال تعرض كل خميس على رسول الله ص و على أمير المؤمنين ص.

ابوبصیر نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ ہر جمعرات کو اعمال رسول اللہؐ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اور امیر المومنین علیؑ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

حدیث ⑥ حدثنا عباد بن سليمان عن سعد بن سعد عن محمد بن الفضيل قال سألت أبا عبد الله عن قوله تعالى فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ فقال إن رسول الله ص تعرض عليه أعمال أمته كل صباح أبرارها و فجارها فاحذروا.

محمد بن الفضیل سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (اعمال بجالاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے) تو فرمایا ہر صبح رسول اللہ کو اس امت کے اعمال نیکیاں اور برائیاں دکھائی جاتی ہیں پس بچو۔

حدیث ⑦ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن علي الوشاء قال سمعت الرضا ع يقول إن الأعمال تعرض على رسول الله ص أبرارها و فجارها.

حسن بن علی الوشاء سے روایت ہے کہ انہوں نے امام رضاؑ کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک اعمال اچھائیاں اور برائیاں رسول اللہؐ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

حدیث ⑧ حدثنا الحسن بن علي النعمان عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن محمد بن فضيل عن مسلم قال سألته عن قول الله عز و جل اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ قال أعمال العباد تعرض على رسول

الله ص برها و فاجرها.

محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے امامؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (اعمال بجالاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے) فرمایا: بندوں کے اعمال ہر صبح رسول اللہؐ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

حدیث ⑨ حدثنا محمد بن إسماعيل عن حماد بن عيسى عن الحسين بن المختار عن أبي بصير عن أبي جعفر ع قال الأعمال تعرض كل خميس على رسول الله ص.

ابوبصیر نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ اعمال ہر جمعرات کو رسول اللہؐ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

حدیث ⑩ حدثنا موسى عن علي بن إسماعيل عن صفوان عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم قال سألته عن الأعمال هل تعرض على النبي قال ما فيه شك قلت له أ رأيت قول الله تعالى اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ قال إنهم شهود الله في أرضه.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے آپؑ سے اعمال کے نبیؐ کے سامنے پیش کیے جانے کے بارے میں پوچھا آپؑ نے فرمایا۔ اس میں کوئی شک نہیں میں نے۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا کیا آپ اللہ کا یہ قول دیکھتے ہیں (اعمال بجالاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے) فرمایا: بیشک وہ اللہ کی زمین میں اس کے گواہ ہیں۔

حدیث ⑪ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن داود بن

النعمان عن أبي أيوب عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع قال إن أعمال العباد تعرض على نبيكم كل عشية الخميس فليستحيي أحدكم أن تعرض على نبيه العمل القبيح.

محمد بن مسلم نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امت محمدیہؐ کے اعمال رسول اللہؐ کے سامنے ہر جمعرات کو پیش کیے جاتے ہیں پس تم میں سے ہر کوئی حیا کرے کہ اس کی برائیاں رسول اللہؐ کے سامنے پیش نہ ہوں۔

حدیث ⑫ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عيسى عن محمد بن الفضيل عن صاحبه قال إن أعمال هذه الأمة تعرض على رسول الله ص في كل خميس أبرارها وفجارها.

محمد بن فضیل نے اپنے آقا سے روایت کی ہے کہ بیشک اس امت کے اعمال ہر جمعرات کو رسول اللہؐ کے سامنے چاہے اچھائیاں ہوں یا برائیاں پیش کی جاتی ہیں۔

حدیث ⑬ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن داود بن النعمان عن أبي أيوب عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع قال إن أعمال العباد تعرض على نبيكم كل عشية الخميس فليستحيي أحدكم أن تعرض على نبيه العمل القبيح.

محمد بن مسلم نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ بیشک بندوں کے اعمال ہر جمعرات کی عشاء کے وقت نبیؐ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں پس تم میں سے ہر کوئی حیا کرے کہ اس کے نبیؐ کے سامنے اس کی برائیاں پیش نہ ہوں۔

حدیث ⑭ حدثنا أحمد بن محمد عن علی بن الحکم عن منصور البزرج عن سلیمان بن خالد عن أبی عبد الله ع قال سمعته یقول إن أعمال العباد تعرض کل خمیس علی رسول الله ص فإذا کان یوم عرفة هبط الرب تبارك و تعالی و هو قول الله تبارك و تعالی وَ قَدِمْنا إِلى ما عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْناهُ هَباءً مَنْثُوراً فقلت جعلت فداك أعمال من هذه قال أعمال مبغضینا و مبغضی شیعتنا.

سلیمان بن خالد نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: بے شک بندوں کے اعمال ہر جمعرات کو رسول اللہؐ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں یہاں تک کہ یوم عرفہ کو اللہ اعمال کو ضائع کر دیتا ہے اور یہ اللہ کا قول ہے (وَ قَدِمْنا إِلى ما عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْناهُ هَباءً مَنْثُوراً) میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ کن لوگوں کے اعمال ہیں جنہیں اللہ ضائع کر دیتا ہے؟۔ فرمایا: ہمارے اور ہمارے شیعوں کے دشمنوں کے۔

حدیث ⑮ حدثنا أحمد بن موسی عن یعقوب بن یزید عن محمد بن أبی عمیر عن حفص بن البختری عنه ع قال تعرض الأعمال یوم الخمیس علی رسول الله ص و علی الأئمة ع.

حفص بن البختری سے ان سے کسی نے امامؑ سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا: امت کے اعمال ہر جمعرات نبیؐ اور ائمہؑ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

حدیث ⑯ حدثنا إبراهیم بن هاشم عن عثمان بن عیسی عن سماعة عن أبی عبد الله ع قال سمعته یقول ما لکم تسیئون إلی رسول الله ص فقال

له رجل جعلت فداك و كيف يسيئون فقال أما تعلمون أن أعمالكم تعرض عليه فإذا رأى فيها معصية الله ساءه فلا تسوءوا رسول الله ص و سروه.

سماعہ نے امام ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم رسول اللہؐ کو بھلا دیتے ہو تو ایک آدمی نے کہا: میں آپؑ پر قربان ہم انہیں کیسے بھلا سکتے ہیں۔ فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے اعمال ان کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں جب وہ اس میں اللہ کی نافرمانی دیکھتے ہیں تو انہیں بہت برا لگتا ہے پس رسول اللہؐ کو ناراض مت کرو اور ان کو خوش رکھو۔

باب نمبر (٦)

زندوں اور مردوں کے اعمال ائمہؑ کے سامنے پیش ہوتے ہیں

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين و يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن ابن أذينة عن بريد العجلي قال كنت عند أبي عبد الله ع فسألته عن قوله تعالى اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ قال إيانا عنى

بریدہ العجلی سے روایت ہے کہ میں امام ابوجعفرؑ کے پاس تھا کہ میں نے ان سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (اعمال بجالاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے) فرمایا یعنی ہم۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن أديم بن الحر عن معلى بن خنيس عن أبي عبد الله ع في قول الله تبارك و تعالى اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ قال هو رسول الله ص و الأئمة تعرض عليهم أعمال العباد كل خميس.

معلی بن خنیس نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (اعمال بجالاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے)۔ فرمایا: وہ رسول اللہ اور ائمہؑ ہیں کہ جن کے سامنے ہر جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن الميثمي قال سألت أبا عبد الله ع عن قول الله تعالى فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ وَ

الْمُؤْمِنُونَ قال هم الأئمة.

المیثمی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (اعمال بجالاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے) فرمایا: وہ ائمہ ہیں۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن موسى عن الحسن بن علي الخشاب عن علي بن حسان عن عبد الرحمن بن كثير عن أبي عبد الله قوله قُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ قال هم الأئمة تعرض عليهم أعمال العباد كل يوم إلى يوم القيامة.

عبدالرحمان بن کثیر نے امام ابوعبداللہؑ سے اس آیت کے بارے میں روایت کی ہے (اعمال بجالاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے) امامؑ نے فرمایا: وہ ائمہؑ ہیں کہ جن کے سامنے اعمال ہر دن قیامت تک پیش ہوتے رہیں گے۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن محمد بن الفضيل عن أبي الحسن ع في هذه الآية قُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ قال نحن هم.

محمد بن فضیل نے امام ابوالحسنؑ سے اس آیت کے بارے میں روایت کی ہے کہ (اعمال بجالاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے) فرمایا: وہ ہم ہیں۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن الحسين بن بشار عن أبي الحسن ع في قول الله تبارك و تعالى اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَ

رَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ قال نحن هم

حسن بن بشار نے امام ابوالحسنؑ الرضاؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (اعمال بجالاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے) فرمایا: وہ ہم ہیں۔

حدیث ⑦ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن علي عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال تعرض على رسول الله ص أعمال العباد كل صباح أبرارها و فجارها فاحذروا و هو قول الله اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ.

ابوبصیر نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ہر صبح بندوں کے نیک اور بُرے اعمال رسول اللہؐ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اور اللہ کا قول ہے (اعمال بجالاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے)۔

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن الحسين عن أبيه عن عبد الكريم بن يحيى الخثعمي عن بريد العجلي قال قلت لأبي جعفر ع اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ وَ الْمُؤْمِنُونَ قال ما من مؤمن يموت و لا كافر فتوضع في قبره حتى تعرض عمله على رسول الله ص و على علي ع فهلم جرا إلى آخر من فرض الله طاعته على العباد.

برید العجلی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا (اعمال بجالاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے) فرمایا: کوئی مومن یا کافر مرتا ہے اور جب اسے قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے اعمال رسول اللہؐ

اور علیؑ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں کیونکہ اللہ نے ان کی اطاعت مخلوق پر فرض کی ہے۔

حدیث ⑨ حدثنا أحمد بن محمد عمن رواه عن صالح بن النضر عن يونس عن أبي الحسن الرضا ع قال سمعته يقول في الإمام حين ذكر يوم الخميس فقال هو يوم تعرض فيه الأعمال على الله و على رسوله و على الأئمة.

یونس نے امام ابوالحسن الرضاؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے انہیں ایام کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا اور جب انہوں نے جمعرات کا ذکر فرمایا تو فرمایا: یہ وہ دن ہے جب اعمال اللہ اور اس کے رسولؐ اور ائمہؑ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

حدیث ⑩ حدثنا أحمد بن الحسين عن أبيه عن عبد الكريم بن يحيى الخثعمي عن بريد بن معاوية العجلي قال قلت لأبي جعفر ع اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ وَ الْمُؤْمِنُونَ فقال ما من مؤمن يموت و لا كافر فيوضع في قبره حتى عرض على رسول الله ص و على علي فهلم جرا إلى آخر من فرض الله طاعته على العباد

بریدہ بن معاویہ العجلی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا (اعمال بجالاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے) آپؑ نے فرمایا: کوئی ایسا مومن یا کافر نہیں مرتا کہ جب اسے قبر میں رکھا جائے تو اس کے اعمال رسول اللہؐ اور علیؑ کے سامنے پیش نہ کیے جاتے ہوں کیونکہ ان کی اطاعت تمام لوگوں پر اللہ نے واجب قرار دی ہے۔

حدیث ⑪ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن عبد الحميد الطائي عن يعقوب بن شعيب الميثمي

قال سألت أبا عبد الله ع عن قول الله عز و جل اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ قال هم الأئمة

یعقوب بن شعیب المیثمی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (اعمال بجالاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے) فرمایا: وہ ائمہؑ ہیں۔

باب نمبر ﴿۷﴾

اعمال موجودہ ائمہ آل محمدؐ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں

حدیث ① حدثنا يعقوب بن يزيد عن الحسن بن علي الوشاء عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير قال قلت لأبي عبد الله ع قول الله تعالى اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ قلت من المؤمنون قال من عسى أن يكون إلا صاحبك.

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام سے کہا: اللہ کا قول (اعمال بجا لاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے) اس میں مومنین کون ہیں؟۔ فرمایا: جو تمہارا مولا ہے (یعنی امامؑ وقت)۔

حدیث ② حدثنا إبراهيم بن هاشم عن القاسم بن محمد الزيات عن عبد الله بن أبان الزيات و كان يكنى عبد الرضا قال قلت للرضا ع ادع الله لي و لأهل بيتي قال أو لست أفعل و الله إن أعمالكم لتعرض علي في كل يوم و ليلة فاستعظمت ذلك فقال أما تقرأ كتاب الله قُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ.

عبداللہ بن ابان الزیات سے مروی ہے جو کہ امام رضاؑ کے پاس رہتے تھے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے عرض کیا: میرے اور میرے گھر والوں کے لیے اللہ سے دعا کیجیے۔ فرمایا: یہ میں نہیں

کروں گا اللہ کی قسم تمہارے اعمال ہر صبح وشام میرے سامنے پیش ہوتے ہیں تو مجھ پر بہت گراں گزرتا ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ کی کتاب نہیں پڑھی (اعمال بجالاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے)۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن عبد الله بن أيوب عن داود الرقي قال دخلت على أبي عبد الله ع فقال لي يا داود أعمالكم عرضت علي يوم الخميس فرأيت لك فيها شيئا فرحني و ذلك صلتك لابن عمك أما إنه سيمحق أجله و لا ينقص رزقك قال داود كان لي ابن عم ناصب كثير العيال محتاج فلما خرجت إلى مكة أمرت له بصلة فلما دخلت على أبي عبد الله ع أخبرني بهذا.

داؤد الرقی سے روایت ہے کہ میں امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے داؤد! بیشک تمہارے اعمال ہر جمعرات کو میرے سامنے پیش ہوتے ہیں تو میں نے اس میں ایسی چیز دیکھی ہے کہ جو مجھے خوش کرتی ہے اور یہ تیری تیرے چچا کے بیٹے سے صلہ رحمی ہے یہ عمل تیری موت کو مٹا دے گا اور تیرا رزق کم نہ ہوگا۔ داؤد نے کہا: میرا ایک چچازاد جو کہ ایک ناصبی تھا اور زیادہ اولاد والا اور محتاج تھا جب میں مکہ کی طرف نکلا تو مجھے اس سے صلہ رحمی کا حکم دیا گیا جب میں ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے اس کے بارے میں آگاہ کیا۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن علي بن فضال عن أبيه عن ابن بكير قال سألت أبا جعفر ع عن قول الله عز و جل قُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ وَ الْمُؤْمِنُونَ قال تريد أن تروى علي هو الذي في نفسك.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں

پوچھا (اعمال بجا لاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے) فرمایا: اس کی تفسیر تمہارے دل میں ہے۔

حدیث ۵ حدثنا أبو طالب عن حماد بن عيسى عن حريز عن محمد بن مسلم و زرارة قال سألنا أبا عبد الله عن الأعمال تعرض على رسول الله ص قال ما فيه شك ثم تلا هذه الآية قُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ قال إن لله شهداء في أرضه.

محمد بن مسلم اور زرارہ سے روایت ہے کہ ہم نے امام ابوعبداللہؑ سے رسول اللہؐ کے سامنے اعمال پیش کیے جانے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اس میں کیا شک ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی (اعمال بجا لاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے) فرمایا: اللہ کی زمین میں اس کے گواہ ہیں۔

حدیث ۶ حدثنا يعقوب بن يزيد عن محمد بن الحسين عن حماد بن عيسى عن حريز عن محمد بن مسلم قال سألت أبا عبد الله ع عن الأعمال تعرض على رسول الله ص قال ما فيه شك ثم تلا هذه الآية قال اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ قال إن لله شهداء في أرضه.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے اعمال کے رسول اللہؐ کے سامنے پیش کرنے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی (اعمال بجا لاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے) فرمایا: اللہ کی زمین میں اس کے گواہ ہیں۔

حدیث ⑦ حدثنا الهيثم النهدي عن أبيه عن عبد الله بن أبان قال قلت للرضا ع و كان بيني و بينه شيء ادع الله لي و لموَاليك فقال و الله إن أعمالكم لتعرض علي في كل خميس.

عبداللہ بن ابان سے روایت ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے عرض کیا: میرے لیے اور اپنے محبوں کے لیے دعا کیجیے۔ فرمایا: اللہ کی قسم تمہارے اعمال ہر جمعرات کو میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

حدیث ⑧ حدثنا علي بن إسماعيل عن محمد بن عمرو الزيات عن عبد الله بن أبان الزيات مثل رواية النهدي.

ہم سے علی بن اسماعیل نے انہوں نے محمد بن عمرو الزیات سے انہوں نے عبداللہ بن ابان الزیات النہدی سے ایسی ہی روایت ذکر کی ہے۔

حدیث ⑨ حدثنا محمد بن علي بن سعيد الزيات عن عبد الله بن أبان قال قلت للرضا ع إن قوما من مواليك سألوني أن تدعو الله لهم فقال و الله إني لتعرض علي في كل يوم أعمالهم.

عبداللہ بن ابان سے روایت ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے کہا: اے میرے مولا! ایک قوم آپؑ سے محبت کرتی ہے ان کے لیے دعا کیجیے۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم کہ ان کے اعمال ہر روز میرے سامنے پیش ہوتے ہیں۔

حدیث ⑩ حدثنا السندي بن محمد عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع قال سألته عن الأعمال هل يعرض على رسول الله ص قال ما فيه شك قيل له أ رأيت قول الله تعالى اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَ

رَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ فقال لله شهداء في أرضه.

محمد بن مسلم نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے رسول اللہؐ کے سامنے اعمال پیش ہونے کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اس میں کیا شک ہے تو آپؑ سے کہا گیا کہ کیا آپؑ اس آیت کو دیکھتے ہیں (اعمال بجالاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہیں تمہارے اعمال دیکھ لیں گے) آپؑ نے فرمایا: اللہ کے زمین میں کچھ گواہ ہیں۔

باب نمبر (۸)

اللہ نے ائمہؑ سے کوئی امر پوشیدہ نہیں رکھا

حدیث ① حدثنا عبد الله بن محمد بن عيسى عن أحمد بن سليم أو عمن رواه عن أحمد بن سليم عن أبي محمد الهمداني عن إسحاق الحريري قال كنت عند أبي عبد الله ع فسمعته و هو يقول إن لله عمودا من نور حجبه الله عن جميع الخلائق طرفه عند الله و طرفه الآخر في أذن الإمام فإذا أراد الله شيئا أوحاه في أذن الإمام.

اسحاق الحریری سے روایت ہے کہ میں ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کے پاس تھا پس میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: بیشک اللہ کے پاس ایک نور کا ستون ہے جس کو اللہ نے تمام مخلوقات سے پوشیدہ رکھا ہے اس کا ایک سرا اللہ کے ہاں اور دوسرا امام کے کان میں ہوتا ہے جب اللہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے امام کی طرف وحی کر دیتا ہے۔

حدیث ② حدثنا الحسن بن علي عن صالح بن سهل عن أبي عبد الله ع قال كنت جالسا عنده فقال ابتداء منه يا صالح بن سهل إن الله جعل بينه و بين الرسول رسولا و لم يجعل بينه و بين الإمام رسولا قال قلت و كيف ذاك قال جعل بينه و بين الإمام عمودا من نور ينظر الله به إلى الإمام و ينظر الإمام إذا أراد علم شيء نظر في ذلك النور فعرفه.

صالح بن سہل نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں آپؑ کے پاس بیٹھا ہوا تھا

توآپؑ نے مجھ سے فرمایا: اللہ نے اپنے اور رسولؐ کے درمیان ایک پیامبر رکھا مگر امامؑ کے درمیان کوئی پیامبر نہیں رکھا۔ میں نے کہا: یہ کیسے؟۔فرمایا: امامؑ کے درمیان ایک نور کا ستون رکھا کہ جس سے وہ امامؑ کی طرف اور امامؑ اس کی طرف دیکھتے ہیں پس جب وہ کوئی چیز چاہتا ہے تو اس نور کی طرف دیکھتا ہے اور امامؑ جان جاتے ہیں۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن إسحاق عن الحسن بن العباس بن جريش عن أبي جعفر ع قال إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ نور كهيئة العين على رأس النبي ص و الأوصياء لا يريد أحد منا علم أمر من أمر الأرض أو أمر من أمر السماء إلى الحجب التي بين الله و بين العرش إلا رفع طرفه إلى ذلك النور فرأى تفسير الذي أراد فيه مكتوبا.

عباس بن حریش نے ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا (بے شک ہم نے نازل کیا) اس نور کو جو آنکھ کی مانند ہے نبی و اوصیاء کے سر پر۔ہم سے کوئی ارض و آسمان کا امر پوشیدہ نہیں ہے جو اللہ اور عرش کے درمیان ہے پس اس کا ایک سرا اس نور کی طرف بلند ہے اور وہ وہاں تفسیر کو دیکھتا ہے جسے اس نے لکھنے کا ارادہ کیا ہے۔

حدیث ④ حدثنا أبو محمد عن عمران بن موسى عن موسى بن جعفر البغدادي عن علي بن أسباط عن محمد بن الفضيل عن أبي بكر الحضرمي قال قال لي أبو عبد الله ع يا أبا بكر ما يخفى علي شيء من بلادكم.

ابوبکر الحضری سے روایت ہے کہ مجھ سے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اے ابوبکر مجھ سے تمام شہروں میں کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن علي بن أحمد بن محمد عن أبيه قال كنت أنا و صفوان عند أبي الحسن ع فذكروا الإمام و فضله قال إنما منزلة الإمام في الأرض بمنزلة القمر في السماء و في موضعه هو مطلع على جميع الأشياء كلها.

علی بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں اور صفوان ابوالحسنؑ الرضاؑ کے پاس تھے پس امامؑ نے ان سے فضیلت کا ذکر کیا اور فرمایا: امامؑ کی زمین پر منزلت ایسے ہی ہے جیسے آسمان پر چاند کی کہ وہ تمام چیزوں پر طلوع وظاہر ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا الهيثم النهدي عن إسماعيل بن مهران قال كنت أنا و أحمد بن نصر عند الرضا ع فجرى ذكر الإمام فقال الرضا ع إنما هو مثل القمر يدور في كل مكان أو يراه من كل مكان.

اسماعیل بن مہران سے روایت ہے میں اور احمد بن محمد بن ابی نصر امام رضاؑ کے پاس تھے کہ امام کا ذکر چل پڑا تو امام رضاؑ نے فرمایا: امامؑ کی مثال چاند کی سی ہے کہ ہر جگہ گھومتا ہے یا تم اسے ہر جگہ سے دیکھتے ہو۔

باب نمبر ﴿۹﴾

اعمال کے پیش ہونے کے متعلق قولِ رسولؐ کہ "میریؐ زندگی اور شہادت تمہارے لیے بہتر ہے"

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله ع قال قال النبي يوما لأصحابه حياتي خير لكم و مماتي خير لكم قال فقالوا يا رسول الله ص هذا حياتك نعم قالوا فكيف مماتك فقال إن الله حرم لحومنا على الأرض أن يطعم منها.

عبداللہ بن سنان نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا: میری زندگی اور شہادت دونوں تمہارے لیے بہتر ہیں۔ وہ کہنے لگے: یارسول اللہؐ زندگی تو بہتر ہوئی پر موت کیسے؟۔ فرمایا: اللہ نے ہمارا گوشت زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ اسے کھائے۔

حدیث ② وحدثنا عبد الله بن عمر المسلمي عن رجل عن أبي عبد الله ع قال قال رسول الله ص حياتي خير لكم و مماتي خير لكم فأما حياتي فإن الله هداكم بي من الضلالة و أنقذكم من شفا حفرة من النار و أما مماتي فإن أعمالكم تعرض علي فما كان من حسن استزدت الله لكم و ما كان من قبيح استغفرت الله لكم فقال له رجل من المنافقين و كيف ذاك يا رسول الله ص و قد رممت يعني صرت رميما فقال له رسول الله ص كلا إن الله حرم لحومنا

على الأرض فلا يطعم منها شيئا.

عبداللہ بن عمر السلمی نے ایک آدمی سے انہوں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کیا: رسول اللہؐ نے فرمایا: میری زندگی تمہارے لیے بہتر ہے اور میری شہادت بھی تمہارے لیے بہتر ہے جہاں تک زندگی ہے تو اللہ نے میرے ذریعے تمہیں گمراہی سے ہدایت دی اور تمہیں آگ کے گڑھے سے بچا لیا اور جہاں تک شہادت ہے تو تمہارے اعمال میرے سامنے پیش ہوتے ہیں جس کے اعمال اچھے ہوں تو میں اللہ سے اس کے حسن کے لیے دعا کروں گا اور جس کے بُرے ہوئے تو اس کے لیے مغفرت مانگوں گا۔ ان میں سے ایک منافق نے کہا: یارسول اللہؐ یہ کیسے ہوگا جب کہ آپؐ مٹی بن چکے ہوں گے؟۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: بیشک اللہ نے زمین پر ہمارے گوشت کو حرام قرار دیا ہے وہ اس سے کچھ نہیں کھا سکتی۔

حدیث ③ حدثنا السندي بن محمد عن عاصم بن حميد عن أبي بصير عن أبي جعفر ع قال قال رسول الله ص لأصحابه حياتي خير لكم تحدثون و نحدث لكم و مماتي خير لكم تعرض علي أعمالكم فإن رأيت حسنا جميلا حمدت الله على ذلك وإن رأيت غير ذلك استغفرت الله لكم.

ابوبصیر نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: میری زندگی تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم مجھ سے بات کرو اور میں تم سے بات کرتا ہوں اور میری شہادت تمہارے لیے بہتر ہے کہ تمہارے اعمال میرے سامنے پیش ہوں گے اگر مجھے خوبصورت دکھیں گے تو میں اس پر اللہ کی حمد کروں گا اور اگر میں اس کے علاوہ دیکھوں گا تو اس پر تمہارے لیے اللہ کی بخشش طلب کروں گا۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن عبد الحميد عن حيان عن أبيه عن أبي

جعفر ع قال قال رسول الله ص وهو في نفر من أصحابه إن مقامي بين أظهركم ومفارقتي خير لكم فقام إليه جابر بن عبد الله الأنصاري وقال يا رسول الله ص أما مقامك بين أظهرنا فهو خير لنا فكيف يكون مفارقتك إيانا خير لنا قال أما مقامي بين أظهركم إن الله يقول وَما كانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَما كانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ يعذبهم بالسيف وأما مفارقتي إياكم فإنه خير لكم فإن أعمالكم تعرض علي كل إثنين وكل خميس فما كان من حسن حمدت الله عليه وما كان من سيئ استغفرت الله لكم.

ہم سے محمد بن عبد الحمید نے انہوں نے حنان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو جعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جبکہ آپؐ اپنے صحابہ میں موجود تھے کہ میرا مقام تمہاری پشتوں میں ہے جو تمہارے لیے بہتر ہے اور میری جدائی بھی تمہارے لیے بہتر ہے تو جابر بن عبد اللہ کھڑے ہوئے اور کہا: یا رسول اللہؐ ہمارے درمیان آپؐ کا موجود ہونا بہتر ہے لیکن آپؐ کی جدائی ہمارے لیے کیسے بہتر ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا: میرا تمہارے درمیان رہنا تو اللہ کا یہ قول ہے (اللہ ان کو ہرگز عذاب نہیں کرے گا کہ آپ ان کے درمیان موجود ہیں اور اللہ ان کو عذاب کیسے کرے گا کہ وہ بخشش طلب کرتے ہیں) وہ ان کو تلوار کے ذریعے عذاب دے گا۔ اور میری جدائی بھی تمہارے لیے بہتر ہے کہ تمہارے اعمال ہر پیر اور جمعرات کو میرے سامنے پیش ہوتے ہیں پس جو اچھا ہو تو میں اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں اور اگر برا ہو تو میں تمہارے لیے اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن أبي نجران عن عاصم بن حميد عن أبي بصير عن أبي جعفر ع قال قال رسول الله لأصحابه حياتي خير لكم

تحدثون و نحدث لكم ثم قال و مماتي خير لكم تعرض على أعمالكم فإن رأيت حسنا حمدت الله على ذلك وإن رأيت غير ذلك استغفرت الله.

ابوبصیر نے ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: میری زندگی تمہارے لیے بہتر ہے کہ ہم تمہارے لیے بیان کرتے ہیں پھر فرمایا: میری جدائی تمہارے لیے بہتر کے میرے سامنے تمہارے اعمال پیش ہوتے ہیں اگر میں اچھائی دیکھوں تو اللہ کی حمد کرتا ہوں اور اگر اس کے علاوہ دیکھوں تو اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔

حدیث ⑥ حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن غير واحد من أصحابنا عن أبي عبد الله ع قال قال رسول الله ص لأصحابه حياتي خير لكم و مماتي خير لكم قالوا أما حياتك يا رسول الله ص فقد عرفنا فما في وفاتك قال أما حياتي فإن الله يقول وَ ما كانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ أَنْتَ فِيهِمْ وَ ما كانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ و أما وفاتي فتعرض على أعمالكم فاستغفر لكم

ابن ابی عمیر سے انہوں نے ہمارے ایک صحابی سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ الصادق سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: میری زندگی بھی تمہارے لیے بہتر ہے اور میری جدائی بھی تمہارے لیے بہتر ہے۔وہ کہنے لگے کہ یا رسولؐ اللہ جہاں تک آپ کی زندگی ہے تو ہم جانتے ہیں لیکن آپؐ کی وفات میں کیا ہے؟۔فرمایا: اگر میری زندگی ہے تو وہ کہتا ہے (اللہ ان کو ہرگز عذاب نہیں دے گا اور اللہ ان کو عذاب کیسے کرے گا کہ وہ بخشش طلب کرتے ہیں) رہی میری جدائی تو میرے سامنے تمہارے اعمال پیش ہوں گے پس میں تمہارے لیے بخشش طلب کرتا ہوں۔

حدیث ⑦ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن عثمان بن عيسى عن سماعة عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول ما لكم تسيئون رسول الله ص فقال له

رجل جعلت فداك و كيف يسيئون فقال أ ما تعلمون أن أعمالكم تعرض عليه فإذا رأى فيها معصية ساء فلا تسيئوا رسول الله ص و سروه.

سماعہ نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا: تم رسول اللہؐ سے برا (سلوک) کیوں کرتے ہو؟۔ایک آدمی نے آپؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان کہ ہم ان سے برائی کیسے کر سکتے ہیں۔فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے اعمال ان کے سامنے پیش ہوتے ہیں جب ان میں نافرمانی دیکھتے ہیں تو آپؐ کو برا لگتا ہے۔پس رسول اللہؐ سے برائی نہ کرو بلکہ انہیں خوش رکھو۔

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن حكم عن زياد بن أبي الحلال عن أبي عبد الله ع قال ما من نبي و لا وصي تبقى في الأرض أكثر من ثلاثة أيام حتى يرفع بروحه و عظمه و لحمه إلى السماء و إنما يؤتى موضع آثارهم و يبلغهم من بعيد السلام و يسمعونهم على آثارهم من قريب.

زیاد بن ابی الحلال نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: میری زندگی اور جدائی تمہارے لیے بہتر ہے۔پوچھا گیا کہ زندگی تو بہتر ہے پر موت کیسے بہتر ہے؟۔ فرمایا: تمہارے اعمال میرے سامنے پیش ہوتے ہیں پس اگر کوئی بہتری ہو تو میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اور اگر کوئی برائی ہو تو میں تمہارے لیے بخشش طلب کرتا ہوں۔

باب نمبر (۱۰)

اللہ نے آل محمدؑ، ائمہؑ اور انبیاء کو روح القدس سے فضیلت دی اور پانچ روحوں کا ذکر کیا

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن حماد بن عيسى عن إبراهيم بن عمر عن جابر الجعفي قال قال أبو عبد الله ع يا جابر إن الله خلق الناس ثلاثة أصناف و هو قول الله تعالى وَ كُنْتُمْ أَزْواجاً ثَلاثَةً فَأَصْحابُ الْمَيْمَنَةِ ما أَصْحابُ الْمَيْمَنَةِ وَ أَصْحابُ الْمَشْئَمَةِ ما أَصْحابُ الْمَشْئَمَةِ وَ السّابِقُونَ السّابِقُونَ أُولئِكَ الْمُقَرَّبُونَ فالسابقون هو رسول الله ص و خاصة الله من خلقه جعل فيهم خمسة أرواح أيدهم بروح القدس فبه بعثوا أنبياء و أيدهم بروح الإيمان فبه خافوا الله و أيدهم بروح القوة فبه قووا على طاعة الله و أيدهم بروح الشهوة فبه اشتهوا طاعة الله و كرهوا معصيته و جعل فيهم روح المدرج الذي يذهب به الناس و يجيئون و جعل في المؤمنين أصحاب الميمنة روح الإيمان فبه خافوا الله و جعل فيهم روح القوة فبه قووا على الطاعة من الله و جعل فيهم روح الشهوة فبه اشتهوا طاعة الله و جعل فيهم روح المدرج التي يذهب الناس به و يجيئون.

جابر الجعفی سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام نے فرمایا: اے جابر! اللہ نے لوگوں کو

تین اقسام میں پیدا کیا اور وہ اللہ کا قول ہے کہ تم تین جوڑے تھے پس دائیں ہاتھ والے نور دائیں ہاتھ والوں کا کیا کہنا اور بائیں ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والوں کا کیا کہنا کہ کتنی بری حالت میں ہے اور سبقت لے جانے والوں کا کیا کہنا کہ وہی مقرب ہیں۔ فرمایا: سبقت لے جانے والوں میں رسول اللہؐ ہیں اور اللہ نے انہیں اپنی مخلوق میں سے خاص رکھا اور ان میں پانچ ارواح کو رکھا۔ ان کی مدد روح القدس کے ذریعے فرمائی انہی میں انبیاء بھیجے گئے اور ان کی مدد روح الایمان سے کی گئی اسی کے ذریعے وہ اللہ سے ڈرتے ہیں اور ان کی مدد روح القوت سے کی گئی اسی سے وہ اللہ کی اطاعت پر قوی ہیں اور ان کی مدد روح الشہوت سے کی گئی اسی کے ساتھ وہ اللہ کی اطاعت کے خواہاں ہیں اور اس کی معصیت کو ناپسند کرتے ہیں اور ان میں روح المدرج کو رکھا کہ اسی کے ذریعے لوگ جاتے ہیں اور آتے ہیں۔ مومنوں میں دائیں ہاتھ والوں میں روح الایمان کو رکھا پس اسی کے ذریعے وہ اللہ سے ڈرتے ہیں اور ان میں روح القوت کو رکھا پس اسی کے ذریعے وہ اللہ کی اطاعت کی طاقت رکھتے ہیں اور ان میں روح الشہوت کو رکھا اسی وجہ سے وہ اللہ کی اطاعت کے خواہاں ہیں اور اللہ نے ان میں روح المدرج کو رکھا کہ جس کے ذریعے لوگ جاتے اور آتے ہیں۔

حدیث ② حدثنا علی بن حسان عن علی بن عطية يرفعه إلى أمير المؤمنين قال قال أمير المؤمنين ع إن لله نهرا دون عرشه ودون النهر الذی دون عرشه نور من نوره وإن على حافتي النهر روحين مخلوقين روح القدس و روح من أمره وإن لله عشر طينات خمسة من الجنة و خمسة من النار و خمسة من الأرض و فسر الجنان و فسر الأرض ثم قال ما من نبی و لا ملك إلا من بعد جبله نفخ فيه من إحدى الروحين و جبل النبی من إحدى الطينتين قلت لأبي الحسن ع ما الجبل قال الخلق غيرنا أهل البيت فإن الله خلقنا من

العشر طينات جميعاً و نفخ فينا من الروحين جميعا

علی بن عطیہ الزیات نے امیر المومنین علیہ السلام سے بیان کیا کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے عرش کے قریب ایک دریا ہے جبکہ اس کے قریب ایک اور دریا ہے جو اس کے نور میں سے نور ہے اور دریا کے دونوں کناروں پر دو روحیں ہیں روح القدس اور وہ روح جو اس کے امر سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس دس طرح کی مٹیاں ہیں پانچ جنت سے اور پانچ زمین سے۔ پھر آپؑ نے بہشت اور زمین کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا پھر فرمایا: ہر نبیؑ اور فرشتے میں ان کی جبلت کے بعد ان دو روحوں میں سے ایک روح پھونکی جاتی ہے اور نبیؑ انہی میں سے ایک مٹی سے خلق کئے گئے ہیں۔ (راوی کہتا ہے) میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھا جبلت سے کیا مراد ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: یعنی مخلوق ہم اہل بیتؑ کی غیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دس کی دس مٹیوں سے خلق کیا اور ہم میں دونوں روحیں پھونکی ہیں۔

حدیث ③ حدثنا عبد الله بن محمد عن إبراهيم بن محمد أخبرنا يحيى بن صالح حدثنا محمد بن خالد الأسدي عن الحسن بن جهم عن أبي عبد الله جعفر بن محمد ع قال في الأنبياء و الأوصياء خمسة أرواح روح البدن و روح القدس و روح القوة و روح الشهوة و روح الإيمان و في المؤمنين أربعة أرواح أفقدها روح القدس و روح البدن و روح الشهوة و روح الإيمان و في الكفار ثلاثة أرواح روح البدن و روح القوة و روح الشهوة ثم قال روح الإيمان يلازم الجسد ما لم يعمل بكبيرة فإذا عمل بكبيرة فارقه الروح و روح القدس من سكن فيه فإنه لا يعمل بكبيرة أبدا.

حسن بن جہم نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: انبیاء اور

اوصیاء میں پانچ روحیں ہوتی ہیں روح البدن، روح القوۃ، روح الشہوۃ اور روح الایمان اور مومنین میں چار روحیں ہوتی ہیں روح القدس، روح البدن، روح القوۃ اور روح الشہوۃ۔ پھر فرمایا: روح الایمان جس جسم میں ہو وہ کبیرہ گناہ نہیں کرتا جب وہ کرتا ہے تو روح چھوڑ جاتی ہے اور روح القدس جس میں ہو وہ کبھی بھی کبیرہ گناہ نہیں کرتا۔

حدیث ④ حدثنا بعض أصحابنا عن محمد بن عمر عن ابن سنان عن عمار بن مروان عن المنخل عن جابر عن أبي جعفر ع قال سألته عن علم العالم فقال يا جابر إن في الأنبياء و الأوصياء خمسة أرواح روح القدس و روح الإيمان و روح الحياة و روح القوة و روح الشهوة فبروح القدس يا جابر علمنا ما تحت العرش إلى ما تحت الثرى ثم قال يا جابر إن هذه الأرواح يصيبه الحدثان ألا إن روح القدس لا يلهو و لا يلعب.

جابر نے ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ سے عالم کے علم کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اے جابر! انبیاء اور اوصیاء میں پانچ روحیں ہوتی ہیں روح لاقدس، روح الایمان، روح الحیاہ، روح القوۃ اور روح الشہوۃ۔ پس اے جابر! روح القدس کے ذریعے وہ آسمانوں سے لے کر زمین کی تہوں تک کو جانتا ہے پھر فرمایا: اے جابر! ان روحوں میں روح القدس لہو ولعب سے پاک ہے۔

حدیث ⑤ حدثنا عمران بن موسى بن جعفر عن علي بن معبد عن عبد الله بن عبد الله الواسطي عن درست بن أبي منصور عمن ذكره عن جابر قال سألت أبا جعفر ع عن الروح قال يا جابر إن الله خلق الخلق على ثلاث طبقات و أنزلهم ثلاث منازل و بين ذلك في كتابه حيث قال فَأَصْحابُ

الْمَيْمَنَةِ ما أَصْحابُ الْمَيْمَنَةِ وَ أَصْحابُ الْمَشْئَمَةِ ما أَصْحابُ الْمَشْئَمَةِ وَ السّابِقُونَ السّابِقُونَ أُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ فأما ما ذكر من السابقين فهم أنبياء مرسلون و غير مرسلين جعل الله فيهم خمسة أرواح روح القدس و روح الإيمان و روح القوة و روح الشهوة و روح البدن و بين ذلك في كتابه حيث قال تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنا بَعْضَهُمْ عَلى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجاتٍ وَ آتَيْنا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّناتِ وَ أَيَّدْناهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ثم قال في جميعهم وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ فبروح القدس بعثوا أنبياء مرسلين و غير مرسلين و بروح القدس علموا جميع الأشياء و بروح الإيمان عبدوا الله و لم يشركوا به شيئا و بروح القوة جاهدوا عدوهم و عالجوا معايشهم و بروح الشهوة أصابوا لذة الطعام و نكحوا الحلال من النساء و بروح البدن يدب و يدرج و أما ما ذكرت من أصحاب الميمنة فهم المؤمنون حقا جعل فيهم أربعة أرواح روح الإيمان و روح القوة و روح الشهوة و روح البدن و لا يزال العبد مستعملا بهذه الأرواح الأربعة حتى يهم بالخطيئة فإذا هم بالخطيئة زين له روح الشهوة و شجعه روح القوة و قاده روح البدن حتى يوقعه في تلك الخطيئة فإذا لامس الخطيئة انتقص من الإيمان و انتقص الإيمان منه فإن تاب تاب الله عليه و قد يأتي على العبد تارات ينقص منه بعض هذه الأربعة و ذلك قول الله تعالى وَ مِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئاً فتنتقص روح القوة و لا يستطيع مجاهدة العدو و لا معالجة المعيشة و ينتقص منه روح الشهوة فلو مرت به أحسن بنات آدم لم يحن إليها و تبقى

فيه روح الإيمان و روح البدن فبروح الإيمان يعبد الله و بروح البدن يدب ويدرج حتى تأتيه ملك الموت و أما ما ذكرت أصحاب المشئمة فمنهم أهل الكتاب قال الله تبارك و تعالى الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقاً مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ عرفوا رسول الله ص و الوصي من بعده و كتموا ما عرفوا من الحق بغيا و حسدا فيسلبهم روح الإيمان و جعل لهم ثلاثة أرواح روح القوة و روح الشهوة و روح البدن ثم أضافهم إلى الأنعام فقال إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا لأن الدابة إنما تحمل بروح القوة و تعتلف بروح الشهوة و يسير بروح البدن.

جابر سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روح کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اے جابر! اللہ نے مخلوق کو تین گروہوں میں پیدا فرمایا اور انہیں تین منازل پر اتارا پس جس طرح اس کی کتاب میں (دائیں ہاتھ والے اور ان کا کیا کہنا بائیں ہاتھ والے اور ان کی بدقسمتی اور سبقت لے جانے والے یہی مقرب ہیں) پس سبقت لے جانے والے انبیاء مرسلین اور غیر مرسلین ہیں جن میں اللہ نے پانچ روحوں کو بنایا روح القدس، روح الایمان، روح القوۃ، روح البدن، روح الشہوۃ اور اسے اپنی کتاب میں یوں بیان فرمایا (ہم نے بعض رسولوں کو بعض پر فضیلت دی ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے کلام کیا اور بعض کے درجات بلند کیے اور عیسیٰ بن مریمؑ کو معجزے دیے اور اسے روح القدس دی) پھر فرمایا: ان سب میں۔ (اور ان کی مدد کی روح سے) پس روح القدس کے ذریعے انبیاء مرسلین اور غیر مرسلین مبعوث کیے گئے اور روح القدس کے ذریعے ہی وہ تمام اشیاء کو جانتے ہیں اور روح الایمان کے ذریعے وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو

شریک نہیں ٹھہراتے اور روح القوۃ کے ذریعے وہ اپنے دشمنوں سے لڑتے ہیں اور روح الشہوۃ کے ذریعے وہ کھانے کی لذت کو چکھتے ہیں اور عورتوں میں سے حلال کے ساتھ نکاح کرتے ہیں اور جن دائیں ہاتھ والوں کا میں نے ذکر کیا ہے وہ حقیقی مومن ہیں ان میں اللہ نے چار روحیں رکھی ہیں روح الایمان، روح القوۃ، روح الشہوۃ اور روح البدن؟ انسان انہی روحوں سے مکمل ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ خطا کا ارادہ کرتا ہے جب وہ ارادہ کرتا ہے تو روح الشہوۃ اس کے گناہ کو خوبصورت بناتی ہے اور روح القوۃ اسے اہمیت دیتی ہے اور روح البدن اس کی قیادت کرتی ہے یہاں تک کہ وہ گناہ کر لیتا ہے پس جب گناہ کرنے والا گناہ کرتا ہے تو ایمان اس سے دور ہو جاتا ہے، وہ روح الایمان ہے اور اگر وہ توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور جو میں نے بائیں ہاتھ والوں کا ذکر کیا ہے تو وہ اہل کتاب ہیں اللہ نے فرمایا (ہم نے جن لوگوں کو کتاب دی وہ اسے ایسے پہچانتے ہیں کہ جیسے اپنے بیٹوں کو ان میں سے ایک گروہ حق کو چھپاتا ہے اور وہ جانتے ہیں پس حق تیرے رب کی طرف سے ہے تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جا) فرمایا: انہوں نے رسول اللہؐ کے بعد آپؐ کے وصی کا حق چھینا اور آپؑ کے فضائل کو حسد و بغاوت کی وجہ سے چھپایا پس اللہ نے ان سے روح الایمان سلب کر لی اور ان میں تین روحیں رکھیں روح القوۃ، روح الشہوۃ اور روح البدن پھر ان کو جانوروں میں شامل کر دیا اور فرمایا: بیشک وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ وہ راستے سے بھٹک چکے ہیں کیونکہ چوپایہ روح القوۃ سے ہی اٹھتا ہے اور روح البدن سے چلتا ہے اور روح الشہوۃ سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن محمد بن داود عن ابن هارون العبدي عن محمد عن الأصبغ بن نباتة قال أتى رجل أمير المؤمنين ع فقال أناس يزعمون أن العبد لا يزني و هو مؤمن و لا يسرق و هو مؤمن و لا يشرب الخمر و هو مؤمن و لا يأكل الربا و هو مؤمن و لا يسفك الدم

الحرام و هو مؤمن فقد كبر هذا على و جرح منه صدرى حتى زعم أن هذا العبد الذى يصلى إلى قبلتى و يدعو دعوتى و يناكحنى و أناكحه و يوارثنى و أوارثه فأخرجه من الإيمان من أجل ذنب يسير أصابه فقال له على ع صدقك أخوك إنى سمعت رسول الله ص و هو يقول خلق الله الخلق و هو على ثلاثة طبقات و أنزلهم ثلاث منازل فذلك قوله تعالى فى الكتاب أَصْحابُ الْمَيْمَنَةِ و أَصْحابُ الْمَشْئَمَةِ و السّابِقُونَ السّابِقُونَ أُولئِكَ الْمُقَرَّبُونَ فأما ما ذكرت من السابقين فأنبياء مرسلون و غير مرسلين جعل الله فيهم خمسة أرواح روح القدس و روح الإيمان و روح القوة و روح الشهوة و روح البدن فبروح القدس بعثوا أنبياء مرسلين و غير مرسلين و بروح الإيمان عبدوا الله و لم يشركوا به شيئا و بروح القوة جاهدوا عدوهم و عالجوا معايشهم و بروح الشهوة أصابوا اللذيذ من الطعام و نكحوا الحلال من شباب النساء و بروح البدن دبوا و درجوا ثم قال تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنا بَعْضَهُمْ عَلى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجاتٍ وَ آتَيْنا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّناتِ وَ أَيَّدْناهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ثم قال فى جماعتهم وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ يقول أكرمهم بها و فضلهم على من سواهم و أما ما ذكرت من أصحاب الميمنة فهم المؤمنون حقا بأعيانهم فجعل فيهم أربعة أرواح روح الإيمان و روح القوة و روح الشهوة و روح البدن و لا يزال العبد يستكمل بهذه الأرواح الأربعة حتى تأتى حالات قال و ما هذه الحالات فقال على ع أما أولهن فهو كما قال الله وَ مِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئاً فهذا ينقص منه

جميع الأرواح وليس من الذى يخرج من دين الله لأن الله الفاعل ذلك به رده إلى أرذل عمره فهو لا يعرف للصلاة وقتاً و لا يستطير التهجد بالليل و لا الصيام بالنهار ولا القيام فى صف من الناس فهذا نقصان من روح الإيمان فليس يضره شىء إن شاء الله و ينقص منه روح القوة فلا يستطيع جهاد عدوه و لا يستطيع طلب المعيشة و ينتقص منه روح الشهوة فلو مرت به أصبح بنات آدم لم يحن إليها ولم يقم و يبقى روح البدن فهو يدب و يدرج حتى تأتيه ملك الموت فهذا حال خير لأن الله فعل ذلك به و قد تأتى عليه حالات فى قوته و شبابه يهم بالخطيئة فتشجعه روح القوة و تزين له روح الشهوة و تقوده روح البدن حتى توقعه فى الخطيئة فإذا مسها انتقص من الإيمان و نقصانه من الإيمان ليس بعائد فيه أبدا أو يتوب فإن تاب و عرف الولاية تاب الله عليه و إن عاد و هو تارك الولاية أدخله الله نار جهنم و أما أصحاب المشئمة فهم اليهود و النصارى قول الله تعالى الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ فى منازلهم وَ إِنَّ فَرِيقاً مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَ هُمْ يَعْلَمُونَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ الرسول من الله إليهم بالحق فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ فلما جحدوا ما عرفوا ابتلاهم الله بذلك الذم فيسلبهم روح الإيمان و أسكن أبدانهم ثلاثة أرواح روح القوة و روح الشهوة و روح البدن ثم أضافهم إلى الأنعام فقال إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا لأن الدابة إنما تحمل بروح القوة و تعتلف بروح الشهوة و تسير بروح البدن فقال له السائل أحييت قلبى بإذن الله تعالى.

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی علیؑ کے پاس آیا اور کہا: لوگ گمان کرتے ہیں کہ ایک بندہ زنا نہیں کرتا، نہ ہی چوری کرتا ہے، نہ ہی شراب پیتا ہے، نہ ہی سور کھاتا ہے اور نہ ہی اس خون کو کھاتا ہے کہ جو حرام ہو اس کے باوجود وہ ایمان سے خارج ہے یہ مجھ پر بہت گراں گزرا اور اس سے میرا سینہ تنگ ہو گیا یہاں تک کہ یہ گمان کیا کہ یہ بندہ جو میری ہی طرح قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہے اور میرے جیسی دعا مانگتا ہے اور میرے جیسے ہی نکاح کرتا ہے اور جس طرح میں وراثت پاتا ہوں یہ وراثت پاتا ہے اس کے باوجود وہ ایمان سے خارج ہے؟۔ علیؑ نے اس سے فرمایا: تیرے بھائی نے سچ کہا میں نے رسولؐ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ نے مخلوق کو تین طبقات میں پیدا کیا اور تین منازل پر اتارا اور یہ اللہ کا قول ہے کہ (دائیں ہاتھ والے بائیں ہاتھ والے اور سبقت لے جانے والے اور سبقت لے جانے والے ہی مقرب ہیں) پس جو میں نے سابقین کا ذکر کیا ہے وہ انبیاء و مرسلین و غیر مرسلین ہیں اللہ نے ان میں پانچ ارواح کو رکھا روح القدس، روح الایمان، روح القوۃ، روح الشہوۃ اور روح البدن پس روح القدس کے ساتھ انبیاء کو مبعوث کیا گیا، وہ روح الایمان کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتے اور روح القوۃ کے ساتھ وہ اپنے دشمنوں سے جہاد کرتے ہیں اور روح شہوت کے ساتھ وہ کھانے کی لذت کو چکھتے ہیں اور جوان عورتوں سے حلال نکاح کرتے ہیں پھر فرمایا (ہم نے بعض رسولوں پر فضیلت دی ان میں کچھ ایسے ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا اور کچھ کے درجات بلند کیے اور عیسیٰ بن مریمؑ کو واضح نشانیاں اور روح القدس سے مدد کی) پھر فرمایا: (یہ) ان کی جماعت میں ہے۔ (اور ان سب کی مدد ان کی روح سے کی) فرمایا: میں نے اس پر اس کے ذریعے اکرام بخشا اور انہیں تمام پر فضیلت دی اور جو میں نے دائیں ہاتھ والوں کا ذکر کیا ہے تو وہ مومن ہیں پس اس میں اللہ نے چار روحوں کو رکھا روح الایمان، روح القوۃ، روح الشہوۃ، روح البدن۔ بندہ ان چاروں کے ساتھ مکمل ہی رہتا ہے یہاں تک کہ

حالات آجاتے ہیں۔ پوچھا گیا کہ یہ حالات کیا ہیں؟۔علیؑ نے فرمایا: ان میں سے پہلا یہ ہے کہ اللہ نے فرمایا (تم میں بعض ایسے ہوتے ہیں جو نہایت خراب عمر کو پہنچ جاتے ہیں اور (بہت کچھ) جاننے کے بعد بے علم ہو جاتے ہیں) پس یہ تمام ارواح سے کمزور پڑ جاتا ہے لہٰذا یہ اس شخص میں سے نہیں ہے جو کہ اللہ کے دین سے نکل جائے کیونکہ یہ کام اللہ نے کیا کہ اسے بڑھاپے کی طرف لوٹا دیا پس وہ نماز کا وقت نہیں جانتا اور نہ ہی رات میں تہجد کی استطاعت رکھتا ہے نہ دن کے وقت روزے کی اور نہ لوگوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہونے کی پس یہ روح الایمان میں سے نقصان ہے پس اسے کوئی شے نقصان نہیں دیتی اگر اللہ چاہے۔

اس میں سے روح القوۃ بھی کم ہو جاتی ہے اور وہ اپنے دشمن کے ساتھ جہاد کی استطاعت نہیں رکھتا اور نہ ہی طلب معاش کی استطاعت رکھتا ہے۔ اس کی روح الشہوۃ کم ہو جاتی ہے۔ اس میں روح البدن رہ جاتی ہے کہ اسکے پاس ملک الموت آجاتا ہے۔ (فرمایا جب) اس پر حالات اس کی قوت اور شباب میں آجاتے ہیں تو وہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے، اسے روح قوت شجاعت دیتی ہے اور روح شہوت باعث زینت بناتی ہے اور اس کی قیادت روح البدن کرتی ہے یہاں تک کہ وہ گناہ کر بیٹھتا ہے جب گناہ کر بیٹھتا ہے تو ایمان ناقص ہو جاتا ہے اور ایمان میں سے نقصان کبھی واپس نہیں آتا یا یہ کہ وہ توبہ کرے اگر وہ توبہ کرے اور ولایت جان لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور اگر عادی ہو اور ولایت کا تارک ہو تو اللہ اسے جہنم میں داخل کر دیتا ہے اور جو بائیں ہاتھ والے ہیں وہ یہود و نصاریٰ ہیں اور یہ اللہ کا قول ہے (جس کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے ایسے پہچانتے ہیں کہ جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں ان میں سے ایک گروہ حق کو جان بوجھ کر چھپاتا ہے او۔وہ جانتے ہیں کہ حق تیرے رب کی طرف سے ہے) فرمایا: اللہ کا رسول ان کی طرف حق کے ساتھ آیا ہے (پس تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ) فرمایا: جب وہ کھینچتا پانی کرتے ہیں تو اللہ ان کے اس گناہ کے سبب انہیں

مصیبت میں مبتلا کردیتا ہے اور ان سے روح الایمان سلب کرلی جاتی ہے اور ان کے بدنوں میں تین روحوں کو قرار دیا روح القوۃ، روح الشہوۃ، روح البدن۔ پھر انہیں جانور قرار دیا اور فرمایا: گویا کہ وہ ایسے ہیں جیسے کہ جانور بلکہ وہ اپنے راستے سے گمراہ ہیں۔ یہ سن کر سائل نے آپؑ سے کہا: میرا دل اللہ کے حکم سے زندہ ہوگیا ہے۔

باب نمبر (۱۱)

ائمہؑ سے روح القدس ملاقات کرتی ہے

حدیث ۱ حدثنا العباس بن معروف عن القاسم بن عروة عن محمد بن عمران عن بعض أصحابه قال سألت أبا عبد الله ع فقلت جعلت فداك تسألون عن الشيء فلا يكون عندكم علمه فقال ربما كان ذلك قال قلت كيف تصنعون قال تتلقانا به روح القدس.

محمد بن عمران سے انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام سے پوچھا: میں آپؑ پر قربان آپؑ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے کہ آپؑ کے پاس اس کا علم نہ ہو؟۔فرمایا: ایسا ہوسکتا ہے۔میں نے کہا: پھر آپؑ کیا کرتے ہیں؟۔فرمایا: ہم روح القدس سے ملاقات کرتے ہیں۔

حدیث ۲ حدثنا أحمد بن محمد عن أبي عبد الله البرقي و الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن بشير الدهان عن حمران بن أعين عن جعيد الهمداني قال سألت علي بن الحسين بأي حكم تحكمون قال نحكم بحكم آل داود فإن عيينا شيئا تلقانا به روح القدس.

جعید الھمدانی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام علیؑ بن حسینؑ سے سوال کیا: آپؑ کس چیز سے فیصلہ فرماتے ہیں؟۔فرمایا: ہم آل داؤدؑ کے فیصلہ سے فیصلہ کرتے ہیں اگر کوئی چیز غائب ہو تو ہم روح القدس سے ملتے ہیں۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن هشام بن سالم عن عمار الساباطی قال قلت لأبی عبد الله ع بما تحکمون إذا حکمتم فقال بحکم الله و حکم داود فإذا ورد علینا شیء لیس عندنا تلقانا به روح القدس.

عمار الساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا: جب آپؑ فیصلہ کرتے ہیں تو کس چیز سے فیصلہ کرتے ہیں؟ فرمایا کہ حکم خدا اور حکم داؤدؑ سے اور جب ہمارے پاس کوئی ایسی شے آتی ہے جو ہمارے پاس نہ ہو تو ہم روح القدس سے ملتے ہیں۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن البرقی عن أبی الجهم عن أسباط عن أبی عبد الله ع قال قلت تسألون عن الشیء فلا یکون عندکم علمه قال ربما کان ذلك قلت کیف تصنعون قال تلقانا به روح القدس.

اسباط نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے امامؑ سے پوچھا: اگر آپؑ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال پوچھا جائے جس کا علم آپؑ کے پاس نہ ہو تو؟۔آپؑ نے فرمایا: ایسا ہو سکتا ہے۔میں نے کہا: پھر آپؑ کیا کرتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا: ہم روح القدس سے ملتے ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن الحسین عن صفوان بن یحیی عن أبی خالد القماط عن حمران بن أعین قال قلت لأبی عبد الله ع أنبیاء أنتم قال لا قلت فقد حدثنی من لا أتهم أنك قلت إنا أنبیاء قال من هو أبو الخطاب قال قلت نعم قال کنت إذا أهجر قال قلت فبما تحکمون قال بحکم آل داود فإذا ورد علینا شیء لیس عندنا تلقانا به روح القدس.

حمران بن اعین سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے کہا کہ کیا آپؑ انبیاء ہیں؟۔فرمایا: نہیں۔میں نے کہا: مجھے اس نے بتایا ہے کہ جو الزام نہیں لگا سکتا کہ آپؑ نے کہا ہے کہ آپؑ انبیاء ہیں۔فرمایا: وہ کون ہے کیا وہ ابوخطاب تو نہیں؟۔میں نے کہا: ہاں۔فرمایا: تم بک رہے ہو۔میں نے کہا: آپؑ کیسے فیصلہ کرتے ہیں۔فرمایا: آل داؤدؑ کے فیصلے سے جب ہمارے پاس ایسی چیز آجائے کہ ہمارے پاس علم ہی نہ ہو تو ہم روح القدس سے ملتے ہیں۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن هشام بن سالم عن عمار أو غيره قال قلت لأبي عبد الله ع فيما تحكمون إذا حكمتم فقال بحكم الله و حكم داود و حكم محمد ص فإذا ورد علينا ما ليس في كتاب علي تلقانا به روح القدس و ألهمنا الله إلهاما.

عمار سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ جب آپؑ فیصلہ کرتے ہیں تو کیسے کرتے ہیں؟۔فرمایا: اللہ اور آل داؤد اور محمدؐ کے فیصلے سے اور جب ہمارے پاس کوئی ایسی چیز آتی ہے کہ جس کا علم نہ ہو تو ہم روح القدس سے ملتے ہیں یا اللہ ہمیں الہام کرتا ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن محمد بن خالد البرقي عن ابن سنان أو غيره عن بشير عن حمران عن جعيد الهمداني ممن خرج مع الحسين ع بكربلاء قال فقلت للحسين ع جعلت فداك بأي شيء تحكمون قال يا جعيد نحكم بحكم آل داود فإذا عيينا عن شيء تلقانا به روح القدس

جعید الھمدانی سے روایت ہے اور جعید ان میں سے ہے کہ جو حسینؑ کے ساتھ کربلا میں نکلے پس میں نے حسینؑ سے کہا کہ میں آپؑ پر قربان آپؑ کیسے فیصلہ کرتے ہیں۔فرمایا: اے جعید! ہم آل داؤدؑ کے فیصلے سے فیصلہ کرتے ہیں جب اس سے کوئی چیز غائب ہوتی ہے تو ہم روح القدس سے ملتے

ہیں۔

حدیث ⑧ حدثنا عمران بن موسى عن موسى بن جعفر عن الحسن بن علي عن علي بن عبد العزيز عن أبيه قال قلت لأبي عبد الله ع جعلت فداك إن الناس يزعمون أن رسول الله ص وجه عليا ع إلى اليمن ليقضي بينهم فقال علي فما وردت على قضية إلا حكمت فيها بحكم الله و حكم رسوله ص فقال صدقوا قلت و كيف ذاك و لم يكن أنزل القرآن كله و قد كان رسول الله ص غائبا عنه فقال تتلقاه به روح القدس.

علی بن عبدالعزیز سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے کہا کہ میں آپؑ پر قربان بیشک لوگ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے علیؑ کو یمن میں قاضی بنا کر بھیجا تو علیؑ نے فرمایا: میرے پاس کوئی ایسا فیصلہ نہیں آیا کہ میں نے جس کا فیصلہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم سے نہ کیا ہو، میں نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے جبکہ قرآن سارا نازل ہی نہیں ہوا اور رسولؐ اللہ آپؑ سے غائب تھے تو آپؑ نے فرمایا: وہ روح القدس سے ملتے تھے۔

حدیث ⑨ حدثنا أبو علي أحمد بن إسحاق عن الحسن عن العباس بن جريش عن أبي جعفر الثاني قال قال أبو جعفر الباقر ع إن الأوصياء محدثون يحدثهم روح القدس و لا يرونه و كان علي ع يعرض على روح القدس

عباس بن حریش سے انہوں نے ابوجعفر الثانیؑ سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا: اوصیاء محدث ہیں ان سے روح القدس باتیں کرتی ہے اور علیؑ روح القدس سے ملاقات کرتے تھے۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن الحسين عمن رواه محمد بن الحسين عن محمد بن أسلم عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير قال قلت لأبي عبد الله ع إن الناس يقولون إن أمير المؤمنين ع كان يقول وجهني رسول الله ص إلى اليمن و الوحي ينزل على النبي ص بالمدينة فحكمت بينهم بحكم الله حتى لقد كان الحكم يظهر فقال صدقوا قلت و كيف ذاك جعلت فداك فقال أمير المؤمنين ع إذا وردت عليه قضية لم ينزل الحكم فيها في كتاب الله تلقاه به روح القدس.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ علیؑ فرمایا کرتے تھے کہ نبیؐ نے مجھے یمن بھیجا جبکہ وحی مدینہ میں نازل ہوتی تھی پس میں نے ان کے درمیان اللہ کے حکم سے فیصلہ کیا یہاں تک کہ فیصلہ درست ہوتا تھا۔ ابوعبداللہؑ نے فرمایا: انہوں نے سچ فرمایا۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ فرمایا: جب علیؑ کے پاس کوئی ایسا فیصلہ آتا کہ جس کا حکم کتاب اللہ میں ابھی نازل نہیں ہوا ہوتا تو وہ روح القدس سے ملاقات کیا کرتے تھے۔

حدیث ⑪ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن إبراهيم بن أبي البلاد عن أبيه عن أبي عبد الله ع قال قال رسول الله ص يا أيها الناس إنه نفث في روعي روح القدس أنه لم تمت نفس حتى تستوفي أقصى رزقها و إن أبطأ عليها فاتقوا الله و أجملوا في الطلب و لا يحملنكم استبطاء شيء مما عند الله أن تصيبوه بمعصيته فإن الله لا ينال ما عنده إلا بالطاعة.

ابراہیم بن ابی البلاد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ

رسول اللہؐ نے فرمایا: اے لوگوں! مجھ میں روح القدس ہے اور اس وقت تک میری جان نہیں جائے گی جب تک کہ اس کا رزق ہے گو کہ اس پر دشوار ہو، لہٰذا اللہ سے ڈرو اور اس کی تلاش میں نکلو اور ایسا بوجھ نہ اٹھانا جو تمہیں مصیبت میں مبتلا کر دے پس اللہ سے جو بھی حاصل کیا جا سکتا ہے وہ اطاعت کے ذریعے ہی ہے۔

حدیث ⑫ حدثنا بعض أصحابنا عن موسى بن عمر عن محمد بن بشار عن عمار بن مروان عن جابر قال قال أبو جعفر ع إن الله خلق الأنبياء و الأئمة على خمسة أرواح روح القوة و روح الإيمان و روح الحياة و روح الشهوة و روح القدس فروح القدس من الله و سائر هذه الأرواح يصيبها الحدثان فروح القدس لا يلهو و لا يتغير و لا يلعب و بروح القدس علموا يا جابر ما دون العرش إلى ما تحت الثرى.

جابر سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: اللہ نے انبیاء اور ائمہؑ کو پانچ روحوں سے خلق کیا روح القوۃ، روح الایمان، روح الحیاۃ، روح الشہوۃ، روح القدس پس روح القدس اللہ کی طرف سے ہے تمام روحیں حادثات سے مبتلا ہوتی ہیں مگر روح القدس لھو ولعب سے مستثنٰی ہے اور اے جابر! روح القدس کے ذریعے ہی ہمیں آسمانوں سے لے کر زمین کی تہوں تک کا علم ہوتا ہے۔

حدیث ⑬ حدثنا الحسين بن محمد بن عامر عن معلى بن محمد حدثني أبو الفضل عبد الله بن إدريس عن محمد بن سنان عن المفضل بن عمر قال قلت لأبي عبد الله ع سألته عن علم الإمام بما في أقطار الأرض و هو في بيته مرخى عليه ستره فقال يا مفضل إن الله تبارك و تعالى جعل للنبي ص خمسة أرواح روح الحياة فبه دب و درج و روح القوة فبه نهض و جاهد و روح

الشهوة فبه أكل و شرب و أتى النساء من الحلال و روح الإيمان فبه أمر و عدل و روح القدس فبه حمل النبوة فإذا قبض النبى ص انتقل روح القدس فصار فى الإمام و روح القدس لا ينام و لا يغفل و لا يلهو و لا يسهو و الأربعة الأرواح تنام و تلهو و تغفل و تسهو و روح القدس ثابت يرى به ما فى شرق الأرض و غربها و برها و بحرها قلت جعلت فداك يتناول الإمام ما ببغداد بيده قال نعم و ما دون العرش.

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے امامؑ کے علم کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اے مفضل! بیشک اللہ نے نبی کے لیے پانچ روحیں بنائی ہیں روح الحیاۃ، روح القوۃ جس میں کوشش ہے، روح الشہوۃ جس میں کھانا پینا اور عورتوں کی طرف حلال طریقے سے آنا ہے، روح الایمان جس میں حکم اور عدل ہے اور روح القدس جس میں نبوت کو اٹھانا ہے جب نبیؐ پردہ کر گئے تو ان کی روح منتقل ہو کر امامؑ میں آ گئی اور روح القدس سوتی نہیں اور نہ ہی غافل ہوتی ہے نہ لھو ولعب کا شکار ہوتی ہے اور باقی چار روحیں سوتی بھی ہیں لھو ولعب کا شکار بھی ہوتی ہیں غافل بھی رہتی ہیں اور روح القدس ثابت رہ کر جو کچھ بھی مشرق و مغرب میں ہے اسے دیکھتی ہے اور اس کے بر و بحر کو دیکھتی ہے۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان کیا امامؑ اپنے ہاتھ سے بغداد سے کچھ لے سکتا ہے؟۔ فرمایا: ہاں عرش کے سوا۔

باب نمبر (۱۲)

روح کا باب جس کے متعلق اللہ نے فرمایا "اسی طرح ہم نے اپنے امر میں سے روح تمہاری طرف وحی کی"

حدیث ① حدثنا محمد بن عبد الحمید عن منصور بن یونس عن أبي بصیر قال قلت لأبي عبد الله ع جعلت فداك عن قول الله تبارك و تعالى وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنا ما كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتابُ وَ لَا الْإِيمانُ وَ لكِنْ جَعَلْناهُ نُوراً نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشاءُ مِنْ عِبادِنا وَ إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلى صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ صِراطِ اللهِ الَّذِي لَهُ ما فِي السَّماواتِ وَ ما فِي الْأَرْضِ أَلا إِلَى اللهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ قال یا أبا محمد خلق و الله أعظم من جبرئیل و میکائیل و قد کان مع رسول الله ص یخبره و یسدده و هو مع الأئمة یخبرهم و یسددهم.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان مجھے اللہ کے اس قول کے بارے میں بتلایئے (اور اسی طرح ہم نے اپنے امر میں سے روح تمہاری طرف وحی کی تم کیا جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے مگر ہم نے اسے نور بنایا ہم جسے چاہتے ہیں اس کے ذریعے ہدایت دیتے ہیں اپنے بندوں کو اور بیشک تم صراط مستقیم کی طرف ہدایت دیتے ہو اس اللہ کا راستہ کہ جو کچھ آسمانوں میں اور زمینوں میں ہے سب اسی کا ہے اور جان لو کہ تمام امور اللہ ہی طرف لوٹتے ہیں) فرمایا: اے ابومحمد! اللہ نے جبرائیلؑ میکائیلؑ سے بڑی تخلیق فرمائی ہے جو کہ رسول اللہؐ کے ساتھ ان کی موافقت کرتی ہے اور انہیں آگاہ کرتی ہے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن النضر بن سوید عن یحیی الحلبی عن أبي الصباح الکناني عن أبي بصیر قال سألت أبا عبد الله عن قول الله تبارك و تعالی وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنا ما كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتابُ وَ لَا الْإِيمانُ قال خلق من خلق الله أعظم من جبرئیل و میکائیل کان مع رسول الله ص یخبره و یسدده و هو مع الأئمة من بعده.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (اور اسی طرح تمہاری طرف اپنے امر میں سے روح وحی کی تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ ہی ایمان) فرمایا: اللہ نے جبرائیلؑ ومیکائیلؑ سے بڑی تخلیق فرمائی جو کہ رسول اللہؐ کے ساتھ ہوتی ہے ان کی موافقت کرتی ہے اور ان کو آگاہ کرتی ہے اور وہ ان کے بعد ائمہؑ کے ساتھ ہوتی ہے۔

حدیث ③ حدثنا العباس بن معروف عن سعدان بن مسلم عن أبان بن تغلب قال الروح خلق أعظم من جبرئیل و میکائیل کان مع رسول الله ص یسدده و یوفقه و هو مع الأئمة من بعده.

ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ روح جبرائیلؑ ومیکائیلؑ سے بڑی تخلیق ہے جو کہ رسول اللہؐ کے ساتھ ان کی موافقت کرتی ہے اور ان کے بعد ائمہؑ کے ساتھ ہوتی ہے۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن الحسین عن موسی بن سعدان عن عبد الله بن القاسم عن سماعة بن مهران قال سمعت أبا عبد الله ع یقول إن الروح خلق أعظم من جبرئیل و میکائیل کان مع رسول الله ص یسدده و یرشده و هو مع الأئمة و الأوصیاء من بعده.

سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ روح جبرائیلؑ و میکائیلؑ سے بڑی تخلیق ہے جو رسول اللہؐ کے ساتھ ہوتی ہے اور ان کی راہنمائی کرتی ہے اور ان کے بعد ائمہؑ اور اوصیاء کے ساتھ ہوتی ہے۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن الحسين عن موسى بن سعدان عن عبد الله بن القاسم عن سماعة بن مهران قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن الروح خلق أعظم من جبرئيل و ميكائيل كان مع رسول الله ص يسدده و يرشده و هو مع الأوصياء من بعده.

سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ روح جبرائیلؑ و میکائیلؑ سے بھی بڑی تخلیق ہے جو رسول اللہؐ کے ساتھ ان کی راہنمائی اور تسدید کرتی ہے اور ان کے اوصیاء کے ساتھ ہوتی ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن عبد الحميد عن منصور بن يونس عن أبي الصباح الكناني قال قلت لأبي عبد الله ع وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنا إلى آخر الآية قال خلق و الله أعظم من جبرئيل و ميكائيل و قد كان مع رسول الله ص يخبره و يسدده و هو مع الأئمة من بعده.

ابوالصباح سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا (اور اسی طرح ہم نے اپنے امر میں روح تمہاری طرف وحی کی) فرمایا: اللہ کی قسم یہ جبرائیلؑ و میکائیلؑ سے بڑی تخلیق ہے جو رسولؐ اللہ کو آگاہ کرتی ہے اور ان کے بعد ائمہؑ کے ساتھ ہوتی ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير عن أسباط

بياع الزطي عن أبي عبد الله ع قال قال له رجل من أهل هيت قول الله عز و جل وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنا ما كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتابُ وَ لَا الْإِيمانُ قال فقال ملك منذ أنزل الله ذلك الملك لم يصعد إلى السماء كان مع رسول الله ص و هو مع الأئمة يسددهم.

اسباط بیاع الزطی نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ ان کے اہل بیت میں سے کسی نے اللہ کے قول کے بارے میں پوچھا (اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف اپنے امر میں سے روح وحی کی تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ ایمان) فرمایا: ایک فرشتہ کہ جس کو اللہ نے اتارا جو آسمان کی طرف نہیں جاتا اور رسول اللہؐ کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ ائمہؑ کی تسدید کرتا ہے۔

حديث ⑧ حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان عن أبي الصباح الكناني عن أبي بصير قال قلت قول الله وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنا قال هو خلق أعظم من جبرئيل و ميكائيل و كل بمحمد ص يخبره و يسدده و هو مع الأئمة يخبرهم و يسددهم.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امامؑ سے اللہ کا قول (اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف اپنے امر میں سے روح وحی کی) اس کے بارے میں پوچھا: آپؑ نے فرمایا: وہ جبرائیلؑ و میکائیلؑ سے بڑی مخلوق ہے جو محمدؐ کے ساتھ ہوتی ہے اور انہیں آگاہ کرتی ہے اور ائمہؑ کے ساتھ ہوتی ہے انہیں آگاہ کرتی ہے۔

حديث ⑨ حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى عن أحمد بن محمد بن أبي نصر البزنطي عن عاصم عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع في قول الله عز و جل وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنا ما كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتابُ وَ لَا الْإِيمانُ

فقال خلق من خلق الله أعظم من جبرئيل و ميكائيل كان مع رسول الله ص يخبره و يسدده و هو مع الأئمة من بعده.

محمد بن مسلم نے ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی کہ (اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف اپنے امر میں سے وحی کی) فرمایا: یہ جبرائیلؑ ومیکائیلؑ سے بڑی مخلوق ہے جو رسول اللہؐ کے ساتھ ہوتی ہے اور انہیں آگاہ کرتی ہے اور ان کے بعد ائمہؑ کے ساتھ ہوتی ہے۔

حدیث ⑩ حدثنا عبد الله بن محمد عن إبراهيم بن محمد عن عبد الله بن جبلة عن أبي الصباح قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إنه كان مع رسول الله ص خلق أعظم من جبرئيل و ميكائيل كان يوفقه و يسدده و هو مع الأئمة من بعده.

ابوالصباح سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہؐ کے ساتھ جبرائیلؑ و میکائیلؑ سے بڑی مخلوق ہوتی ہے جو ان کی موافقت کرتی ہے اور ان کے بعد ائمہؑ کے ساتھ ہوتی ہے۔

حدیث ⑪ حدثنا أحمد بن محمد عن البرقي عن أبي الجهم عن علي بن أسباط قال سأل أبا عبد الله ع رجل و أنا حاضر عن قول الله تعالى وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنا فقال منذ أنزل الله ذلك الروح على محمد ص لم يصعد إلى السماء و إنه لفينا.

علی بن اسباط سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ سے کسی نے اللہ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا جبکہ میں وہاں موجود تھا (اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف اپنے امر میں سے روح وحی کی) فرمایا: جب سے یہ روح اللہ نے محمدؐ پر آسمان سے نازل فرمائی ہے یہ آسمان کی طرف نہیں گئی اور یہ ہم میں ہی

ہے۔

حدیث ⑫ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن ابن بكير عن زرارة عن أبي جعفر ع في قول الله عز و جل وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنا ما كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتابُ وَلَا الْإِيمانُ وَلكِنْ جَعَلْناهُ نُوراً نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشاءُ مِنْ عِبادِنا فقال أبو جعفر ع منذ أنزل الله ذلك الروح على نبيه ما صعد إلى السماء و إنه لفينا.

زرارہ نے امام ابوجعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف اپنے امر میں سے روح وحی کی اور تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ ہی ایمان مگر ہم نے اسے نور بنایا اور ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں اس کے ساتھ ہدایت دیتے ہیں) ابوجعفرؑ نے فرمایا: اللہ نے جب سے اس روح کو اپنے نبیؐ پر آسمان سے نازل فرمایا ہے یہ آسمان کی طرف نہیں گئی اور یہ ہم میں ہے۔

حدیث ⑬ حدثنا محمد بن الحسين عن علي بن أسباط قال سأله رجل من أهل هيت و أنا حاضر عن قول الله عز و جل وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنا قال منذ أنزل الله ذلك الروح على محمد ص ما صعد إلى السماء و إنه لفينا.

علی بن اسباط سے روایت ہے کہ اہل بیت میں سے کسی آدمی نے امامؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا اور میں وہاں موجود تھا (اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف اپنے امر سے روح وحی کی) فرمایا: جب سے اللہ نے وہ روح آسمان سے نازل کی ہے وہ آسمان پر واپس نہیں گئی بیشک وہ ہم میں ہے۔

حدیث ⑭ حدثنا سلمة بن الخطاب عن يحيى بن إبراهيم حدثني أسباط بن سالم قال كنت عند أبي عبد الله ع فدخل عليه رجل من أهل هيت فقال أصلحك الله قول الله تبارك و تعالى في كتابه وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنا قال ذلك فينا منذ هبطه الله إلى الأرض و ما يخرج إلى السماء.

اسباط بن سالم سے روایت ہے کہ میں ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کے پاس تھا کہ اہل بیت میں سے کسی ایک آدمی نے پوچھا: اللہ آپؑ کی اصلاح فرمائے اللہ کا اس کی کتاب میں قول (اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف اپنے امر میں سے روح وحی کی) سے کیا مراد ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: وہ روح جب سے ہم میں اتری ہے آسمان پر واپس نہیں گئی۔

حدیث ⑮ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن الأحول عن سلام بن المستنير قال سمعت أبا جعفر ع و قد سئل عن قول الله تبارك و تعالى وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنا فقال الروح الذي قال الله وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنا فإنه هبط من السماء إلى محمد ص ثم لم يصعد إلى السماء منذ هبط إلى الأرض.

سلام بن المستنیر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفر علیہ السلام کو اللہ کے اس قول کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا ہے (اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف اپنے امر میں سے روح وحی کی) فرمایا: وہ روح آسمان سے محمدؐ پر اتری اور جب سے زمین پر آئی ہے آسمان پر نہیں گئی۔

باب نمبر (۱۳)

ائمہؑ اپنے پاس صحیفوں سے بیان کرتے ہیں

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن أبيه محمد بن عيسى عن عبد الله بن طلحة قال قلت لأبي عبد الله ع أخبرني يا ابن رسول الله ص عن العلم الذي تحدثونا به أمن صحف عندكم أو من رواية يرويها بعضكم عن بعض أو كيف حال العلم عندكم قال يا عبد الله الأمر أعظم من ذلك و أجل أ ما تقرأ كتاب الله قلت بلى قال أ ما تقرأ وَ كَذلِكَ أَوْحَيْنا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنا ما كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتابُ وَ لَا الْإِيمانُ أ فترون أنه كان في حال لا يدري ما الكتاب و لا الإيمان قال قلت هكذا نقرؤها قال نعم قد كان في حال لا يدري ما الكتاب و لا الإيمان حتى بعث الله تلك الروح فعلمه بها العلم و الفهم و كذلك تجري تلك الروح إذا بعثها الله إلى عبد علمه بها العلم و الفهم.

عبداللہ بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے کہا: اے رسول اللہؐ کے فرزند مجھے اس علم کے بارے میں بتایئے جو آپؑ بیان کرتے ہیں کہ وہ کس صحیفہ میں سے ہے جو آپؑ کے پاس ہے یا وہ روایت کون سی ہے جسے آپؑ ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں یا آپؑ کے علم کا کیا حال ہے؟۔فرمایا: اے عبداللہ! امر اس سے بہت بڑا ہے کیا تم کتاب خدا نہیں پڑھتے۔ میں نے کہا: کیوں نہیں فرمایا: کیا تم نہیں پڑھتے (اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف اپنے امر میں سے

روح وحی کی تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ ہی ایمان) کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ ایسے حال میں تھے کہ نہ کتاب کو جانتے تھے اور نہ ہی ایمان۔ میں نے کہا: جی اسی طرح ہی ہم پڑھتے ہیں۔ فرمایا: ہاں! وہ اسی حال میں تھے کہ نہ کتاب کو جانتے تھے اور نہ ایمان کو یہاں تک کہ اللہ نے ان کی طرف روح کو بھیجا جس نے انہیں علم اور فہم سکھایا اور اسی طرح وہ روح چلتی ہے کہ جب سے اللہ نے اپنے بندے کی طرف بھیجا تو اس کو علم اور فہم سکھایا۔

حدیث ② حدثنا إبراهيم بن هاشم عن أبي عبد الله البرقي عن ابن سنان أو غيره عن عبد الله بن طلحة قال قلت لأبي عبد الله ع أخبرني يا ابن رسول الله ص عن العلم الذي تحدثونا به أ من صحف عندكم أو من رواية يرويها بعضكم عن بعض أو كيف حال العلم عندكم قال أبو عبد الله ع الأمر أعظم من ذلك و أجل أ ما تقرأ كتاب الله قال قلت بلى قال أ ما تقرأ وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنا ما كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتابُ وَ لَا الْإِيمانُ أ فترون أنه كان في حال لا يدري ما الكتاب و لا الإيمان قال قلت هكذا نقرؤها قال نعم قد كان في حال لا يدري ما الكتاب و لا الإيمان حتى بعث الله تلك الروح فعلمه بها العلم و الفهم.

عبداللہ بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے کہا: یا ابن رسول اللہؐ مجھے اس علم کے بارے میں بتائیے کہ جسے آپؑ بیان کرتے ہیں کیا آپؑ کے پاس کوئی صحیفہ ہے یا کس طرح سے آپؑ ایک دوسرے سے بیان کرتے ہیں اس علم کا آپؑ کے نزدیک کیا حال ہے۔ ابوعبداللہؑ نے فرمایا: امر اس سے بہت بڑا اور جلال والا ہے کیا تم کتاب نہیں پڑھتے؟۔ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا: کیا تم نہیں پڑھتے (اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے امر میں سے روح کو

وحی کیا کہ آپ نہ کتاب جانتے تھے نہ ایمان) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ ایسے حال میں تھے کہ نہ کتاب جانتے تھے اور نہ ہی ایمان ؟۔ میں نے کہا: ہم اسی طرح ہی اسے پڑھتے ہیں۔ فرمایا: ہاں! وہ اسی حال میں تھے کہ نہ کتاب جانتے تھے نہ ایمان یہاں تک کہ اللہ نے ان کی طرف وہ روح بھیجی جس نے انہیں علم اور فہم سکھایا۔

حدیث ③ و روی محمد بن عیسی عن إبراهیم بن عمر قال قلت لأبی عبد الله ع أخبرنی عن العلم الذی تعلمونه أ هو شیء تعلمونه من أفواه الرجال بعضکم من بعض أو شیء مکتوب عندکم من رسول الله ص فقال الأمر أعظم من ذلك أ ما سمعت قول الله عز و جل فی کتابه وَ کَذٰلِكَ أَوْحَیْنا إِلَیْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنا ما کُنْتَ تَدْرِی مَا الْکِتابُ وَ لَا الْإِیمانُ قال قلت بلی قال فلما أعطاه الله تلك الروح علم بها و کذلك هی إذا انتهت إلی عبد علم بها العلم و الفهم تعرض بنفسه ع.

ابراہیم بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے کہا: مجھے اس علم کے بارے میں بتائیے کہ جو آپ سکھاتے ہیں وہ کیسا علم ہے کہ جس کو مرد ایک دوسرے سے زبانی روایت کرتے ہیں یا آپؑ کے پاس رسول اللہؐ کی طرف سے لکھی ہوئی کوئی چیز ہے؟۔ امام نے فرمایا: امر اس سے بہت بڑا ہے کیا تم نے اللہ کی کتاب میں اس کا قول نہیں سنا (اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے امر میں سے وحی کیا روح کو اور آپ نہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے) میں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا: جب انہیں وہ روح عطا کی گئی تو اس سے انہوں نے سیکھا اور اسی طرح جب یہ (اس) بندے تک پہنچتی تو اسے علم و فہم سکھاتی ہے اور خود کو پیش فرمایا۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن محمد بن

سنان عن زياد بن أبي الحلال قال كنت سمعت من جابر أحاديث فاضطرب فيها فؤادي و ضقت فيها ضيق شديدا فقلت و الله إن المستراح لقريب و إني عليه لقوي فابتعت بعيرا و خرجت عليه من المدينة و طلبت الإذن على أبي عبد الله ع فأذن لي فلما نظر إلي قال رحم الله جابرا كان يصدق علينا و لعن الله المغيرة فإنه كان يكذب علينا قال ثم قال فينا روح رسول الله ص.

زیاد بن ابی حلال سے روایت ہے کہ میں نے جابر سے احادیث سنی تو میرا دل مضطرب ہو گیا اور بہت زیادہ تنگ ہو گیا پس میں مدینہ کی طرف نکل گیا اور ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے ملنے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے مجھے اجازت دے دی۔ جب میری طرف دیکھا تو فرمایا: اللہ جابر پر رحم کرے وہ ہمارے بارے میں سچا ہے اور اللہ مغیرہ پر لعنت کرے وہ ہم پر جھوٹ بولتا ہے پھر فرمایا: ہم میں رسول اللہؐ کی روح ہے۔

حديث ⑤ حدثنا أبو محمد عن حمران بن موسى بن جعفر عن علي بن أسباط عن محمد بن الفضيل عن أبي حمزة قال سألت أبا عبد الله ع عن العلم ما هو أ علم يتعلمه العالم من أفواه الرجال أو في كتاب عندكم تقرءونه فتعلمون منه فقال الأمر أعظم من ذلك و أجل أ ما سمعت من قول الله تبارك و تعالى وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنا ما كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتابُ وَلَا الْإِيمانُ ثم قال و أي شيء يقول أصحابكم في هذه الآية فقلت لا أدري جعلت فداك ما يقولون قال بلى قد كان في حال لا يدري ما الكتاب و لا الإيمان حتى بعث الله إليه تلك الروح التي يعطيها الله من يشاء فإذا أعطاها الله عبدا علمه الفهم و العلم.

ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے علم کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیا ہے کیا وہ عالم ہے کہ جو لوگوں کی باتوں سے سیکھتا ہے یا کہ آپ کے پاس کوئی کتاب ہے جس سے آپ سیکھتے ہیں؟۔ فرمایا: معاملہ اس سے عظیم ہے کیا تم نے اللہ کا یہ قول نہیں سنا (اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف اپنے امر میں سے روح وحی کی اور آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ ہی ایمان) پھر فرمایا: تمہارے اصحاب اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں کیا وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اسی حال میں تھے کہ نہ کتاب کو جانتے تھے اور نہ ہی ایمان کو؟۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ فرمایا: کیوں نہیں وہ اسی حال میں تھے کہ نہ کتاب کو جانتے تھے اور نہ ہی ایمان کو یہاں تک کہ اللہ نے ان کی طرف وہ روح وحی کی اور جسے چاہتا ہے اسے اللہ وہ روح دیتا ہے اور جب (اس) بندے کو دیتا ہے تو وہ اسے علم وفہم سکھاتی ہے۔

باب نمبر ﴿۱۴﴾

باب الروح جس کے متعلق اللہ نے فرمایا "یہ آپؐ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجیے روح میرے رب کے امر سے ہے"

حدیث ① حدثنا یعقوب بن یزید عن ابن أبي عمیر عن هشام بن سالم قال سمعت أبا عبد الله ع یقول يَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي قال خلق أعظم من جبرئیل و میکائیل لم یکن مع أحد ممن مضی غیر محمد ص وهو مع الأئمة یوفقهم ویسددهم ولیس کلما طلب وجد

ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کوفرماتے ہوئے سنا کہ (یہ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجیے روح میرے رب کے امر سے ہے)۔فرمایا: یہ روح جبرائیلؑ ومیکائیلؑ سے بڑی مخلوق ہے یہ محمدؐ کے علاوہ کسی کے ساتھ نہ تھی اور یہ ائمہؑ کے ساتھ ہے جوان کی موافقت اور تسدید کرتی ہے اور جب بھی ہم اسے طلب کرتے ہیں وہ حاضر ہو جاتی ہے۔

حدیث ② حدثنا إبراهیم بن هاشم عن ابن أبي عمیر عن أبي أیوب الخزاز عن أبي بصیر قال سمعت أبا عبد الله ع یقول يَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي قال خلق أعظم من جبرئیل و میکائیل لم یکن مع أحد

ممن مضى غير محمد ص و هو مع الأئمة يسددهم وليس كلما طلب وجد.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا (یہ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجیے روح میرے رب کے امر سے ہے) فرمایا: یہ جبرائیلؑ و میکائیلؑ سے بڑی مخلوق ہے سوائے محمدؐ کے اور کسی کے ساتھ نہ تھی اور یہ ائمہؑ کے ساتھ ان کی موافقت کرتی ہے اور ہم جب بھی اسے طلب کرتے ہیں وہ حاضر ہو جاتی ہے۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن حفص بن البختري قال سمعت أبا عبد الله ع يقول يَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي قال ملك أعظم من جبرئيل و ميكائيل لم يكن مع أحد ممن مضى غير محمد ص وليس كلما طلب وجد.

حفص بن البختری سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا (یہ آپؑ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دیجیے کہ روح میرے رب کے امر سے ہے) فرمایا: یہ جبرائیلؑ و میکائیلؑ سے بڑا فرشتہ ہے سوائے محمدؐ کے اور کسی کے ساتھ نہ تھا اور جب بھی طلب کیا جاتا موجود ہوتا۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن أبي أيوب الخزاز قال سمعت أبا عبد الله ع يقول يَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي قال ملك أعظم من جبرئيل و ميكائيل لم يكن مع أحد ممن مضى غير محمد ص و هو مع الأئمة وليس كلما طلب وجد.

ابوایوب الخزاز سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا (یہ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجیے کہ روح میرے رب کے امر سے ہے) فرمایا: یہ

جبرائیلؑ ومیکائیلؑ سے بڑا فرشتہ ہے جو سوائے محمدؐ کے کسی اور کے ساتھ نہ تھا اور اب وہ ائمہؑ کے ساتھ ہوتا ہے اور ہم جب بھی اسے طلب کرتے ہیں وہ حاضر ہو جاتا ہے۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن عمر بن أبان الكلبي عن أبي بصير قال قلت لأبي عبد الله ع يَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَ ما أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قال هو خلق أعظم من جبرئيل و ميكائيل كان مع رسول الله يوفقه و هو معنا أهل البيت.

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے کہا (یہ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجیے روح میرے رب کے امر سے ہے) اس آیت میں روح سے کیا مراد ہے؟۔فرمایا: وہ جبرائیلؑ ومیکائیلؑ سے بڑی مخلوق ہے جو رسول اللہؐ کے ساتھ ان کی موافقت کرتی تھی اور اب وہ ہم اہل بیتؑ کے ساتھ ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن حفص الكلبي عن أبي بصير قال سألت أبا عبد الله ع عن قول الله تبارك و تعالى يَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَ ما أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قال هو شيء أعظم من جبرئيل و ميكائيل كان مع رسول الله ص يوفقه و هو معنا أهل البيت.

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (یہ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجیے روح میرے رب کے امر سے ہے) فرمایا: وہ جبرائیلؑ ومیکائیلؑ سے بڑی مخلوق ہے جو رسول اللہؐ کے ساتھ موافقت کرتی تھی اور اب وہ ہم اہل

بیتؑ کے ساتھ ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا يعقوب بن يزيد عن الحسن بن علي عن أسباط بن سالم قال سألت أبا عبد الله ع عن قول الله عز و جل يَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي قال خلق أعظم من جبرئيل و ميكائيل و هو مع الأئمة.

اسباط بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روح کے بارے میں پوچھا تو فرمایا (یہ آپ سے روح کے بارے میں سوال پوچھتے ہیں کہہ دیجیے کہ روح میرے رب کے امر سے ہے) فرمایا: جبرائیلؑ و میکائیلؑ سے بڑی مخلوق ہے اور یہ ائمہؑ کے ساتھ ہے۔

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن أبي بصير قال سألت أبا عبد الله عن الروح قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي فقال أبو عبد الله ع خلق أعظم من جبرئيل و ميكائيل و هو مع الأئمة يفقههم قلت وَ نَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ قال من قدرته.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے پوچھا (یہ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجیے روح میرے رب کے امر سے ہے) ابوعبداللہؑ نے فرمایا: یہ جبرائیلؑ ومیکائیلؑ سے بڑی مخلوق ہے جو ائمہؑ کے ساتھ ہوتی ہے اور ان کی موافقت کرتی ہے۔ میں نے کہا: (اور ہم نے اس میں روح میں سے پھونکا) فرمایا: اپنی قدرت میں سے۔

حدیث ⑨ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران عن يونس عن ابن مسكان عن أبي بصير قال سألت أبا عبد الله ع عن قوله عز و جل يَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي قال خلق أعظم من جبرئيل

و میکائیل کان مع رسول اللہ ص و ہو مع الأئمۃ و ہو من الملکوت.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا (یہ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجیے یہ میرے رب کے امر میں سے ہے) فرمایا: جبرائیلؑ و میکائیلؑ سے بڑی مخلوق ہے جو رسول اللہؐ کے ساتھ ہوتی ہے اور ائمہؑ کے ساتھ اور وہ فرشتوں میں سے ہے۔

حدیث ⑩ حدثنا أحمد بن محمد بن عیسی عن الحسین القلانسی قال سمعتہ یقول فی ھذہ الآیۃ یَسْئَلُونَکَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّی قال ملک أعظم من جبرئیل و میکائیل لم یکن مع أحد ممن مضی غیر محمد ص و ہو مع الأئمۃ ولیس کما ظننت.

حسین القلانسی سے روایت ہے کہ میں نے امامؑ کو اس آیت کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا (یہ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دیجیے کہ روح میرے رب کے امر سے ہے) فرمایا: یہ جبرائیلؑ و میکائیلؑ سے بڑا فرشتہ ہے جو سوائے محمدؐ کے اور کسی کے ساتھ نہ تھا اور یہ ائمہؑ کے ساتھ ہے اور اس طرح نہیں ہے کہ جس طرح تم گمان کرتے ہو۔

حدیث ⑪ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن حماد بن عیسی عن إبراھیم بن عمر الیمانی عن الحسین بن أبی العلاء عن أبی بصیر قال سمعتہ یقول فی ھذہ الآیۃ وَیَسْئَلُونَکَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّی قال ملک أعظم من جبرئیل و میکائیل لم یکن مع أحد ممن مضی غیر محمد ص و ہو مع الأئمۃ ولیس کما ظننت.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امامؑ کو اس آیت کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا (یہ آپ سے

روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجیے کہ روح میرے رب کے امر سے ہے) فرمایا: یہ جبرائیلؑ سے بڑا فرشتہ ہے جو سوائے محمدؐ کے اور کسی کے ساتھ نہ تھا اور وہ ائمہؑ کے ساتھ ہے اور ایسے نہیں جیسے تم گمان کرتے ہو۔

حدیث ⑫ حدثنا أحمد بن محمد و يعقوب بن يزيد عن الحسن بن علي بن فضال عن أبي جميلة عن محمد الحلبي عن أبي عبد الله ع في قوله عز و جل يَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي قال إن الله تبارك و تعالى أحد صمد و الصمد الشيء الذي ليس له جوف و إنما الروح خلق من خلقه له بصر و قوة و تأييد يجعله الله في قلوب الرسل و المؤمنين.

محمد الحلبی نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے (یہ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجیے کہ روح میرے رب کے امر سے ہے) فرمایا: اللہ احد الصمد ہے جس کا پیٹ نہیں ہے اس نے اپنی مخلوق میں سے روح خلق کی اسے بصیرت اور قوت عطا کی اور اللہ نے اسے رسولوں اور مومنین کے دلوں میں رکھا۔

حدیث ⑬ حدثنا بعض أصحابنا عن المفضل بن عمر عن أبي عبد الله ع قال مثل المؤمن و بدنه كجوهرة في صندوق إذا خرجت الجوهرة منه طرح الصندوق و لم تتعب به قال إن الأرواح لا تمازج البدن و لا تداخله إنما هو كالكلل للبدن محيطة به.

مفضل بن عمر نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ مومن اور اس کے بدن کی مثال صندوق میں بند جوہر کی ہے جب جوہر نکل جاتا ہے تو صندوق بیکار ہو جاتا ہے۔ فرمایا: روحیں نہ بدن میں سے نکلتی ہیں نہ داخل ہوتی ہیں یہ تو بدن کو گھیرے ہوئے ہوتی ہیں۔

من المترجم:۔

فرمان امیرالمومنینؑ ہے کہ میں روح ہوں، میں روح الارواح (یعنی روحوں کی روح) ہوں بلکہ میں ام الارواح (روحوں کو خلق کرنے والا) ہوں۔

باب نمبر (۱۵)

ملائکہ اور روح کے درمیان فرق

حدیث ① حدثنا محمد بن عيسى عن عبيد بن أسباط عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير عن أبي جعفر ع قال سألته عن قول الله عز و جل يُنَزِّلُ الْمَلائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلى مَنْ يَشاءُ مِنْ عِبادِهِ فقال جبرئيل الذي نزل على الأنبياء و الروح تكون معهم و مع الأوصياء لا تفارقهم تفقههم و تسددهم من عند الله و أنه لا إله إلا الله محمد رسول الله ص و بهما عبد الله و استعبد الخلق و على هذا الجن و الإنس و الملائكة و لم يعبد الله ملك و لا نبي و لا إنسان و لا جان إلا بشهادة أن لا إله إلا الله و أن محمدا رسول الله و ما خلق الله خلقا إلا للعبادة.

ابوبصیر نے ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے اللہ کے قول کے بارے میں پوچھا (پس فرشتے روح کے ساتھ اس کے امر سے اس کے بندوں میں سے جس پر چاہتے ہیں نازل ہوتے ہیں) فرمایا: جبرائیلؑ وہ ہیں کہ جو انبیاء پر نازل ہوتے ہیں اور روح ان کے ساتھ ہوتی ہے اور اوصیاء کے ساتھ ہوتی ہے جو انہیں نہیں چھوڑتی انہیں اللہ کی طرف سے فہم اور تسدید دیتی ہے، بیشک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہؐ اور انہی کے ذریعے اللہ کی عبادت ہوتی ہے اور کوئی نبی فرشتہ انسان اور جن اس گواہی کے علاوہ اللہ کی عبادت نہیں کرتا اور اللہ نے تمام مخلوقات کو عبادت کے لیے پیدا کیا۔

حدیث ② وروى بعض أصحابنا عن موسى بن عمر عن علي بن

أسباط هذا الحديث بهذا الإسناد بعينه.

ہمارے بعض اصحاب نے موسیٰ بن عمر سے انہوں نے علی بن اسباط سے انہی اسناد کے ساتھ یہ حدیث روایت کی ہے۔

حدیث ۳ حدثنا محمد بن الحسين و محمد بن عيسى عن علي بن أسباط عن الحسين بن أبي العلاء عن سعد الإسكاف قال أتى رجل علي بن أبي طالب ع يسأله عن الروح أ ليس هو جبرئيل فقال له علي ع جبرئيل من الملائكة و الروح غير جبرئيل و كرر ذلك على الرجل فقال له لقد قلت عظيما من القول ما أحد يزعم أن الروح غير جبرئيل فقال له علي ع إنك ضال تروي عن أهل الضلال يقول الله تبارك و تعالى لنبيه ع أَتى أَمْرُ اللهِ فَلا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحانَهُ وَ تَعالى عَمّا يُشْرِكُونَ يُنَزِّلُ الْمَلائِكَةَ بِالرُّوحِ و الروح غير الملائكة.

سعد الاسکاف سے روایت ہے کہ ایک آدمی علیؑ کے پاس آ کر ان سے روح کے بارے میں پوچھنے لگا کہ کیا وہ جبرائیل نہیں ہیں؟۔ علیؑ نے اس سے فرمایا: جبرائیلؑ فرشتوں میں سے ہیں اور روح جبرائیلؑ کے علاوہ ہے۔ اس نے کہا: آپؑ نے بہت بڑی بات کہی ہے کوئی گمان نہیں کرتا کہ روح جبرائیلؑ کے سوا کوئی اور ہے۔ علیؑ نے اس سے کہا: تو گمراہ ہے جو گمراہوں سے روایت کرتا ہے اللہ نے اپنے ہی نبیؐ سے فرمایا (ملائکہ روح کے ساتھ نازل ہوتے ہیں) اور روح فرشتوں کے علاوہ ہے۔

حدیث ۴ حدثنا أحمد بن الحسين عن المختار بن زياد عن أبي جعفر محمد بن سليمان عن أبيه عن أبي بصير قال كنت مع أبي عبد الله ع فذكر شيئا من أمر الإمام إذا ولد قال و استوجب زيادة الروح في ليلة القدر فقلت

جعلت فداك أليس الروح جبرئيل قال جبرئيل من الملائكة و الروح خلق أعظم من الملائكة أليس الله يقول تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے ساتھ تھا تو امام کی ولادت کے بارے میں کسی چیز کا ذکر ہوا تو فرمایا: لیلۃ القدر میں روح کا زیادہ ہونا واجب ہے۔ میں نے کہا: میں آپ پر قربان کیا روح جبرائیلؑ نہیں ہے؟۔ فرمایا: جبرائیلؑ فرشتوں میں سے ہے اور روح فرشتوں سے بڑی مخلوق ہے کیا اللہ نہیں فرماتا (ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں)۔

باب نمبر ﴿۱۶﴾

دن ورات میں جو کچھ گزرتا ہے امامؑ اس کے متعلق جانتے ہیں

حدیث ① حدثنا يعقوب بن يزيد عن الحسن بن محبوب عن عمر بن يزيد قلت لأبي عبد الله ع إذا مضى الإمام يفضى من علمه في الليلة التي يمضي فيها إلى الإمام القائم من بعده مثل ما كان يعلم الماضي قال و ما شاء الله من ذلك يورث كتبا و لا يوكل إلى نفسه و يزاد في ليله و نهاره.

عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے کہا: جب امام جاتے ہیں ہے تو ان کا علم اسی رات دوسرے امام کو سونپ دیا جاتا ہے جو کچھ وہ ماضی کے حوالے سے جانتے ہیں؟۔فرمایا: جس طرح اللہ چاہے پس وہ کتابیں وراثت میں پاتا ہے اور وہ اپنے نفس پر بھروسہ نہیں کرتا ہے اور دن اور رات میں (علم) زیادہ کرتا ہے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن منصور بن يونس عن أبي بصير قال قلت لأبي عبد الله ع الإمام إذا مات يعلم الذي بعده في تلك الساعة مثل علمه قال يورث كتبا و يزاد في كل يوم و ليلة و لا يوكل إلى نفسه.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے کہا: جب امام شہید ہو جاتے ہیں

توان کے بعد والے امام بھی اسی طرح علم جانتے ہیں؟۔فرمایا: وہ کتابیں ورثہ میں پاتے ہیں، دن اور رات میں (علم) زیادہ کرتے ہیں اور اپنے نفس پر بھروسہ نہیں کرتے۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن الحسين عن منصور عن أبي بصير قال قلت لأبي عبد الله ع جعلني الله فداك العالم منكم يمضي في اليوم أو في الليلة و في الساعة بعد مثل علمه قال يا أبا محمد يخلفه العالم من بعده في ذلك اليوم أو في تلك الساعة مثل علمه قال يورث كتبا و يزاد في الليل و النهار ولا يكله الله إلى نفسه.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں اگر آپؑ میں سے کوئی عالم دن رات یا کسی بھی وقت چلا جائے تو کیا وہ ایسا ہی علم پیچھے چھوڑتا ہے؟۔ فرمایا: اے ابومحمد! وہ کتب ورثے میں پاتا ہے اور دن رات (علم) زیادہ کرتا ہے او اپنے نفس پر بھروسہ نہیں کرتا۔

حدیث ④ حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن منصور عن أبي بصير قال قلت لأبي عبد الله ع جعلني الله فداك العالم منكم يمضي في اليوم أو في الليلة و في الساعة يخلفه العالم من بعده في ذلك اليوم أو في تلك الساعة يعلم مثل علمه قال يا أبا محمد يورث كتبا و يزاد في الليل و النهار و لا يكله إلى نفسه.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے پوچھا: میں آپؑ پر قربان جاؤں اگر دن اور رات یا کسی بھی وقت آپؑ میں سے کوئی عالم دنیا سے چلا جائے تو کیا وہ اپنے پیچھے کوئی عالم چھوڑتا ہے فرمایا: وہ کتابیں ورثہ میں پاتا ہے اور دن اور رات میں زیادہ کرتا ہے اور اپنے نفس پر

بھروسہ نہیں کرتا۔

حدیث ۵ حدثنا محمد بن عبد الحميد عن محمد بن عمر بن يزيد عن الحسن بن عمر عن أبيه قال قلت لأبي عبد الله ع إذا مضى الإمام يفضي من علمه في الليلة التي يمضي فيها إلى الإمام القائم من بعده مثل ما كان يعلم الماضي قال أو ما شاء الله من ذلك يورث كتبا و لا يوكل إلى نفسه و يزاد في ليله و نهاره

حسن بن عمر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے کہا: جب امام جدا جاتا ہے تو وہ اپنا علم دوسرے امامؑ کے سپرد کر جاتا ہے جس طرح وہ گزرا ہوا امام جانتا تھا۔ پھر فرمایا: جو اللہ چاہے وہ کتابیں ورثے میں پاتا ہے اور دن اور رات میں زیادہ کرتا ہے اور اپنے نفس پر بھروسہ نہیں کرتا۔

حدیث ۶ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن يعقوب السراج قال سألت أبا عبد الله ع متى يمضي الإمام حتى يؤدي علمه إلى من يقوم مقامه من بعده قال فقال لا يمضي الإمام حتى يفضي علمه إلى من انتجبه الله و لكن يكون صامتا معه فإذا مضى ولي العلم نطق به من بعده.

یعقوب السراج سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا امام اپنا علم اپنے دوسرے آنے والے امام کے سپرد کر کے جاتا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: امام ہرگز نہیں جاتا مگر اپنا علم اس کے سپرد کر کے جاتا ہے جسے اللہ نے چن لیا ہو اور وہ اس کے ساتھ خاموش رہتا ہے جب علم کا وارث گزر جاتا ہے تو اس کے بعد بولتا ہے۔

حدیث ۷ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن سنان عن محمد بن النعمان

قال سألت أبا عبد الله ع و هو يقول إن الله لا يكلنا إلى أنفسنا و لو وكلنا إلى أنفسنا لكنا كعرض الناس و نحن الذين قال الله عز و جل ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ.

محمد بن نعمان سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تمہاری جانوں کو کمزور نہیں کرتا اور ہم وہ ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے (مجھے پکارو میں تمہاری پکار سنتا ہوں)۔

حدیث ⑧ حدثنا أبو محمد عن عمران بن موسى عن أبي عبد الله الرازي عن أحمد بن محمد عن الحسين بن عمر بن يزيد عن أبي الحسن ع قال قلت له إن أبي حدثني عن جدك أنه سأله عن الإمام يفضي إليه علم صاحبه فقال في الساعة التي يقبض فيها يصير إليه علم صاحبه فقال هو أو ما شاء الله يورث كتبا و لا يوكل إلى نفسه و يزاد في الليل و النهار فقلت له عندك تلك الكتب و ذلك الميراث فقال إي و الله أنظر فيها.

عمر بن یزید نے ابوالحسن الرضاؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ سے کہا: میرے باپ نے مجھے بتایا ہے انہوں نے آپؑ کے جد سے سوال کیا کہ اس (امام) کے سپرد اس کے صاحب کا علم کب ہوتا ہے تو انہوں نے فرمایا: جب انہیں قبض کیا جاتا ہے یا جو اللہ چاہے وہ کتابیں ورثے میں پاتا ہے اور اپنی جان کو کمزور نہیں کرتا اور دن رات اس میں اضافہ کرتا ہے۔ میں نے کہا: کیا آپؑ کے پاس ان کتابوں کا ورثہ ہے؟۔ فرمایا: اللہ کی قسم ہاں! اور میں اس میں دیکھتا ہوں۔

باب نمبر ﴿۱۷﴾

امامؑ کب جانتا ہے کہ وہ امام ہے

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان بن يحيى قال قلت لأبي الحسن الرضا ع أخبرني عن الإمام متى يعلم أنه إمام حين يبلغه أن صاحبه قد مضى أو حين يمضي مثل أبي الحسن ع قبض ببغداد و أنت هاهنا قال يعلم ذلك حين يمضي صاحبه قلت بأي شيء قال يلهمه الله ذلك.

صفوان بن یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالحسن الرضاؑ سے کہا: مجھے بتایئے کہ امام کب جانتا ہے کہ وہ امام ہے اس وقت کہ جب اس کا صاحب گزر جاتا ہے جیسے کہ ابوابراہیم موسیٰ کاظمؑ کی طرح کہ وہ بغداد میں قبض ہوئے اور آپؑ یہاں تھے۔ فرمایا: وہ اس وقت جانتا ہے جب اس کا آقا گزر جاتا ہے۔ میں نے کہا: کون سی چیز سے وہ جانتا ہے۔ فرمایا: اللہ اسے الہام کرتا ہے۔

حدیث ② حدثنا محمد بن عيسى عن قارن عن رجل أنه كان رضيع أبي جعفر ع قال بينا أبو الحسن ع جالس مع مؤدب له يكنى أبا زكريا و أبو جعفر ع عندنا إنه ببغداد و أبو الحسن يقرأ من اللوح إلى مؤدبه إذ بكى بكاء شديدا سأله المؤدب ما بكاؤك فلم يجبه فقال ائذن لي بالدخول فأذن له فارتفع الصياح و البكاء من منزله ثم خرج إلينا فسألنا عن البكاء فقال إن أبي قد توفي الساعة فقلنا بما علمت قال فأدخلني من إجلال الله ما لم أكن أعرفه قبل ذلك فعلمت أنه قد مضى فتعرفنا ذلك الوقت من اليوم و الشهر

فإذا هو قد مضى في ذلك الوقت.

ہم سے محمد بن عیسیٰ نے انہوں نے قارن سے انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ ہم امام الرضاؑ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی جس کی کنیت ابوزکریا ہے وہ مودب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور ابوالحسنؑ اس مودب کے سامنے لوح میں سے پڑھ رہے تھے کہ خوب روئے تو اس مودب نے پوچھا: آپؑ کے رونے کی کیا وجہ ہے؟۔ آپؑ گھر کے اندر تشریف لے گئے پس جیسے ہی آپؑ گھر میں گئے تو گھر میں سے چیخ و پکار بلند ہوئی۔ پھر آپؑ ہمارے پاس آئے ہم نے آپؑ سے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: میرے بابا شہید ہو گئے ہیں۔ ہم نے کہا: آپؑ کو کیسے معلوم ہوا۔ فرمایا: مجھ میں اللہ کا ایسا جلال داخل ہوا کہ میں اس کو آج سے پہلے نہیں جانتا تھا پس جب ہم نے معلوم کیا تو وہ وہی دن وہی وقت تھا کہ جب وہ شہید ہوئے۔

حديث ③ حدثنا محمد بن أحمد عن بعض أصحابنا عن معاوية بن حكيم عن أبي الفضل الشيباني عن هارون بن الفضل قال رأيت أبا الحسن ع في اليوم الذي توفي فيه أبو جعفر ع فقال إنا لله و إنا إليه راجعون مضى أبو جعفر فقيل له و كيف عرفت ذلك قال تداخلني ذلة لله لم أكن أعرفها.

ھارون بن فضل سے روایت ہے کہ میں نے ابوالحسنؑ کو اس دن دیکھا جب امام موسیٰ کاظمؑ شہید ہوئے پس آپؑ نے فرمایا: انا لله وانا اليه راجعون: ابوجعفرؑ گزر گئے تو آپؑ سے کہا گیا: آپؑ کو کیسے علم ہوا۔ فرمایا: مجھ میں اللہ کا ایسا جلال داخل ہوا کہ جسے میں پہلے نہیں جانتا تھا۔

حديث ④ حدثنا عباد بن سليمان عن سعد بن سعد عن أحمد بن عمر قال سمعته يقول يعني أبا الحسن الرضا ع إني طلقت أم فروة بنت إسحاق في رجب بعد موت أبي بيوم قلت له جعلت فداك طلقتها و قد علمت موت أبي

الحسن ع قال نعم.

احمد بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے انہیں یعنی ابوالحسن الرضاؑ کو کہتے ہوئے سنا: میں نے ام فروا بنت اسحاق کو رجب میں اپنے والد کے وصال سے ایک دن بعد طلاق دی۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان آپؑ نے اسے طلاق دی تو آپ موسیٰ کاظمؑ کے شہید ہونے کے بارے میں جانتے تھے۔ فرمایا: ہاں۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن عیسی عن أبي الفضل عن هارون بن الفضل أنه قال في اليوم الذي توفي فيه أبو جعفر قال إنا لله وإنا إليه راجعون مضى أبو جعفر فقيل له وكيف عرفت ذلك قال لأنه تداخلني ذلة لله لم أكن أعرفها.

هارون بن فضل سے روایت ہے کہ میں نے ابوالحسنؑ کو اس دن دیکھا جس دن امام موسیٰ کاظمؑ شہید ہوئے؟۔ آپؑ نے فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون: ابوجعفرؑ گزر گئے تو آپؑ سے کہا گیا: آپؑ کو کیسے معلوم ہوا؟۔ فرمایا: مجھ میں اللہ کا وہ جلال داخل ہوا ہے کہ جسے میں نہیں جانتا تھا۔

حدیث ⑥ حدثنا عباد بن سليمان عن سعد بن سعد عن صفوان بن يحيى قال قلت لأبي الحسن الرضا إنهم رووا عنك في موت أبي الحسن أن رجلا قال لك علمت ذلك بقول سعيد فقال جاءني سعيد بما قد كنت علمته قبل مجيئه.

صفوان بن یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالحسن الرضاؑ سے کہا کہ سعید آپؑ کے پاس آپؑ کے والدگرامی امام موسیٰ کاظمؑ کی شہادت کی خبر لے کر آیا؟۔ آپؑ نے فرمایا: سعید میرے پاس وہ خبر لے کر آیا کہ جسے میں پہلے ہی جانتا تھا۔

باب نمبر ﴿۱۸﴾

رسول اللہؐ نے آثار علم، اسم اکبر، علم نبوت اور وراثت علم اپنی شہادت کے وقت علیؑ ابن ابی طالبؑ کے سپرد کیا

حدیث ﴿۱﴾ حدثنا علی بن عبد الرحمن عن الحسن بن الحسین اللؤلؤی عن محمد بن سنان عن إسماعيل بن جابر عن عبد الكريم بن عمر عن عبد الحميد بن الديلم عن أبي عبد الله ع قال إن الله تبارك و تعالى أوحى إلى رسول الله ص أنه قد قضيت نبوتك و استكملت أيامك فاجعل الاسم الأكبر و ميراث العلم و آثار علم النبوة عند علي بن أبي طالب ع فإني لا أترك الأرض إلا و لي فيها عالم تعرف به طاعتي و تعرف به ولايتي حجة بين قبض النبي إلى خروج النبي الآخر فأوصى رسول الله ص بالاسم الأكبر و ميراث العلم و آثار علم النبوة إلى علي بن أبي طالب.

عبدالحمید بن ابی الدیلم نے امام ابوعبداللہؑ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اللہ نے رسول اللہؐ کی طرف وحی کی کہ آپ کی نبوت مکمل اور آپ کے دن مکمل ہو چکے ہیں پس اسم اکبر، میراث، علم النبوۃ علیؑ کے سپرد کر دو کیونکہ میں زمین کو اس عالم میں نہیں چھوڑ سکتا کہ اس میں کوئی ایسا عالم نہ ہو کہ جو میری اطاعت اور میری ولایت سے نہ جانا جاتا ہو۔ پس رسول اللہؐ نے اسم اکبر، میراث علم، اور آثار علم النبوۃ علیؑ ابن ابی طالبؑ کے سپرد فرما دیا۔

حدیث ② حدثنا بعض أصحابنا عن الحسن بن الحسین اللؤلؤی عن محمد بن الفضیل عن أبی حمزة الثمالی عن أبی جعفر ع قال لما قضی رسول الله ص نبوته و استکملت أیامه أوحی الله إلیه یا محمد ص قد قضیت نبوتك و استکملت أیامك فاجعل العلم الذی عندك و الآثار و الاسم الأکبر و میراث العلم و آثار النبوة فی أهل بیتك عند علی بن أبی طالب ع فإنی لم أقطع علم النبوة من العقب من ذریتك کما لم أقطعها من بیوتات الأنبیاء الذین کانوا بینك و بین أبیك آدم صلوات الله علیه و علیهم أجمعین.

ابوحمزہ الثمالی نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہؐ کی نبوت اوران کے ایام مکمل ہو گئے تو اللہ نے ان کی طرف وحی کی اے محمدؐ! میں نے آپ کی نبوت اور آپؐ کے دن مکمل کر دیے پس جو آپ کے پاس علم آثار، میراث العلم اور آثار نبوت ہیں انہیں اپنے اہل بیت میں سے علیؑ کے سپرد کر دو میں آپ کی زریت میں سے آپ کے پیچھے علم کو منقطع نہیں کرنا چاہتا جس طرح دوسرے انبیاء کے گھروں سے نہیں کیا آپ سے لے کر حضرت آدمؑ تک۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن الحسین عن الحسن بن محبوب عن محمد بن الفضل عن أبی حمزة الثمالی عن أبی جعفر ع قال سمعته یقول فلما قضی محمد ص نبوته و استکملت أیامه أوحی الله إلیه یا محمد ص قد قضیت نبوتك و استکملت أیامك فاجعل العلم الذی عندك و الإیمان و الاسم الأکبر و میراث العلم و آثار علم النبوة فی أهل بیتك عند علی بن أبی طالب فإنی لم أقطع علم النبوة من العقب من ذریتك کما لم أقطعها من بیوتات الأنبیاء.

ابوحمزہ الثمالی نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ جب محمدؐ کی نبوت اوران کے دن مکمل ہو چکے تو اللہ نے ان کی طرف وحی کی اے محمدؐ میں نے آپ کی نبوت مکمل کر دی ہے پس جو آپ کے پاس علم ایمان، اسم اکبر، میراث العلم اور علم نبوت کے آثار ہیں انہیں اپنے اہل بیت میں سے علیؑ کے سپرد کر دیں پس میں علم ایمان، اسم اکبر، میراث العلم اور علم النبوت کے آثار آپ کی اولاد میں سے ختم نہیں کرنا چاہتا جس طرح میں نے دوسرے انبیاء کے گھروں سے نہیں کیا۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن إسماعيل بن جابر عن عبد الكريم بن عمرو عن عبد الحميد بن أبي الديلم عن أبي عبد الله ع قال أوصى موسى إلى يوشع بن نون و أوصى يوشع بن نون إلى ولد هارون و لم يوص إلى ولد موسى لأن الله له الخيرة يختار من يشاء ممن يشاء و بشر موسى يوشع بن نون بالمسيح فلما أن بعث الله المسيح قال لهم إنه سيأتي رسول الله ص من بعدي اسمه أحمد من ولد إسماعيل يصدقني و يصدقكم و جرت بين الحواريين في المستحفظين و إنما سماهم الله المستحفظين لأنهم استحفظوا الاسم الأكبر و هو الكتاب الذي يعلم به كل شيء الذي كان مع الأنبياء يقول الله تعالى لَقَدْ أَرْسَلْنا رُسُلَنا بِالْبَيِّناتِ وَ أَنْزَلْنا مَعَهُمُ الْكِتابَ وَ الْمِيزانَ الكتاب الاسم الأكبر و إنما عرف مما يدعى العلم التوراة و الإنجيل و الفرقان فما كان كتب نوح و ما كتاب صالح و شعيب و إبراهيم و قد أخبر الله إِنَّ هذا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولى صُحُفِ إِبْراهِيمَ وَ مُوسى فأين صحف إبراهيم أما صحف إبراهيم فالاسم الأكبر و صحف موسى الاسم الأكبر فلم تزل الوصية يوصيها عالم بعد عالم حتى دفعوها إلى محمد ص ثم أتاه

جبرئيل فقال له إنك قد قضيت نبوتك و استكملت أيامك فاجعل الاسم الأكبر و ميراث العلم و آثار النبوة عند علي ع فإني لا أترك الأرض إلا و لي فيها عالم يعرف به طاعتي و يعرف به ولايتي فيكون حجة لمن ولد بين قبض نبي إلى خروج آخر فأوحى بالاسم الأكبر و ميراث العلم و آثار علم النبوة إلى علي بن أبي طالب ع

عبدالحمید بن ابی الدیلم نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ موسیٰ نے یوشع بن نون کو وصیت کی، یوشع بن نون نے حارون کے بیٹے کو وصیت کی اور موسیٰ کی اولاد کو وصیت نہیں کی کیونکہ اللہ جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے اور موسیٰؑ نے یوشع بن نون کو مسیح کی بشارت دی جب اللہ نے مسیح کو مبعوث کیا تو انہوں نے لوگوں سے کہا: ''عنقریب میرے بعد رسولؐ اللہ آئیں گے کہ جن کا نام احمد ہوگا اور وہ اسماعیلؑ کی اولاد سے ہوں گے وہ میری اور تمہاری تصدیق کریں گے'' پس وہ اپنے دو حواریوں جوان کی حفاظت کرنے والے تھے ان کے درمیان رہے اور اللہ نے انہیں حفاظت کرنے والوں کا نام دیا کیونکہ انہوں نے اللہ کے اسم اکبر کی حفاظت کی وہ کتاب کہ جسے انبیاء میں سے ہر کوئی جانتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے (ہم نے رسولوں کو معجزے دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب و میزان کو اتارا) کتاب اسم اکبر ہے کہ جس سے علم تورات علم انجیل اور علم فرقان ہے پس نہ کوئی نوحؑ کی کتاب ہے اور نہ صالحؑ کی کتاب ہے اور نہ شعیبؑ کی کتاب ہے اور نہ ابراہیمؑ کی۔ اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ بیشک یہ بات ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں موجود ہے) پس ابراہیمؑ کے صحیفہ کہاں ہیں بیشک ابراہیمؑ کا صحیفہ اسم اکبر ہے اور موسیٰؑ کا صحیفہ بھی اسم اکبر ہے پس ہر وصی اسے وصیت کرتا رہا یہاں تک کہ وہ محمدؐ تک پہنچی پھر ان کے پاس جبرائیلؑ آئے اور ان سے کہا کہ آپ کی نبوت ختم ہو چکی ہے اور آپؐ کے ایام پورے ہو چکے ہیں پس اسم اکبر، علم کی میراث اور آثار نبوت علیؑ کے حوالے کر دیجیے

اللہ فرماتا ہے کہ میں زمین کو اس حال میں نہیں چھوڑنا چاہتا کہ اس میں ایسا عالم نہ ہو جس سے میری اطاعت وولایت کی معرفت ہو، پس آپؐ نے اسم اکبر، علم کی میراث، آثار، علم النبوۃ علیؑ ابن ابی طالبؑ کے حوالے کر دیے۔

جزء عاشر

باب نمبر (۱)

رسولؐ اللہ کا عہد جو ائمہؑ سے ہوتا ہوا صاحبؑ امر تک پہنچا

حدیث ① حدثنا أبو القاسم قال حدثنا محمد بن يحيى العطار قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار قال أخبرنا أحمد بن محمد عن ابن أبي عمير عن حماد بن عثمان عن عمرو بن الأشعث قال سمعت أبا عبد الله ع يقول أ ترون الموصي منا يوصي إلى من يريد لا و الله و لكنه عهد من رسول الله ص رجل فرجل حتى ينتهي إلى صاحبه.

عمرو بن الاشعث سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا: کیا تم ہم میں سے یہ دیکھتے ہو کہ وصیت کرنے والا جسے چاہے وصیت کرے؟ نہیں اللہ کی قسم یہ رسول اللہؐ سے عہد ہے ایک آدمی سے دوسرے تک یہاں تک کہ صاحبؑ امر تک امر پہنچ جاتا ہے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن عبد الله بن محمد عن عبد الله الحجال عن داود بن يزيد عمن ذكره عن أبي عبد الله ع قال أ ترون الأمر إلينا أن نضعه فيمن شئنا كلا و الله إنه عهد من رسول الله ص إلى علي بن أبي طالب ع رجل فرجل إلى أن ينتهي إلى صاحب هذا الأمر.

داؤد بن یزید نے ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہم جسے چاہیں اپنا امر سونپ دیں اللہ کی قسم یہ رسول اللہ کا علیؑ سے عہد تھا پھر ایک آدمی سے دوسرے تک یہاں تک کہ صاحبؑ امر تک پہنچ جاتا ہے۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن عمرو بن عثمان عن حسان عن سدير عن أحدهما قال سمعته يقول أ ترون الوصية إنما هو شيء يوصي به الرجل إلى من شاء ثم قال إنما هو عهد من رسول الله رجل فرجل حتى انتهى إلى نفسه.

سدیر نے دونوں آئمہؑ میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا: تم سمجھتے ہو کہ وصیت کو کرنے والا جسے چاہے وصیت کر دے پھر فرمایا: یہ تو رسول اللہ کا عہد ہے جو ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک ہوتا ہوا صاحبؑ امر تک پہنچتا ہے۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن عمرو بن أبان قال ذكر أبو عبد الله ع الأوصياء و ذكرت إسماعيل و قال لا و الله يا أبا محمد ما ذاك إلينا ما هو إلا إلى الله ينزل واحدا بعد واحد.

عمر بن ابان سے روایت ہے کہ ابوعبداللہؑ نے اوصیاء کا ذکر فرمایا اور اسماعیل کا ذکر میں نے کیا تو فرمایا: اللہ کی قسم نہیں اے ابو محمد! یہ ہماری طرف ہی ہے یہ اللہ کی طرف سے ہے ایک کے بعد ایک اترتا ہے۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن الحسين عن علي بن أبي أسباط عن عبد الله بن بكير عن عمرو بن أشعث قال سمعت أبا عبد الله ع يقول أ ترون هذا الأمر إلينا نضعه حيث شئنا كلا و الله إنه عهد من رسول الله ص رجل رجل حتى ينتهي إلى صاحبه.

عمرو بن اشعث سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: کیا تم

سمجھتے ہو کہ ہم اس چیز یعنی وصیت کو جہاں چاہیں رکھ دیں؟ اللہ کی قسم ہرگز نہیں یہ تو رسول اللہؐ کے بعد ایک آدمی سے دوسرے آدمی کے پاس عہد ہے یہاں تک کہ صاحبؑ امر تک پہنچتا ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا أيوب بن نوح عن صفوان بن يحيى عن عبد الله بن بكير عن عمرو عن أبي عبد الله ع قال كنا عنده نحو من عشرين إنسانا فقال لعلكم ترون أن هذا الأمر إلى رجل منا نضعه كيف نشاء كلا و الله إنه عهد من رسول الله ص يسمى رجل فرجل حتى انتهى إلى صاحبه.

عمرو نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ہم ان کے پاس تقریباً ۲۰ افراد تھے تو فرمایا: شاید تم سمجھتے ہو کہ ہم جسے چاہیں اسے اس عہد سے نواز دیں؟ اللہ کی قسم ہرگز نہیں یہ تو رسول اللہؐ کی طرف سے ایک عہد ہے جو نامزد بندوں کے پاس سے ہوتا ہوا اپنے صاحبؑ امر تک پہنچتا ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن أبي عمير عن بكير و جميل عن عمرو بن الأشعث قال سمعت أبا عبد الله ع أن الموصي منا يوصي إلى من يريد لا و الله و لكنه عهد من رسول الله ص رجل فرجل حتى ينتهي الأمر إلى صاحبه.

عمرو بن اشعث سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا: تم سمجھتے ہو کہ وصیت کرنے والا جسے چاہے ہم میں سے وصیت کرے؟ نہیں اللہ کی قسم یہ رسول اللہ کا عہد ہے جو ایک آدمی سے دوسرے آدمی کے پاس حتیٰ کہ صاحبؑ امر تک پہنچتا ہے۔

حدیث ⑧ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال أترون الوصية إنما يوصي بها

الرجل منا إلى من شاء إنما هو عهد من رسول الله إلى رجل فرجل حتى انتهى إلى نفسه.

ابوبصیر نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم میں سے وصیت کرنے والا جسے چاہے وصیت کرے یہ تو رسول اللہؐ کی طرف سے عہد ہے ایک آدمی سے دوسرے آدمی کی طرف یہاں تک کہ یہ انہی (امام زمانہؑ) پر ختم ہوگا۔

حدیث ⑨ حدثنا عباد بن سليمان عن سعد بن سعد عن صفوان بن يحيى قال سألته عن الإمام إذا أوصى الذي يكون من بعده شيئا فيفوض إليه يجعله حيث شاء أو كيف هو قال إنما يقضي بأمر الله فقلت له إنه حكي عن جدك أنه قال أ ترون هذا الأمر نجعله حيث نشاء لا و الله ما هو إلا عهد من رسول الله رجل فرجل مسمى قال الذي قلت له هو هذا.

صفوان بن یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے امامؑ سے پوچھا: جب کوئی امامؑ امور سونپتا ہے تو جسے چاہتا ہے سونپ دیتا ہے؟۔ فرمایا: اس کا فیصلہ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ میں نے امامؑ سے کہا: یہ آپؑ کے جد سے روایت ہے کہ "کیا تم اس امر کو سمجھتے ہو کہ ہم اسے جہاں چاہیں رکھ دیں؟ نہیں اللہ کی قسم یہ تو رسول اللہؐ کی طرف سے عہد ہے ایک آدمی سے دوسرے آدمی کی طرف جو کہ نامزد ہیں"۔ فرمایا: بے شک ایسا ہی ہے۔

حدیث ⑩ حدثنا أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن أبيه عن عبد الله بن بكير عن عمرو بن الأشعث بمثل ما حكوا أصحابه.

ہم سے احمد بن حسین بن علی بن فضال نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے انہوں نے عمرو بن اشعث سے پچھلی روایت کی مانند ہی روایت کی ہے۔

حدیث ⑪ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن أبيه عن ابن أبي حمزة عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال سألته و طلبت و قضيت إليه أن يجعل هذا الأمر إلى إسماعيل فأبى الله إلا أن يجعله لأبي الحسن موسى ع.

ابو بصیر نے ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے سوال کیا کہ وہ اس امر کو اسماعیل بن امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف سونپ دیں تو آپؑ نے فرمایا: اللہ نہیں چاہتا کہ سوائے ابو الحسنؑ امام موسیٰ کاظمؑ کے کسی کو سونپے۔

حدیث ⑫ حدثنا الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن علي بن محمد عن بكر بن صالح الرازي عن محمد بن سليمان المصري عن عثمان بن أسلم عن معاوية بن عمار عن أبي عبد الله ع قال إن الإمامة عهد من الله عز و جل معهود لرجل مسمى ليس للإمام أن يزويها عمن يكون من بعده.

معاویہ بن عمار نے ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امامت اللہ کی طرف سے نامزد لوگوں کے ساتھ ایک عہد ہے پس امام کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بعد جسے چاہے نامزد کر دے۔

حدیث ⑬ حدثنا الحسن بن محمد عن المعلى بن محمد عن أحمد بن محمد بن عبد الله عن أحمد بن الحسين عن علي بن عبد الله بن مروان الأنباري قال كنت حاضرا عند مضي موسى بن جعفر ع فجاء أبو الحسن فوضع له كرسي فجلس عليه و أبو محمد قائم في ناحية فلما فرغ من أبي جعفر التفت أبو الحسن إلى أبي محمد فقال يا بني أحدث لله شكرا فقد أحدث فيك أمرا.

علی بن عبداللہ بن مروان سے روایت ہے کہ میں اس وقت موجود تھا جب امام موسیٰ کاظمؑ کی شہادت ہوئی تو ابوالحسنؑ آ گئے پس آپؑ کے لیے کرسی رکھی گئی پس وہ اس پر بیٹھے اور ابومحمد ان کی جانب کھڑے تھے جب وہ ابوجعفر سے فارغ ہو گئے تو ابوالحسن ابومحمد کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے بیٹے اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے امر تجھ میں رکھا ہے۔

حدیث ⑰ حدثنا الحسين بن محمد عن المعلى بن محمد عن الحسن بن علي الوشاء عن عمرو بن أبان عن أبي بصير قال كنت عند أبي عبد الله ع فذكروا الأوصياء وذكر إسماعيل فقال لا والله يا أبا محمد ما ذاك إلينا وما هو إلا إلى الله عز وجل ينزل واحدا بعد واحد

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کے پاس تھا کہ اوصیاء کا ذکر شروع ہو گیا میں نے اسماعیل بن جعفر صادق علیہ السلام کا ذکر کیا تو فرمایا: اے ابومحمد! یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے اللہ کی قسم یہ اللہ کی طرف سے ایک کے بعد ایک میں اترتا ہے۔

باب نمبر (۲)

ائمہؑ جانتے ہیں کہ انہوں نے کسے وصی بنانا ہے

حدیث ① حدثنا السندي بن محمد عن صفوان بن يحيى عن عبد الله بن مسكان عن حجر عن حمران عن أبي عبد الله ع قال يقول ما مات عالم حتى يعلمه الله إلى من يوصي.

حمران نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: ہم میں سے کوئی عالم اس وقت تک اس دنیا سے نہیں جاتا حتیٰ کہ اللہ اسے علم دے دیتا ہے کہ اس نے کس کی طرف وصیت کرنی ہے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن عمرو بن أبان عن أبي عبد الله ع قال ما مات منا عالم حتى يعلمه الله إلى من يوصي.

عمرو بن ابان نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ہم میں سے کوئی عالم اس وقت تک اس دنیا سے نہیں جاتا حتیٰ کہ اللہ اسے تعلیم دیدے کہ اس نے کس کی طرف وصیت کرنی ہے۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن أبي عبد الله البرقي عن فضالة بن أيوب عن عمرو بن أبان عن سليمان بن خالد عن أبي عبد الله ع قال ما مات منا عالم حتى يعلمه الله إلى من يوصي.

سلیمان بن خالد نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہم میں سے کوئی عالم اس وقت تک اس دنیا سے نہیں جاتا کہ اللہ اسے علم دے دے کہ وہ کس کی طرف وصیت کرے۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن الحسين عن الحسن بن علي بن منصور عن كلثوم عن عبد الرحمن الخزاز عن أبي عبد الله ع قال كان لإسماعيل بن إبراهيم ابن صغير يحبه و كان هوى إسماعيل فيه فأبى الله ذلك فقال يا إسماعيل هو فلان فلما قضى الله الموت على إسماعيل و جاء وصيه فقال يا بني إذا حضر الموت فافعل كما فعلت فمن أجل ذلك ليس يموت إمام إلا أخبره الله إلى من يوصي.

عبدالرحمٰن الخزاز نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اسماعیل بن ابراہیم کا ایک چھوٹا بیٹا تھا جس سے وہ محبت کرتے تھے اور اسماعیل کی خواہش تھی کہ اسے ان کا وصی بنایا جائے پس اللہ نے اس کا انکار کر دیا اور فرمایا: اے اسماعیل وہ فلاں ہے جب اللہ نے اسماعیل کو موت دی اور ان کا وصی آیا تو فرمایا: اے بیٹے جب موت آجائے تو اللہ کے حکم سے وصی بنانا۔ پھر امامؑ نے فرمایا: امام اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اللہ اسے خبر نہ کر دے کہ وہ کسے وصیت کرے۔

باب نمبر ﴿۳﴾

امامؑ اپنی شہادت سے پہلے جانتا ہے کہ اس کے بعد کون امام ہوگا

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير و الحسن بن علي بن فضال عن مثنى الحناط عن الحسن الصيقل قال قال أبو عبد الله ع لا يموت الرجل منا حتى يعرف وليه.

حسن الصیقل سے روایت ہے کہ ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم میں سے کوئی آدمی نہیں مرتا کہ وہ اپنے وصی کو جانتا ہے۔

حدیث ② حدثنا محمد بن القاسم عن صفوان بن يحيى عن المعلى بن أبي عثمان عن المعلى بن خنيس عن أبي عبد الله ع قال إن الإمام يعرف الإمام الذي من بعده فيوصي إليه.

معلّی بن خنیس نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام جانتا ہے کہ اس کے بعد کون امام ہے جس کی طرف وہ وصیت کرے گا۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن الحسين عن الحسن بن محبوب عن العلاء عن عبد الله بن أبي يعفور عن أبي عبد الله ع قال لا يموت الإمام حتى يعلم من يكون بعده.

عبداللہ بن ابی یعفور نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام اس وقت تک نہیں مرتا یہاں تک کہ جان لیتا ہے کہ اس کے بعد امام کون ہوگا۔

حدیث ④ حدثنا علی بن إسماعیل عن أحمد بن النضر الخزاز عن الحسن بن أبی العلاء عن أبی عبد الله ع قال الإمام یعرف الإمام الذی یکون من بعده.

الحسن بن ابو العلاء نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام جانتا ہے کہ اس کے بعد کون امام ہوگا۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن شعیب عن أبی بصیر عن أبی عبد الله ع قال الإمام یعرف الإمام الذی یکون من بعده.

ابوبصیر نے ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امام اپنے بعد میں آنیوالے امام کو جانتا ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن عیسی عن علی بن النعمان عن شعیب عن أبی حمزة عن أبی جعفر ع قال الإمام یعرف الإمام الذی یکون من بعده.

ابوحمزہ نے ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام اپنے بعد آنے والے امام کو جانتا ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن عیسی عن الحسین بن سعید عن فضالة بن أیوب عن الحسین بن أبی العلاء عن أبی عبد الله ع قال الإمام یعرف الإمام الذی یکون من بعده.

حسین بن ابو العلاء نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام اپنے بعد آنے والے امام کے بارے میں جانتا ہے۔

باب نمبر (۴)

امام اپنے بعد آنے والے امام تک امانت پہنچاتا ہے

حدیث ① حدثنا يعقوب بن يزيد عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة عن أبي جعفر ع في قول الله تبارك و تعالى إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَماناتِ إِلى أَهْلِها قال الإمام إلى الإمام ليس له أن يزويها.

زرارۃ نے ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (کہ بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل تک پہنچادو) فرمایا: یعنی امام کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ دوسرے امام سے اسے روکے۔

حدیث ② حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عيسى عن ربعي عن الفضيل عن أبي جعفر ع في قول الله تعالى إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَماناتِ إِلى أَهْلِها قال الإمام إلى الإمام ليس له أن يزويها عنه.

فضیل نے ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اللہ کے اس قول کے بارے میں (بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ان کی امانتیں ان کے اہل تک پہنچادو) فرمایا: ایک امام دوسرے امام کو پہنچا دے اس کے لیے جائز نہیں کہ اسے روکے۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن محمد بن خالد عن ابن بكير عن زرارة قال سألت أبا جعفر ع عن قول الله تعالى إِنَّ اللَّهَ

يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ قال فينا أنزلت والله المستعان.

زرارۃ سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل تک پہنچا دو اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل سے فیصلہ کرو بیشک اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے) فرمایا: یہ ہمارے بارے میں نازل ہوئی اور اللہ ہی مددگار ہے۔

حدیث ۴ حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن عمر بن أذينة عن بريد بن معاوية عن أبي جعفر ع في قول الله تعالى إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ قال إيانا عنى أن يؤدي الأول منا إلى الإمام الذي يكون من بعده الكتب و السلاح وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إذا ظهرتم أن تحكموا بالعدل الذي في أيديكم.

برید بن معاویہ نے ابوجعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل تک پہنچا دو اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل سے کرو) فرمایا: اس سے مراد ہم ہیں کہ ہم میں سے پہلا امام اپنے بعد والے امام کو کتب اور اسلحہ پہنچا دے اور اللہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ جو تمہارے ہاتھ میں ہے (اس کے بارے میں) عدل سے فیصلہ کرو۔

حدیث ۵ حدثنا عباد بن سليمان عن سعد بن سعد و أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن محمد بن الفضيل عن أبي الحسن ع في قول الله تعالى إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا قال هم الأئمة من آل محمد يؤدي

الأمانة إلى الإمام من بعده ولا يخص بها غيره ولا يزويها عنه.

محمد بن فضیل نے ابوالحسن الرضاؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل تک پہنچادو) فرمایا: وہ آل محمدؐ کے ائمہؑ ہیں جو امانت اپنے بعد میں آنے والے امام تک پہنچاتے ہیں۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن سنان عن إسحاق بن عمار عن ابن أبي يعفور عن معلى بن خنيس قال سألت أبا عبد الله ع عن قول الله عز و جل إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَماناتِ إِلى أَهْلِها قال أمر الله الإمام الأول أن يدفع إلى الإمام بعده كل شيء عنده.

معلیٰ بن خنیس سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے اہل تک پہنچادو) فرمایا: اللہ نے امام اول کو حکم دیا ہے کہ وہ تمام چیزیں جو ان کے پاس ہیں اپنے بعد آنیوالے امام کو پہنچادے۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن عبد الحميد عن منصور بن يونس عن أبي بصير قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَماناتِ إِلى أَهْلِها قال هو والله أداء الأمانة إلى الإمام و الوصية.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا (بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل تک پہنچادو) فرمایا: اللہ کی قسم اس ادائے امانت سے مراد امام کی دوسرے امام کو وصیت ہے۔

حدیث ⑧ حدثنا علي بن إسماعيل عن محمد بن عمرو عن يحيى بن

مالك قال سألته عن قول الله عز و جل إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَماناتِ إِلى أَهْلِها قال الإمام يؤدي إلى الإمام قال ثم قال يا يحيى إنه و الله ليس منه إنما هو أمر من الله.

یحییٰ بن مالک نے روایت کی ہے کہ میں نے اللہ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا (بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کو لوٹا دو) فرمایا: امام امام کو امانت لوٹاتا ہے۔ پھر فرمایا: اے یحییٰ! یہ اس کی اپنی طرف سے نہیں ہوتا بلکہ یہ اللہ کی طرف سے امر ہے۔

حدیث ⑨ حدثنا علي بن إسماعيل عن أبي عبد الله البرقي عن علي بن داود بن مخلد البصري عن مالك الجهني قال قال أبو جعفر ع إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَماناتِ إِلى أَهْلِها وَ إِذا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ فيمن نزلت قلت يقولون في الناس قال أ فكل الناس يحكم بين الناس أعقل فيمن نزلت.

مالک الجہنی سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے اس آیت (بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے اہل کی طرف لوٹا دو اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل سے کرو) کے بارے میں پوچھا کہ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی، کیا یہ آیت لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی؟۔آپؑ نے فرمایا: کیا تمام لوگ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتے ہیں سمجھو کہ کس کے لیے یہ آیت نازل ہوئی۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن صفوان بن يحيى عن منصور بن حازم عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع في قول الله تعالى إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَماناتِ إِلى أَهْلِها قال هو و الله أداء الأمانة إلى الإمام و الوصية.

ابوبصیر نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کی طرف لوٹادو) فرمایا: اللہ کی قسم وہ امانت کی ادائیگی امام کی طرف ہے۔

حدیث ⑪ حدثنا عمران بن موسى عن يعقوب بن يزيد عن الحسن بن محبوب عن محمد بن الفضيل عن أبي الحسن ع في قول الله إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ قال هم الأئمة من آل محمد ص يؤدي الأمانة إلى الإمام من بعده لا يخص بها أحد غيره ولا يزويها عنه.

محمد بن فضیل نے ابوالحسنؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کی طرف لوٹادو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو) فرمایا: وہ ائمہ آل محمدؑ ہیں جو کہ ایک امام سے امانت دوسرے امام تک پہنچاتے ہیں اور اس سے کسی غیر کو خاص نہیں کرتے۔

حدیث ⑫ حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن إبراهيم بن عبد الحميد عن موسى النميري عن علاء بن سيابة عن أبي عبد الله ع في قول الله تعالى إِنَّ هذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ قال يهدي إلى الإمام.

علاء بن سیابہ نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (بیشک یہ قرآن اسے ہدایت دیتا ہے جو طاقتور ہے) فرمایا: امام کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

باب نمبر (۵)

امامؑ کل علم اپنے بعد آنے والے امام تک پہنچاتا ہے

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين عن علي بن أسباط عن الحكم بن مسكين عن عبيد بن زرارة و جماعة معه قالوا سمعنا أبا عبد الله ع يقول يعرف الإمام الذي بعده علم من كان قبله في آخر دقيقة تبقى من روحه.

عبید بن زرارہ سے اور اس کے ساتھ ایک جماعت نے روایت کیا ہے کہ ہم نے ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا: امام اپنے آخری اوقات میں اپنے بعد آنے والے امام کو اس سے پہلے جو علم ہوتا ہے بتادیتا ہے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن علي بن أسباط عن الحكم بن مسكين عن بعض أصحابه قال قلت لأبي عبد الله ع متى يعرف الآخر ما عند الأول قال في آخر دقيقة تبقى من روحه.

حکم بن مسکین سے انہوں نے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے کہا: بعد میں آنے والا (امام) پہلے (امام) کے پاس جو (علم) ہوتا ہے اسے کیسے جانتا ہے؟۔ فرمایا: اس وقت جب پہلے کے آخری اوقات ہوتے ہیں۔

حدیث ③ حدثنا يعقوب بن يزيد عن علي بن أسباط عن بعض أصحابه عن أبي عبد الله ع قال قلت الإمام متى يعرف إمامته و ينتهي الأمر

إليه قال في آخر دقيقة من حياة الأول.

علی بن اسباط سے انہوں نے اپنے بعض ساتھیوں سے انہوں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے کہا: امام اپنی امامت کو کب جانتا ہے اور کب اس کے سپرد سب علم ہوتا ہے؟۔فرمایا: پہلے امام کی زندگی کے آخری اوقات میں۔

باب نمبر (۶)

ائمہؑ دیکھتے ہیں کہ کون متحمل ہے جسے وہ علم دیں

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان بن يحيى عن ذريح المحاربي و أحمد بن محمد عن البرقي عن صفوان عن ذريح قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن أبي نعم الأب رحمة الله عليه كان يقول لو أجد ثلاثة رهط أستودعهم العلم و هم أهل لذلك لحدثت بما لا يحتاج فيه إلى نظر في حلال و لا حرام و ما يكون إلى يوم القيامة إن حديثنا صعب مستصعب لا يؤمن به إلا عبد امتحن الله قلبه للإيمان.

ذریح سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ الصادق کو فرماتے ہوئے سنا: میرے والد کہ جنکا مثل کوئی والد نہیں فرماتے تھے: اگر میں تین رھط دیکھوں تو جو علم کے اہل ہوں انہیں علم دوں پھر انہیں حلال وحرام اور جو کچھ قیامت تک ہوگا اسے سمجھنے کی کوئی محتاجی نہ رہے۔ بیشک ہمارا امر صعب، مستصعب ہے اس پر سوائے اس عبد کے کوئی ایمان نہیں لاسکتا جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔

حدیث ② حدثنا إبراهيم بن هاشم عن أبي عبد الله البرقي عن خلف بن حماد عن ذريح عن أبي حمزة الثمالي عن أبي جعفر ع قال سمعته يقول إن أبي نعم الأب رحمة الله عليه يقول لو وجدت ثلاثة رهط أستودعهم العلم و هم أهل لذلك لحدثت بما لا يحتاج فيه بعدي إلى حلال و لا حرام و ما يكون

إلى يوم القيامة.

ابوحمزہ الثمالی نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: میرے والد جیسا کوئی والد نہیں وہ فرماتے تھے اگر میں تین رھط لوگ دیکھوں اور وہ اہلیت رکھتے ہوں تو میں ان کے سپرد علم کردوں پھر وہ میرے بعد حلال وحرام کو سمجھنے کے محتاج نہ ہوں اور نہ ہی قیامت تک ہونے والے معاملات کے محتاج ہوں۔

باب نمبر ﴿۷﴾

ائمہؑ میں بعض بعض سے زیادہ عالم ہیں اور حلالِ وحرام کے بارے میں ان کا علم ایک ہے

حدیث ① حدثنا يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير عن محمد بن يحيى عن أبي بصير قال قال أبو عبد الله ع يا أبا محمد كلنا نجري في الطاعة و الأمر مجرى واحد و بعضنا أعلم من بعض.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ابومحمد! ہم سب اطاعت میں چلتے ہیں اور حکم ایک ہی چلتا ہے اور ہم میں سے بعض بعض سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن أيوب بن الحر عن أبي عبد الله ع قال قلنا الأئمة بعضهم أعلم من بعض قال نعم و علمهم بالحلال و الحرام و تفسير القرآن واحد

ایوب بن الحر نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ہم نے ان سے کہا: کیا ائمہؑ میں سے بعض بعض سے زیادہ جاننے والے ہیں؟۔ فرمایا: ہاں اور ان کا علم حلال وحرام اور تفسیر قرآن ایک ہے۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي

عمير عن الحسين بن زياد عن أبي عبد الله ع قال قلنا الأئمة بعضهم أعلم من بعض قال نعم وعلمهم بالحلال والحرام وتفسير القرآن واحد.

حسین بن زیاد نے ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ ہم نے کہا: کیا ائمہ علیہ السلام بعض بعض سے زیادہ عالم ہیں؟۔فرمایا: ہاں اوران کا حلال وحرام کا علم اور تفسیر قرآن ایک ہے۔

باب نمبر (۸)

ائمہؑ اور رسول اللہؐ کا علم امر و نواہی حلال و حرام میں ایک ہے

حدیث ① حدثنا أحمد بن موسى عن الحسن بن موسى الخشاب عن علي بن حسان عن عبد الرحمن بن كثير عن أبي عبد الله ع قال الَّذِينَ آمَنُوا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمانٍ أَلْحَقْنا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ ما أَلَتْناهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ قال الذين آمنوا النبي و أمير المؤمنين و الذرية و الأئمة الأوصياء ألحقنا بهم و لم تنقص ذريتهم من الحجة التي جاء بها محمد ص في علي و حجتهم واحدة وطاعتهم واحدة.

عبدالرحمان بن کثرت نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اور ان کی اولاد نے ان کی اتباع کی تو ہم انہیں اور ان کی اولاد کو ان سے ملا دیں گے) آپؑ نے فرمایا: جو لوگ ایمان لائے اس سے مراد نبیؐ اور امیر المومنین علیؑ اور ذریت و ائمہؑ و اوصیاء ہیں ان سے ہم نے ان کی ذریت کو ملایا ہے اور ان کی ذریت سے حجت نہیں جائے گی جو محمدؐ اور علیؑ پر آئی ہے ان کی حجت ایک ہے اور ان کی اطاعت بھی ایک ہے۔

حدیث ② حدثنا علي بن إسماعيل عن صفوان بن يحيى عن ابن مسكان عن الحرث النصري عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول رسول الله ص و نحن في الأمر و النهي و الحلال و الحرام نجري مجرى واحد فأما رسول الله ص

وعلی فلهما فضلهما.

حارث النضری نے امام ابوعبداللہؑ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ کوفرماتے ہوئے سنا: ہم اور رسول اللہؐ امر ونواہی حلال وحرام میں ایک ہی ہیں پس علیؑ اور رسولؐ ہم سب سے افضل ہیں۔

حدیث ④ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عيسى عن داود النميري عن علي بن جعفر عن أبي الحسن ع قال نحن في العلم والشجاعة سواء

علی بن جعفر نے امام ابوالحسنؑ سے روایت کی ہے کہ ہم علم اور شجاعت میں برابر ہیں۔

باب نمبر ﴿۹﴾

ائمہؑ اپنی شہادت کے متعلق اُس سے قبل جانتے ہیں

حدیث ① حدثنا أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن علي بن أسباط يرفعه إلى أمير المؤمنين ع قال دخل أمير المؤمنين الحمام فسمع صوت الحسن ع والحسين ع قد علا فقال لهما ما لكما فداكما أبي وأمي فقالا اتبعك هذا الفاجر فظننا أنه يريد أن يضرك قال دعاه والله ما أطلق إلا له.

علی بن اسباط نے مرفوعاً امیر المومنین علیؑ سے روایت کی ہے کہ علیؑ حمام میں داخل ہوئے تو انہوں نے حسنؑ اور حسینؑ کی بلند آواز سنی تو ان دونوں سے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان تمہیں کیا ہوا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس فاجر نے آپؑ کی ٹوہ لگائی تھی تو ہم نے گمان کیا کہ یہ آپؑ کو نقصان پہنچانا چاہ رہا ہے فرمایا: اسے چھوڑ دو اللہ کی قسم میں صرف اسی کی ضربت سے جاؤں گا۔

حدیث ② حدثنا محمد بن عبد الجبار عن محمد بن إسماعيل عن علي بن النعمان عن عمر بن مسلم صاحب الهروي عن سدير قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن أبي مرض مرضا شديدا حتى خفنا عليه فبكا بعض أهله عند رأسه فنظر فقال إني لست بميت من وجعي هذا إنه أتاني اثنان فأخبراني أني لست بميت من وجعي هذا قال فبرأ ومكث ما شاء الله أن يمكث فبينا هو صحيح ليس به بأس قال يا بني إن اللذين أتياني من وجعي ذلك أتياني فأخبراني أني ميت يوم كذا وكذا قال فمات في ذلك اليوم

سدیر سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کوفرماتے ہوئے سنا: میرے بابا بہت شدید بیمار ہو گئے یہاں تک کہ ہم ان کے بارے میں پریشان ہو گئے پس آپؑ کے کچھ اہل ان کے سر کے قریب رونے لگے تو آپؑ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: میری موت اس بیماری سے نہیں ہوگی میرے پاس دو آنے والے آئے ہیں اور انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ میں اس بیماری سے نہیں مروں گا پس کچھ مدت گزر گئی اور وہ بالکل تندرست ہو گئے تو آپؑ نے فرمایا: اے بیٹے میرے پاس ان آنے والوں نے بتایا تھا کہ میں فلاں دن مروں گا پس وہ اسی دن ہی مرے۔

حدیث ﴿۳﴾ وحدثنا أحمد بن محمد عن إبراهيم بن أبي محمود عن بعض أصحابنا قال قلت للرضا ع الإمام يعلم إذا مات قال نعم يعلم بالتعليم حتى يتقدم في الأمر قلت علم أبو الحسن بالرطب و الريحان المسمومين الذين بعث إليه يحيى بن خالد قال نعم قلت فأكله و هو يعلم قال أنساه لينفذ فيه الحكم

ابراہیم بن ابی محمود سے انہوں نے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے کہا: کیا امام اپنی شہادت کا وقت جانتا ہے؟۔فرمایا: ہاں! میں نے کہا: کیا موسیٰ بن جعفرؑ جانتے تھے ان کھجوروں اور انگوروں میں زہر تھا جو ان کی طرف یحییٰ بن خالد نے بھیجی تھیں؟۔فرمایا: ہاں۔میں نے کہا: انہوں نے یہ جانتے ہوئے کھائی تھیں؟۔آپؑ نے فرمایا: امام اللہ کی تقدیر میں پابند ہوتا ہے اور اس کی تقدیر پر راضی ہوتا ہے۔

حدیث ﴿۴﴾ حدثنا عبد الله بن محمد عن علي بن مهزيار عن أبي مسافر قال قال لي أبو جعفر ع في العشية التي اعتل فيها من ليلتها العلة التي توفي فيها يا عبد الله ما أرسل الله نبيا من أنبيائه إلى أحد حتى يأخذ عليه ثلاثة

أشياء قلت و أي شيء هو يا سيدي قال الإقرار بالله بالعبودية و الوحدانية و إن الله يقدم ما يشاء و نحن قوم أو نحن معشر إذا لم يرض الله لأحدنا الدنيا نقلنا إليه.

ابن مسافر سے روایت ہے کہ مجھ سے امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: اے عبداللہ! اللہ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا حتیٰ کہ اس سے تین چیزوں پر عہد نہ لے لیا۔ میں نے کہا: میرے سردار وہ کون سی اشیاء ہیں۔ فرمایا: اللہ کا اقرار بندگی اور وحدانیت اور یہ کہ اللہ جسے چاہے مقدم کرے اور جسے چاہے موخر کرے اور ہم قوم ہیں جب اللہ کو یہ پسند نہ ہو کہ ہم دنیا میں رہیں تو ہم واپس چلے جائیں گے۔

حديث ۵ حدثنا أيوب بن نوح عن صفوان بن يحيى عن مروان بن إسماعيل عن حمزة بن حمران عن أبي عبد الله ع قال ذكرنا خروج الحسين و تخلف ابن الحنفية عنه قال قال أبو عبد الله يا حمزة إني سأحدثك في هذا الحديث و لا تسأل عنه بعد مجلسنا هذا إن الحسين لما فصل متوجها دعا بقرطاس و كتب بسم الله الرحمن الرحيم من الحسين بن علي إلى بني هاشم أما بعد فإنه من ألحق بي منكم استشهد معي و من تخلف لم يبلغ الفتح و السلام.

حمزہ بن حمران نے امام ابوعبداللہؑ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ہم نے خروج حسینؑ کا ذکر کیا اور ابن حنفیہ کے پیچھے رہنے کا تو ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام نے فرمایا: اے حمزہ! میں تم سے عنقریب وہ بات کروں گا کہ تم مجھ سے اس بارے میں اس کے بعد کبھی سوال نہ کرو گے کہ جب حسینؑ متوجہ ہوئے تو کاغذ منگوایا اور لکھا:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: حسینؑ بن علیؑ کی طرف سے بنی ہاشم کے نام کہ جو مجھ سے ملے گا وہ شہید ہو

جائے گا میرے ساتھ اور جو پیچھے رہے گا اسے فتح نہیں پہنچے گی والسلام۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد عن الحسن بن علي الوشاء عن أحمد بن عائذ قال حدثنا أبو سلمة عن أبي عبد الله ع أنه قال كنت عند أبي في اليوم الذي قبض فيه أبي محمد بن علي فأوصاني بأشياء في غسله و في كفنه و في دخوله قبره قال قلت يا أبتاه و الله ما رأيت منذ اشتكيت أحسن هيئة منك اليوم و ما رأيت عليك أثر الموت قال يا بني أ ما سمعت علي بن الحسين ع ناداني من وراء الجدران يا محمد تعال عجل.

ابوسلمہ نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں اس دن کہ جب میرے والد محمد بن علیؑ کی روح قبض ہوئی اپنے والد کے پاس تھا پس انہوں نے اپنے غسل اور کفن میں چند چیزوں کی وصیت کی اور قبر میں داخل ہونے کی چیزوں کے بارے میں بتایا تو میں نے کہا: اے بابا جان! جب سے میں جوان ہوا ہوں میں نے آج سے زیادہ خوبصورت آپؑ کو نہیں دیکھا اور میں آپؑ پر موت کے آثار نہیں دیکھتا فرمایا: بیٹے کیا تم نے نہیں سنا کہ علیؑ بن حسینؑ نے مجھے دیوار کے پیچھے سے پکار کر کہا ہے اے محمدؑ جلدی آؤ۔

حدیث ⑦ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن الحسن بن علي بن عقبة قال حدثني جدي عن أبي عبد الله ع أنه أتى أبا جعفر بليلة قبض و هو يناجي فأومأ إليه بيده أن تأخر فتأخر حتى فرغ من المناجاة ثم أتاه فقال يا بني إن هذه الليلة التي أقبض فيها و هي الليلة التي قبض فيها رسول الله ص قال و حدثني أن أباه علي بن الحسين أتاه بشراب في الليلة التي قبض فيها و قال اشرب هذا فقال يا بني إن هذه الليلة التي وعدت أن أقبض فيها فقبض فيها.

علی بن عقبہ سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے دادا نے انہوں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جس رات ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے شہادت پائی میں آپؑ کے پاس آیا وہ پکار رہے تھے کہ میں نے آپؑ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا یہاں تک کہ وہ مناجات سے فارغ ہو گئے پھر وہ میرے پاس آئے اور فرمایا: اے بیٹے یہ وہ رات ہے کہ جس میں میں جدا ہو جاؤں گا اور یہی وہ رات ہے کہ جس رات رسول اللہؐ جدا ہوئے تھے۔ فرمایا: مجھے ان کے والد نے آگاہ کیا کہ ان کے والد علیؑ بن حسینؑ ان کے پاس کوئی مشروب لے کر آئے اور فرمایا: اسے پیو اور فرمایا: اے بیٹے یہ وہی رات ہے جس میں مجھ کو قبض کرنے کا وعدہ ہے پس آپؑ اسی رات میں اٹھائے گئے۔

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن علی الوشاء عن الرضا ع قال لمسافر یا مسافر هذه القناة فیها حسن قال نعم جعلت فداك قال أما إنی رأیت رسول الله ص البارحة وهو یقول یا علی عندنا خیر لك.

حسن بن علی الوشاء نے امام رضاؑ سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا: اے مسافر! اے مسافر!۔ میں نے کہا: جی میں آپؑ پر قربان۔ فرمایا: میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ اے علیؑ جو ہمارے پاس تیرے لیے ہے وہ تیرے لیے اچھا ہے۔

حدیث ⑨ حدثنا محمد بن عیسی عن السائی قال دخلت علیه وهو شدید العلة فرفع رأسه من المخدة ثم یضرب بها رأسه ویزیده قال فقال لی صاحبكم أبو فلان قال فقلت جعلت فداك نخاف أن یكون هؤلاء اغتالوك عند ما رأوك من شدة علیك قال فقال لیس علی بأس فبرأ الحمد لله رب العالمین.

السائی سے روایت ہے کہ میں آپؑ کے پاس گیا اور آپؑ شدید بیمار تھے پس آپؑ نے اپنے تکیہ سے

سر اٹھایا پھر اس سے اپنا سر مارا اور مجھ سے فرمایا: کیا فلاں تمہارا دوست ہے؟۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان ہم ڈرتے ہیں کہ اگر وہ آپؑ پر شدت دیکھیں تو آپؑ کو نقصان نہ پہنچائیں فرمایا: مجھ پر کوئی شدت نہیں ہے اور پڑھا الحمد للہ رب العالمین۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن أحمد عن محمد بن إسماعيل عن سعدان بن مسلم عن أبي عمران عن رجل عن أبي عبد الله ع قال لما كان الليلة التي وعدها علي بن الحسين قال لمحمد يا بني أبغي وضوءا قال فقمت فجئت بوضوء قال لا ينبغي هذه فإن فيه شيئا ميتا قال فخرجت فجئت بالمصباح فإذا فيه فأرة ميتة فجئته بوضوء غيره قال فقال يا بني هذه الليلة وعدها فأوصى بناقته أن يحظر لها عصام و يقام لها علف فجعلت فيه فلم تلبث أن خرجت حتى أتت القبر فضربت بجرانها و رغت و حملت عيناها فأتاها فقال مه الآن قومي بارك الله فيك فسارت و دخلت موضعها فلم تلبث أن خرجت حتى أتت القبر فضربت بجرانها و رغت و هملت عيناها فأتي محمد بن علي فقيل له إن الناقة قد خرجت

ابوعمران نے ایک آدمی سے انہوں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب وہ رات ہوئی کہ جس کا وعدہ علیؑ بن حسینؑ سے کیا گیا تھا تو انہوں نے محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا: اے بیٹے مجھے وضو کراؤ فرمایا: میں کھڑا ہوا اور ایک برتن لے آیا تو آپؑ نے فرمایا: تلاش نہ کرو بیشک اس میں ایک مردہ چیز ہے پس میں گیا اور چراغ لے آیا اور اس کے علاوہ ایک اور برتن لے آیا تو فرمایا: اے بیٹے یہ وہ رات ہے جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے اور فرمایا: میری ناقہ عصام لے کر آؤ پس محمد بن علیؑ آئے اور فرمایا: ناقہ قبر کی طرف چلی گئی ہے پس اس نے اپنی پیشانی ماری اور اپنی آنکھیں پھوڑ

ڈالیں تو فرمایا: اسے چھوڑ دو کیوں کہ وہ پلٹ جانے والی ہے۔

حدیث ⑪ حدثنا سلمة بن الخطاب عن سليمان بن سماعة و عبد الله بن محمد بن القاسم بن حرث المبطل عن أبي بصير أو عمن روى عن أبي بصير قال قال أبو عبد الله ع إن الإمام لو لم يعلم ما يصيبه و إلى ما يصير فليس ذلك بحجة الله على خلقه.

ابو بصیر سے روایت ہے ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ امام جو یہ نہ جانتا ہو کہ وہ کب واپس پلٹے گا تو وہ اللہ کی مخلوق پر حجت نہیں ہے۔

باب نمبر (۱۰)

زمین حجت خدا سے خالی نہیں ہوتی اور وہ حجت امامؑ ہیں

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن ربيع بن محمد المسلمي عن عبد الله بن سليمان العامري عن أبي عبد الله ع قال ما زالت الأرض إلا و لله الحجة يعرف الحلال و الحرام و يدعو إلى سبيل الله و لا ينقطع الحجة من الأرض إلا أربعين يوما قبل يوم القيامة فإذا رفعت الحجة أغلق باب التوبة و لا ينفع نفسا إيمانها لم تكن آمنت من قبل أن ترفع الحجة أولئك شرار من خلق الله و هم الذين عليهم تقوم القيامة.

عبداللہ بن سلیمان نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ زمین پر ہمیشہ ایک حجت رہتی ہے جو حلال وحرام کو جانتی ہے، وہ اللہ کے راستے کی طرف بلاتی ہے اور حجت خدا زمین سے قیامت کے آنے سے ۴۰ دن پہلے منقطع ہوجائے گی اور جب حجت اٹھالی جائے گی تو توبہ کا دروازہ بند کردیا جائے گا۔ پھر کسی نفس کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا اور وہ حجت کے زمین سے اٹھ جانے سے پہلے ایمان نہیں لائیں گے، اللہ کی مخلوق میں یہ شرار ہیں، انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔

حدیث ② حدثنا محمد بن عيسى عن صفوان عن ذريح المحاربي عن أبي عبد الله ع قال الأرض لا تكون إلا و فيها عالم لا تصلح الناس إلا ذاك.

ذریح المحاربی نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ زمین بغیر عالم کے قائم نہیں رہ سکتی اور لوگوں کی اس کے بغیر اصلاح نہیں ہوسکتی۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن عيسى عن ابن أبي عمير عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال إن الله جل و عز أجل و أعظم من أن يترك الأرض بغير إمام.

ابوبصیر نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ بیشک اللہ اس سے برتر ہے کہ وہ زمین کو بغیر امام کے چھوڑ دے۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن عيسى عن محمد بن الفضيل عن أبي حمزة عن أبي جعفر ع قال و الله ما ترك الأرض منذ قبض الله آدم إلا و فيها إمام يهتدى به إلى الله و هو حجة الله على عباده و لا تبقى الأرض بغير إمام حجة الله على عباده.

ابوحمزہ نے ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اللہ نے اس وقت سے کہ جب سے آدمؑ کو خلق کیا زمین کو حجت اللہ کے بغیر نہیں چھوڑا اور زمین حجت اللہ کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن عيسى عن ابن أبي عمير عن الحسين بن أبي العلاء قال قلت لأبي عبد الله تبقى الأرض يوما بغير إمام قال لا.

ابوالعلاء سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے کہا کہ کیا زمین ایک دن حجت خدا کے بغیر قائم رہ سکتی ہے؟۔ فرمایا: نہیں۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن أيوب بن حر عن سليمان بن خالد عن أبي جعفر ع قال ما كانت الأرض إلا و لله فيها عالم.

سلیمان بن خالد نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ زمین برقرار نہیں رہ سکتی سوائے اس کے کہ اس میں عالم کا ہونا لازمی ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا بعض أصحابنا عن الوشاء عن أبان الأحمر عن الحسن بن زياد العطار قال سمعت ابا عبدالله ع يقول إن الأرض لا تترك إلا بعالم يحتاج الناس إليه ولا يحتاج إلى الناس ويعلم الحلال والحرام.

حسن بن زیاد العطار سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا: زمین میں ہمیشہ ایک ایسا عالم ہوتا ہے جس کی طرف لوگ حلال وحرام کے لیے محتاج ہوں۔

حدیث ⑧ وعنه عن الحسن بن علي الوشاء عن أبن الأحمر عن الحرث بن المغيرة قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن الأرض لا تترك إلا بعالم يحتاج الناس إليه ولا يحتاج إلى الناس ويعلم الحلال والحرام.

حارث بن المغیرہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا: زمین میں ہمیشہ ایک ایسا عالم ہوتا ہے جس کی طرف لوگ حلال وحرام کے لیے محتاج ہوں۔

حدیث ⑨ حدثنا أحمد بن يعقوب عن يزيد عن ابن أبي عمير عن سعد بن أبي خلف عن الحسن بن زياد العطار قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن الأرض لا تكون إلا وفيها حجة إنه لا يصلح الناس إلا ذاك ولا تصلح الأرض إلا ذاك.

حسن بن زیاد العطار سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا: زمین نہیں رہ سکتی مگر اس میں حجت موجود ہوتی ہے لوگ حجت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے اور زمین بھی اس کے بغیر قائم نہیں

رہ سکتی۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن عيسى عن ابن أبي عمير عن منصور بن يونس عن إسحاق بن عمار عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول إن الأرض لا تخلو إلا و فيها حجة كيما ازداد المؤمنون شيئا ردهم و إن نقصوا شيئا أتمه لهم.

اسحاق بن عمار نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا: زمین عالم کے بغیر خالی نہیں رہ سکتی کہ اگر لوگ کسی چیز کو گھٹائیں تو وہ اسے مکمل کرے اور اگر کسی کو بڑھائیں تو وہ اسے پلٹا دے۔

حدیث ⑪ حدثنا علي بن إسماعيل عن أحمد بن النضر عن الحسين بن أبي العلاء قال قلت لأبي عبد الله ع تترك الأرض بغير إمام قال لا فقلنا له تكون الأرض و فيها إمامان قال لا إلا إمام صامت لا يتكلم و يتكلم الذي قبله.

حسین بن ابی العلاء سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے کہا: کیا زمین امام کے بغیر چھوڑی جاسکتی ہے؟۔ فرمایا: نہیں۔ ہم نے آپؑ سے کہا: زمین میں دو امام ہو سکتے ہیں؟۔ فرمایا: نہیں سوائے اس کے کہ ایک امام خاموش ہوتا ہے اور جو اس سے پہلے ہوتا ہے وہ بولتا ہے۔

حدیث ⑫ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن علي بن فضال عن ثعلبة عن إسحاق بن عمار عن مولى لأبي عبد الله ع قال سمعته يقول لا تكون الأرض إلا و فيها من يعرف الزيادة و النقصان فإذا جاء المسلمون بزيادة رمى

بالزيادة و إذا جاءوا بالنقصان أتمه لهم و لو لا ذلك لاختلط على المسلمين أمرهم.

اسحاق بن عمار نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کے غلام سے روایت کی ہے کہ میں نے امامؑ کو فرماتے ہوئے سنا: زمین میں زیادتی یا نقصان ہوسکتا ہے کہ جب مسلمان کچھ زیادہ کریں تو اسے برابر کر دیا جاتا ہے اور جب وہ کم کرتے ہیں تو امامؑ ان کے لیے اسے مکمل کر دیتا ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو مسلمان اُن کے امر کو غلط ملط کر دیتے۔

حدیث ⑬ حدثنا عباد بن سليمان عن سعد بن سعد عن محمد بن عمارة عن أبي الحسن الرضا ع قال إن الحجة لا تقوم لله على خلقه إلا بإمام حتى يعرف.

محمد بن عمارہ نے ابوالحسن الرضاؑ سے روایت کی ہے کہ اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت صرف امام سے ہی قائم رہتی ہے حتیٰ کہ وہ معرفت حاصل کرلیں۔

حدیث ⑭ حدثنا محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن هشام بن سالم عن أبي إسحاق الهمداني قال حدثني الثقة من أصحابنا أنه سمع أمير المؤمنين ع يقول اللهم إنك لا تخلي الأرض من حجة لك على خلقك ظاهر أو خافي.

ابواسحاق الہمدانی سے روایت ہے کہ ہم سے ہمارے اصحاب میں سے کئی راویوں نے روایت کیا ہے کہ انہوں نے امیر المومنین علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تو زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑتا خواہ وہ ظاہر ہو یا مخفی۔

حدیث ⑮ حدثنا محمد بن عیسی و أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن یعقوب السراج قال قلت لأبي عبد الله ع تخلو الأرض من عالم منكم حي ظاهر تفزع إليه الناس في حلالهم و حرامهم فقال يا أبا يوسف لا إن ذلك لبين في كتاب الله تعالى فقال يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَ صابِرُوا عدوكم ممن يخالفكم و رابِطُوا إمامكم وَ اتَّقُوا اللهَ فيما يأمركم و فرض عليكم.

یعقوب السراج سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے کہا: آپؑ میں سے کوئی بھی عالم زمین کو نہیں چھوڑتا کہ لوگ ان کے پاس اپنے حلال وحرام کے بارے میں گھبرائے ہوئے آتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: اے ابو یوسف! نہیں یہ کتاب خدا میں واضح حکم ہے۔ فرمایا (اے ایمان والو صبر کرو اور مربوط رہو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ) پس جو تمہارا مخالف ہو اس کے دشمن رہو امام سے مربوط رہو اور جو اللہ نے تم پر فرض کیا ہے اس کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

حدیث ⑯ حدثنا أحمد بن الحسين بن علي عن علي بن فضال عن عمرو بن سعيد المدائني عن مصدق بن صدقة قال سمعت أبا عبد الله ع يقول لن تخلو الأرض من حجة عالم يحيي فيها ما يميتون من الحق ثم تلا هذه الآية يُرِيدُونَ لِيُطْفِؤُا نُورَ اللهِ بِأَفْواهِهِمْ وَ اللهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْكافِرُونَ.

مصدق بن صدقہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: زمین کو حجت خدا کے بغیر خالی نہیں چھوڑا جاتا پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی (وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو بجھا دیں اپنی پھونکوں سے اور اللہ اپنے نور کو تمام کر کے چھوڑے گا اگرچہ کافر نا خوش ہی کیوں نہ ہوں)۔

باب نمبر (۱۱)

آئمہؑ سے زمین کبھی خالی نہیں رہتی

حدیث ① حدثنا الهيثم النهدي عن البرقي عن خلف بن حماد عن أبان بن تغلب قال قال أبو عبد الله ع الحجة قبل الخلق و مع الخلق و بعد الخلق.

ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا: حجت مخلوق سے پہلے ہے، مخلوق کے ساتھ ہے اور مخلوق کے بعد ہے۔

من المترجم:۔

امام کا یہ جملہ کہ 'حجت مخلوق سے پہلے ہے' واضح کر رہا ہے کہ حجت مخلوق نہیں۔ اسی طرح یہ جملہ کہ 'حجت مخلوق کے بعد ہے' واضح کر رہا ہے کہ حجت مخلوق نہیں، لیکن اس کے باوجود بھی اکثریت صرف حجت کے اس مقام کو دیکھتی ہے جہاں حجت مخلوق کے ساتھ ہوتی ہے اور دو مقامات کو نظر انداز کرتی ہے جبکہ انہی مقامات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

حدیث ② حدثنا الهيثم النهدي عن أبيه عن يونس بن يعقوب قال سمعت أبا عبد الله ع يقول لو لم تكن في الدنيا إلا اثنان لكان الإمام أحدهما.

یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: اگر دنیا میں دو افراد ہی باقی رہ جائیں تو ان میں سے ایک امامؑ ہوگا۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن علی بن إسماعیل عن ابن سنان عن حمزة بن الطیار قال سمعت أبا عبد الله ع یقول لو لم یبق فی الأرض إلا اثنان لکان أحدهما الحجة علی صاحبه.

حمزہ بن طیار سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کوفرماتے ہوئے سنا: اگر دنیا میں دو افراد ہی باقی رہ جائیں تو ان میں سے ایک دوسرے پر حجت ہوگا۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن الحسن عن ابن سنان عن ابن عمارة بن الطیار قال لو لم یبق فی الأرض إلا اثنان لکان أحدهما الحجة ولو ذهب أحدهما بقی الحجة.

عمارہ بن طیار سے روایت ہے کہ (امامؑ) نے فرمایا: اگر دنیا میں دو افراد باقی رہ جائیں تو ان میں سے ایک دوسرے پر حجت ہوگا۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن الحسن عن ابن سنان عن ابن عمارة بن الطیار قال لو لم یبق فی الأرض إلا اثنان لکان أحدهما الحجة ولو ذهب أحدهما بقی الحجة.

ابوعمارۃ بن الطیار سے روایت ہے کہ (امامؑ نے فرمایا) اگر زمین پر دو افراد باقی رہ جائیں تو ان میں سے ایک حجت ہوگا اور اگر ان دونوں میں سے ایک چلا جائے تو حجت خدا پھر بھی زمین پر اس ایک کی صورت میں باقی رہے گا۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن عیسی عن أبی عمارة بن الطیار قال سمعت أبا عبد الله ع یقول لو لم یبق فی الأرض إلا اثنان لکان أحدهما الحجة.

ابوعمارۃ بن الطیار سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر زمین پر دو افراد بھی باقی رہ جائیں تو ان میں سے ایک حجت ہوگی۔

باب نمبر (۱۲)

زمین امامؑ کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی اگرچہ ایک لمحہ ہی باقی کیوں نہ ہو

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين عن أبي داود المسترق عن أحمد بن عمر قال قلت لأبي الحسن ع هل يبقى الأرض بغير إمام فإنا نروي عن أبي عبد الله ع قال لا يبقى الأرض إلا أن يسخط الله على العباد قال لا تبقى إذا لساخت.

احمد بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن الرضاؑ سے کہا: کیا زمین امامؑ کے بغیر باقی رہ سکتی ہے؟ ہم امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ زمین امامؑ کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی مگر یہ کہ اللہ بندوں پر غضبناک ہو؟۔آپؑ نے فرمایا: زمین امامؑ کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی یہ تباہ و برباد ہوجائے گی۔

حدیث ② حدثنا محمد بن عيسى عن محمد بن الفضيل عن أبي حمزة الثمالي قال قلت لأبي عبد الله ع تبقى الأرض بغير إمام قال لو بقيت الأرض بغير إمام لساخت.

ابوحمزہ الثمالی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا: کیا زمین امامؑ کے بغیر باقی رہ سکتی ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: اگر زمین امامؑ کے بغیر ہو تو یہ تباہ ہوجائے گی۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن عيسى قال حدثني المؤمن حدثني أبو هراسة عن أبي جعفر ع قال لو أن الإمام رفع من الأرض ساعة لساخت بأهله كما يموج البحر بأهله.

ابو ہراسہ نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ اگر امامؑ ایک لمحہ کے لیے زمین سے اٹھالیا جائے تو زمین اپنے اہل کو اس طرح اٹھا کر مارے گی جیسے سمندر کی موجیں اپنی مخلوق کو۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن علي بن إسماعيل عن العباس بن معروف عن علي بن مهزيار عن محمد بن الهيثم عن محمد بن الفضيل عن أبي الحسن الرضا ع قال قلت له يكون الأرض بلا إمام فيها قال لا إذا ساخت بأهلها.

محمد بن الفضیل نے امام ابوالحسن الرضاؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ سے کہا: کیا زمین امامؑ کے بغیر رہ سکتی ہے؟۔فرمایا: نہیں مگر یہ کہ اپنے اہل کو برباد کردے گی۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن سليمان عن سعد بن سعد عن أحمد بن عمر عن أبي الحسن الرضا ع قال قلت له هل تبقى الأرض بغير إمام قال لا قلت فإنا نروى عن أبي عبد الله ع أنه قال لا تبقى إلا أن يسخط الله على العباد قال لا تبقى إذا لساخت.

احمد بن عمر نے امام ابوالحسن الرضاؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے امامؑ سے پوچھا: کیا زمین امامؑ کے بغیر رہ سکتی ہے؟۔فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: ہم تو امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر اللہ اپنے بندوں پر غضب ناک ہو تو قائم رہ سکتی ہے؟۔فرمایا: زمین امامؑ کے بغیر برباد ہوجائے گی کبھی باقی نہیں رہے گی۔

حدیث ⑥ حدثنا الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن الحسن بن علي الوشاء قال سألت الرضا ع هل تبقى الأرض بغير إمام قال لا قلت فإنا نروي أنها لا تبقى إلا أن يسخط الله على العباد قال لا تبقى إذا لساخت.

حسن بن علی الوشاء نے امام رضاؑ سے سوال کیا: کیا زمین امامؑ کے بغیر رہ سکتی ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: ہم روایت کرتے ہیں کہ اگر اللہ بندوں پر غضبناک ہو تو رہ سکتی ہے؟۔فرمایا: نہیں رہ سکتی بلکہ یہ برباد ہو جائے گی۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن محمد عن أبي طاهر محمد بن سليمان عن أحمد بن هلال قال أخبرني سعيد عن سليمان الجعفري قال سألت أبا الحسن الرضا ع قلت تخلو الأرض من حجة الله قال لو خلت الأرض طرفة عين من حجة لساخت بأهلها.

سلیمان الجعفری سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن الرضاؑ سے پوچھا: زمین حجت خدا کے بغیر رہ سکتی ہے؟۔فرمایا: اگر یہ حجت خدا سے پلک جھپکنے کی مدت میں بھی خالی رہے تو اپنے اہل سمیت تباہ ہو جائے گی۔

باب نمبر (۱۳)

جب ایک امامؑ شہادت پا جائے تو اس کے بعد آنے والا امامؑ صاحب معرفت ہوتا ہے

حدیث ① حدثنا الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن أبي جعفر محمد بن الربيع عن رجل من أصحابنا عن أبي الجارود قال قلت لأبي جعفر ع جعلت فداك إذا مضى عالمكم أهل البيت بأي شيء يعرف الذي يجيء من بعده قال بالهداية و الإطراق و إقرار آل محمد ص بالفضل و لا يسأل عن شيء مما بين دفتين إلا أجاب عنه.

ابوالجارود سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان کہ جب آپؑ اہل بیتؑ میں سے ایک عالم گزر جائے تو اس کے بعد آنے والا معرفت رکھتا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: اس سے کائنات کی جس چیز کے بارے میں پوچھا جائے گا وہ اس کا جواب دے گا۔

حدیث ② وعنه عن معلى بن محمد عن محمد بن جمهور عن موسى عن الحنان عن الحرث بن المغيرة قال قلت لأبي عبد الله ع بم يعرف صاحب هذا الأمر قال بالسكينة و الوقار و العلم و الوصية.

حارث بن المغیرہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے پوچھا: صاحب امر کیسے پہچانا جاتا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: سکون، وقار، علم اور وصائیت کے ذریعے۔

باب نمبر ﴿۱۴﴾

ائمہؑ کو مشرق و مغرب کی مخلوق جانتی ہے

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان بن يحيى عن بعض رجاله عن أبي عبد الله ع عن أبيه عن علي بن الحسين عن أمير المؤمنين ع قال إن لله بلدة خلف المغرب يقال لها جابلقا و في جابلقا سبعون ألف أمة ليس منها أمة إلا مثل هذه الأمة فما عصوا الله طرفة عين فما يعملون عملا و لا يقولون قولا إلا الدعاء على الأولين و البراءة منهما و الولاية لأهل بيت رسول الله ص.

صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے انہوں نے اپنے والد گرامیؑ سے انہوں نے علیؑ بن الحسینؑ سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ اللہ نے مغرب کے پیچھے ایک اور جہان خلق کیا ہے جسے جابلقا کہا جاتا ہے اور جابلقا میں ستر ہزار امتیں ہیں ان میں سے ہر امت اس امت جیسی ہے، وہ اللہ کی پلک جھپکنے کی مدت میں بھی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ ہر عمل میں اولین پر دعا کرتے ہیں اور ان دونوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں اور رسول اللہؐ اور ان کی اہل بیتؑ سے محبت رکھتے ہیں۔

حدیث ② حدثنا يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم الجريري عن أبي عمران الأرمني عن الحسين بن الجارود عمن حدثه عن أبي عبد الله ع قال إن من وراء أرضكم هذه أرضا بيضاء ضوءها منها فيها خلق يعبدون الله لا

یشر کون به شیئا یتبرءون من فلان و فلان.

حسین بن الجارود نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تمہاری زمین کے پیچھے بھی ایک زمین ہے جس کی روشنی اس سے زیادہ سفید ہے اس میں ایسی مخلوق ہے جو اللہ کی عبادت کرتی ہے اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتی اور فلاں اور فلاں سے بیزاری اور ان پر تبرا کرتی ہے۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن موسى عن الحسين بن موسى الخشاب عن علي بن حسان عن عبد الرحمن بن كثير عن أبي عبد الله ع قال إن من وراء عين شمسكم هذه أربعين عين شمس فيها خلق كثير و إن من وراء قمركم أربعين قمرا فيها خلق كثير لا يدرون أن الله خلق آدم أم لم يخلقه ألهموا إلهاما لعنة فلان و فلان.

عبدالرحمٰن بن کثیر نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ تمہارے اس سورج کے پیچھے چالیس سورج ہیں جن میں بہت سی مخلوقات آباد ہیں اور تمہارے چاند کے پیچھے چالیس چاند ہیں جس میں بہت سی مخلوقات آباد ہیں وہ نہیں جانتے کہ اللہ نے آدمؑ کو خلق کیا یا نہیں انہیں بس فلاں اور فلاں پر لعنت کا حکم دیا گیا ہے یا الہام کیا گیا ہے۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد بن الحسين قال حدثني أحمد بن إبراهيم عن عمار عن إبراهيم بن الحسين عن بسطام عن عبد الله بن بكير قال حدثني عمر بن يزيد عن هشام الجواليقي عن أبي عبد الله ع قال إن لله مدينة خلف البحر سعتها مسيرة أربعين يوما فيها قوم لم يعصوا الله قط و لا يعرفون إبليس و لا يعلمون خلق إبليس نلقاهم في كل حين فيسألونا عما يحتاجون إليه و يسألونا الدعاء فنعلمهم و يسألونا عن قائمنا حتى يظهر و

فيهم عبادة و اجتهاد شديد و لمدينتهم أبواب ما بين المصراع إلى المصراع مائة فرسخ لهم تقديس و اجتهاد شديد لو رأيتموهم لاحتقرتم عملكم يصلي الرجل منهم شهرا لا يرفع رأسه من سجوده طعامهم التسبيح و لباسهم الورق و وجوههم مشرقة بالنور إذا رأوا منا واحدا لحسوه و اجتمعوا إليه و أخذوا من أثره إلى الأرض يتبركون به لهم دوي إذا صلوا أشد من دوي الريح العاصف فيهم جماعة لم يضعوا السلاح منذ كانوا ينتظرون قائمنا يدعون أن يريهم إياه و عمر أحدهم ألف سنة إذا رأيتهم رأيت الخشوع و الاستكانة و طلب ما يقربهم إليه إذا حبسنا ظنوا أن ذلك من سخط يتعاهدون ساعة التي نأتيهم فيها لا يسأمون و لا يفترون يتلون كتاب الله كما علمناهم و إن فيما نعلمهم ما لو تلي على الناس لكفروا به و لأنكروه يسألوننا عن الشيء إذا ورد عليهم من القرآن و لا يعرفونه فإذا أخبرناهم به انشرحت صدورهم لما يسمعون منا و يسألوا الله طول البقاء و أن لا يفقدونا و يعلمون أن المنة من الله عليهم فيما نعلمهم عظيمة و لهم خرجة مع الإمام إذا قاموا يسبقون فيها أصحاب السلاح منهم و يدعون الله أن يجعلهم ممن ينتصر به لدينهم فيهم كهول و شبان و إذا رأى شاب منهم الكهل جلس بين يديه جلسة العبد لا يقوم حتى يأمره لهم طريق هم أعلم به من الخلق إلى حيث يريد الإمام فإذا أمرهم الإمام بأمر قاموا أبدا حتى يكون هو الذي يأمرهم بغيره لو أنهم وردوا على ما بين المشرق و المغرب من الخلق لأفنوهم في ساعة واحدة لا يختل الحديد فيهم و لهم سيوف من حديد غير

هذا الحديد لو ضرب أحدهم بسيفه جبلا لقده حتى يفصله يغزو بهم الإمام الهند و الديلم و الكرك و الترك و الروم و بربر و ما بين جابرسا إلى جابلقا و هما مدينتان واحدة بالمشرق و أخرى بالمغرب لا يأتون على أهل دين إلا دعوهم إلى الله و إلى الإسلام و إلى الإقرار بمحمد ص و من لم يسلم قتلوه حتى لا يبقى بين المشرق و المغرب و ما دون الجبل أحد إلا أقر.

ہشام الجوالیقی نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ اللہ نے سمندر کے پیچھے ایک اور جہاں بسایا ہے جس کی مسافت سورج کی مسافت سے چالیس دن ہیں اس میں ایک مخلوق ہے جو اللہ کی نافرمانی نہیں کرتی اور نہ ہی وہ ابلیس کو جانتے ہیں اور نہ ہی اس کی خلقت کا علم رکھتے ہیں ہم ان سے جب بھی ملتے ہیں تو وہ ہم سے اپنی ضروریات کے بارے میں پوچھتے ہیں وہ ہم سے دعا کے بارے میں پوچھتے ہیں ہم انہیں تعلیم دیتے ہیں اور وہ ہم سے ہمارے قائمؑ کے بارے میں پوچھتے ہیں اور وہ بہت زیادہ عبادت اور کوشش کرتے ہیں، ان کے شہروں کے دروازے ہیں ایک دروازے سے دوسرے دروازے کے درمیان سو فرسخ کا فاصلہ ہے وہ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں اگر تم ان کو دیکھ لو تو تمہیں اپنے اعمال حقیر دکھائی دیں ان میں سے ایک آدمی جب سجدہ کرتا ہے تو ایک مہینہ اپنا سر سجدے سے نہیں اٹھاتا ان کا کھانا تسبیح ہے اور ان کا لباس ورق ہے ان کے چہرے نور سے روشن ہیں اور ان کے پاس ہمارے لوہے کے علاوہ لوہے کی تلواریں ہیں اگر وہ کسی کو تلوار ماریں تو اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیں ان کے ساتھ مل کر قائمؑ ہند، دیلم، کرک، ترک، روم، بربر، جابرسا سے لے کر جابلقا تک قتال کریں گے اور یہ دو شہر ہیں ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں پس وہ لوگوں کو اللہ اور اسلام کی دعوت دیں گے اور محمدؐ کے اقرار کا کہیں گے، جو اسلام کا اقرار نہیں کرے گا وہ اس کے قتل سے نہیں رکیں گے حتیٰ کہ مشرق و مغرب اور پہاڑوں پر بھی یہاں تک کہ سب اقرار کر لیں گے۔

حدیث ⑤ حدثنا سلمة بن الخطاب عن سليمان بن سماعة وعبد الله بن محمد عن عبد الله بن القاسم عن سماعة يرفعه إلى الحسن و أبي الجارود و ذكراه عن ابن سعيد الهمداني قال قال الحسن بن علي ع إن لله مدينة في المشرق ومدينة في المغرب على كل واحد سور من حديد في كل سور سبعون ألف مصراع يدخل من كل مصراع سبعون ألف لغة آدمي ليس منها لغة إلا مخالف الأخرى و ما فيها لغة إلا و قد علمناها و ما فيهما و ما بينهما ابن نبي غيري و غير أخي و أنا الحجة عليهم.

ابوسعید الھمدانی سے روایت ہے کہ امام حسنؑ بن علیؑ نے فرمایا: اللہ نے ایک شہر مشرق اور دوسرا مغرب میں بنایا ہے ان میں لوہے کے قلعے ہیں اور ہر قلعے میں ستر ہزار دروازے ہیں ان میں سے ہر دروازے سے ستر ہزار آدمی داخل ہوتے ہیں اور ہر ایک آدمی کی زبان دوسرے سے مختلف ہے اور جتنی زبانیں ہیں ہم سب کو جانتے ہیں، ان میں میرے علاوہ اور میرے بھائی کے علاوہ نبی کا کوئی بیٹا نہیں ہے اور میں ان پر حجت ہوں۔

حدیث ⑥ حدثنا سلمة عن أحمد بن عبد الرحمن بن عبد ربه الصيرفي عن محمد بن سليمان عن يقطين الجواليقي عن قلقلة عن أبي جعفر ع قال إن الله خلق جبلا محيطا بالدنيا من زبرجد خضر و إنما خضرة السماء من خضرة ذلك الجبل و خلق خلقا و لم يفرض عليهم شيئا مما افترض على خلقه من صلاة و زكاة و كلهم يلعن رجلين من هذه الأمة و سماهما.

قلقلہ نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اللہ نے ایک ایسا پہاڑ خلق کیا ہے جو اس دنیا کو سبز زبرجد سے گھیرے ہوئے ہے اور آسمان کی سبزی اس پہاڑ کی وجہ سے ہے۔ اس میں ایک

ایسی مخلوق خلق کی ہے جس پر کوئی شے فرض نہیں کی مگر جس طرح اس نے اس دنیا میں اپنی مخلوق پر نماز اور زکواۃ فرض کی ہے اس مخلوق کا ہر فرد اس امت کے دو آدمیوں پر لعنت کرتا ہے اور آپؑ نے دونوں کے نام بھی لیے۔

حدیث ۷ حدثنا أحمد بن الحسين عن علي بن زيات عن عبيد الله بن عبد الله الدهقان عن أبي الحسن ع قال سمعته يقول إن الله خلق هذا النطاق زبرجدة خضراء فمن خضرتها اخضرت السماء قال قلت و ما النطاق قال الحجاب و لله وراء ذلك سبعون ألف عالم أكثر من عدد الإنس و الجن و كلهم يلعن فلانا و فلانا.

عبیداللہ بن عبداللہ الدھقان نے امام ابوالحسنؑ سے روایت کیا کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا: اس زمین کے پیچھے اللہ نے زبرجد سبز خلق کیا ہے کہ جس کی سبزی سے آسمان نیلا ہے۔ میں نے کہا: یہ نطاق کیا ہے؟۔ فرمایا: پردہ اور اس میں اللہ نے ستر ہزار مخلوقات پیدا کی ہیں جن کی تعداد جنوں اور انسانوں سے زیادہ ہے اور تمام فلاں اور فلاں پر لعنت کرتے ہیں۔

حدیث ۸ حدثنا محمد بن هارون عن أبي يحيى الواسطي عن سهل بن زياد عن عجلان أبي صالح قال سألت أبا عبد الله ع عن قبة آدم فقلت له هذه قبة آدم فقال نعم و لله قباب كثيرة أما إن خلف مغربكم هذا تسعة و ثلاثين مغربا أرضا بيضاء و مملوة خلقا يستضيئون بنورنا لم يعصوا الله طرفة عين لا يدرون أ خلق الله آدم أم لم يخلقه يبرءون من فلان و فلان قيل له كيف هذا يتبرءون من فلان و فلان و هم لا يدرون أ خلق الله آدم أم لم يخلقه فقال للسائل أ تعرف إبليس قال لا إلا بالخبر قال فأمرت باللعنة و

البراءة منه قال نعم قال فكذلك أمر هؤلاء.

عجلان ابی صالح سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے آدمؑ کے خیمے کے بارے میں پوچھا تو میں نے ان سے کہا: یہ آدمؑ کا خیمہ ہے؟۔فرمایا: ہاں اور تمہارے مغرب کے پیچھے انتالیس سفید زمینیں ہیں جو مخلوقات سے بھری ہوئی ہیں جو ہمارے نور سے روشن ہیں وہ اللہ کی نافرمانی پلک جھپکنے کی مدت میں بھی نہیں کرتے وہ نہیں جانتے کہ اللہ نے آدم کو خلق کیا یا نہیں بس وہ فلاں فلاں پر تبرا کرتے ہیں۔امامؑ سے پوچھا گیا کہ وہ کیسے فلاں اور فلاں پر تبرا کرتے ہیں؟ جبکہ وہ جانتے نہیں کہ اللہ نے آدم کو پیدا کیا بھی ہے یا نہیں؟۔آپؑ نے سائل سے پوچھا کیا تم ابلیس کو جانتے ہو؟۔اس نے کہا: نہیں مگر خبر کے ذریعے۔آپؑ نے فرمایا: اور تمہیں اس پر لعنت اور تبرا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس نے کہا: جی ہاں بالکل۔آپؑ نے فرمایا: اسی طرح انہیں حکم دیا گیا ہے۔

حدیث ۹ حدثنا محمد بن عيسى عن يونس عن عبد الصمد عن جابر عن أبي جعفر ع قال سمعته يقول إن من وراء هذه أربعين عين شمس ما بين شمس إلى شمس أربعون عاما فيها خلق كثير ما يعلمون أن الله خلق آدم أو لم يخلقه و إن من وراء قمركم هذا أربعين قمرا ما بين قمر إلى قمر مسيرة أربعين يوما فيها خلق كثير ما يعلمون أن الله خلق آدم أو لم يخلقه قد ألهموا كما ألهمت النحل لعنة الأول و الثاني في كل وقت من الأوقات و قد وكل بهم ملائكة متى ما لم يلعنوهما عذبوا.

جابر نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے امامؑ کو فرماتے ہوئے سنا: تمہارے اس سورج کے پیچھے چالیس سورج ہیں ایک سورج کا دوسرے سورج تک فاصلہ چالیس سال کی مسافت ہے ان میں بہت سی مخلوقات ہیں جو نہیں جانتے کہ اللہ نے آدم کو پیدا بھی کیا ہے یا نہیں اسی طرح

تمہارے اس چاند کے پیچھے چالیس چاند ہیں اور ایک چاند کا دوسرے چاند تک کا فاصلہ چالیس سال کی مسافت ہے اس میں بھی بہت سی مخلوق ہے وہ بھی نہیں جانتے کہ اللہ نے آدم کو خلق کیا یا نہیں مگر انہیں الہام کیا گیا جیسے کہ شہد کی مکھی کو کیا گیا کہ ہر وقت پہلے اور دوسرے پر لعنت کرو۔

حدیث ⑩ حدثنا أحمد بن محمد عن أبي يحيى الواسطي عن درست عن عجلان أبي صالح قال دخل رجل على أبي عبد الله ع فقال له جعلت فداك هذه قبة آدم قال نعم و فيه قباب كثيرة إن خلف مغربكم هذا تسعة و ثلاثين مغربا أرضا بيضاء مملوة خلقا يستضيئون بنورها لم يعصوا الله طرفة عين ما يدرون أن الله خلق آدم أم لم يخلق يتبرءون من فلان و فلان لعنهما الله.

عجلان ابوصالح نے کہا کہ ایک آدمی امام ابوعبداللہؑ کے پاس آیا اور ان سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا یہ آدم کا خیمہ ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں اور اللہ نے بہت سارے خیمے بنائے ہیں۔ فرمایا: تمہاری مغرب کے پیچھے انتالیس مغربیں ہیں جو سفید زمینیں ہیں نور سے روشن ہیں اور اس میں اللہ نے بہت سی مخلوقات خلق کی ہیں جو اللہ کی پلک جھپکنے کی مدت میں بھی نافرمانی نہیں کرتیں وہ نہیں جانتے کہ اللہ نے آدم کو خلق کیا یا نہیں مگر ان کی عبادت فلاں اور فلاں پر تبرا کرنا ہے اور وہ ان دونوں پر لعنت کرتے ہیں۔

حدیث ⑪ و روى يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن رجاله عن أبي عبد الله ع رفع الحديث إلى الحسن بن علي أنه قال إن لله مدينتين إحداهما بالمشرق و الأخرى بالمغرب عليهما سور من حديد و على كل مدينة منهما سبعون ألف ألف مصراع من ذهب و فيها سبعون ألف ألف لغة يتكلم كل لغة بخلاف لغة صاحبه و أنا أعرف جميع اللغات و ما فيهما و ما بينهما و ما

علیهما حجة غیری و غیر الحسین ع أخی.

ابن ابی عمیر سے انہوں نے اپنے رجال سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے مرفوعاً حدیث امام حسنؑ بن علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ نے دو شہر اور خلق کئے ہیں ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ان پر لوہے کے خول ہیں اور ان میں ہر شہر میں ستر لاکھ سونے کے دروازے ہیں ان میں ستر لاکھ مخلوقات آباد ہیں اور ان کی ستر لاکھ زبانیں ہیں ہر بندہ اپنے دوسرے آدمی سے مختلف زبان بولتا ہے اور میں ان تمام زبانوں کو جانتا ہوں، ان پر میرے اور میرے بھائی حسینؑ کے علاوہ کوئی اور حجت نہیں (یعنی ان کے زمانہ اقدس میں)۔

حدیث ⑫ حدثنا الحسین بن محمد بن عامر عن معلی بن محمد الأصفهانی عن محمد بن جمهور عن سلیمان بن سماعة عن عبد الله بن القاسم عن سماعة بن مهران عن أبی الجارود عن أبی سعید قال قال الحسن بن علی إن لله مدینة بالمشرق و مدینة بالمغرب علی کل واحدة سور من حدید فی کل سور سبعون ألف مصراع من ذهب تدخل من کل مصراع سبعون ألف لغة آدمیین و لیس فیها لغة إلا مخالف للأخری و ما منها لغة إلا و قد علمتها و لا فیهما و لا بینهما ابن نبی غیری و غیر أخی و أنا الحجة لهم.

ابوسعید سے روایت ہے انہوں نے امام حسنؑ بن علیؑ سے روایت کی ہے کہ اللہ نے ایک شہر مشرق میں اور ایک مغرب میں خلق کیا ہے اور ہر پر لوہے کا خول ہے ہر شہر میں ستر ہزار مصراع سونے کے ہیں ہر مصراع سے ستر ہزار آدمی مختلف زبانوں والے داخل ہوتے ہیں اور ہر زبان دوسری زبان سے مختلف ہیں اور میں ہر زبان کو جانتا ہوں اور ان پر سوائے میرے اور میرے بھائی کے کوئی حجت نہیں اور ہمارے سوا نبی کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔

باب نمبر (۱۵)

امامؑ چاہیں تو لوگوں کی آنکھیں امامؑ کو نہیں دیکھ سکتیں

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن علي عن علي بن ميسر قال لما قدم أبو عبد الله ع على أبي جعفر أقام أبو جعفر مولى له على رأسه و قال له إذا دخل علي فاضرب عنقه فلما دخل أبو عبد الله ع نظر إلى أبي جعفر و أسر شيئا بينه و بين نفسه لا يدري ما هو ثم أظهر يا من يكفي خلقه كلهم و لا يكفيه أحد اكفني شر عبد الله بن علي فصار أبو جعفر لا يبصر مولاه و لا يبصره قال فقال أبو جعفر يا جعفر بن محمد لقد أتعبتك في هذا الحر فانصرف فخرج أبو عبد الله من عنده فقال أبو جعفر لمولاه ما منعك أن تفعل ما أمرتك به فقال لا و الله ما أبصرته و لقد جاء شيء حال بيني و بينه قال أبو جعفر و الله لئن حدثت بهذا الحديث لأقتلنك.

ہم سے احمد بن محمد نے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے علی بن میسر سے روایت کی ہے کہ جب ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام ابوجعفر (عباسی بادشاہ) کے پاس آئے تو ابوجعفر نے اپنے غلام کو ان کے سر پر کھڑا کر دیا اور اس سے کہا: جب وہ میرے پاس آئیں تو ان کی گردن کاٹ دینا جب ابوعبداللہؑ داخل ہوئے تو ابوجعفر کی طرف دیکھا اور اس کے اور اپنے درمیان کوئی چیز پوشیدہ کی وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا تھا پھر آپؑ نے یہ دعا کی "اے ظاہر ہونے والے وہ کہ جو تمام مخلوق کے لیے کافی ہے مجھے عبداللہ بن علی کے شر سے محفوظ فرما"، پس ابوجعفر نے نہ تو اپنے غلام کو دیکھا اور نہ غلام نے

اسے دیکھا تو ابوجعفر نے کہا: اے جعفرؑ بن محمدؑ میں نے آپؑ کو اس گرمی میں تھکا دیا پس آپؑ جایئے پس ابوعبداللہؑ اس کے پاس سے چلے گئے تو ابوجعفر (عباسی بادشاہ) نے اپنے غلام سے کہا: میرے حکم سے کس چیز نے تمہیں منع کیا تھا۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم میں نے انہیں نہیں دیکھا کہ ایسی چیز آئی جو ان کے اور میرے درمیان حائل ہو گئی۔ ابوجعفر نے کہا: اللہ کی قسم اگر تم نے ایسی بات بیان کی تو میں تمہیں قتل کر دوں گا۔

حدیث ② عنه عن الهيثم النهدي عن الحسن بن محبوب عن معاوية بن وهب قال كنت مع أبي عبد الله ع بالمدينة وهو راكب حماره فنزل وقد كنا صرنا إلى السوق أو قريبا من السوق قال فنزل وسجد وأطال السجود وأنا أنتظره ثم رفع رأسه قال قلت جعلت فداك رأيتك نزلت فسجدت قال إني ذكرت نعمة الله علي قال قلت قرب السوق و الناس يجيئون و يذهبون قال إنه لم يرني أحد.

معاویہ بن وہب سے روایت ہے کہ میں ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کے پاس مدینہ میں تھا آپؑ اپنے گدھے پر سوار تھے ہم بازار کی طرف چلے گئے یا بازار کے قریب تھے تو آپؑ اترے اور طویل سجدہ کیا۔ میں انہیں دیکھ رہا تھا پھر انہوں نے اپنا سر اٹھایا میں نے کہا: آپؑ پر قربان میں نے آپؑ کو دیکھا کہ آپؑ اترے اور سجدہ کیا فرمایا: میں نے اللہ کی نعمتوں کا ذکر کیا۔ میں نے کہا: بازار کے قریب اور لوگ ہیں۔ فرمایا: مجھے کسی نے نہیں دیکھا۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن عيسى رفعه إلى المفضل بن عمر قال قال المفضل كان بين أبي عبد الله و بين بعض بني أمية شيء فدخل أبو عبد الله ع على الديوان فقام إلى البوابين فقال من أدخل على هذا قالوا لا و الله ما رأينا

أحدا.

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ مفضل نے کہا: ابوعبداللہؑ اور بنوامیہ کے بعض لوگوں کے درمیان کچھ معاملہ تھا تو ابوعبداللہؑ دیوان میں داخل ہوئے۔ پس وہ چوکیداروں کے پاس آیا اور کہا: میرے پاس کون آیا تھا۔ وہ کہنے لگے نہیں اللہ کی قسم ہم نے کسی کو نہیں دیکھا۔

باب نمبر ﴿۱۶﴾

ائمہؑ کا ذکر اللہ نے کیا، وہ اہل جنت اور دوزخ کو جانتے ہیں

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين عن عبد الرحمن بن أبي هاشم عن سالم بن أبي سلمة عن الهلقام عن أبي جعفر ع في قول الله عز و جل وَ عَلَى الْأَعْرافِ رِجالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيماهُمْ قال نحن أولئك الرجال الأئمة منا يعرفون من يدخل النار و من يدخل الجنة كما تعرفون في قبائلكم الرجل منكم يعرف من فيها من صالح أو طالح.

الہلقام نے ابو جعفر الباقر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (اور اعراف پر ایسے مرد ہیں جو تمام کو ان کی پیشانیوں سے پہچانتے ہیں) فرمایا: ہم وہ مرد ہیں ہم میں سے امام جانتے ہیں کہ کون جنت میں جائیگا اور کون دوزخ میں جس طرح کہ تم اپنے قبیلے کے آدمیوں میں سے جانتے ہو کہ کون نیک ہے اور کون بد ہے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن محمد بن الحصين عن محمد بن الفضيل عن أبي حمزة عن أبي جعفر ع و إسحاق بن عمار عن أبي عبد الله ع في قول الله عز و جل وَ عَلَى الْأَعْرافِ رِجالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيماهُمْ قال هم الأئمة.

ابوحمزہ نے ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے اور اسحاق بن عمار نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (اور اعراف پر ایسے مرد ہیں جو تمام لوگوں کو ان کی پیشانی سے پہچانتے ہیں) فرمایا: وہ آئمہؑ ہیں۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن علي الوشاء عن أحمد بن عائذ عن أبي زيد عن الهلقام عن أبي جعفر ع قال سألته عن قول الله عز و جل وَ عَلَى الْأَعْرافِ رِجالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيماهُمْ ما يعني بقوله وَ عَلَى الْأَعْرافِ رِجالٌ قال ألستم تعرفون عليكم عريفا على قبائلكم لتعرفوا من فيها من صالح أو طالح قلت بلى قال فنحن أولئك الرجال الذين يعرفون كلا بسيماهم.

الہلقام نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (اعراف پر ایسے مرد ہیں جو تمام لوگوں کو ان کی پیشانی سے پہچانتے ہیں) فرمایا: جس طرح تم تمام قبائل میں سے ایسے لوگوں کو جانتے ہو کہ کون نیک ہیں اور بد ہیں؟۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ آپؑ نے فرمایا: ہم وہی آدمی ہیں جو تمام لوگوں کو ان کی پیشانیوں سے پہچانتے ہیں۔

حدیث ④ حدثنا المنبه عن الحسين بن علوان عن سعد بن طريف عن أبي جعفر ع قال سألته عن هذه الآية وَ عَلَى الْأَعْرافِ رِجالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيماهُمْ قال يا سعد آل محمد لا يدخل الجنة إلا من عرفهم و عرفوه و لا يدخل النار إلا من أنكرهم و أنكروه و أعراف لا يعرف الله إلا بسبيل معرفتهم.

سعد بن طریف نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے اللہ کے اس قول کے بارے میں

پوچھا (کہ اعراف پر ایک ایسے مرد ہیں جو تمام لوگوں کو ان کی پیشانیوں سے پہچانتے ہیں) فرمایا: اے سعد! وہ آل محمدؑ ہیں جنت میں وہی داخل ہوں گے جن کو وہ جانتے ہیں یا وہ انہیں جانتے ہیں اور دوزخ میں وہ داخل ہوں گے جن کا یہ انکار کریں گے یا وہ ان کا انکار کریں گے۔

حدیث ۵ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن أبي أيوب عن بريد العجلي قال سألت أبا جعفر ع عن قول الله وَ عَلَى الْأَعْرافِ رِجالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيماهُمْ قال أنزلت في هذه الأمة و الرجال هم الأئمة من آل محمد.

بریدالعجلی سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفر الصادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پاچھا (اعراف پر ایسے مرد ہیں جو تمام لوگوں کو ان کی پیشانیوں سے پہچانتے ہیں) فرمایا: یہ اس امت کے بارے میں نازل ہوئی اور وہ مرد آل محمدؑ میں سے امام ہیں۔

حدیث ۶ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد بن طريف عن الأصبغ بن نباتة قال كنت عند أمير المؤمنين ع جالسا فجاءه رجل فقال له يا أمير المؤمنين ع الْأَعْرافِ رِجالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيماهُمْ فقال له على نحن الأعراف نحن نعرف أنصارنا بسيماهم و نحن الأعراف الذين لا يعرف الله إلا بسبيل معرفتنا و نحن الأعراف نوقف يوم القيامة بين الجنة و النار فلا يدخل الجنة إلا من عرفنا و عرفناه و لا يدخل النار إلا من أنكرنا و أنكرناه و ذلك بأن الله تبارك و تعالى لو شاء لعرف الناس حتى يعرفوه و يوحدوه و يأتوه من بابه و لكن جعلنا أبوابه و صراطه و سبيله و بابه الذي يؤتى منه.

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ میں امیرالمومنینؑ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ایک آدمی ان کے پاس آیا

اور کہا یا امیر المومنینؑ (اعراف پر ایسے مرد ہیں جو تمام لوگوں کو ان کی پیشانیوں سے پہچانتے ہیں) اس آیت سے کون لوگ مراد ہیں؟۔ علیؑ نے اس سے فرمایا: ہم ہی اعراف ہیں اور ہم ہی مرد ہیں۔ جنت میں وہی داخل ہوں گے جن کو ہم جانتے ہوں گے یا جو ہمیں جانتے ہوں گے اور دوزخ میں وہی جائینگے جو ہمارا انکار کریں گے یا جن کا ہم انکار کریں گے۔

حدیث ۷ حدثنا الحسن بن علی بن فضال عن علی بن أسباط عن أحمد بن حنان عن بعض أصحابه رفع إلى الأصبغ بن نباتة عن سلمان الفارسی قال أقسم بالله لسمعت رسول الله ص و هو یقول لعلی یا علی أنت و الأوصیاء من بعدی أو قال من بعدك أعراف لا یعرف الله إلا بسبیل معرفتكم و أعراف لا یدخل الجنة إلا من عرفكم و عرفتموه و لا یدخل النار إلا من أنكركم و أنكرتموه.

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سلمان فارسیؓ سے روایت کی ہے کہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسولؐ اللہ کو علیؑ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے علیؑ تو اور تیرے بعد اوصیاء یا میرے بعد اوصیاء صاحب اعراف ہوں گے اور مخلوق میں سے کوئی بھی اللہ کا راستہ تمہاری معرفت کے بغیر نہیں جان سکے گا، جنت میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو تمہیں جانتے ہیں اور تم انہیں جانتے ہو اور آگ میں وہی داخل ہوگا جو تمہارا انکار کرے گا یا جس کا تم انکار کرو گے۔

حدیث ۸ حدثنا الحسین بن محمد بن عامر عن معلی بن محمد عن محمد بن جمهور عن عبد الله بن عبد الرحمن عن الهیثم بن واقد عن مقرن قال سمعت أبا عبد الله ع یقول جاء ابن الكواء إلى أمیر المؤمنین ع فقال یا أمیر المؤمنین وَ عَلَى الْأَعْرافِ رِجالٌ یَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِیماهُمْ فقال نحن

الأعراف نعرف أنصارنا بسيماهم و نحن الأعراف الذين لا يعرف الله عز و جل إلا على الصراط فلا يدخل الجنة إلا من عرفناه و لا يدخل النار إلا من أنكرنا و أنكرناه إن الله لو شاء لعرف العباد نفسه و لكن جعلنا أبوابه و صراطه و سبيله و الوجه الذي يؤتى منه فمن عدل عن ولايتنا أو فضل علينا غيرنا فإنهم عن الصراط لنا كبون و لا سواء من اعتصم الناس به و لا سواء من ذهب حيث ذهب الناس ذهب الناس إلى عيون كدرة يفرغ بعضها في بعض و ذهب من ذهب إلينا إلى عين صافية تجري بأمور لا نفاد لها و لا انقطاع.

مقرن سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا: امیرالمومنینؑ کے پاس ابن الکواء آیا اس نے کہا: اے امیرالمومنینؑ (اعراف پر ایسے مرد ہیں جو تمام لوگوں کو ان کی پیشانیوں سے پہچانتے ہیں) اس آیت سے کیا مراد ہے؟ ۔فرمایا: ہم اعراف ہیں ہم اپنے انصار کو ان کی پیشانیوں سے جان لیتے ہیں اور ہم وہ اعراف ہیں کہ کوئی ہماری معرفت کے بغیر اللہ کا راستہ نہیں جان سکتا اور ہم وہ اعراف ہیں کہ قیامت کے دن صرف وہی جنت میں داخل ہوں گے جو ہمیں پہچانیں گے اور جسے ہم پہچانیں گے اور دوزخ میں وہی داخل ہوگا جس کا ہم انکار کریں گے اور جو ہمارا انکار کریں گے اگر اللہ چاہتا تو بندوں کو اپنی پہچان کروا دیتا لیکن اس نے ہمیں اپنا دروازہ، صراط، سبیل اور اپنا راستہ بنایا جو ہماری طرف آتا ہے اسے اللہ کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے اور لوگوں میں کوئی اللہ کی معرفت ہماری معرفت کے بغیر نہیں پا سکتا۔ ہماری ولایت اللہ نے مخلوق پر فرض کی ہے۔ ہماری ولایت سے انحراف ہلاکت ہے جو ہم سے متمسک ہوا اسے نجات حاصل ہوگئی جو ہم سے جدا ہوا وہ ابدی ہلاکت میں جا گرا۔

حدیث ⑨ حدثنا الحسين بن محمد عن معلى بن محمد قال حدثنى أبو الفضل المدائنى عن أبى مريم الأنصارى عن منهال بن عمرو عن رزين بن حبيش قال سمعت عليا ع يقول إن العبد إذا دخل حفرته أتاه ملكان اسمهما منكر و نكير فأول من يسألانه عن ربه ثم عن نبيه ثم عن وليه فإن أجاب نجا و إن عجز عذباه فقال له رجل لمن عرف ربه و نبيه و لم يعرف وليه فقال مذبذب لا إلى هؤلاءِ وَ لا إلى هؤلاءِ وَ مَنْ يُضْلِلِ اللهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ذلك لا سبيل له و قد قيل للنبى ص من الولى يا نبى الله قال وليكم فى هذا الزمان على ع و من بعده وصيه و لكل زمان عالم يحتج الله به لئلا يكون كما قال الضلال قبلهم حين فارقتهم أنبياؤهم رَبَّنا لَوْ لا أَرْسَلْتَ إِلَيْنا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آياتِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَذِلَّ وَ نَخْزى تمام ضلالتهم جهالتهم بالآيات و هم الأوصياء فأجابهم الله فَتَرَبَّصُوا فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحابُ الصِّراطِ السَّوِيِّ وَ مَنِ اهْتَدى فإنما كان تربصهم أن قالوا نحن فى سعة عن معرفة الأوصياء حتى نعرف إماما فعرفهم الله بذلك و الأوصياء أصحاب الصراط وقوف عليه لا يدخل الجنة إلا من عرفهم و عرفوه و لا يدخل النار إلا من أنكرهم و أنكروه لأنهم عرفاء الله عرفهم عليهم عند أخذ المواثيق عليهم و وصفهم فى كتابه فقال جل و عز وَ عَلَى الْأَعْرافِ رِجالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيماهُمْ هم الشهداء على أوليائهم و النبى الشهيد عليهم أخذ لهم مواثيق العباد بالطاعة و أخذ النبى ص عليهم المواثيق بالطاعة فجرت نبوته عليهم و ذلك قول الله فَكَيْفَ إِذا جِئْنا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَ جِئْنا بِكَ عَلى هؤُلاءِ شَهِيداً

يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّى بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللّٰهَ حَدِيثاً۔

رزین بن حبیش سے روایت ہے کہ میں نے علیؑ کو فرماتے سنا: جب بندہ اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کے پاس دوفرشتے آتے ہیں جن کے نام منکر ونکیر ہیں پہلے وہ اپنے رب کے بارے میں سوال کرتے ہیں پھراس کے نبیؐ کے بارے میں پھراس کے ولی کے بارے میں اگر وہ جواب دے دے تونجات پا جاتا ہے اور اگر عاجز آجائے تو اس کو عذاب دیتے ہیں۔اس آدمی نے آپؑ سے کہا: جو اپنے رب کو جان لے اور نبیؐ کو جان لے اور ولی کو نہ جانے تو اس کا کیا ہوگا؟ فرمایا: جو تذبذب میں ہے نہ ادھر ہے نہ ادھر ہے اور جسے اللہ ہی گمراہ کر دے تو اس کا کوئی راستہ نہیں ہے جس نے ہم اہل بیتؑ کو نہ پہچانا تو اس کو اللہ کی توحید اور نبیؐ کی نبوت کوئی فائدہ نہ دے گی۔ جب نبیؐ سے پوچھا گیا کہ ولی کون ہے تو آپؐ نے فرمایا: اس زمانے میں تمہارے ولی علیؑ ہیں اور اسکے بعد ان کے وصی۔ ہر زمانے میں ایک عالم ہوگا تا کہ امت گمراہ نہ ہو سکے جس طرح کہ ان سے پہلے گمراہوں نے کہا جب ان کے انبیاء انہیں چھوڑ گئے (اے ہمارے رب اگر تم نے ہماری طرف کوئی رسول بھیجا ہوتا تو ہم تیری آیات کی اتباع کرتے) اللہ نے ان کی ضلالت اور جہالت آیات کے ذریعے تمام کر دی اور وہ (آیات) اوصیاء ہیں تو اللہ نے ان کو جواب دیا (وہ عنقریب جان لیں گے کہ کون سیدھے راستے والے ہیں اور کون ہدایت یافتہ ہے) اور یہ بعید نہیں کہ وہ کہیں ہم اس کوشش میں تھے کہ اوصیاء کی معرفت حاصل کر لیں تا کہ امام کو جان لیں تو اللہ نے ان کو یہ عیب دلایا اور اوصیاء اصحاب الصراط ہیں جو اس پر کھڑے ہوں گے، جنت میں وہی داخل ہوگا جو انہیں پہچانے گا یا وہ اسے پہچانیں گے اور جہنم میں وہی داخل ہوگا جو ان کو نہ پہچانتا ہوگا اور وہ بھی اس کو نہ پہچانتے ہونگے۔ اللہ نے انہیں اپنی کتاب میں یوں وصف دیا ہے (اعراف پر ایسے مرد ہیں جو تمام لوگوں کو ان کی پیشانیوں سے پہچانتے ہیں)

وہ اپنے دوستوں کے گواہ ہوں گے اور نبیؐ ان پر گواہ ہوں گے۔ اللہ نے بندوں سے ان کی اطاعت پر میثاق لیا اور نبیؐ نے ان سے اطاعت پر میثاق لیا پس آپؐ کی نبوت لوگوں پر جاری ہوئی اور یہ اللہ کا قول ہے (اس وقت کیا عالم ہوگا جب ہم تمام امت میں سے گواہ لائیں گے اور آپؐ تمام لوگوں پر گواہ ہوں گے اسی دن کافر اور وہ لوگ جنہوں نے رسولؐ کی نافرمانی کی وہ کہیں گے اگر ان کو زمین میں بھیج دیا جائے تو وہ کسی بات کو نہیں چھپائیں گے)۔

حدیث ⑩ حدثنا أحمد بن محمد عن أبي محمد الحجال عن رجل عن نصر العطار رفعه قال قال رسول الله ص لعلي يا علي ثلاث أقسم أنهن حق إنك و الأوصياء من بعدك عرفاء لا يعرف الله إلا بسبيل معرفتكم و عرفاء لا يدخل الجنة إلا من عرفكم و عرفتموه و عرفاء لا يدخل النار إلا من أنكركم و أنكرتموه.

نصر العطار سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا: میں قسم کھاتا ہوں کہ تین حق ہیں، تُو اور تیرے بعد اوصیاء عارف ہیں۔ کوئی بھی اللہ کو تمہاری معرفت کے بغیر نہیں پہچان سکے گا۔ جنت میں وہی داخل ہوگا جسے تم جانتے ہو گے اور جو تمہیں جانتا ہوگا اور دوزخ میں وہ داخل ہوگا جو تمہارا انکار کرے گا یا تم اس کا انکار کرو گے۔

حدیث ⑪ حدثنا محمد بن الحسين عن موسى بن سعدان عن عبد الله بن القاسم عن بعض أصحابه عن سعد الإسكاف قال قلت لأبي جعفر ع قوله عز و جل وَ عَلَى الْأَعْرافِ رِجالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيماهُمْ فقال يا سعد إنها أعراف لا يدخل الجنة إلا من عرفهم و عرفوه و أعراف لا يدخل النار إلا من أنكرهم و أنكروه و أعراف لا يعرف الله إلا بسبيل معرفتهم فلا سواء ما

اعتصمت به المعتصمة و من ذهب مذهب الناس ذهب الناس إلى عين كدرة يفرغ بعضها في بعض و من أتى آل محمد أتى عينا صافية تجري بعلم الله ليس لها نفاد و لا انقطاع ذلك و إن الله لو شاء لأراهم شخصه حتى يأتوه من بابه لكن جعل الله محمدا و آل محمد الأبواب التي تؤتى منه و ذلك قوله وَ لَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِها وَ لكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقى‏ وَ أْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوابِها.

سعد الاسکاف سے روایت ہے میں نے امام ابوجعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (اعراف پر ایسے مرد ہیں جو تمام لوگوں کو ان کی پیشانیوں سے پہچانتے ہیں) فرمایا: اے سعد! بیشک اعراف پر ہم ہوں گے کہ جنت میں وہی داخل ہوگا جسے ہم جانتے ہوں گے اور جو ہمیں جانتا ہوگا اور دوزخ میں وہ داخل ہوں گا جو ہمارا انکار کرے گا اور ہم اس کا انکار کریں گے۔ ہم وہ صاحب اعراف ہیں جو ہماری معرفت حاصل کرے گا وہی اللہ کی معرفت حاصل کر سکے گا اور جو آل محمدؐ کے پاس آیا وہ پانی کے صاف چشمے پر آ گیا جو اللہ کے علم سے کہہ رہا ہے جو نہ ختم ہو سکتا ہے نہ منقطع۔ اگر اللہ چاہتا تو انہیں وہ شخص دکھا دیتا یہاں تک کہ اس کے پاس اس کے دروازے سے آتے لیکن اللہ نے محمدؐ و آل محمدؐ کو ابواب قرار دیا کہ جن سے آیا جاتا ہے اور یہ اللہ کا قول ہے (اور نیکی یہ نہیں کہ تم گھروں میں انکے پچھواڑے سے آؤ مگر نیکی یہ ہے کہ گھروں میں دروازوں سے آؤ)۔

حدیث ⑫ حدثنا عبد الله بن عامر و أحمد بن محمد بن عيسى عن عبد الله بن محمد الحجال عن رجل عن نصر العطار قال قال رسول الله ص لعلي يا علي ع ثلاث أقسم أنهن حق إنك و الأوصياء عرفاء لا يعرف الله إلا بسبيل معرفتكم و عرفاء لا يدخل الجنة إلا من عرفكم و عرفتموه و عرفاء

لا يدخل النار إلا من أنكركم و أنكر تموه.

نصر العطار سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تین چیزیں حق ہیں، تُو اور تیرے بعد اوصیاء اور عرفاء۔ کوئی اللہ کو تمہاری معرفت کے بغیر نہیں جان سکتا اور کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا سوائے اس کے کہ جو تمہیں جانتا ہو اور تم اسے جانتے ہو اور دوزخ میں وہی داخل ہوگا جو تمہارا انکار کرے گا یا جس کا تم انکار کرو گے۔

حدیث ⑬ حدثنا الحجال عن الحسن بن الحسين عن ابن سنان عن عيينة بياع القصب عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال سألته عن قوله وَ عَلَى الْأَعْرافِ رِجالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيماهُمْ قال نحن أصحاب الأعراف فمن عرفناه كان منا و من كان منا كان في الجنة و من أنكرناه في النار.

ابو بصیر نے ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (اور اعراف پر ایسے مرد ہیں جو تمام لوگوں کو ان کی پیشانی سے پہچان لیتے ہیں) فرمایا: ہم اصحاب اعراف ہیں پس جسے ہم نے جان لیا وہ ہم میں سے ہے اور جو ہم میں سے ہے وہ جنت میں ہے اور جس کا ہم نے انکار کر دیا وہ آگ میں ہے۔

حدیث ⑭ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن علي عن إسحاق بن ميمون عن رجل عن سعد قال سألت أبا جعفر ع عن قول الله تعالى وَ عَلَى الْأَعْرافِ رِجالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيماهُمْ فقال الأئمة يا سعد.

سعد سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (اعراف پر ایسے مرد ہیں جو تمام لوگوں کو ان کی پیشانیوں سے پہچانتے ہیں) فرمایا: اے سعد آئمہؑ۔

حدیث ⑮ حدثنا عبد الله بن محمد عمن رواه عن الحسن بن الحسين اللؤلؤی عن ابن سنان عن عنبسة القصبانی عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال سألته عن قول الله وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ قال نحن أصحاب الأعراف فمن عرفنا كان منا و من كان منا كان في الجنة و من أنكرنا كان في النار.

ابوبصیر نے ابوعبداللہؑ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (اور اعراف پر ایسے مرد ہیں جو تمام لوگوں کو ان کی پیشانیوں سے پہچانتے ہیں) فرمایا: ہم اصحاب اعراف ہیں جس نے ہمیں پہچان لیا وہ ہم سے ہے اور جو ہم سے ہے وہ جنت میں ہے اور جس کا ہم نے انکار کر دیا وہ آگ میں ہے۔

حدیث ⑯ حدثنا محمد بن الحسين عن ابن سنان عن عمار بن مروان عن المنخل عن جابر عن أبي جعفر ع قال سألته عن الأعراف ما هم قال هم أكرم الخلق على الله.

جابر نے ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے اعراف کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیا ہے؟۔ فرمایا: وہ اللہ کی سب سے زیادہ عزت والی مخلوق ہیں۔

حدیث ⑰ حدثنا علي بن إسماعيل عن صفوان بن يحيى عن إسحاق بن عمار عن أبي عبد الله في قول الله عز و جل وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ قال هم الأئمة من أهل بيت محمد ص.

اسحاق بن عمار نے ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (اور اعراف پر

ایسے مرد ہیں جو تمام لوگوں کو ان کی پیشانی سے پہچان لیتے ہیں) فرمایا: وہ آئمہ اہل بیت محمدؐ ہیں۔

حدیث ⑱ حدثنا عباد بن سليمان عن سعد بن سعد قال سألت أبا جعفر ع من هذه الآية وَعَلَى الْأَعْرافِ رِجالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيماهُمْ فقال هم يا سعد الأئمة من آل محمد ص.

سعد بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفرؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا (اور اعراف پر ایسے مرد ہیں جو تمام لوگوں کو ان کی پیشانی سے پہچان لیتے ہیں) فرمایا: وہ آئمہ آل محمدؐ ہیں۔

حدیث ⑲ حدثنا بعض أصحابنا عن محمد بن الحسين عن صفوان بن يحيى عن ابن مسكان عن أبي بصير عن أبي جعفر ع في قول الله عز و جل وَعَلَى الْأَعْرافِ رِجالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيماهُمْ قال الأئمة منا أهل البيت في باب من ياقوت أحمر على سور الجنة يعرف كل إمام منا ما يليه قال رجل ما معنى ما يليه قال من القرن الذي هو فيه إلى القرن الذي كان.

ابوبصیر نے ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (اور اعراف پر ایسے مرد ہیں جو تمام لوگوں کو ان کی پیشانیوں سے جان لیتے ہیں) فرمایا: وہ ہم اہل بیت میں سے آئمہؑ ہیں جو کہ سرخ یاقوت سے بنے ہوئے دروازے سے جنت میں داخل ہوں گے اور ہر امام اپنے پیروکاروں کو پہچان لے گا۔ آپؑ سے پوچھا گیا ہر امامؑ کے پیروکار؟۔ فرمایا: جس صدی میں جو امام ہوگا اس کے پیروکار۔

باب نمبر (۱۷)

ائمہؑ انسانوں سے نجی گفتگو فرماتے ہیں

حدیث ① حدثنا إبراهيم بن هاشم عن الحسن بن علي اليعقوبي عن بعض أصحابه عن عبد الأعلى مولى آل سام عن أبي عبد الله ع قال أتى يهودي يقال له سبخت رسول الله ص فقال يا محمد جئتك أن أسألك عن ربك فإن أجبتني عما أسألك عنه وإلا رجعت قال سل عما شئت قال أين ربك قال هو في كل مكان و ليس في شيء من المكان محدود قال فكيف هو قال أصف ربي بالكيف و الكيف مخلوق الله و لا يوصف بخلقه قال فمن يعلم أنك نبي قال فما بقي حوله حجر و لا غير ذلك إلا تكلم بلسان عربي مبين يا سبخت إنه رسول الله ص فقال سبخت بالله ما رأيت كاليوم أبين ثم قال أشهد أن لا إله إلا الله و أن محمدا رسول الله ص.

عبدالاعلیٰ مولی آل سام نے ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی جسے سبخت کہتے تھے رسولؐ اللہ کے پاس آیا اور کہا: یا محمدؐ! میں تم سے تمہارے رب کے بارے میں سوال کرنے آیا ہوں اگر تم نے میرے سوالوں کے جوابات دے دیئے تو میں ایمان لے آؤں گا ورنہ واپس لوٹ جاؤں گا۔ آپؐ نے فرمایا: جو چاہتا ہے پوچھ۔ اس نے کہا: تمہارا رب کہاں ہے؟۔ فرمایا: وہ ہر جگہ ہے اور کسی مخصوص جگہ پر نہیں۔ اس نے کہا: وہ کیسے؟۔ فرمایا: تم میرے رب کو 'کیسے' سے کس طرح وصف دے سکتے ہو جب کہ 'کیسے' تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اللہ ایسی مخلوق کے وصف سے موصوف نہیں کیا

جا سکتا۔ اس نے کہا: کس نے تمہیں پہچان کرائی کہ آپؐ نبی ہیں؟۔اس وقت تمام مخلوقات اور اردگرد کے پتھر اور جتنی بھی چیزیں تھیں وہ سب کہنے لگیں اے سمت بیشک یہ اللہ کے رسول ہیں تو سمت نے کہا: اللہ کی قسم میں نے اتنی واضح چیزیں نہیں دیکھیں اور کہا أشهد أن لا إله إلا الله و أن محمدا رسول الله۔

حدیث ۲ حدثنا أحمد بن موسى عن أحمد بن محمد المعروف بغزال عن محمد بن عمر الجرجاني يرفعه إلى عبد الرحمن بن أحمد السلماني عن أمير المؤمنين علي بن أبي طالب ع قال دعاني رسول الله ص فوجهني إلى اليمن لأصلح بينهم فقلت له يا رسول الله ع إنهم قوم كثير و أنا شاب حدث فقال لي يا علي ع إذا صرت بأعلى عقبة فيق فناد بأعلى صوتك يا شجر يا مدر يا ثرى محمد رسول الله ص يقرئكم السلام قال فذهبت فلما صرت بأعلى عقبة فيق أشرفت على اليمن فإذا هم بأسرهم مقبلون نحوي مشرعون أسنتهم متنكبون قسيهم شاهرون سلاحهم فناديت بأعلى صوتي يا شجر يا مدر يا ثرى محمد ص يقرئكم السلام قال فلم يبق شجرة و لا مدرة و لا ثرى إلا ارتجت بصوت واحد و على محمد رسول الله ص و عليك السلام فاضطربت قوائم القوم و ارتعدت ركبهم و وقع السلاح من أيديهم و أقبلوا مسرعين فأصلحت بينهم و انصرفت.

امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہؐ نے بلایا اور یمن بھیجا تا کہ ان (اہل یمن) کی اصلاح کرسکوں تو میں نے آپؐ سے کہا: اے اللہ کے رسولؐ وہ بہت بڑی قوم ہیں اور میں جوان ہوں فرمایا: اے علی! جب تم آواز دو گے تو سب تمہاری آواز سنیں گے جب وہاں پہنچو تو صدا

دینا اے مدر! اے ثری! محمد جو کہ اللہ کے رسولؐ ہیں تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ فرمایا: میں گیا اور جب میں اونچی چوٹی پر پہنچا اور ان کے شراف میرے قریب اپنے اسلحوں کو لہراتے ہوئے جمع ہو گئے تو میں بلند آواز سے پکارا اے شجر! اے مدر! اے ثری! محمد تمہیں سلام کہہ رہے ہیں فرمایا: کوئی پتھر اور سنگ ریزہ باقی نہ رہا کہ وہ بلند آواز سے پکارے تم پر اور محمد رسول اللہؐ پر بھی سلام ہو پس وہ قوم مضطرب ہو گئی اپنی سواریوں سے گر گئے ان کا اسلحہ ان کے ہاتھوں سے گر گیا اور تیزی سے میری طرف بڑھے پس میں نے ان کے درمیان صلح کی اور چلا گیا۔

حدیث ۴ حدثنا أحمد بن محمد و محمد بن الحسين عن الحسن بن محبوب عن علي بن رئاب عن أبي عبد الله ع و زرارة عن أبي جعفر ع قال لما قتل الحسين أرسل محمد بن الحنفية إلى علي بن الحسين ع فخلا به ثم قال له يا ابن أخي قد علمت أن رسول الله ص كان قد جعل الوصية و الإمامة من بعده إلى علي بن أبي طالب ع ثم إلى الحسن ع ثم إلى الحسين ع و قد قتل أبوك و لم يوص و أنا عمك و صنو أبيك و ولادتي من علي و أنا في سني و قديمي أحق بها منك في حداثتك فلا تنازعني الوصية و الإمامة و لا تجانبني فقال له علي بن الحسين يا عم اتق الله و لا تدع ما ليس لك بحق إني أعظك أن تكون من الجاهلين يا عم إن أبي ص أوصى إلي قبل أن يتوجه إلى العراق و عهد إلي في ذلك قبل أن يستشهد بساعة و هذا سلاح رسول الله ص عندي فلا تتعرض لهذا فإني أخاف عليك نقص العمر و تشتت الحال تعال حتى نتحاكم إلى الحجر الأسود و نسأله عن ذلك قال أبو جعفر ع و كان الكلام بينهما بمكة فانطلقا حتى إذا أتيا الحجر فقال علي لمحمد ابدأ و ابتهل إلى الله و سله أن

ینطق لك فسأله محمد و ابتهل فی الدعاء و سأل الله ثم دعا الحجر فلم یجبه فقال له علی بن الحسین ع أما إنك یا عم لو كنت وصیا و إماما لأجابك فقال له محمد فادع أنت یا ابن أخی و سله فدعا الله علی بن الحسین بما أراد ثم قال أسألك بالذی جعل فیك میثاق الأنبیاء و الأوصیاء و میثاق الناس أجمعین لما أخبرتنا من الوصی و الإمام بعد الحسین بن علی ع فتحرك الحجر حتی كاد أن یزول عن موضعه ثم أنطقه الله بلسان عربی مبین فقال اللهم إن الوصیة و الإمامة بعد الحسین بن علی ع إلی علی بن الحسین بن علی ع بن فاطمة ع بنت رسول الله ص صلوات الله علیهم فانصرف محمد بن الحنفیة و هو یتولی علی بن الحسین.

زرارہ نے ابوجعفرؑ الباقر سے روایت کی ہے کہ جب حسینؑ شہید ہو گئے تو محمد بن حنفیہ نے علی بن الحسینؑ کی طرف کسی کو بھیجا اور ان سے تنہائی میں ملے اور کہا: اے بھتیجے میں جانتا ہوں کہ رسول اللہؐ نے امامت اور وصائیت اپنے بعد علی ابن ابی طالبؑ کو دی پھر حسنؑ اور پھر حسینؑ اور آپؑ کے والد شہید ہو چکے ہیں اور انہوں نے وصیت نہیں کی اور میں آپؑ کا چچا ہوں اور آپؑ کے باپ کا بھائی ہوں، میری ولادت علیؑ سے ہے اور میں عمر میں آپؑ سے بڑا ہوں اور اس امر میں آپؑ سے زیادہ حقدار ہوں پس مجھ سے وصائیت اور امامت کو نہ دور کیجیے تو علیؑ بن الحسینؑ نے ان سے فرمایا: اے چچا اللہ سے ڈرو اور اس چیز کا دعویٰ نہ کرو کہ جس کا تمہیں حق نہیں ہے میں ڈرتا ہوں کہ آپ جاہلوں میں سے نہ ہوں، اے چچا میرے والد نے عراق جانے سے قبل ہی مجھے وصائیت دی تھی اور شہید ہونے سے کچھ دیر پہلے مجھے امامت سونپی اور میرے پاس یہ رسول اللہؐ کا اسلحہ ہے پس آگے نہ بڑھیے ورنہ میں آپ کے عمر میں بڑے ہونے سے ڈروں گا یہاں تک کہ آپ حجر اسود کے پاس جائیے اور اس سے

ہم اس بارے میں پوچھیں گے۔

ابو جعفرؑ نے فرمایا: ان کے درمیان یہ باتیں مکہ میں ہوئیں وہ نکلے اور حجر اسود کے پاس آئے تو علیؑ بن الحسینؑ نے محمد حنفیہ سے کہا شروع کرو اور اللہ سے سوال کرو کہ حجر اسود تمہارے لیے بات کرے پس محمد نے ان سے سوال کیا اور دعا مانگی اور اللہ سے سوال کیا پھر حجر اسود کو بلایا تو اس نے جواب نہ دیا تو علیؑ بن حسینؑ نے فرمایا: اے چچا! اگر آپ وصی و امام ہوتے تو یہ آپ کو جواب دیتا۔ پھر آپؑ سے محمد نے کہا اے بھتیجے اب تم پکارو اور اس سے پوچھو پس علیؑ بن الحسینؑ نے اللہ سے دعا مانگی اور فرمایا: میں تم سے اس کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ جس نے تجھ میں انبیاء و اوصیاء اور لوگوں کا وعدہ رکھا ہمیں بتاؤ کہ حسینؑ بن علیؑ کے بعد وصی کون ہے؟۔ فرمایا: ایک پتھر نے حرکت کی یہاں تک کہ قریب تھا کہ اپنی جگہ سے گر پڑے پھر اللہ نے اسے فصیح عربی زبان میں زبان دی۔ اس نے کہا: اے اللہ بیشک حسینؑ بن علیؑ کے بعد وصیت علیؑ بن الحسینؑ بن علیؑ و بن فاطمہؑ بنت رسول اللہؐ کی طرف ہے پس یہ سن کر محمد بن الحنفیہ دعویٰ امامت سے تائب ہو گئے اور وہ علیؑ بن الحسینؑ سے محبت رکھتے تھے۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن الجارود عن جعفر بن محمد بن يونس الكوفي عن رجل من أصحابنا عن أبي عبد الله ع قال لما انتهى رسول الله ص إلى ركن الغربي قال فجازه فقال له الركن يا رسول الله ص لست بعيدا من بيت ربك فما بالي لا أستسلم قال فدنا منه النبي ص فقال اسكن عليك السلام غير مهجور.

جعفر بن محمد بن یونس سے انہوں نے ہمارے اصحاب میں سے ایک آدمی سے انہوں نے ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہؐ رکن غربی کے پاس پہنچے تو رکن نے ان سے کہا: یا رسول اللہؐ میں آپؐ کے رب کے گھر میں بیٹھا نہیں ہوتا تو آپؐ مجھے کیوں چومتے۔ فرمایا: نبیؐ ا

س کے قریب ہوئے اور فرمایا: ٹھہرے رہو تم پر سلام ہو۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن علي عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال سم رسول الله ص يوم خيبر فتكلم اللحم فقال يا رسول الله ص إني مسموم قال فقال النبي ص عند موته اليوم قطعت مطاياي الأكلة التي أكلت بخيبر و ما من نبي و لا وصي و إلا شهيد.

ابوبصیر نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ کو خیبر کے دن زہر دیا گیا تو گوشت بول پڑا اور کہا: یارسول اللہؐ مجھے زہر دیا گیا ہے۔ نبیؐ نے اپنی شہادت کے وقت فرمایا: آج اس کا اثر ختم ہو گیا ہے میں نے خیبر والے دن کھایا تھا اور کوئی نبی یا وصی ایسا نہیں جسے شہید نہ کیا گیا ہو۔

حدیث ⑥ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن جعفر بن محمد عن عبد الله بن ميمون القداح عن أبي عبد الله ع قال سمت اليهودية النبي ص في ذراع قال و كان رسول الله ص يحب الذراع و الكتف و يكره الورك لقربها من المبال قال لما أوتي بالشواء أكل من الذراع و كان يحبها فأكل ما شاء الله ثم قال الذراع يا رسول الله ص إني مسموم فتركه و ما ذاك ينتقض به سمه حتى مات ص.

عبداللہ بن میمون القداح نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کو ایک یہودی نے خیبر میں زہر دیا اور نبی شانے کی ہڈی کو پسند فرماتے تھے پس آپؐ نے کھایا اور اتنا کھایا جتنا اللہ نے چاہا پھر گوشت بولا اور کہا یارسول اللہؐ مجھ میں زہر ملایا گیا ہے اور آپؐ نے چھوڑ دیا پھر آپ کو زہر

تنگ ہی کرتا رہا یہاں تک کہ آپؑ نے شہادت پائی۔

حدیث ⑦ حدثنا أحمد بن الحسين عن محمد بن إبراهيم عن عبد الله بن أحمد بن كليب قال حدثني محمد بن مسمع قال حدثني صالح بن حسان عن إبراهيم بن عبد الأكرم الأنصاري ثم النجاري أن رسول الله ص دخل هو بني نجار فلما دخل ناداه حجر على رأس بئر لهم عليه السواني يصيح عليك السلام يا محمد اشفع إلى ربك أن لا يجعلني من حجارة جهنم التي يعذب بها الكفرة فقال النبي ص و رفع يديه اللهم لا تجعل هذا الحجر من أحجار جهنم ثم ناداه الرمل السلام عليك يا محمد و رحمة الله و بركاته ادع الله ربك أن لا يجعلني من كبريت جهنم فرفع النبي ص يديه و قال اللهم لا تجعل هذا الرمل من كبريت جهنم فلما دنا رسول الله ص إلى النخل تدلت العراجين فأخذ منها رسول الله ص فأكل و أطعم ثم دنا من العجوة فلما أحسته سجدت فبارك عليها رسول الله ص قال اللهم بارك عليها و انفع بها فمن ثم روت العامة أن الكمأة من المن و ثمارها شفاء للعين و العجوة من الجنة.

ابراہیم بن عبدالاکرم انصاری نے بیان کیا کہ جب رسول اللہؐ بنی نجار میں داخل ہوئے تو کنویں کے اوپر پڑا ہوا پتھر چیخ پڑا اور بولا یا محمدؐ آپ پر سلام ہو پس آپ اپنے رب سے میری شفاعت کیجیے کہ مجھے جہنم کا پتھر نہ بنائے کہ جن سے کافروں کو عذاب دیا جائے گا۔ نبیؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا! اے اللہ اس پتھر کو جہنم کے پتھروں میں سے نہ بنا پھر ریت انہیں پکاری یا محمدؐ آپ پر سلام اپنے رب سے دعا کیجیے کہ مجھے جہنم کا گارا نہ بنائے پس نبیؐ نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ اس ریت کو جہنم کی نہ بنا کہا: جب رسول اللہ کھجور کے قریب ہوئے تو اس نے شاخیں جھکائیں پس آپ

نے اس سے کھجوریں لیں اور کھائیں پھر آپ کھجور کے قریب ہوئے جب آپ نے اسے چھوا تو وہ جھک گیا تو رسول اللہؐ نے اسے بابرکت فرمایا اور کہا: اے اللہ اسے نفع بخش بنا اور اس میں برکت فرما پھر اس کے بعد عامہ لوگوں نے روایت کی ہے کہ اس کا پھل آنکھ کے لیے شفاء ہے اور کھجور جنت میں سے ہے۔

باب نمبر ﴿۱۸﴾

ائمہ علیہ السلام علم کا وہ باب ہیں کہ جس نے انہیں پہچانا اُس نے اللہ کو پہچانا

حدیث ① حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عيسى عن حريز عن فضيل بن يسار عن أبي عبد الله ع قال إن علي بن الحسين أوتي بعسل فشربه فقال و الله إني لأعلم من أين هذا العسل و أين أرضه و إنه ليمتار من قرية كذا و كذا.

فضیل بن یسار نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ علی بن الحسینؑ کے پاس شہد لایا گیا تو آپؑ نے اسے پیا اور فرمایا: اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ یہ شہد کہاں سے لایا گیا ہے اور اس کی زمین کونسی ہے یہ فلاں فلاں گاؤں سے لایا گیا ہے۔

حدیث ② حدثنا علي بن محمد عن محمد بن عيسى عن عبدي يرفعه إلى أبي عبد الله ع قال أبى الله أن يجري الأشياء إلا بالأسباب فجعل لكل شيء سببا و جعل لكل سبب شرحا و جعل لكل شرح مفتاحا و جعل لكل مفتاح علما و جعل لكل علم بابا ناطقا من عرفه عرف الله و من أنكره أنكر الله ذلك رسول الله ص و نحن.

محمد بن عیسی سے مرفوعاً ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ نے

اشیاء کو بغیر اسباب کے ناپسند فرمایا اور ہر چیز کا سبب بنایا، ہر سبب کی شرح بنائی اور ہر شرح کی ایک چابی بنائی ہے، ہر چابی کے لیے علم بنایا اور ہر علم کے لیے باب رکھا ہے جس نے اسے پہچان لیا اس نے اللہ کو پہچان لیا اور جس نے اس کا انکار کیا اس نے اللہ کا انکار کیا وہ باب رسول اللہؐ اور ہم ہیں۔

حدیث ③ حدثنا علی بن إسماعيل عن محمد بن عمرو بن سعيد عن بعض أصحابنا عن نصر بن قابوس قال سألت أبا عبد الله ع عن قول الله عز و جل وَ ظِلٍّ مَمْدُودٍ وَ ماءٍ مَسْكُوبٍ وَ فاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لا مَقْطُوعَةٍ وَ لا مَمْنُوعَةٍ قال يا نصر إنه ليس حيث تذهب الناس إنما هو العالم و ما يخرج منه.

نصر بن قابوس سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ الصادق سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (اور گھنے سائے، میٹھا پانی، کثیر پھل جو کبھی ختم نہ ہوں گے) فرمایا: اے نصر! یہ وہ نہیں ہے جو لوگ گمان کرتے ہیں بیشک یہ تو عالم میں ہے جو ان سے نکلتا ہے۔

حدیث ④ حدثنا علی بن إسماعيل عن محمد بن عمرو بن سعيد عن بعض أصحابنا عن نصر بن قابوس قال سألت أبا عبد الله ع عن قول الله عز و جل وَ بِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ وَ قَصْرٍ مَشِيدٍ قال البئر المعطلة الإمام الصامت و القصر المشيد الإمام الناطق.

نصر بن قابوس سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ الصادق سے اللہ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا (اور وہ میٹھا کنواں اور خوبصورت محل) فرمایا: کنویں سے مراد خاموش امام اور محل سے مراد بولنے والا امام ہے۔

حدیث ⑤ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن علی بن معبد عن الحسين بن

خالد عن أبي الحسن الرضا ع قال سألته فقلت قوله الرَّحْمنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ قال إن الله علم القرآن قال قلت خَلَقَ الْإِنْسانَ عَلَّمَهُ الْبَيانَ قال ذاك أمير المؤمنين علمه بيان كل شيء مما يحتاج الناس إليه.

حسین بن خالد نے ابوالحسن الرضاؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (رحمن جس نے قرآن سکھایا) فرمایا: بیشک اللہ نے قرآن سکھایا۔ میں نے کہا (انسان کو خلق کیا اور اسے بولنا سکھایا) فرمایا: وہ امیر المومنینؑ کی ذات ہے جسے لوگوں کی ضرورت کی ہر شے کو بیان کرنا سکھایا۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن القاسم بن يحيى عن الحسن بن راشد قال سمعت أبا إبراهيم يقول إن الله أوحى إلى محمد ص أنه قد فنيت أيامك و ذهبت دنياك و احتجت إلى لقاء ربك فرفع النبي ص يده إلى السماء و قال اللهم عدتك التي وعدتني إنك لا تخلف الميعاد فأوحى الله إليه أن ائت أحدا أنت و من تثق به فأعاد الدعاء فأوحى الله إليه امض أنت و ابن عمك حتى تأتي أحدا ثم لتصعد على ظهره فاجعل القبلة في ظهرك ثم ادع و أحس الجبل بمجيئك فإذا حسك فاعمد إلى جفرة منهن أنثى و هي تدعى الجفرة تجد قرينها الطلوع و تشخب أوداجها دما و هي التي لك فمر ابن عمك ليقم إليها فيذبحها و يسلخها من قبل الرقبة و يقلب داخلها فتجده مدبوغا و سأنزل عليك الروح و جبرئيل معه دواة و قلم و مداد ليس هو من مداد الأرض يبقى المداد و يبقى الجلد لا يأكله الأرض و لا يبليه التراب لا يزداد كل ما ينشر إلا جدة غير أنه يكون محفوظا مستورا فيأتي وحي يعلم ما كان و ما يكون إليك و تمليه على ابن عمك و ليكتب و يمد من تلك الدواة فمضى ص

حتی انتهی إلی الجبل ففعل ما أمره فصادف ما وصف له ربه فلما ابتدأ فی سلخ الجفرة نزل جبرئیل و الروح الأمین و عدة من الملائكة لا یحصی عددهم إلا الله و من حضر ذلك المجلس ثم وضع علی ع الجلد بین یدیه و جاء به و الدواة و المداد أخضر كهیئة البقل و أشد خضرا و أنور ثم نزل الوحی علی محمد ص و جعل یملی علی علی ع و یكتب علی أنه یصف كل زمان و ما فیه و غمزه بالنظر و النظر و خبره بكل ما كان و ما هو كائن إلی یوم القیامة و فسر له أشیاء لا یعلم تأویلها إلا الله و الراسخون فی العلم فأخبره بالكائنین من أولیاء الله من ذریته أبدا إلی یوم القیامة و أخبره بكل عدو یكون لهم فی كل زمان من الأزمنة حتی فهم ذلك و كتب ثم أخبره بأمر یحدث علیه و علیهم من بعده فسأله عنها فقال الصبر الصبر و أوصی الأولیاء بالصبر و أوصی إلی أشیاعهم بالصبر و التسلیم حتی یخرج القائم۔

حسین بن راشد سے روایت ہے کہ میں نے ابوابراہیمؑ کو فرماتے سنا: اللہ نے محمدؐ کی طرف وحی کی کہ آپؐ کے دن ختم ہو چکے ہیں اور آپؐ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں پس نبیؐ نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور فرمایا: ''بے شک میری مدت وہی ہے جس کا تُو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اور بیشک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا'' پس اللہ نے ان کی طرف وحی کی اور دعا کو دہرایا پھر اللہ نے ان کی طرف وحی کی اور فرمایا: آپؐ اپنے چچا کے بیٹے کو ساتھ لے کر چلیں یہاں تک کہ احد میں آ جائیں اور پہاڑ کی پشت پر چڑھیں اور قبلہ کو اپنی پشت پر رکھیے پھر دعا کیجیے اور پہاڑ آپؐ کو جواب دے گا جب وہ آپؐ کو جواب دے تو ان میں سے ایک گھاٹی کے پاس جایئے اور ادھر ایک بھیڑ کو آواز دیجیے اور آپؐ کے چچا کا بیٹا وہاں اسے پکڑے اور اسے ذبح کرے اور اس کی کھال ٹانگ کی طرف

سے اتارے۔ پھر آپؐ پر روح اور جبرائیل اتریں گے جس کے پاس دوات، قلم اور کاغذ ہوگا جو کہ زمین کا کاغذ نہیں ہوگا پس وہ روح وحی وعلم لے کر آئے گی وہ تمام علم جو حال، ماضی اور مستقبل کے بارے میں ہے اور اسے اپنے چچا کے بیٹے علیؑ کو دیں تا کہ وہ دوات لکھے پس آپؐ چلے اور اس پہاڑ پر پہنچ گئے اور ویسے ہی کیا جیسا کہ انہیں حکم دیا گیا تھا اور ویسے ہی کیا جیسے ان کے رب نے فرمایا تھا جب اس بھیڑ کو ذبح کرنا شروع کیا تو جبرائیل اور روح الامین اترے اور بھی ملائکہ تھے کہ جن کی تعداد گنی نہیں جا سکتی اور وہ تمام اس مجلس میں موجود تھے پھر علیؑ نے وہ کھال ان کے سامنے رکھی اور ان کے پاس دوات اور کاغذ لے کر آئے گویا کہ سبزی یا اس سے بھی سبز اور روشن۔ پھر محمدؐ پر وحی نازل ہوئی کہ علیؑ سے کہیں کہ اس پر لکھو کہ جو ہونے والا تھا یا ہو گیا اور علیؑ کو ظاہر اور باطن کی خبر دو اور اس کی خبر دو جو قیامت تک ہونے والا ہے پس آپؐ نے ان کو ان چیزوں کے بارے میں بیان کیا کہ جن کی تاویل سوائے اللہ کے یا راسخون فی العلم کے کوئی نہیں جانتا۔ پس اللہ نے ان کو قیامت تک آنے والے ان کے دوستوں کی خبر دی اور قیامت تک آنے والے ان کے دشمنوں کی خبر دی جو ہر زمانے میں ہوں گے انہوں نے اسے لکھا اور انہیں اس امر کے بارے میں بتایا کہ جو ان پر واقع ہونا تھا (یعنی ان کا حق جو غاصبوں نے غصب کرنا تھا) تو آپؐ نے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: صبر صبر اور اولیاء کو بھی صبر کی وصیت کی اور شیعوں کو بھی صبر کی وصیت کی یہاں تک کہ ہمارے قائمؑ کا ظہور ہو۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن سنان عن مرازم و موسى بن بكر قالا سمعنا أبا عبد الله يقول إنا أهل بيت لم يزل الله يبعث منا من يعلم كتابه من أوله إلى آخره و إنا عندنا من حلال الله و حرامه ما يسعنا كتمانه ما نستطيع أن نحدث به أحدا.

موسیٰ بن بکر سے روایت ہے کہ ہم نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کوفرماتے ہوئے سنا: اللہ ہم اہل بیتؑ میں سے تمام ایسے لوگوں کو بھیجتا رہا جو اس کی کتاب کو شروع سے آخر تک جانتے ہیں اور ہمارے پاس اللہ کے حلال وحرام کا علم ہے اور ہم اس کی استطاعت نہیں رکھتے کہ کسی کو اس بارے میں بتائیں۔

حدیث ⑧ حدثنا محمد بن الحسين عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن عبد الكريم عن محمد بن مسلم قال دخلت أنا و أبو جعفر مسجد الرجال فإذا بطاوس اليماني يقول لأصحابه تدرون متى قتل نصف الناس فسمعه أبو جعفر ع نصف الناس قال إنما هو ربع الناس إنما هو آدم و حواء و قابيل و هابيل قال صدقت يا ابن رسول الله ص قال محمد بن مسلم قلت في نفسي هذه و الله مسألة قال فغدوت إليهؑ في منزله فلبس ثيابه و أسرج له قال فبدأني بالحديث قبل أن أسأله فقال يا محمد بن مسلم إن بالهند و بتلقاء الهند رجل يلبس المسوح مغلولة يده إلى عنقه موكل به عشرة رهط تفني الناس ولا يفنون كل ما ذهب واحد جعل مكانه آخر يدور مع الشمس حيث ما دارت يعذب بحر الشمس و زمهرير البرد حتى تقوم الساعة قال قلت و ما ذا جعلني الله فداك قال ذاك قابيل۔

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں اور امام ابوجعفرؑ مسجد میں داخل ہوئے کہ ادھر طاؤس یمنی تھا جو اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا تم جانتے ہو کہ آدھے لوگ کس وقت قتل ہوئے پس ابوجعفرؑ نے جب اسے آدھے لوگ کہتے ہوئے سنا تو فرمایا: لوگوں کا چوتھائی اور سوائے اس کے کہ وہ آدم حوا، قابیل اور ہابیل ہیں۔ اس نے کہا: اے فرزند رسول اللہؐ آپ نے سچ فرمایا۔

محمد بن مسلم نے کہا: میں نے اپنے دل میں کہا اللہ کی قسم یہ ایک مسئلہ ہے پس میں آپؑ کے پاس آپؑ کے گھر گیا پس آپؑ نے اپنا لباس پہنا اور ان کے لیے روشنی کی گئی اور آپؑ نے اس سے قبل کہ میں پوچھتا مجھے جواب دینا شروع کر دیا اور فرمایا: اے محمد بن مسلم! بیشک مسند یا تلقاء میں ایک سیاہ لباس والا آدمی ہے جس کے ہاتھ اس کی گردن سے ہیں لوگوں کو ختم کرتا ہے مگر وہ ختم نہیں ہوتے ایک جاتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ لیتا ہے وہ جدھر سورج جاتا ہے اس طرف گھوم جاتا ہے اسے سورج کی گرمی سے عذاب دیا جاتا ہے اور سردیوں میں سردی سے یہاں تک کہ قیامت آجائے گی میں نے کہا یہ کون ہے؟ آپؑ پر قربان۔ فرمایا: وہ قابیل ہے۔

حدیث ۱۰ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن البرقي عن فضالة بن أيوب عن عبيدة قال قلت لأبي جعفر ع إن سالم بن أبي حفصة قال أما بلغك أنه من مات ليس له إمام مات ميتة جاهلية فقلت بلى فقال من إمامك قلت أئمتي آل محمد قال فقال و الله ما أسمعك عرفت إماما قال فقال أبو جعفر ع ويح من سالم يدري سالم ما منزلة الإمام الإمام أعظم و أفضل مما يذهب إليه سالم و الناس أجمعون و إنه لم يمت منا ميت قط إلا جعل الله من بعده ممن يعمل مثل عمله و تسير بسيرته و يدعو إلى مثل الذي دعا إليه و إنه لم يمنع الله ما أعطى داود أن يعطي سليمان أفضل مما أعطى داود.

ابوعبیدۃؒ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ الصادق سے کہا: سالم بن ابی حفصہ سے ہم نے یہ حدیث سنی کہ جو اپنے زمانے کے امامؑ کی معرفت کے بغیر مرا وہ جہالت کی موت مرا؟۔ آپؑ نے فرمایا: بے شک یہ حق ہے۔ پھر پوچھا: تیرا امام کون ہے؟۔ میں نے کہا: میرے آئمہ آل محمدؐ کے امام ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: میں تمہیں سکھاؤں گا سناؤں گا کہ تم امام کو جان لو تو ابوجعفرؑ نے فرمایا: سالم نہیں

جانتا امام کی منزلت کیا ہے؟ امام اس سے کہ جو سالم اور تمام لوگ بیان کرتے ہیں افضل و اعظم ہے اور وہ ایسے نہیں مرتا جیسے لوگ مرتے ہیں اور اللہ ان کے بعد ایسا بنا دیتا ہے جو ان جیسے علم والا اور ان جیسی سیرت والا ہو اور ان جیسی دعوت دے کر بلائے اور اسے بھی وہی عطا ہوتا ہے جو اللہ نے داؤد کو دیا اور وہ سلیمان کو اس سے افضل دے جو اس نے داؤد کو دیا۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن أبي عبد الله البرقي عن فضالة عن عبد الحميد بن نصر قال قال أبو عبد الله ينكرون الإمام المفترض الطاعة و يجحدون به و الله ما في الأرض منزلة أعظم عند الله من مفترض الطاعة و قد كان إبراهيم دهر ينزل عليه الأمر من الله و ما كان مفترض الطاعة حتى بدا لله أن يكرمه و يعظمه فقال إِنِّي جاعِلُكَ لِلنّاسِ إِماماً فعرف إبراهيم ما فيها من الفضل قالَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي فقال لا يَنالُ عَهْدِي الظّالِمِينَ قال أبو عبد الله أي إنما هي في ذريتك لا يكون في غيرهم.

عبدالحمید بن نصر سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: وہ اس امام کا انکار کرتے ہیں کہ جس کی اطاعت فرض ہے اور ابراہیمؑ پر امر ربی نازل ہوتے تھے لیکن ان کی اطاعت فرض نہ تھی یہاں تک کہ اللہ نے ان کو عزت دی اور فرمایا (میں نے تم کو لوگوں کے لیے امام بنایا) تو ابراہیم جان گئے کہ اس میں کیا فضیلت ہے آپ نے فرمایا (اے اللہ میری اولاد میں سے) فرمایا (کہ میرا وعدہ ظالموں سے نہیں ہے) ابوعبداللہؑ نے فرمایا: یہ ان کی اولاد میں ہی ہوگا ان کے سوا نہ ہوگا۔

حدیث ⑪ حدثنا عبد الله أبي القاسم عن حماد بن عيسى عن الحسين بن المختار القلانسي عن أبي بصير عن أبي جعفر ع في قوله وَ آتَيْناهُمْ مُلْكاً عَظِيماً فقال الطاعة المفروضة.

ابوبصیر نے امام ابوجعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (ہم نے ان کو بہت بڑا ملک عطا کیا) فرمایا: فرض کی جانے والی اطاعت۔

حدیث ⑫ حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن أبي جعفر ع في قوله وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً فقال الطاعة المفروضة.

ابن ابی عمیر نے مرفوعاً ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اللہ کے اس قول کے بارے میں (اور ہم نے ان کو عظیم ملک عطا کیا) فرمایا: یہ اطاعت مفروضہ ہے۔

حدیث ⑬ حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن منصور عن فضيل الأعور عن أبي عبيدة الحذاء قال كنا زمان أبي جعفر حين مضى ع نردد كالغنم لا راعي لها فلقينا سالم بن أبي حفصة فقال يا أبا عبيدة من إمامك قال أئمتي آل محمد ص فقال هلكت و أهلكت أ ما سمعت أنا و أنت و أبا جعفر ع فهو يقول من مات ليس له إمام مات ميتة جاهلية قلت بلى لعمري لقد كان ذلك ثم بعد ذلك بثلاث أو نحوها دخلنا على أبي عبد الله ع فرزق الله لنا المعرفة فدخلت عليه فقلت له لقيت سالما فقال لي كذا و كذا و قلت له كذا و كذا فقال أبو عبد الله ع يا ويل لسالم يا ويل لسالم ثلاث مرات أ ما يدري سالم ما منزلة الإمام الإمام أعظم مما يذهب إليه سالم و الناس أجمعين يا أبا عبيدة إنه لم يمت منا ميت حتى يخلف من بعده من يعمل بمثل عمله و يسير بمثل سيرته و يدعو إلى مثل الذي دعا إليه يا أبا عبيدة إنه لم يمنع الله ما أعطى سليمان أفضل [illegible] ثم قال هذا عَطاؤُنا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسابٍ قال قلت ما أعطاه الله جعلت فداك قال نعم يا أبا عبيدة إنه إذا

قام قائم آل محمد ص حکم بحکم داود و سلیمان لا یسأل الله الناس بینة.

ابوعبیدۃ الحذاء سے روایت ہے کہ ہم ابوجعفر الباقر علیہ السلام کے زمانہ میں تھے جب وہ گزر گئے تو ہم ان بکریوں کی طرح تھے کہ جن کا کوئی چرواہا نہ ہو تو ہم سالم بن ابی حفصہ سے ملے اس نے کہا اے ابوعبیدہ تمہارا امام کون ہے؟۔ کہا: میرے امام آل محمدؑ ہیں پس اس نے کہا: میں ہلاک ہو گیا کہ تم نے نہیں سنا کہ جب میں اور تو ابوجعفرؑ کے پاس تھے اور وہ کہہ رہے تھے کہ جو اپنے زمانے کے امام کی معرفت کے بغیر مرا وہ جاہلیت کی موت مرا تین دن کے بعد ہم ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے ملے پس اللہ نے ہمیں معرفت عطا کی۔ ہم آپؑ کے پاس گئے اور ان کو بتایا کہ میں سالم سے ملا تو اس نے مجھے یہ کہا اور میں نے اس سے یہ کہا تو ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام نے فرمایا: سالم کے لیے ہلاکت ہے تین مرتبہ کہا کیا سالم امام کی منزلت نہیں جانتا امام ان تمام باتوں سے جو لوگ سوچتے ہیں بڑا ہے۔ اے ابوعبیدہ! ہم میں سے کوئی نہیں مرتا یہاں تک کہ وہ اپنے بعد اپنے جیسے انسان کو چھوڑتا ہے جو اس جیسی سیرت والا ہو اور اسی کی دعوت دے۔ اے ابوعبیدۃ! اللہ سے کوئی چیز مانع نہیں ہے کہ وہ سلیمانؑ کو اس سے افضل عطا کرے جو داؤدؑ کو عطا کیا تھا۔ پھر فرمایا (یہ ہماری عطاء ہے چاہے احسان کر چاہے بغیر حساب تھامے رکھ) میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان اللہ نے انہیں کیا عطا فرمایا، فرمایا: ہاں ابوعبیدہ! جب قائم آل محمدؑ کا قیام ہوگا تو وہ داؤد و سلیمان کے فیصلوں جیسے فیصلے کریں گے کہ لوگ دلیل بھی نہیں پوچھیں گے۔

حدیث ⑭ حدثنا الحسن بن علی عن عبیس بن هشام عن عبد الله بن الولید عن الحرث بن المغیرة النضری قال سمعت أبا عبد الله ع یقول لا یکون الأرض إلا و فیها عالم یعلم مثل علم الأول وراثة من رسول الله ص و من علی بن أبی طالب ع یحتاج الناس إلیه و لا یحتاج إلی أحد

حارث بن مغیرہ النضری سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کوفرماتے سنا: اس دنیا میں ہر وقت ایسا عالم ہوتا ہے جو رسول اللہؐ کی وراثت کے حامل علم اور علیؑ کی وراثت کا حامل ہوتا ہے لوگ اس کے محتاج ہوتے ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔

حدیث ⑮ حدثنا محمد بن عبد الحميد عن منصور بن يونس عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال قلت له فَقَدْ آتَيْنا آلَ إِبْراهِيمَ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَيْناهُمْ مُلْكاً عَظِيماً قال ما هو قال قلت أنت أعلم جعلني الله فداك قال طاعة الله مفروضة.

ابوبصیر نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے امامؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا (اور ہم نے آل ابراہیم کو کتاب وحکمت دی اور ان کو عظیم ملک دیا) فرمایا: جانتے ہو کہ وہ بہت بڑا ملک کیا ہے؟۔ میں نے کہا: آپؑ جانتے ہیں کہ میں آپؑ پر قربان۔ فرمایا: اللہ کی قسم مفروضہ اطاعت۔

حدیث ⑯ حدثنا محمد بن الحسين عن أحمد بن النضر عن أبي نجران عن أبي جميلة عن مالك الجهني قال قلت لأبي جعفر ع وَ أُوحِيَ إِلَيَّ هذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَ مَنْ بَلَغَ أَ إِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ قال الإمام منا أنذر به كما أنذر به رسول الله ص.

مالک الجہنی سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفرؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا (اور یہ میری طرف قرآن وحی کیا گیا تاکہ تمہیں اس کے ذریعہ سے ڈراؤں) فرمایا: ہم بھی تمہیں اس طرح ہی ڈرائیں گے جس طرح رسول اللہؐ نے ڈرایا تھا۔

حدیث ⑰ حدثنا محمد بن الحسين عن محمد بن الهيثم أو عمن رواه عنه أو عن بعض أصحابنا عن عمر بن يزيد قال قلت لأبي الحسن الرضا ع إني سألت أباك عن مسألة أريد أن أسألك عنها قال و عن أي شيء تسأل قال قلت له عندك علم رسول الله ص و كتبه و علم الأوصياء و كتبهم قال فقال نعم و أكثر من ذاك سل عما بدا لك.

عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے ابوالحسن الرضاؑ سے کہا: میں نے آپؑ کے والد سے ایک مسئلہ کے بارے میں پوچھا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپؑ سے اسکے بارے میں پوچھوں فرمایا: کس چیز کے بارے میں تم پوچھنا چاہتے ہو۔ میں نے امامؑ سے کہا: کیا آپؑ کے پاس رسول اللہؐ کی تمام کتابوں اور اوصیاء کی کتابوں کا علم ہے تو آپؑ نے فرمایا: ہاں بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے جو چاہتے ہو پوچھو۔

حدیث ⑱ حدثنا محمد بن الحسين عن الحسن بن محبوب عن العلاء عن عبد الله بن أبي يعفور عن أبي عبد الله ع قال كان علي بن أبي طالب ع عالم هذه الأمة و العلم يتوارث و ليس يمضي منا أحد حتى يرى من ولده من يعلم علمه و لا تبقى الأرض يوما بغير إمام منا تفزع إليه الأمة قلت يكون إمامان قال لا إلا و أحدهما صامت لا يتكلم حتى يمضي الأول.

عبداللہ بن ابی یعقوب نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ اس امت کے عالم تھے اور علم ورثہ میں حاصل ہوتا ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی اسوقت تک نہیں جاتا کہ جب تک وہ اپنا علم اپنے سے بعد والے امام کو نہ دے اور زمین امام کے بغیر ایک دن باقی نہیں رہ سکتی۔ میں نے کہا: دو امام ہو سکتے ہیں؟۔ فرمایا: نہیں، ہاں ان میں سے ایک خاموش رہے گا یہاں تک کہ پہلا گزر نہ جائے۔

حدیث ⑲ حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عيسى عن ربعي عن فضيل بن يسار قال سمعت أبا جعفر ع يقول كلما لم يخرج من هذا البيت فهو باطل.

فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفرؑ الباقر کو فرماتے ہوئے سنا: ہر وہ امام جو اس گھر سے نہ ہو باطل ہے۔

حدیث ⑳ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن علي الوشاء قال رأيت أبا الحسن الرضا ع وهو ينظر إلى السماء ويتكلم بكلام كأنه كلام الخطاطيف ما فهمت منه شيئا ساعة بعد ساعة ثم سكت.

حسن بن علی الوشا سے روایت ہے کہ میں نے ابوالحسن الرضاؑ کو دیکھا وہ آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے اور ایسی گفتگو فرما رہے تھے کہ میں نہیں سمجھ سکا پھر وہ خاموش ہو گئے۔

حدیث ㉑ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عيسى عن النضر بن سويد عن هارون عن عبد الله بن عطا عن أبي عبد الله ع قال نحن أولو الذكر و أولو العلم وعندنا الحلال والحرام.

عبداللہ بن عطاء سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا: ہم افضل ذکر والے اور افضل علم والے ہیں اور ہمارے پاس حلال وحرام ہے۔

حدیث ㉒ ووجدت في بعض رواية أصحابنا في كتاب رواه عن عبد الله بن أحمد عن بكر بن صالح عن إسماعيل بن عباد النصري عن تميم عن عبد المؤمن عن أبي جعفر ع قال قلت له لم سمي أمير المؤمنين ع أمير

المؤمنين فقال لی لأن ميرة المؤمنين هو منه كان يميرهم العلم.

عبدالمومن نے ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے امامؑ سے پوچھا: امیر المومنینؑ کو امیر المومنینؑ کا نام کیوں دیا گیا؟۔ فرمایا: کیونکہ وہ مومنین کو علم عطا کرتے ہیں۔

حدیث ۲۳ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عيسى عن النضر بن سويد عن هارون عن عبد الله بن عطا عن أبي عبد الله ع قال نحن أولو الذكر و أولو العلم وعندنا الحلال و الحرام.

عبداللہ بن عطاء سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا: ہم ذکر والے علم والے ہیں اور ہمارے پاس حلال وحرام کا علم ہے۔

حدیث ۲۴ حدثنا أبو محمد عن عمران بن موسى بن جعفر البغدادي عن علي بن أسباط عن محمد بن الفضيل عن أبي حمزة الثمالي عن أبي عبد الله ع هذا صِراطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ قال هو والله علي هو والله علي الميزان و الصراط.

ابوحمزہ الثمالی نے ابوعبداللہ الصادقؑ علیہ السلام سے روایت کی ہے (یہ علیؑ کا راستہ سیدھا ہے) فرمایا: اللہ کی قسم وہ علیؑ ہیں اور اللہ کی قسم وہ میزان اور صراط ہیں۔

حدیث ۲۵ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن أعمش بن عيسى عن حماد الطيافي عن الكلبي عن أبي عبد الله ع قال قال لي كم لمحمد اسم في القرآن قال قلت اسمان أو ثلاث فقال يا كلبي له عشرة أسماء وَ ما مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَ مُبَشِّراً بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ و لَمّا قامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوهُ كادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَداً و طه ما أَنْزَلْنا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقى و

يس وَ الْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلى صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ و ن وَ الْقَلَمِ وَ ما يَسْطُرُونَ و ما أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ و يا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ و يا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ و قَدْ أَنْزَلَ اللهُ إِلَيْكُمْ ذِكْراً رَسُولًا فالذكر اسم من أسماء محمد ص و نحن أهل الذكر فاسأل يا كلبي عما بدا لك قال فأنسيت و الله القرآن كله فما حفظت منه حرفا أسأله عنه.

کلبی نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امامؑ نے مجھ سے پوچھا: محمدؐ کے کتنے اسماء قرآن میں ہیں۔ میں نے کہا: دو یا تین۔ آپؑ نے فرمایا: اے کلبی! ان کے دس اسماء ہیں وَ ما مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَ مُبَشِّراً بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ و لَمَّا قامَ عَبْدُ اللهِ يَدْعُوهُ كادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَداً و طه ما أَنْزَلْنا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقى و يس وَ الْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلى صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ و ن وَ الْقَلَمِ وَ ما يَسْطُرُونَ و ما أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ و يا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ و يا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ و قَدْ أَنْزَلَ اللهُ إِلَيْكُمْ ذِكْراً رَسُولًا پس ذکر اسمائے محمدؐ میں سے ایک اسم ہے اور ہم اہل ذکر ہیں۔ اے کلبی! تو جو چاہتا ہے پوچھ۔ (کلبی کہتا ہے) میں نے تمام قرآن جو حفظ کیا تھا بھول گیا۔

حدیث ⑯ حدثنا عبد الله بن جعفر بن محمد عن عيسى عن داود النهدي عن علي بن جعفر عن أبي الحسن ع أنه سمعه يقول لو أوذن لأخبرنا بفضلنا قال قلت له العلم منه قال فقال لي العلم أيسر من ذلك.

علی بن جعفر نے امام ابوالحسنؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا: اگر ہمیں اجازت ہوتی تو میں اپنے فضائل بیان کرتا۔ میں نے کہا: علم؟۔ فرمایا: علم تو اس سے بہت آسان ہے۔

حدیث ⑰ حدثنا موسى بن الحسن عن أحمد بن الحسن عن أحمد بن إبراهيم عن عبد الله بن بكير عن عمر بن يزيد عن سليمان بن خالد عن أبي عبد الله ع قال كان معه أبو عبد الله البلخي. في سفر فقال له انظر هل ترى هاهنا جبا فنظر البلخي يمنة ويسرة ثم انصرف فقال ما رأيت شيئا قال بلى انظر فعاد أيضا ثم رجع إليه ثم قال ع بأعلى صوته ألا يا أيها الجب الزاخر السامع المطيع لربه اسقنا مما جعل الله فيك قال فنبع منه أعذب ماء و أطيبه و أرقه و أحلاه فقال له البلخي جعلت فداك سنة فيكم كسنة موسى.

سلیمان بن خالد نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ان کے ساتھ ابوعبداللہ البلخی سفر میں تھے تو آپؑ نے ان سے فرمایا: دیکھو کیا تم ادھر کوئی کنواں دیکھ رہے ہو۔ بلخی نے دائیں اور بائیں دیکھا اور کہا: میں نے کوئی شے نہیں دیکھی۔ فرمایا: کیوں نہیں دیکھو۔ (وہ کہتے ہیں) پھر میں واپس پلٹا اور پلٹ کر واپس آیا۔ پھر آپؑ نے اونچی آواز سے کہا: اے کنویں سننے والے اور اپنے رب کے مطیع تو ہمیں اس میں سے پلا جو اللہ نے تیرے اندر رکھا ہے۔ کہا: اچانک میٹھا خوشبودار پاکیزہ پانی پھوٹ پڑا تو بلخی نے آپؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان آپ میں تو موسیٰؑ والی سنت ہے۔

حدیث ⑱ حدثنا محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير عن معلى بن عثمان قال ذكر لأبي عبد الله ع رجل حديثا و أنا عنده فقال إنهم يروون عن الرجال فرأيت كأنه غضب فجلس و كان متكئا و وضع المرفقة تحت إبطيه فقال أما و الله إنا نسألهم و لنحن أعلم به منهم و لكن إنما نسألهم لنوركه عليهم ثم قال أما لو رأيت روغان أبي جعفر ع حيث يراوغ يعني الرجل لعجبت من روغانه.

معلّی بن عثمان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کے سامنے حدیث بیان کی اور میں ان کے پاس تھا میں نے ان کو دیکھا کہ آپؑ جلال میں آگئے اور آپؑ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم ان سے پوچھیں گے اور ہم ان سے زیادہ عالم ہیں۔ پھر فرمایا: اگر تم ابوجعفرؑ کو دیکھو جہاں وہ ہوتے ہیں تو تم ان کا مقام دیکھ کر حیران رہ جاؤ۔

حدیث ۲۹ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عيسى عن الحسن عن فضالة عن القاسم بن يزيد عن محمد بن مسلم قال سألته عن ميراث العلم ما بلغ أجوامع العلم أم يفسر كل شيء في هذا الأمور التي يتكلم فيها الناس من الطلاق والفرائض فقال إن عليا كتب العلم كله والفرائض فلو ظهر أمرنا لم يكن من شيء إلا وفيه سنة يمضيها.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامؑ سے علم کی میراث کے بارے میں پوچھا جس میں تمام امور کی تفسیر ہو اور یہ امور لوگوں میں طلاق اور وراثت کے بارے میں ہوں؟ فرمایا: بیشک علیؑ نے علم کو لکھا اور وراثت کے احکامات بھی لکھے اگر ہمارا امر غالب آجائے تو اس میں ہر حرف سنت ہی سنت ہو۔

حدیث ۳۰ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن عبد الرحمن عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير عن أبي جعفر ع قال إني لأعرف من لو قام شاطئ البحر لندب بدواب البحر وبأمهاتها وخالاتها.

ابوبصیر نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں پہچانتا ہوں کہ اگر وہ سمندر کے کنارے کھڑا ہو اور وہ اپنی ماؤں چچیوں اور خالاؤں کے ساتھ سمندر میں بہہ جائے۔

حدیث ۳۱ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن معمر قال قلت أ و تعلمون الغيب قال فقال أبو جعفر يبسط لنا فنعلم و يقبض عنا فلا نعلم.

معمر سے روایت ہے کہ میں نے امامؑ سے کہا: کیا آپؑ غیب جانتے ہیں تو ابوجعفرؑ نے فرمایا: اگر وہ ہمارے لیے کشادہ کرے تو ہم جانتے ہیں اور اگر ہم سے قبض کر لے تو ہم نہیں جانتے۔

حدیث ۳۲ حدثنا محمد بن الحسين عن النضر بن شعيب عن عبد الغفار الجازي عن أبي عبد الله قال سمعته يقول نحن ورثة كتاب الله و نحن صفوته.

عبدالغفار الجازی نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے امامؑ کو فرماتے ہوئے سنا: ہم اللہ کی کتاب کے وراث ہیں اور ہم ہی برگزیدہ بندے ہیں۔

حدیث ۳۳ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن محمد بن عمر عن المفضل بن صالح عن جابر عن أبي جعفر ع قال إنا أهل بيت من علم الله علمنا و من حكمه أخذنا و من قول الصادق سمعنا فإن تتبعونا تهتدوا.

جابر نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ اہل بیت اللہ کے علم سے سکھاتے ہیں اور اس کی حکمت سے اخذ کرتے ہیں اور ہم نے سچے کا قول سنا اگر تم ہماری اتباع کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔

حدیث ۳۴ حدثنا محمد بن الحسين عن النضر عن عبد الغفار عن أبي عبد الله ع قال إن الله تعالى قال لنبيه و لقد وصيناك بما وصى به آدم و نوحا و إبراهيم من قبلك أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَ لا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ إنما يعني الولاية كَبُرَ

عَلَى الْمُشْرِكِينَ ما تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ يعني كبر على قومك يا محمد ما تدعوهم من تولية علي ع قال إن الله قد أخذ ميثاق كل نبي و كل مؤمن ليؤمنن بمحمد ص و علي و بكل نبي و بالولاية ثم قال لمحمد ص أُولئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللهُ فَبِهُداهُمُ اقْتَدِهْ يعني آدم و نوحا و كل نبي بعده.

عبدالغفار نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اللہ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا (اس نے تمہارے لیے اپنا دین پھیلایا جو نوح کو وصیت کی اور تمہاری طرف وہ وحی کیا جس کی ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو وصیت کی) تم سے پہلے (کہ دین قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو) فرمایا: دین سے مراد ولایت علیؑ ہے (یہ مشرکین پر بھاری ہے کہ جس کی تم ان کو دعوت دیتے ہو) فرمایا: یعنی تمہاری قوم پر اے محمد! جو تم انہیں علیؑ کی ولایت کی طرف بلاتے ہو اور فرمایا: بیشک اللہ نے ہر نبی اور ہر مومن سے نبیؐ اور علیؑ کی ولایت پر عہد لیا پھر فرمایا: محمدؐ کو (یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کو اللہ نے ہدایت دی) یعنی آدمؑ، نوحؑ اور ان کے بعد ہر نبی۔

حدیث ۳۵ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن البرقي عن ابن سنان و غيره عن عبد الله بن سنان قال قال أبو عبد الله ع قال رسول الله ص لقد أسرى بي ربي فأوحى إلي من وراء الحجاب ما أوحى و كلمني فكان مما كلمني أن قال يا محمد علي الأول و علي الآخر و هو بكل شيء عليم فقال يا رب أ ليس ذلك أنت أ ليس ذلك أنت فقال يا محمد ص أنا الله لا إله إلا أنا الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون إني أنا الله لا إله إلا أنا الخالق البارئ المصور له الأسماء الحسنى يسبح له من في السماوات و الأرضين و أنا العزيز الحكيم يا محمد ص أنا الله لا إله إلا أنا الأول

ولا شیء قبلی و أنا الآخر فلا شیء بعدی و أنا الظاهر فلا شیء فوقی و أنا الباطن فلا شیء تحتی و أنا الله لا إله إلا أنا بکل شیء علیم یا محمد ص علی الأول أول من أخذ میثاقی من الأئمة یا محمد ص علی الآخر آخر من أقبض أقبضْ من الأئمة و هی الدابة التی تکلمهم یا محمد علی الظاهر أظهر علیه جمیع ما أوصیته إلیك لیس لك أن تکتم منه شیئا یا محمد علی الباطن أبطنه سر الذی أسررته إلیك و لیس فیما بینی و بینك سرا أزویه عن علی ما خلقت من حلال أو حرام علی علیم به.

ابن سنان نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ نے مجھ سے معراج کی رات پردے کے پیچھے سے کلام کیا اور جو کلام کیا اس میں سے ہے (اے محمد علیؑ اول اور علیؑ آخر ہے اور علیؑ ظاہر اور علیؑ ہی باطن ہے) اور وہ ہر شے کو جاننے والا ہے تو آپؐ نے فرمایا: اے رب وہ تُو نہیں ہے؟۔ فرمایا: اے محمدؐ میں اللہ ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں ظاہر اور غیب کو جاننے والا رحمن و رحیم ہوں اور میں اللہ ہوں کے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں بادشاہ سلامتی والا مومن، رعب والا، غالب، جبار، متکبر ہوں اور جب لوگ اللہ سے شرک کرتے ہیں اللہ اس سے پاک ہے میں اللہ ہوں کے جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں خالق بنانے والا اور معبود ہوں اور میرے اچھے اچھے نام ہیں۔ زمین و آسمان میں جو بھی ہیں میری تسبیح بیان کرتے ہیں اور میں غالب حکمت والا ہوں۔ اے محمدؐ میں اللہ ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مجھ سے پہلے کچھ نہ تھا اور میں آخر ہوں اور میرے بعد کوئی شے نہیں میں ظاہر ہوں مجھ سے اوپر کچھ نہیں میں باطن ہوں کہ مجھ سے کچھ بھی نہیں اور میں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں ہر شے کا جاننے والا ہوں۔ اے محمد علی اول ہے کہ آئمہ میں سب سے پہلے نبی کا وعدہ لیا ہے۔ اے محمد علیؑ آخر ہے کہ سب اماموں میں سے

آخر میں ان کی روح قبض کروں گا اے محمدؐ علیؑ ظاہر ہے کہ جو بھی آپ پر وحی کی سب اس پر ظاہر کیا تمہارے لیے یہ نہیں کہ تم اس سے کچھ بھی چھپاؤ۔ اے محمدؐ علیؑ باطن ہے کہ میں نے اپنا راز جو تیرے سپرد کیا جبکہ علیؑ میرے تمام رازوں کا امین ہے اور جو میں نے حلال وحرام پیدا کیا ہے علیؑ اسے جانتے ہیں۔

حدیث ۞ ۶۱ ۞ حدثنا علی بن إسماعيل عن محمد بن عمرو قال عبد الله بن أبان الزيات قلت للرضا ع إن قوما من مواليك سألوني أن تدعو الله لهم قال فقال و الله إني لأعرض أعمالهم على الله في كل يوم.

عبداللہ بن ابان الزیات نے کہا: میں نے امام رضاؑ سے کہا: آپؑ سے محبت رکھنے والوں نے مجھ سے پوچھا ہے کہ آپؑ ان کے لیے اللہ سے دعا کرتے ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں ان کے اعمال ہر روز اللہ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

حدیث ۞ ۶۲ ۞ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن حماد بن عيسى عن بعض أصحابه و محمد بن الهيثم جميعا عن أبي عبد الله ع في قول الله عز و جل وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ قال إمام بعد إمام.

محمد بن الهیثم سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا (اور ہم نے ان کے لیے بات مسلسل اتاری) فرمایا: امامؑ کے بعد امامؑ۔

حدیث ۞ ۶۳ ۞ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن محمد بن كثير عن مخالد بن يزيد عن عبد الأعلى عمن رواه عن أبي عبد الله ع في قول الله فَأَمَّا مَنْ أَعْطى وَ اتَّقى وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنى بالولاية فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرى وَ أَمَّا مَنْ

بَخِلَ وَ اسْتَغْنى وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرى.

عبدالاعلیٰ نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (جس نے عطا کیا اور پرہیزگاری کی اور اچھی چیز سے تصدیق کیا) یعنی ولایت سے (تو ہم آسانی کے لیے آسان کردیں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ ہوگیا اور اچھی چیز کو جھٹلایا تو ہم اسے تنگی میں مبتلا کردیں گے)۔

حديث ۳۹ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن علی النعمان عن محمد بن مروان عن الفضيل بن يسار عن أبی جعفر ع فی قول الله يا أَهْلَ الْكِتابِ لَسْتُمْ عَلى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْراةَ وَ الْإِنْجِيلَ وَ ما أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ قال هی الولاية و هو فی قول الله تعالى يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَما بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ قال هی الولاية.

فضیل بن یسار نے ابوجعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (اے اہل کتاب تم کسی چیز پر نہیں ہو یہاں تک کہ تم نے تورات اور انجیل کو اور جو تمہارے رب نے تمہاری طرف نازل کیا اسے تبدیل کردیا) فرمایا: یہ ولایت ہے اور وہ اللہ کا قول (اے رسول پہنچادو جو تمہارے رب نے تم پر نازل کیا اور اگر تم نے اس کو نہ پہنچایا تو گویا تم نے رسالت کا کوئی کام ہی سرانجام نہیں دیا) فرمایا: یہ ولایت ہے۔

حديث ۴۰ حدثنا الحجال عن صالح عن الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن بريد العجلی قال سألت أبا جعفر ع عن قول الله تعالى صُحُفاً مُطَهَّرَةً فِيها كُتُبٌ قَيِّمَةٌ قال هو حديثنا فی صحف مطهرة من الكذب.

برید العجلی سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (پاکیزہ صحیفہ اس میں قیمتی کتابیں ہیں) فرمایا: یہ ہماری حدیث ہے جو پاکیزہ صحیفہ میں ہے اور یہ جھوٹ سے پاک ہے۔

حدیث ۳۱ وعنه عن الحسن عمن رواه عن أبي عبيدة قال سألت أبا جعفر ع عن قول الله ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إنما عنى بذلك علم الأوصياء والأنبياء إن كنتم صادقين.

ابوعبیدۃ سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (کہ مجھے اس سے پہلے بھی کتاب دی گئی یا علم میں سے کچھ آثار) فرمایا: اس سے مراد علم اوصیاء اور انبیاء ہیں (اگر تم سچے ہو)۔

حدیث ۳۲ حدثنا عبد الله عن محسن عن يونس بن يعقوب عن الحرث بن المغيرة عن أبي عبد الله ع قال قلت له العلم الذي يعلمه عالمكم بما يعلم قال وراثة من رسول الله ص و من علي بن أبي طالب ع يحتاج الناس إليه ولا يحتاج إلى الناس.

حارث بن المغیرہ نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے کہا: وہ علم جو آپکے عالم سکھاتے ہیں وہ کہاں سے سیکھتے ہیں؟۔ فرمایا: وہ رسول اللہؐ اور علی ابن ابی طالبؑ کی وراثت ہے اور لوگ اس کے محتاج ہیں وہ لوگوں کے محتاج نہیں ہیں۔

حدیث ۳۳ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن محمد بن إسماعيل عن علي بن النعمان عن عبيد بن زرارة قال قلت لأبي عبد الله ع ترك الأرض بغير

إمام قال لا قلنا تكون الأرض و فيها إمامان قال لا إلا إمامان أحدهما صامت لا يتكلم ويتكلم الذى قبله والإمام يعرف الإمام الذى بعده

عبید بن زرارة سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے کہا: زمین امام کے بغیر چھوڑی جاسکتی ہے؟۔فرمایا: نہیں۔ہم نے کہا: زمین میں دوامام ہوسکتے ہیں؟۔فرمایا: نہیں مگر ان دو میں سے ایک خاموش ہوگا اور نہیں بولے گا اور جو اس سے پہلے ہوگا وہ بولے گا اور امامؑ اپنے سے بعد والے امام کو جانتا ہے۔

حدیث ۴۳ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن محمد بن إسماعيل عن علي بن النعمان عن هارون بن خارجة عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع في قول الله تعالى وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ بما عندهم من الحلال والحرام وبما ضيعوا منه.

ابوبصیر نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسطہ بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ رہیں) فرمایا: ہم لوگوں پر گواہ ہیں کہ ہمارے پاس حلال وحرام کے بارے میں ہے۔

حدیث ۴۴ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن عبد الرحمن بن أبي نجران عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير عن أبي جعفر ع قال إني لأعرف من لو قام على شط البحر لندب بدواب البحر بأمهاتها وعماتها وخالاتها.

ابوبصیر نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں اسے جانتا ہوں کہ اگر وہ سمندر کے کنارے پر کھڑا ہو تو سمندر کی موجوں سے وہ خود اپنی ماؤں، چچیوں اور خالاؤں سمیت ڈوب

جائے۔

حدیث ③ حدثنا بعض أصحابنا عن أحمد بن محمد السياری قال حدثني غير واحد من أصحابنا قال خرج عن أبي الحسن الثالث ع أنه قال إن الله جعل قلوب الأئمة موردا لإرادته فإذا شاء الله شيئا شاءوه و هو قول الله وَ ما تَشاؤُنَ إِلَّا أَنْ يَشاءَ اللَّهُ.

ہم سے ہمارے بعض ساتھیوں نے انہوں نے احمد بن محمد السیاری سے روایت کی کہ امام ابوالحسن الثالثؑ نے فرمایا: اللہ نے آئمہؑ کے دلوں کو اپنی مرضی کے ساتھ مڑنے والا بنایا جب اللہ کوئی چیز چاہتا ہے تو یہ بھی جانتے ہیں وہ اللہ کا قول ہے (اور یہ تو وہی چاہتے ہیں جو اللہ چاہتا ہے)۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن موسى عن الحسن بن موسى عن علي بن حسان عن عبد الرحمن بن كثير عن أبي عبد الله ع في قول الله تعالى وَ تَعِيَها أُذُنٌ واعِيَةٌ قال وعت أذن أمير المؤمنين ما كان و ما يكون.

عبدالرحمان بن کثیر نے ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (اور اسے یاد رکھنے والے کان یاد رکھتے ہیں) کہ امیرالمومنینؑ کے کان جو ہونا ہوتا ہے اسے یاد رکھتے ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن جعفر بن بشير عن حماد عن أبي أسامة قال كنت عند أبي عبد الله ع و عنده رجل من المغيرية فسئل عن شيء من السنن فقال ما من شيء يحتاج إليه ولد آدم إلا و قد خرجت فيه السنة من الله و من رسوله و لو لا ذلك ما احتج فقال المغيري و بما احتج فقال أبو عبد الله ع قوله الْيَوْمَ

أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي حتى فرغ من الآية فلو لم يكمل سنته وفرائضه وما يحتاج إليه الناس بما احتج به.

ابواسامہ سے روایت ہے کہ میں ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کے پاس تھا اور آپؑ کے پاس مغیریہ میں سے ایک آدمی تھا تو اس نے آپؑ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا جو کہ سنت میں سے تھی تو آپؑ نے فرمایا: کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی طرف آدم کا بیٹا محتاج ہو اور اس میں سے اللہ اور اسکے رسول کی سنت نکل جاتی ہے اور اگر وہ اس کا محتاج نہ ہوتا تو ہمارا محتاج نہ ہوتا۔ مغیری نے کہا: وہ کیوں محتاج ہوئے؟۔ ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اللہ کا قول (آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی) یہاں تک کہ آیت کی رو سے دین مکمل ہو گیا اور اگر دین اور فرائض مکمل نہ ہوئے تو لوگ اس کی طرف محتاج کیوں ہوتے جس سے حجت قائم ہو۔

حدیث ⑲ حدثنا علي بن إسماعيل عن أبي عبد الله البرقي عن الحسن بن محبوب عن علي بن رئاب عن عمار بن مروان عن أبي عبد الله في قوله تعالى إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِأُولِي النُّهَى قال نحن و الله أولي النهى قلت ما معنى أولي النهى قال ما أخبر الله رسوله مما يكون من بعده من ادعاء فلان الخلافة و القيام بها و الآخر من بعده و الثالث من بعدهما و بني أمية فأخبر النبي ص عليا ع فإن ذلك كما أخبر الله رسوله كما أخبر رسوله عليا ع و كما انتهى إلينا من علي فيما يكون من بعده من الملك في بني أمية و غيرهم فنحن أولي النهى الذين انتهينا إلينا علم هذا كله فصبرنا لأمر الله و نحن قوام الله على خلقه و خزانه على دينه نخزنه و نستره و نكتم به من عدونا كما كتم رسول الله ص حتى أذن له في الهجرة و جهاد المشركين فنحن على منهاج رسول الله ص حتى يأذن

الله بإظهار دينه بالسيف و يدعو الناس إليه و ليضربهم عليه عودا كما ضربهم رسول الله ص بدءا

عمار بن مروان نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (اس میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں) فرمایا: ہم اللہ کی قسم عقل والے ہیں۔ میں نے کہا: پہلے روک دیے جانے والوں سے کیا مراد ہے۔ فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے خبر دی کہ فلاں فلاں خلافت کا دعویٰ کرے گا اور قائم کرے گا اور اس کے بعد تیسرا اور ان کے بعد بنی امیہ پس علیؑ کو نبیؐ نے خبر دی اور جس طرح اللہ اور اس کے رسول نے خبر دی اس طرح علیؑ نے ہم کو دی پس ہم اولی النہی ہیں کہ ہم تک یہ تمام بات پہنچنے پر ہم نے اللہ کے حکم کے لیے صبر کیا اور ہم اللہ کی مخلوق پر قوام ہیں اور اس کے دین کے خازن ہے اسے سنبھالتے اور پوشیدہ رکھتے ہیں اور اس کے دشمنوں سے چھپاتے ہیں جس طرح رسول اللہؐ نے چھپایا یہاں تک کہ ان کو ہجرت اور جہاد مشرکین کی اجازت دے دی گئی ہم رسول اللہؐ کے راستے پر ہیں یہاں تک کہ اللہ تلوار کے ذریعے جہاد کرنے کی اجازت دے دے گا اور ہم لوگوں کو اس کی دعوت دیں گے اور ان کو ہم لکڑی سے ماریں گے جس طرح رسول اللہؐ نے انہیں مارا۔

حدیث ۵۰ حدثنا محمد بن عيسى عن ياسين الضرير عن حريز عن أبي بصير قال قال رسول الله ص إن الله تبارك و تعالى فرض العلم عن ستة أجزاء فأعطى عليا ع منه خمسة أجزاء وله سهم في الجزء الآخر مع الناس.

ابوبصیر نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ نے علم کو چھ اجزاء پر تقسیم کیا کہ علیؑ کو اس میں سے پانچ اجزاء دیے اور آخری حصہ تمام لوگوں کو دیا۔

باب نمبر (۱۹)

لوگوں کے پاس علم ائمہ آل محمدؑ کی طرف سے ہے اورلوگوں کی رائے، قیاس، مبطلات اُن کی اپنی طرف سے ہیں

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن علي بن النعمان عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن زرارة قال كنت عند أبي جعفر ع فقال لي رجل من أهل الكوفة سله عن قول أمير المؤمنين ع سلوني عما شئتم و لا تسألوني عن شيء إلا أنبأتكم به قال فسألته فقال إنه ليس أحد عنده علم شيء إلا خرج من عند أمير المؤمنين فليذهب الناس حيث شاءوا فو الله ليأتين الأمر هاهنا و أشار بيده إلى صدره.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں ابوجعفرؑ کے پاس تھا کہ آپؑ سے ایک شخص نے جو اہل کوفہ میں سے تھا امیرالمومنینؑ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (مجھ سے ہر اس چیز کے بارے میں پوچھو جس کے بارے میں تم چاہتے ہو اور تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں پوچھو گے تمہیں اس سے آگاہ کروں گا) آپؑ نے فرمایا: جس کے پاس بھی جس چیز کا علم ہے تو اس کا علم امیرالمومنینؑ کے پاس سے نکلا ہے پس لوگ چاہے جہاں بھی جائیں اللہ کی قسم امر یہاں ہی آئے گا اور اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی

طرف اشارہ فرمایا۔

حدیث ۲ حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عيسى عن حريز عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع قال سمعته يقول إنه ليس عند أحد من حق و لا صواب و ليس أحد من الناس يقضي بقضاء يصيب فيه الحق إلا مفتاحه علي فإذا تشعبت بهم الأمور كان الخطاء من قبلهم و الصواب من قبله أو كما قال.

محمد بن مسلم نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا: لوگوں کے پاس جو بھی حق اور سچ ہے اور جو بھی عدل سے فیصلہ کرتا ہے اور جو بھی لوگوں میں حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے تو اس کا ماخذ علیؑ ہیں۔ پس غلطی لوگوں کی طرف سے ہے اور حق علیؑ کی طرف سے ہے یا جس طرح امام نے فرمایا۔

حدیث ۳ حدثنا محمد بن الحسين عن الحسن بن محبوب عن علي عن محمد بن مسلم قال سمعت أبا جعفر ع يقول أما إنه ليس عند أحد علم و لا حق و لا فتيا إلا شيء أخذ عن علي بن أبي طالب ع و عنا أهل البيت و ما من قضاء يقضي به بحق و ثواب إلا بدء ذلك و مفتاحه و سببه و علمه من علي و منا فإذا اختلف عليهم أمرهم قاسوا و عملوا بالرأي و كان الخطاء من قبلهم فإذا قاسوا و كان الصواب إذا تبعوا الآثار من قبل علي ع.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفرؑ کو فرماتے ہوئے سنا: جس کسی کے پاس جو بھی علم ہے وہ علی ابن ابی طالبؑ سے لیا گیا ہے اور ہم اہل بیتؑ کی طرف سے ہے اور جو قاضی حق اور عدل کیساتھ فیصلہ کرتا ہے اس کا آغاز، چابی اور اس کے علم کا سبب علیؑ ہیں اور اگر یہ ان کی رائے سے ہو تو یہ خطاء

ان کی اپنی ہے اور راستگی اور حق کے آثار علیؑ کی طرف سے ہیں۔

حدیث ④ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عيسى عن يونس عن عبد الله بن مسكان عن محمد بن مسلم قال سمعت أبا جعفر ع يقول ليس عند أحد من الناس حق و لا صواب و لا أحد من الناس يقضي بقضاء حق إلا ما خرج منا أهل البيت فإذا تشعبت بهم الأمور كان الخطاء منهم و الصواب من قبل علي ع.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفرؑ کو فرماتے ہوئے سنا: لوگوں کے پاس جو بھی حق اور عدل ہے یا جو بھی حق سے فیصلہ کرتا ہے تو اس کی بنیاد ہم اہل بیتؑ ہیں اور ایسے امور جو غلط ہوں وہ لوگوں کی طرف سے ہیں اور حق علیؑ کی طرف سے ہے۔

باب نمبر (۲۰)

آل محمدؐ کی تسلیم کے متعلق

حدیث ① حدثنا الحسن بن علی بن النعمان عن عبد الله بن مسکان عن کامل التمار قال قال أبو جعفر ع یا کامل تدری ما قول الله قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ قلت جعلت فداك أفلحوا و فازوا و أدخلوا الجنة قال قد أفلح المسلمون إن المسلمين هم النجباء.

کامل التمار سے روایت ہے کہ مجھ سے امام ابو جعفرؑ نے فرمایا: اے کامل! تم اللہ کے اس قول کے بارے میں جانتے ہو (تحقیق مومن فلاح پا گئے) میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان کہ وہ کامیاب ہو گئے جنت میں داخل ہونگے۔ فرمایا: مومن مسلمان فلاح پا گئے۔ فرمایا: بیشک وہ مسلمان جو اللہ کے منتخب شدہ ہیں۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن عمير بن أذينة عن عبد الله النجاشي قال سألت أبا عبد الله ع عن قول الله تعالى فَلا وَرَبِّكَ لا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيما شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيماً قال عنى بها عليا ع.

عبد اللہ النجاشی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو عبد اللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (اور تیرے رب کی قسم وہ ایمان والے نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ اپنے جھگڑوں میں آپ کو حکم تسلیم نہ کریں اور پھر اپنی جانوں میں اس پر تنگی محسوس نہ کی جو آپؐ نے فیصلہ فرمایا اور وہ آپؐ کے فیصلے کو اس

طرح تسلیم کریں جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے) امامؑ نے فرمایا: اس سے مراد علیؑ ہیں۔

حدیث ③ وعن الحسين عن صفوان بن يحيى عن الكاهلي عن أبي عبد الله ع أنه تلا هذه الآية فَلا وَ رَبِّكَ لا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيما شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوا تَسْلِيماً فقال لو أن قوما عبدوا الله و وحدوه ثم قالوا الشيء صنعه رسول الله ص لو صنع كذا كذا و وجدوا ذلك في أنفسهم كانوا بذلك مشركين ثم قال فَلا وَ رَبِّكَ لا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيما شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوا تَسْلِيماً قال هو التسليم في الأمور.

الکاھلی نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (تمہارے رب کی قسم یہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک زندگی کے ہر معاملے میں آپ کو حکم نہ تسلیم کر لیں پھر اپنی جانوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں کہ جو آپ نے فیصلہ کر دیا وہ اسے تسلیم کر لیں) پس فرمایا: اگر کوئی قوم اللہ کو ایک مانے اور اس کی عبادت کرے اور پھر رسول اللہؐ کی کسی چیز کو کہے کہ اگر آپ اس طرح کرتے تو وہ اسی وقت مشرک ہو جاتے۔ پھر فرمایا: کوئی قوم اللہ کی توحید پر ایمان لائے اور اس کی عبادت کرے پھر وہ رسول اللہؐ کے کئے ہوئے کسی کام کے بارے میں کہے کہ اگر آپ اس طرح کرتے تو وہ مشرکین میں سے ہو جاتے۔ پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی فَلا وَ رَبِّكَ لا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيما شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوا تَسْلِيماً قال هو التسليم في الأمور۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن عيسى عن حماد بن عيسى عن الحسين بن المختار عن أبي عبد الله ع قال يهلك أصحاب الكلام و ينجو المسلمين إن

المسلمين هم النجباء.

حسین بن المختار نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اصحاب کلام ہلاک ہو گئے اور مسلمان نجات پا گئے اور بیشک وہ مسلمان اللہ کے چنیدہ ہیں۔

حديث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن العباس بن معروف عن عبد الله بن يحيى عن ابن أذينة عن أبي بكر الحضرمي قال سمعت أبا عبد الله ع يقول يهلك أصحاب الكلام و ينجو المسلمون إن المسلمين هم النجباء يقولون هذا ينقاد أما و الله لو علموا كيف كان أصل الخلق ما اختلفوا اثنان.

ابوبکر الحضرمی سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اصحاب کلام ہلاک ہو گئے اور مسلمان نجات پا گئے اور بیشک مسلمان وہ ہیں جو اللہ کے چنیدہ ہیں وہ کہتے ہیں یہ ٹھیک ہے اور یہ ٹھیک نہیں ہے اللہ کی قسم اگر وہ جان لیں کہ خلق کی اصل کیا ہے تو وہ اختلاف نہ کریں۔

حديث ⑥ حدثنا محمد بن عيسى عن فضالة عن أبان عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع في قول الله تعالى وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْناً قال الاقتراف التسليم لنا و الصدق علينا و لا يكذب علينا.

محمد بن مسلم نے امام ابوجعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (جو نیکی پر اصرار کرے تو ہم اس کے حسن میں اضافہ کر دیتے ہیں) فرمایا: اصرار ہمیں تسلیم کرنا ہے اور ہماری تصدیق کرنا ہے ہم پر جھوٹ نہ بولنا۔

حديث ⑦ حدثنا محمد بن عيسى عن أبي أحمد و جمال عن سعيد بن غزوان قال سمعت أبا عبد الله ع يقول و الله لو آمنوا بالله وحده و أقاموا

الصلاة و آتوا الزكاة ثم لم يسلموا الكانوا بذلك مشركين ثم تلا هذه الآية فَلا وَ رَبِّكَ لا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيما شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوا تَسْلِيماً.

سعید بن غزوان سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم اگر وہ ایمان لے آئیں نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں پھر وہ ہمیں تسلیم نہ کریں تو وہ مشرکین میں سے ہیں پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (اور تمہارے رب کی قسم یہ اس وقت تک ایمان والے نہیں ہو سکتے کہ جب تک یہ آپ کو اپنے تمام جھگڑوں میں حکم تسلیم نہ کرلیں اور پھر اپنی جانوں پر آپ کے فیصلے میں تنگی نہ محسوس کریں اور آپ کو تسلیم کریں جیسا کہ تسلیم کا حق ہے)۔

حدیث ⑧ حدثنا محمد بن الحسين عن ابن أبي عمير عن ابن أذينة عن أبي بصير قال سأل أبو عبد الله ع عن قوله وَ يُسَلِّمُوا تَسْلِيماً قال هو التسليم في الأمور.

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا گیا (اور وہ آپ کو تسلیم کرلیں) فرمایا: وہ امور میں تسلیم کرنا ہے اور وہ اللہ کا قول ہے (پھر اپنی جانوں میں آپ کے فیصلے پر تنگی محسوس نہ کریں اور تسلیم کریں جیسا کہ حق ہے)۔

حدیث ⑨ حدثنا محمد بن عيسى عن الحسن عن جعفر بن زهير عن عمرو بن حمران عن أبي عبد الله ع مثله.

ہم سے محمد بن عیسیٰ نے انہوں نے حسن سے انہوں نے جعفر بن زہیر سے انہوں نے عمران بن حمران سے انہوں نے ابوعبداللہؑ سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

حدیث ⑩ حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عیسی عن ربعی عن الفضیل عن أبی عبد الله ع فی قوله تعالی وَ يُسَلِّمُوا تَسْلِيماً قال التسليم فی الأمور و هو قوله ثُمَّ لا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوا تَسْلِيماً.

فضیل نے امام ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (تسلیم کریں جیسا کہ حق ہے) فرمایا امور میں تسلیم کریں اور وہ اللہ کا قول ہے (پھر اپنی جانوں میں آپ کے فیصلے پر تنگی محسوس نہ کریں اور آپ کو ایسے تسلیم کریں جیسا تسلیم کا حق ہے)۔

حدیث ⑪ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن صفوان بن یحیی عن عاصم عن کامل التمار قال قال أبو جعفر ع یا کامل قد أفلح المؤمنون المسلمون یا کامل إن المسلمین هم النجباء یا کامل إن الناس أشباه الغنم إلا قلیلا من المؤمنین و المؤمن قلیل.

کامل التمار سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ الباقرؑ نے فرمایا: اے کامل! مسلمان اور مومن فلاح پا گئے۔ اے کامل! بیشک مسلمان سے مراد اللہ کے چنیدہ ہیں۔ اے کامل! لوگ بکریوں کی طرح ہیں مگر مومن بہت تھوڑے ہیں۔

حدیث ⑫ حدثنا محمد بن عیسی عن الحسن بن جعفر بن بشیر عن أبی عثمان الأحول عن کامل التمار کنت عند أبی جعفر ع وحدی فنکس رأسه إلی الأرض فقال قد أفلح المسلمون إن المسلمین هم النجباء یا کامل الناس کلهم بهائم إلا قلیل من المؤمنین و المؤمن غریب.

کامل التمار سے روایت ہے کہ میں امام ابوجعفرؑ کے پاس اکیلا تھا پس آپؑ نے زمین کی طرف اپنا سر

جھکایا اور کہا تحقیق کہ مسلمان فلاح پاگئے۔ فرمایا: مسلمانوں سے مراد اللہ کے نجباء ہیں۔ اے کامل! تمام مخلوق چوپائے کی مانند ہے مگر تھوڑے سے مومن ہیں اور مومن غریب ہوتا ہے۔

حدیث ⑬ حدثنا محمد بن عیسی عن حماد عن حریز عن جمیل بن دراج عن أبی عبد الله ع فی قوله تعالی وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيماً قال التسليم فی الأمر.

جمیل بن دراج نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (اور وہ تسلیم کرتے ہیں جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے) فرمایا: امر میں تسلیم کرنا۔

حدیث ⑭ حدثنا محمد بن عیسی عن حماد عن المفضل بن عمرو قال قلت لأبی عبد الله ع بأی شیء علمت الرسل أنها رسل قال قد کشف لها عن الغطاء قال قلت لأبی عبد الله بأی شیء علم المؤمن أنه مؤمن قال بالتسلیم لله فی کل ما ورد علیه.

جمیل بن دراج نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے امامؑ سے پوچھا رسول کو کون سی چیز کا علم دیا جاتا ہے؟۔ فرمایا: اس سے حجابات سے پردہ ہٹا دیا جاتا ہے۔ میں نے کہا: کیسے جانا جاتا ہے کہ بندہ مومن ہے۔ فرمایا: جو اس پروارد ہو اس کو تسلیم کرے۔

حدیث ⑮ حدثنا محمد بن عیسی عن محمد بن سنان عن عمار بن مروان عن ضریس قال أبو جعفر ع أ رأیت إن لم یکن الصوت الذی قلنا لکم أنه یکون ما أنت صانع قال قلت أنتهی فیه و الله إلی أمرك قال فقال هو و الله التسلیم و إلا فالذبح و أهوی بیده إلی حلقه.

ضریس سے روایت ہے کہ امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر ہم تم کو یہ آواز نہ سنائیں تو تم کیا

کرو گے؟۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم ہم آپؑ کے امر کی طرف ہی آئیں گے۔ فرمایا: اللہ کی قسم یہ ہی تسلیم ہے ورنہ ذبح ہے اور اپنے ہاتھ کو اپنے حلق کی طرف بڑھایا۔

حدیث ⑯ حدثنا بعض أصحابنا عمن روى عن ثعلبة بن ميمون عن زرارة بن حمران قال كان يجالسنا رجل من أصحابنا فلم يكن يسمع بحديث إلا قال سلموا حتى لقب فكان كلما جاء قالوا قد جاء سلم فدخل حمران و زرارة على أبي جعفر ع فقال إن رجلا من أصحابنا إذا سمع شيئا من أحاديثكم قالوا سلموا حتى لقب و كان إذا جاء قالوا سلم فقال أبو جعفر ع قد أفلح المسلمون إن المسلمين هم النجباء.

حمران سے روایت ہے کہ حمران اور زرارۃ امام ابوجعفرؑ کے پاس آئے تو ان دونوں نے کہا: ہماری محفل میں ایک ایسا بندہ ہے جو آپ سے چیز سنتا ہے تو اس کے بعد کہتا ہے کہ تسلیم کرو یہاں تک کہ اس کا لقب پڑ گیا ہے جب وہ آتا ہے سب کہتے ہیں تسلیم کرو آ گیا تو ابوجعفرؑ نے فرمایا: مسلمان فلاح پا گئے۔ فرمایا: بیشک مسلمان (تسلیم کرنے والے) ہی اللہ کے نجباء ہیں۔

حدیث ⑰ وعنه عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن ابن مسكان عن ضريس عن أبي جعفر ع قال قد أفلح المسلمون إن المسلمين هم النجباء.

ضریس نے امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ مسلمان فلاح پا گئے بیشک مسلمان اللہ کے چنیدہ ہیں۔

حدیث ⑱ حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن سنان عن ابن مسكان

عن سدير قال قلت لأبي جعفر ع تركت مواليك مختلفين يتبرأ بعضهم من بعض قال و ما أنت و ذاك إنما كلف الله الناس ثلاثة معرفة الأئمة و التسليم لهم فيما يرد عليهم و الرد عليهم فيما اختلفوا فيه.

سدیر سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفرؑ سے کہا: میں نے آپؑ کے مختلف موالیوں کو دیکھا کہ وہ بعض لوگوں سے اختلاف کرتے ہیں فرمایا: تمہیں اس سے کیا اللہ نے لوگوں کو تین طرح کا مکلف بنایا ۱۔ آئمہ کی معرفت ۲۔ ان کے لیے تسلیم کرنے سے جو حکم بھی آئے ۳۔ اور جس میں وہ اختلاف کریں اسے ان (ائمہؑ) کی طرف رجوع کیا جائے۔

حدیث ⑲ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد أخبرني محمد بن حماد السمندلي عن عبد الرحمن بن سالم الأشل عن أبيه قال قال أبو جعفر ع يا سالم إن الإمام هادي مهدي لا تدخله الله في عماء و لا يحمله على هيئة ليس للناس النظر في أمره و لا التخير عليه و إنما أمروا بالتسليم.

عبدالرحمان بن سالم الاشل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: اے سالم بیشک امامؑ ہادی اور مہدی ہوتا ہے اللہ اس کو دھند میں داخل نہیں کرتا اور نہ اسے اپنے طریقے سے نکالتا ہے لوگ ان کے امر کے بارے میں سوچ رکھنے کا حق نہیں رکھتے اور نہ ہی ان کے امر میں تاخیر کرنے حق رکھتے ہیں بیشک انہیں تو صرف تسلیم کرنے کا حق دیا گیا ہے۔

حدیث ⑳ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن ابن أبي أيوب عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع في قول الله تعالى إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَ لا تَحْزَنُوا قال هم الأئمة و يجري فيمن استقام من شيعتنا و سلم لأمرنا و كتم حديثنا عند عدونا

فتستقبلهم الملائكة بالبشرى من الله بالجنة و قد والله مضى أقوام كانوا على مثل ما أنتم عليه من الدين فاستقاموا و سلموا الأمرنا و كتموا حديثنا و لم يذيعوه عند عدونا و لم يشكوا كما شككتم فاستقبلهم الملائكة بالبشرى من الله بالجنة.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے(بیشک وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس پر قائم ہوگئے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور نہ وہ گھبراتے ہیں نہ غمگین ہوتے ہیں)فرمایا: وہ آئمہؑ ہیں اور ہمارے استقامت والے شیعہ ہمارے امر کو تسلیم کرنے والے اور ہماری باتوں کو ہمارے دشمنوں سے چھپانے والے ہیں پس ملائکہ ان کا استقبال کرتے ہیں اور ان کو اللہ کی طرف سے جنت کی خوشخبری دیتے ہیں فرمایا: اللہ کی قسم جیسے تم دین پر ہو ایسے تم سے پہلے لوگ بھی تھے پس وہ قائم ہوگئے ہمارے امر کو تسلیم کیا اور ہماری بات کو چھپایا اور اسے ہمارے دشمنوں کے سامنے ضائع نہیں کیا اور اس طرح شک نہ کیا جس طرح تم کرتے ہو تو ملائکہ نے ان کو جنت کی خوشخبری دیتے ہوئے ان کا استقبال کیا۔

حدیث ۲۱ حدثنا أيوب بن نوح عن صفوان بن يحيى عن موسى بن بكر عن زرارة عن أبي عبيدة قال قال أبو جعفر ع من سمع من رجل أمرا لم يحط به علما فكذب به و من أمره بالرضا بنا و التسليم لنا فإن ذلك لا يكفره.

ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: جس نے کسی آدمی سے حکم سنا کہ جس کا احاطہ علم سے نہیں کیا جا سکتا اور اس نے اسے جھٹلایا اور اس امر سے ہماری رضا اور تسلیم مقصود ہو تو وہ اس وجہ سے کافر نہیں ہوگا۔

حدیث ⑭ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن سنان عن صفوان الصيقل قال دخلت أنا و الحرث بن المغيرة و غيره على أبي عبد الله ع فقال له الحرث إن هذا يعني منصور الصيقل لا يريد إلا أن يسمع حديثنا فو الله ما يدري ما يقبل مما يرد فقال أبو عبد الله هذا الرجل من المسلمين إن المسلمين من النجباء.

منصور الصیقل سے روایت ہے کہ میں اور حارث بن مغیرہ اور چند لوگ امام ابوعبداللہؑ کے پاس گئے تو حارث نے آپؑ سے کہا: بیشک یہ یعنی منصور الصیقل ہماری حدیث نہیں سننا چاہتا اللہ کی قسم اس کو معلوم نہیں کہ ہماری حدیث سے کسے تسلیم اور قبول کرے یہ صرف آپؑ کی حدیث قبول کرتا ہے تو ابو عبداللہؑ نے فرمایا: یہ آدمی مسلمین میں سے ہے اور یہ تسلیم کرنے والے نجباء ہیں۔

حدیث ⑮ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن سلمة بن حنان عن أبي الصباح الكناني قال كنت عند أبي عبد الله ع فقال يا أبا الصباح قد أفلح المؤمنون قال أبو عبد الله قد أفلح المسلمون قالها ثلاثا و قلتها ثلاث ثم قال إن المسلمين هم المنتجبون يوم القيامة هم أصحاب الحديث.

ابوصباح الکنانی سے روایت ہے کہ میں امام ابوعبداللہؑ الصادق کے پاس تھا تو آپؑ نے فرمایا: اے ابو الصباح (بیشک مومنین فلاح پا گئے) میں نے کہا: مومنین فلاح پا گئے۔ ابوعبداللہؑ نے فرمایا: تسلیم کرنے والے فلاح پا گئے۔ آپؑ نے بھی تین دفعہ فرمایا اور میں نے بھی تین دفعہ کہا پھر فرمایا: مسلمان قیامت کے دن ہی نجیب ہوں گے اور وہ اصحاب حدیث ہیں۔

حدیث ۲۴ حدثنا محمد بن عیسی قال أقرأني داود بن فرقد الفارسی کتابه إلی أبي الحسن الثالث ع و جوابه بخطه فقال نسألك عن العلم المنقول إلینا عن آبائك و أجدادك قد اختلفوا علینا فیه کیف العمل به علی اختلافه إذا نرد إلیك فقد اختلف فیه فکتب و قرأته ما علمتم أنه قولنا فالزموه و ما لم تعلموا فردوه إلینا.

ہم سے محمد بن عیسیٰ نے انہوں نے کہا کہ مجھے داؤد بن فرقد الفارسی نے جو خط امام ابوالحسنؑ الثالث کو لکھا اور اس کا جواب پڑھایا جس میں درج تھا: ہم آپ سے اس علم منقول کے بارے میں پوچھتے ہیں جو آپ کے آباؤ اجداد کی طرف روایت کیا گیا کہ ہمارے پاس جو ہے اس میں اختلاف ہے تو ہم ان اختلاف شدہ احادیث پر کیسے عمل کریں؟ پس آپؑ نے لکھا کہ اگر تم جانتے ہو کہ وہ ہمارا قول ہے تو اسے اپنے پر لازم کرو اگر تمہیں علم نہیں ہے تو اسے ہماری طرف پلٹادو۔

حدیث ۲۵ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن ابن أبي عمیر عن إبراهیم الفضیل عن عمر بن یزید قال قلت لأبي عبد الله ع یختلف أصحابنا فأقول قولي هذا قول جعفر بن محمد قال بها نزل جبرئیل.

عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے کہا کہ ہمارے اصحاب اختلاف کرتے ہیں پس میں یہی بات کہتا ہوں کہ یہ جعفر بن محمدؑ کا قول ہے فرمایا: یہ بات جبرائیل لے کر نازل ہوا۔

حدیث ۲۶ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن حماد بن عیسی عن الحسین بن المختار عن زید الشحام عن أبي عبد الله ع قال قلت له

إن عندنا رجلا يسمى كليبا فلا نتحدث عنكم شيئا إلا قال أنا أسلم فسميناه كليب التسليم قال فترحم عليه ثم قال أ تدرون ما التسليم فسكتنا فقال هو الله الإخبات قول الله الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصّالِحاتِ وَ أَخْبَتُوا إِلى رَبِّهِمْ.

زید الشحام سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے کہا: ہمارے پاس ایک آدمی ہے جس کا نام کلیب ہے، آپؑ کی طرف سے جو بھی چیز آتی ہے وہ کہتا ہے کہ میں تسلیم کرتا ہوں پس ہم نے اس کا نام کلیب تسلیم رکھ دیا ہے فرمایا: تم پر رحم ہو کیا تم نہیں جانتے ہو کہ تسلیم کیا ہے۔ (راوی کہتا ہے) ہم خاموش ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ اللہ کی طرف عاجزی اور رجوع کرنا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے (جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور اپنے رب کی طرف رجوع کیا)۔

حديث ۷۷ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن حماد بن عيسى عن منصور بن يونس عن بشير الدهان قال سمعت كليبا يقول قال أبو جعفر ع قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ أ تدري من هم قلت جعلت فداك أنت أعلم قال قد أفلح المسلمون إن المسلمين هم النجباء.

بشیر الدھان سے روایت ہے کہ میں نے کلیب کو کہتے ہوئے سنا: ابوجعفرؑ نے فرمایا (تحقیق مومن فلاح پا گئے) بیشک تسلیم کرنے والے نجباء ہیں۔

حديث ۷۸ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن أبي بكر الحضرمي قال قلت لأبي عبد الله ع أ ما سمعت عليك بالحديث فيقول بعضنا قولنا قولهم قال فما تريد أ تريد أن تكون أماما يك من رد القول إلينا فقد سلم.

ابوبکر الحضرمی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے کہا: ہم آپؑ سے حدیث بیان کرتے ہیں تو ہم میں سے کچھ کہتے ہیں ہمارا قول ان کا قول ہے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو کیا تم چاہتے ہو کہ تم امام ہو کہ تمہاری اقتداء کی جائے جس نے ہماری طرف قول کو پلٹایا پس وہ تسلیم کرنے والا ہے۔

حدیث ۲۹ وعنه عن عمر بن عبد العزيز عن جميل بن دراج عن أبي عبد الله ع قال إن من قرة العين التسليم إلينا أن تقولوا لكل ما اختلف عنا أن تردوا إلينا.

جمیل بن دراج سے انہوں نے ابوعبداللہؑ الصادق سے روایت کی ہے کہ آنکھوں کی ٹھنڈک ہمیں تسلیم کرنا ہے کہ تم جس چیز میں اختلاف کرو اسے ہماری طرف لوٹاؤ۔

حدیث ۳۰ حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان عن داود بن فرقد عن زيد عن أبي عبد الله ع قال تدري بما أمروا أمروا بمعرفتنا و الرد إلينا و التسليم لنا.

داؤد بن فرقد سے انہوں نے زید سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ الصادق سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ کیا تم جانتے ہو انہیں کس چیز کا حکم دیا گیا انہیں ہماری معرفت کا حکم دیا گیا اور ہماری طرف پلٹانے اور ہمارے تسلیم کا حکم دیا گیا۔

باب نمبر ﴿۲۱﴾

جن امور کی نبیؐ اور آئمہؑ نے تشریح کی

حدیث ① حدثنا علی بن إبراهيم بن هاشم قال حدثنا القسم بن الربيع الوراق عن محمد بن سنان عن صباح المدائنی عن المفضل أنه كتب إلى أبي عبد الله ع فجاءه هذا الجواب من أبي عبد الله ع أما بعد فإني أوصيك و نفسي بتقوى الله و طاعته فإن من التقوى الطاعة و الورع و التواضع لله و الطمأنينة و الاجتهاد و الأخذ بأمره و النصيحة لرسله و المسارعة في مرضاته و اجتناب ما نهى عنه فإنه من يتق فقد أحرز نفسه من النار بإذن الله و أصاب الخير كله في الدنيا و الآخرة و من أمر بالتقوى فقد أفلح الموعظة جعلنا الله من المتقين برحمته جاءني كتابك فقرأته و فهمت الذي فيه فحمدت الله على سلامتك و عافية الله إياك ألبسنا الله و إياك عافيته في الدنيا و الآخرة كتبت تذكر أن قوما أنا أعرفهم كان أعجبك نحوهم و شأنهم و أنك أبلغت فيهم أمورا تروى عنهم كرهتها لهم و لم تريهم إلا طريقا حسنا ورعا و تخشعا و بلغك أنهم يزعمون أن الدين إنما هو معرفة الرجال ثم بعد ذلك إذا عرفتهم فاعمل ما شئت و ذكرت أنك قد عرفت أن أصل الدين معرفة الرجال فوفقك الله و ذكرت أنه بلغك أنهم يزعمون أن الصلاة و الزكاة و صوم شهر رمضان و الحج و العمرة و المسجد الحرام و البيت الحرام و

المشعر الحرام و الشهر الحرام هو رجل و أن الطهر و الاغتسال من الجنابة هو رجل و كل فريضة افترضها الله على عباده هو رجل و أنهم ذكروا ذلك بزعمهم أن من عرف ذلك الرجل فقد اكتفى بعمله به من غير عمل و قد صلى و آتى الزكاة و صام و حج و اعتمر و اغتسل من الجنابة و تطهر و عظم حرمات الله و الشهر الحرام و المسجد الحرام و أنهم ذكروا من عرف هذا بعينه و بحده و ثبت فی قلبه جاز له أن يتهاون فليس له أن يجتهد فی العمل و زعموا أنهم إذا عرفوا ذلك الرجل فقد قبلت منهم هذه الحدود لوقتها و إن هم لم يعلموا بها و أنه بلغك أنهم يزعمون أن الفواحش التی نهی الله عنها الخمر و الميسر و الربا و الدم و الميتة و لحم الخنزير هو رجل و ذكروا أن ما حرم الله من نكاح الأمهات و البنات و العمات و الخالات و بنات الأخ و بنات الأخت و ما حرم على المؤمنين من النساء فما حرم الله إنما عنی بذلك نكاح نساء النبی و ما سوی ذلك مباح كله و ذكرت أنه بلغك أنهم يترادفون المرأة الواحدة و يشهدون بعضهم لبعض بالزور و يزعمون أن لهذا ظهرا و بطنا يعرفونه فالظاهر يتناسمون عنه يأخذون به مدافعة عنهم و الباطن هو الذی يطلبون و به أمروا و بزعمهم كتبت تذكر الذی زعم عظيم من ذلك عليك حين بلغك و كتبت تسألنی عن قولهم فی ذلك أحلال أم حرام و كتبت تسألنی عن تفسير ذلك و أنا أبينه حتی لا تكون من ذلك فی عمی و لا شبهة و قد كتبت إليك فی كتابی هذا تفسير ما سألت عنه فاحفظه كله كما قال الله فی كتابه وَ تَعِيَها أُذُنٌ واعِيَةٌ و أصفه لك بحلاله و أنفی عنك حرامه إن شاء الله كما

وصفت و معرفكه حتى تعرفه إن شاء الله فلا تنكره إن شاء الله و لا قوة إلا بالله و القوة لله جميعا أخبرك أنه من كان يدين بهذه الصفة التي كتبت تسألني عنها فهو عندي مشرك بالله تبارك و تعالى بين الشرك لا شك فيه و أخبرك أن هذا القول كان من قوم سمعوا ما لم يعقلوه عن أهله و لم يعطوا فهم ذلك و لم يعرفوا حد ما سمعوا فوضعوا حدود تلك الأشياء مقايسة برأيهم و منتهى عقولهم و لم يضعوها على حدود ما أمروا كذبا و افتراء على الله و رسوله ص و جرأة على المعاصي فكفى بهذا لهم جهلا و لو أنهم وضعوها على حدودها التي حدت لهم و قبلوها لم يكن به بأس و لكنهم حرفوها و تعدوا و كذبوا و تهاونوا بأمر الله و طاعته و لكني أخبرك أن الله حدها بحدودها لأن لا يتعدى حدوده أحد و لو كان الأمر كما ذكروا لعذر الناس بجهلهم ما لم يعرفوا حد ما حد لهم و لكان المقصر و المتعدي حدود الله معذورا و لكن جعلها حدودا محدودة لا يتعداها إلا مشرك كافر ثم قال تِلْكَ حُدُودُ اللهِ فَلا تَعْتَدُوها وَ مَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللهِ فَأُولئِكَ هُمُ الظّالِمُونَ فأخبرك حقائق إن الله تبارك و تعالى اختار الإسلام لنفسه دينا و رضي من خلقه فلم يقبل من أحد إلا به و به بعث أنبياءه و رسله ثم قال وَ بِالْحَقِّ أَنْزَلْناهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ فعليه و به بعث أنبياءه و رسله و نبيه محمدا ص فاختل الذين لم يعرفوا معرفة الرسل و ولايتهم و طاعتهم هو الحلال المحلل ما أحلوا و المحرم ما حرموا و هم أصله و منهم الفروع الحلال و ذلك سعيهم و من فروعهم أمرهم الحلال و إقام الصلاة و إيتاء الزكاة و صوم شهر رمضان و حج البيت و العمرة

و تعظيم حرمات الله و شعائره و مشاعره و تعظيم البيت الحرام و المسجد الحرام و الشهر الحرام و الطهور و الاغتسال من الجنابة و مكارم الأخلاق و محاسنها و جميع البرة ثم ذكر بعد ذلك فقال في كتابه إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْإِحْسانِ وَ إِيتاءِ ذِي الْقُرْبى وَ يَنْهى عَنِ الْفَحْشاءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ فعدوهم المحرم و أولياؤهم الدخول في أمرهم إلى يوم القيامة فيهم الفواحش و ما ظهر منها و ما بطن و الخمر و الميسر و الربا و الدم و لحم الخنزير فهم الحرام المحرم و أصل كل حرام و هم الشر و أصل كل شر و منهم فروع الشر كله و من ذلك الفروع الحرام و استحلالهم إياها و من فروعهم تكذيب الأنبياء و جحود الأوصياء و ركوب الفواحش الزنا و السرقة و شرب الخمر و المسكر و أكل مال اليتيم و أكل الربا و الخدعة و الخيانة و ركوب الحرام كلها و انتهاك المعاصي و إنما أمر الله بالعدل و الإحسان و إيتاء ذي القربى يعني مودة ذي القربى و ابتغاء طاعتهم و ينهى عن الفحشاء و المنكر و البغي و هم أعداء الأنبياء و أوصياء الأنبياء و هم المنهي من مودتهم و طاعتهم يعظكم بهذه لعلكم تذكرون و أخبرك أني لو قلت لك إن الفاحشة و الخمر و الميسر و الزنا و الميتة و الدم و لحم الخنزير هو رجل و أنت أعلم أن الله قد حرم هذا الأصل و حرم فرعه و نهى عنه و جعل ولايته كمن عبد من دون الله وثنا و شركا و من دعا إلى عبادة نفسه فهو كفرعون إذ قال أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلى فهذا كله على وجه إن شئت قلت هو رجل و هو إلى جهنم و من شايعه على ذلك فافهم مثل قول الله إِنَّما حَرَّمَ عَلَيْكُمُ

الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ و لصدقت ثم لو أنى قلت إنه فلان ذلك كله لصدقت إن فلاناً هو المعبود المتعدى حدود الله التى نهى عنها أن يتعدى ثم إنى أخبرك أن الدين و أصل الدين هو رجل و ذلك الرجل هو اليقين و هو الإيمان و هو إمام أمته و أهل زمانه فمن عرف عرف الله و من أنكره أنكر الله و دينه و من جهله جهل الله و دينه و حدوده و شرائعه بغير ذلك الإمام كذلك جرى بأن معرفة الرجال دين الله و المعرفة على وجهه معرفة ثابتة على بصيرة يعرف بها دين الله و يوصل بها إلى معرفة الله فهذه المعرفة الباطنة الثابتة بعينها الموجبة حقها المستوجب أهلها عليها الشكر لله التى من عليهم بها من من الله يمن به على من يشاء مع معرفة الظاهرة و معرفة فى الظاهرة فأهل المعرفة فى الظاهر الذين علموا أمرنا بالحق على غير علم لا يلحق بأهل المعرفة فى الباطن على بصيرتهم و لا يضلوا بتلك المعرفة المقصرة إلى حق معرفة الله كما قال فى كتابه وَ لا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَ هُمْ يَعْلَمُونَ فمن شهد شهادة الحق لا يعقد عليه قلبه على بصيرة فيه كذلك من تكلم لا يعقد عليه قلبه لا يعاقب عليه عقوبة من عقد عليه قلبه و ثبت على بصيرة فقد عرفت كيف كان حال رجال أهل المعرفة فى الظاهر و الإقرار بالحق على غير علم فى قديم الدهر و حديثه إلى أن انتهى الأمر إلى نبى الله و بعده إلى من صار و إلى من انتهت إليه معرفتهم و إنما عرفوا بمعرفة أعمالهم و دينهم الذى دان الله به المحسن

بإحسانه و المسىء بإساءته و قد يقال إنه من دخل فى هذا الأمر بغير يقين و لا

بصيرة خرج منه كما دخل فيه رزقنا الله و إياك معرفة ثابتة على بصيرة و أخبرك أنى لو قلت إن الصلاة و الزكاة و صوم شهر رمضان و الحج و العمرة و المسجد الحرام و البيت الحرام و المشعر الحرام و الطهور و الاغتسال من الجنابة و كل فريضة كان ذلك هو النبي الذى جاء به عند ربه لصدقت إن ذلك كله إنما يعرف بالنبي و لو لا معرفة ذلك النبي ص و الإيمان به و التسليم له ما عرف ذلك فذلك من من الله على من يمن عليه و لو لا ذلك لم يعرف شيئا من هذا فهذا كله ذلك النبي و أصله و هو فرعه و هو دعانى إليه و دلنى عليه و عرفنيه و أمرنى به و أوجب على له الطاعة فيما أمرنى به لا يسعنى جهله و كيف يسعنى جهله و من هو فيما بينى و بين الله و كيف تستقيم لى لو لا أنى أصف أن دينى هو الذى أتانى به ذلك النبي ص أن أصف أن الدين غيره و كيف لا يكون ذلك معرفة الرجل و إنما هو الذى جاء به عن الله و إنما أنكر الدين من أنكره بأن قالوا أَبَعَثَ اللهُ بَشَراً رَسُولًا ثم قالوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنا فكفروا بذلك الرجل و كذبوا به و قالوا لو لا أنزل عليك ملك فقال قُلْ مَنْ أَنْزَلَ الْكِتابَ الَّذِي جاءَ بِهِ مُوسى نُوراً وَ هُدىً لِلنّاسِ ثم قال فى آية أخرى وَ لَوْ أَنْزَلْنا مَلَكاً لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لا يُنْظَرُونَ وَ لَوْ جَعَلْناهُ مَلَكاً لَجَعَلْناهُ رَجُلًا تبارك الله تعالى إنما أحب أن يعرف بالرجال و أن يطاع بطاعتهم فجعلهم سبيله و وجهه الذى يؤتى منه لا يقبل الله من العباد غير ذلك لا يسأل عما يفعل و هم يسألون فقال فيمن أوجب من محبته لذلك مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطاعَ اللهَ وَ مَنْ تَوَلّى فَما أَرْسَلْناكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظاً فمن قال لك إن هذه الفريضة كلها إنما هى رجل و هو

يعرف حد ما يتكلم به فقد صدق و من قال على الصفة التى ذكرت بغير الطاعة لا يعنى التمسك فى الأصل بترك الفروع لا يعنى بشهادة أن لا إله إلا الله و بترك شهادة أن محمدا رسول الله ص و لم يبعث الله نبيا قط إلا بالبر و العدل و المكارم و محاسن الأعمال و النهى عن الفواحش ما ظهر منها و ما بطن فالباطن منه ولاية أهل الباطن و الظاهر منه فروعهم و لم يبعث الله نبيا قط يدعو إلى معرفة ليس معها طاعة فى أمر و نهى فإنما يقبل الله من العباد العمل بالفرائض التى افترضها الله على حدودها مع معرفة من جاءهم من عنده و دعاهم إليه فأول من ذلك معرفة من دعا إليه ثم طاعته فيما يقر به بمن الطاعة له و أنه من عرف أطاع حرم الحرام ظاهره و باطنه و لا يكون تحريم الباطن و استحلال الظاهر إنما حرم الظاهر بالباطن و الباطن بالظاهر معا جميعا و لا يكون الأصل و الفروع و باطن الحرام حرام و ظاهره حلال و لا يحرم الباطن و يستحل الظاهر و كذلك لا يستقيم ألا يعرف صلاة الباطن و لا يعرف صلاة الظاهر و لا الزكاة و لا الصوم و لا الحج و لا العمرة و المسجد الحرام و جميع حرمات الله و شعائره و إن ترك معرفة الباطن لأن باطنه ظهره و لا يستقيم إن ترك واحدة منها إذا كان الباطن حراما خبيثا فالظاهر منه إنما يشبه الباطن فمن زعم أن ذلك إنما هى المعرفة و أنه إذا عرف اكتفى بغير طاعة فقد كذب و أشرك ذاك لم يعرف و لم يطع.

و إنما قيل اعرف و اعمل ما شئت من الخير فإنه لا يقبل ذلك منك بغير

معرفة فإذا عرفت فاعمل لنفسك ما شئت من الطاعة قل أو كثر فإنه
مقبول منك أخبرك أن من عرف أطاع إذا عرف و صلى و صام و اعتمر و
عظم حرمات الله كلها و لم يدع منها شيئا و عمل بالبر كله و مكارم
الأخلاق كلها و يجتنب سيئها و كل ذلك هو النبي ص و النبي ص أصله و هو
أصل هذا كله لأنه جاء و دل عليه و أمر به و لا يقبل من أحد شيئا منه إلا به و
من عرف اجتنب الكبائر و حرم الفواحش ما ظهر منها و ما بطن و حرم
المحارم كلها لأن بمعرفة النبي ص و بطاعته دخل فيما دخل فيه النبي ص و
خرج مما خرج منه النبي ص من زعم أنه يملك الحلال و يحرم الحرام بغير
معرفة النبي ص لم يحلل لله حلالا و لم يحرم له حراما و أنه من صلى و زكى و
حج و اعتمر فعل ذلك كله بغير معرفة من افترض الله عليه طاعته لم يقبل
منه شيئا من ذلك و لم يصل و لم يصم و لم يزك و لم يحج و لم يعتمر و لم
يغتسل من الجنابة و لم يتطهر و لم يحرم لله حراما و لم يحلل لله حلالا ليس
له صلاة و إن ركع و سجد و لا له زكاة و إن أخرج لكل أربعين درهما و من عرفه
و أخذ عنه أطاع الله و أما ما ذكرت أنهم يستحلون نكاح ذوات الأرحام
التي حرم الله في كتابه فإنهم زعموا أنه إنما حرم علينا بذلك نكاح نساء
النبي ص فإن أحق ما بدأ منه تعظيم حق الله و كرامة رسوله و تعظيم شأنه
و ما حرم الله على تابعيه و نكاح نسائه من بعد قوله وَ ما كانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا
رَسُولَ اللهِ وَ لا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْواجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَداً إِنَّ ذلِكُمْ كانَ عِنْدَ اللهِ عَظِيماً و
قال الله تبارك و تعالى النَّبِيُّ أَوْلى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ أَزْواجُهُ أُمَّهاتُهُمْ

و هو أب لهم ثم قال وَ لا تَنْكِحُوا ما نَكَحَ آباؤُكُمْ مِنَ النِّساءِ إِلّا ما قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كانَ فاحِشَةً وَ مَقْتاً وَ ساءَ سَبِيلًا فمن حرم نساء النبی لتحريم الله ذلك فقد حرم الله فی كتابه العمات و الخالات و بنات الأخ و بنات الأخت و ما حرم الله من الرضاعة لأن تحريم ذلك تحريم نساء النبی ص فمن حرم ما حرم الله من الأمهات و البنات و الأخوات و العمات من نكاح نساء النبی ص و استحل ما حرم الله فقد أشرك إذا اتخذ ذلك دينا و أما ما ذكرت أن الشيعة يترادفون المرأة الواحدة فأعوذ بالله أن يكون ذلك من دين الله و رسوله إنما دينه أن يحل ما أحل الله و يحرم ما حرم الله و إن مما أحل الله المتعة من النساء فی كتابه و المتعة فی الحج أحلهما ثم لم يحرمهما فإذا أراد الرجل المسلم أن يتمتع من المرأة فعلى كتاب الله و سنته نكاح غير سفاح تراضيا على ما أحبا من الأجرة و الأجل كما قال الله فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَ لا جُناحَ عَلَيْكُمْ فِيما تَراضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إن هما أحبا أن يمدا فی الأجل على ذلك الأجر فآخر يوم من أجلها قبل أن ينقضی الأجل قبل غروب الشمس مدا فيه و زادا فی الأجل ما أحبا فإن مضى آخر يوم منه لم يصلح إلا ما بأمر مستقبل و ليس بينهما عدة من سواه فإن أرادت سواه اعتدت خمسة و أربعين يوما و ليس بينهما ميراث ثم إن شاءت تمتعت من آخر فهذا حلال لهما إلى يوم القيامة إن هی شاءت من سبعة و إن هی شاءت من عشرين ما بقيت فی الدنيا كل هذا حلال لهما على حدود الله و من يتعد حدود الله فقد ظلم نفسه و إذا أردت المتعة فی الحج

فأحرم من العقيق و اجعلها متعة فمتى ما قدمت طفت بالبيت و استسلمت الحجر الأسود و فتحت به و ختمت سبعة أشواط ثم تصلى ركعتين عند مقام إبراهيم ثم اخرج من البيت فاسع بين الصفا و المروة سبعة أشواط تفتح بالصفا و تختم بالمروة فإذا فعلت ذلك فصبرت حتى إذا كان يوم التروية صنعت ما صنعت بالعقيق ثم أحرم بين الركن و المقام بالحج فلم تزل محرما حتى تقف بالموقف ثم ترمى الجمرات و تذبح و تحل و تغتسل ثم تزور البيت فإذا أنت فعلت ذلك فقد أحللت و هو قول الله فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ أن تذبح و أما ما ذكرت أنهم يستحلون الشهادات بعضهم لبعض على غيرهم فإن ذلك ليس هو إلا قول الله يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهادَةُ بَيْنِكُمْ إِذا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنانِ ذَوا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ إذا كان مسافرا و حضره الموت اثنان ذوا عدل من دينه فإن لم يجدوا فآخران ممن يقرأ القرآن من غير أهل ولايته تَحْبِسُونَهُما مِنْ بَعْدِ الصَّلاةِ فَيُقْسِمانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَناً قليلا و لو كان به ثمنا قليلا وَلَوْ كانَ ذا قُرْبى وَ لا نَكْتُمُ شَهادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذاً لَمِنَ الْآثِمِينَ فَإِنْ عُثِرَ عَلى أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْماً فَآخَرانِ يَقُومانِ مَقامَهُما مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيانِ من أهل ولايته فَيُقْسِمانِ بِاللَّهِ لَشَهادَتُنا أَحَقُّ مِنْ شَهادَتِهِما وَ مَا اعْتَدَيْنا إِنَّا إِذاً لَمِنَ الظَّالِمِينَ ذلِكَ أَدْنى أَنْ يَأْتُوا بِالشَّهادَةِ عَلى وَجْهِها أَوْ يَخافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمانٌ بَعْدَ أَيْمانِهِمْ وَ اتَّقُوا اللَّهَ وَ اسْمَعُوا و كان رسول الله ص يقضى

بشهادة رجل واحد مع يمين المدعى و لا يبطل حق مسلم و لا يرد شهادة مؤمن فإذا أخذ يمين المدعى و شهادة الرجل قضى له بحقه و ليس يعمل بهذا فإذا كان لرجل مسلم قبل آخر حق يجحده و لم يكن شاهد غير واحد فإنه إذا رفعه إلى ولاية الجور أبطلوا حقه و لم يقضوا فيها بقضاء رسول الله ص كان الحق فى الجور أن لا يبطل حق رجل فيستخرج الله على يديه حق رجل مسلم و يأجره الله و يجيء عدلا كان رسول الله ص يعمل به و أما ما ذكرت فى آخر كتابك أنهم يزعمون أن الله رب العالمين هو النبى ص و أنك شبهت قولهم بقول الذين قالوا فى على ما قالوا فقد عرفت أن السنن و الأمثال كائنة لم يكن شيء فيما مضى إلا سيكون مثله حتى لو كانت شاة بشاة كان هاهنا مثله و اعلم أنه سيضل قوم بضلالة من كان قبلهم كتبت فتسألنى عن مثل ذلك ما هو و ما أرادوا به أخبرك أن الله تبارك و تعالى هو خلق الخلق لا شريك له له الخلق و الأمر و الدنيا و الآخرة و هو رب كل شيء و خالقه خلق الخلق و أحب أن يعرفوه بأنبيائه و احتج عليهم بهم فالنبى ص هو الدليل على الله عبد مخلوق مربوب اصطفاه نفسه رسالته و أكرمه بها فجعل خليفته فى خلقه و لسانه فيهم و أمينه عليهم و خازنه فى السماوات و الأرضين قوله قول الله لا يقول على الله إلا الحق من أطاعه أطاع الله و من عصاه عصى الله و هو مولى من كان الله ربه و وليه من أبى أن يقر له بالطاعة فقد أبى أن يقر لربه بالطاعة و بالعبودية و من أقر بطاعته أطاع الله و هداه فالنبى ص مولى الخلق جميعا عرفوا ذلك و أنكروه و هو الوالد المبرور فيمن أحبه و أطاعه و هو الوالد البار

و مجانب الكبائر قد كتبت لك ما سألتني عنه و قد علمت أن قوما سمعوا صنعتنا هذه فلم يقولوا بها بل حرفوها و وضعوها على غير حدودها على نحوها قد بلغك و احذر من الله و رسوله و من يتعصبون بنا أعمالهم الخبيثة و قد رمانا الناس بها و الله يحكم بيننا و بينهم فإنه يقول الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَ أَيْدِيهِمْ وَ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ أعمالهم السيئة وَ يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ و أما ما كتبت و نحوه و تخوفت أن يكون صفتهم من صفة فقد أكرمه الله تعالى عز و جل عما يقولون علوا كبيرا صفتي هذه صفة صاحبنا التي وصفنا له و عندنا أخذنا فجزاه الله عنا أفضل الحق فإن جزاءه على الله فتفهم كتابي هذا و القوة لله.

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ مفضل نے امام ابوعبداللہؑ کو ایک خط لکھا تو ان کو امام ابوعبداللہؑ کی جانب سے یہ جواب آیا۔

''اما بعد! میں تمہیں اللہ سے ڈرنے، اس کی پیروی کرنے، عاجزی اور ورع کا حکم دیتا ہوں اور طمانیت، اجتہاد، اللہ کی اطاعت، رسول کی خیرخواہی، اس کی رضاجوئی کی کوشش اور مشبہات سے اجتناب کی وصیت کرتا ہوں جو اللہ سے ڈر گیا اس نے اللہ کے حکم سے اپنے آپ کو جہنم سے بچالیا اور دنیا و آخرت کی تمام نیکیاں سمیٹ لیں اور جس نے تقویٰ کا حکم دیا تو اس نے نصیحت مکمل کر دی اللہ عزوجل ہمیں اپنی مہربانی کے ساتھ متعین کرے۔میرے پاس تمہارا خط آیا میں نے اسے پڑھا اور جو کچھ اس میں ہے اس کو سمجھا تو میں تمہاری سلامتی اور عافیت پر اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں اور دعا کرتا

ہوں کہ اللہ عزوجل ہمیں دنیا اور آخرت میں عافیت سے ہمکنار فرمائے۔

تم نے لکھا کہ تم کچھ لوگوں کا ذکر کرتے ہو جنہیں تم جانتے ہو تمہیں ان کا معاملہ عجیب تر لگتا ہے تمہیں ان لوگوں کا طریقہ اور حالت ظاہری طور پر اچھی دکھائی دیتی ہے اور تمہیں ان کے متعلق جو خبریں پہنچی ہیں ان کے مطابق تم یہ خیال کرتے ہو کہ ان کا طریقہ اچھا ہے اور وہ بظاہر پرہیزگار اور عاجز خیال کئے جاتے ہیں تم نے ذکر کیا کہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ دین معرفت الرجال ہے جب کسی نے اس کی معرفت حاصل کر لی تو پھر وہ جو چاہے کرے اور تم نے ذکر کیا ہے کہ تم جانتے ہو کہ اصل دین معرفت الرجال ہے تو اللہ عزوجل تمہیں توفیق دے اور تم نے ذکر کیا ہے کہ تمہیں یہ پہنچا ہے کہ وہ کہتے ہیں نماز، زکواۃ، رمضان کے روزے، حج، عمرہ، مسجد الحرام، البیت الحرام، مشعر الحرام، شہر الحرام یہ ایک مرد ہے اور پاکیزگی اور غسل جنابت یہ بھی ایک مرد ہے اور ہر فرض بندوں پر ایک مرد ہے اور یہ وہ اپنے خیال سے کہتے ہیں کہ جس نے اس مرد کی معرفت حاصل کر لی تو اس کے لیے یہی کافی ہے اور اس پر عمل کئے بغیر صرف علم ہی کافی ہے، جب کسی نے اس کی معرفت حاصل کر لی تو بے شک اس نے نماز بھی پڑھ لی، زکواۃ بھی دے دی، روزے بھی رکھے، حج وعمرہ بھی کر لیا اور غسل جنابت بھی کر لیا، وضو بھی کر لیا، اللہ کی حرمتوں کی تعظیم بھی کر لی اسی طرح حرمت والے مہینے، مسجد الحرام، بیت الحرام کی تعظیم بھی کر لی اور وہ کہتے ہیں جس نے اس کی معرفتِ کلی پالی تو ان کا فرائض میں سستی کرنا جائز ہے اور اگر وہ عمل کی کوشش نہ بھی کرے تو کوئی حرج نہیں وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی اس آدمی کی معرفت پالے تو اس سے تمام حدود اسی وقت قبول ہو جائیں گی اگرچہ وہ ان پر عمل نہ بھی کرے۔

اور تمہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ کہتے ہیں جن بے حیائیوں سے اللہ نے منع فرمایا ہے مثلاً شراب، جوا، سود، خون، مردار، زنا اور خنزیر کا گوشت یہ سب مرد ہے اور جو اللہ نے ان پر ماؤں، بہنوں، بیٹیوں، پھوپھیوں، خالاؤں، بھتیجیوں، بھانجیوں کو حرام کیا ہے یا جو بھی عورتیں اللہ نے حرام کی ہیں

اس سے مراد یہ ہے کہ نبیؐ کی بیویاں تم پر حرام ہیں ان کے علاوہ سب مباح ہیں۔
اور تم نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ تمہیں یہ بات بھی پہنچی ہے کہ وہ ایک عورت کو سب کے لیے مباح سمجھتے ہیں بغیر عدت کے اور ایک دوسرے کی جھوٹی گواہی بھی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے لیے ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے اور وہ اس کو پہچانتے ہیں تو ظاہراً اس سے روکتے ہیں اور اس پر عمل مدافعت کے طور پر کرتے ہیں اور باطن کو تلاش کرتے ہیں اور بقول ان کے اس کا انہیں حکم ہوتا ہے۔
اور جو بات اس سے بھی عظیم تر ہے وہ یہ ہے کہ تم نے مجھے لکھا اور تم نے مجھ سے ان تمام معاملات کے بارے میں ان کی تفسیر معلوم کرنے کے بارے میں لکھا ہے پس میں یقیناً تم کو حق بیان کروں گا یہاں تک کہ تم پر کوئی پوشیدگی اور شبہ باقی نہیں رہے گا اور میں اپنے اس خط میں جو میں تمہاری طرف لکھ رہا ہوں اس میں تمہارے تمام سوالات کے جوابات ہیں تم اسے یاد کرلو جس طرح اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے (تا کہ ان کو یاد رکھنے والے دل یاد رکھیں) اور میں تمھیں تمام حلال بیان کروں گا اور حرام سے اجتناب کی تلقین کروں گا انشاء اللہ جس طرح تم نے ذکر کیا ہے میں تمہیں ان کی مکمل پہچان کرواؤں گا یہاں تک کہ تم ان کو اچھی طرح پہچان جاؤ گے **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ**۔
میں تمہیں بتاتا ہوں جو شخص اس طرح دین اختیار کرتا ہے جیسا کہ تم نے لکھا ہے اور تم اس کے متعلق پوچھ رہے ہو تو ایسا آدمی اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کرنے والا ہے جس کا شرک بالکل واضح ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہ قول ان لوگوں کا ہے جو بالکل جاہل ہیں، نہ ہی انہیں اس کی سمجھ دی گئی ہے اور نہ ہی وہ اس کی حدود کو جانتے ہیں، جو عقیدہ انہوں نے بنایا ہوا ہے وہ تمام کا تمام ان کے قیاس، رائے اور اندازوں پر مشتمل ہے انہوں نے اسے اپنی حدود پر نہیں رکھا یہ سب جھوٹ اور افتراء پر مبنی ہے اور یہ ان کی گناہوں پر دلیری ہے وہ نہایت جاہل ہیں اگر وہ اس کو اپنی حدود پر رکھتے اور قبول کرتے تو کوئی حرج نہ تھا مگر انہوں نے اسے بدل دیا اور زیادتی کی اور اللہ

کے حکم اور اطاعت کو جھٹلایا مگر میں تمہیں بتاتا ہوں اللہ نے اس کی حدود مقرر کی ہیں تا کہ کوئی زیادتی نہ کرے اور اس کی حدود سے تجاوز نہ کرے اگر معاملہ اس طرح ہوتا جس طرح وہ کہہ رہے ہیں تو ان کی جہالت کی وجہ سے وہ معذور سمجھے جاتے جب تک مقررہ حدود کو نہ پہچاننے سے معذور ہوتے مگر انہوں نے ایسی حدود مقرر کی ہیں جن سے گزرنے والا صرف مشرک اور کافر ہی ہوتا ہے اللہ عزوجل کا فرمان ہے (یہ اللہ کی حدود ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور جو شخص اللہ کی حدود سے تجاوز کر جائے تو یہی لوگ ظالم ہیں) پس میں تم کو حق و یقین سے خبر دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل نے اسلام کو بطور دین پسند فرمایا اور اپنی مخلوق سے رضامندی کا سبب قرار دیا تو وہ کچھ قبول نہیں کرتا سوائے اس دین اسلام کے اسی لیے اس نے انبیاء اور رسول بھیجے اور اپنے نبی حضرت محمدؐ کو بھی یہی دین دے کر بھیجا اور فرمایا (ہم نے اس قرآن کو حق کے ساتھ نازل کیا اور یہ حق کے ساتھ ہی نازل ہوا) تو اسی پر اور اسی کے ساتھ اس نے انبیاء ورسل اور خصوصاً نبیؐ کو بھیجا تو اصل دین رسولوں کی معرفت اور ولایت ہے۔

اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ عزوجل نے کچھ حلال اور کچھ حرام قیامت تک مقرر کئے تو رسولوں کی معرفت، ولایت اور اطاعت حلال وہ ہے جو حلال و حرام مقرر کریں وہی حلال و حرام ہوسکتا ہے وہی حلال و حرام کی اصل اور فروع انہی سے ہے اور یہ ان کی کوشش ہے اور ان کے فروع سے جو وہ اپنے شیعوں اور اہل ولایت کو حلال کا حکم دیتے ہیں مثال کے طور پر نماز قائم کرنے، زکواۃ ادا کرنے، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور عمرہ کرنا، اللہ کی حرمات کی تعظیم کرنا اور اس کے شعائر، بیت الحرام، مسجد الحرام، شہر الحرام کی تعظیم کرنا، پاکیزگی، وضو، غسل جنابت، مکارم اخلاق، محاسن اخلاق، تمام نیکیاں ہیں پھر اس کے بعد اللہ کے قرآن میں بیان کردہ نیکیاں ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے (اللہ تمہیں عدل و احسان کا حکم دیتا ہے اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برائی کے کاموں اور سرکشی سے منع کرتا ہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو) تو ان چیزوں کو تم حرام و محرم

سمجھو اور ان کے اولیاء وہ بھی ان کے حکم میں قیامت تک داخل ہیں۔ پس یہ بے حیائی کی باتیں چاہے ظاہر ہوں یا پوشیدہ اسی طرح شراب، جوا، زنا، سود، خون، مردار اور خنزیر کا گوشت تو یہ چیزیں حرام ہیں محرم ہیں اور ہر حرام کی جڑ اور برائی اور ہر برائی کا اصل ہیں انہی سے تمام برائیوں کی فروع نکلتی ہیں اسی سے حرام کی فروع ہیں اور ان کی فروع حرام ہے اور ان چیزوں کو حلال سمجھنا ان کی فروع سے انبیاء کی تکذیب، اوصیاء کا انکار ہے اور بے حیائیوں کا ارتکاب مثلاً زنا، شراب پینا، سرقہ، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، دھوکہ، خیانت اور حرام کا ارتکاب کرنا معاصی کو عمل میں لانا ہے حالانکہ اللہ نے عدل و انصاف، قرابت داروں کو دینے کا حکم دیا ہے تو انبیاء و اوصیاء عدل و احسان ہیں اور قرابتداروں کو دینا ہے یعنی قرابت داروں سے دوستی اور ان کی اطاعت کی تلاش ضروری ہے اور فحشاء و منکر اور سرکشی سے رکنا ہے یہ لوگ انبیاء، اوصیاء کے دشمن ہیں اور ان سے دوستی رکھنا اور ان کی اطاعت حرام ہے تو تمام برائیاں اور انکی فروع یہ سب انبیا اور اوصیاء اور ان کی اولاد کی دشمن ہیں ان کی اطاعت و دوستی سے منع کیا گیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کر سکیں۔

میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ اگر میں کہوں بے حیائی، خمر، زنا، مردار، خون، خنزیر کا گوشت یہ ایک مرد ہے اور میں جانتا ہوں کہ اللہ نے اس کی اصل کو بھی حرام کیا ہے اور اس کی فرع کو بھی حرام کیا ہے اور اس سے منع کیا ہے اور اس کی فرع کو حرام کیا اور اس کی ولایت کو بھی حرام قرار دیا گویا کہ جس نے ان کا ارتکاب کیا اس نے غیر اللہ کی بندگی کی اور جو شخص اپنی عبادت کی طرف دعوت دیتا ہے تو وہ فرعون کی طرح ہے جس نے کہا (میں تو تمہارا رب ہوں) اور یہ سب اسی کے طریقہ پر ہیں کہ تم ان کو ایک مرد کہہ سکتے ہو اور وہ جہنم کی طرف ان سب کو بلائے گا جیسے کہ اللہ نے فرمایا ہے (اس نے تم پر مردار، خون اور خنزیر کا گوشت حرام کیا ہے) تو یہ بات سچ ہے پھر اگر میں کہوں کہ یہ فلاں ہے تو بھی سچ ہوگا وہ فلاں حدود سے تجاوز کرنے والا اور زیادتی کرنے والا ہے جو ممنوع اور حرام ہے۔

پھر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ دین اور اصل دین وہ رجل ہے اور وہ شخص یقین ہے اور ایمان ہے اور وہ امامؑ ہے وہی اپنی امت کا امام ہے وہی اس امت کا پیشوا ہے جس نے اس کی معرفت حاصل کر لی تو اس نے اللہ کو پہچان لیا اور جس نے امامؑ کو نہ پہچانا تو اس نے اپنے اللہ اور دین کو نہیں پہچانا جو شخص امام سے جاہل ہوا وہ اپنے اللہ اور دین سے جاہل ہوا اور واللہ، اس کے دین، اس کی حدود اور شرائع کو بغیر امامؑ کے کوئی نہیں پہچانتا اور اسی لیے یہ جاری ہوا کہ رجال (آئمہؑ) کی معرفت ہی اللہ کا دین ہے۔

پس معرفت کی قسمیں ہیں ایک معرفت ثابتہ جو بصیرت پر ثابت ہو جس سے اللہ کا دین پہچانا جاتا ہے اور اس کی معرفت کا سبب اور ذریعہ ہے یہ معرفت باطنہ ہے اس کا حق واجب ہے جو اس کا اہل ہے اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ اللہ نے اس پر احسان کیا اللہ جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے۔

اور ایک ہے معرفت ظاہرہ اور یہ معرفت ہے معرفت فی الظاہرہ جنہوں نے ہمارے امر کو معلوم کر لیا ایسے علم سے جو اہل معرفت نے معرفت ثابتہ سے نہیں پہچانا اور اس ناقص معرفت سے وہ اللہ کی معرفت کا حق نہیں ادا کر سکتے جس طرح اللہ نے فرمایا (اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی اور کو پکارتے ہیں وہ شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے مگر جو حق کے ساتھ گواہی دے اور وہ جانتے ہیں) اور جو شخص سچی گواہی دے مگر دل میں نیت وعقیدہ نہ ہو اور جو وہ کہہ رہا ہے اس پر توجہ اور نگاہ نہ رکھے تو اس کو اس طرح ثواب نہیں ملتا جس طرح پختہ عقیدے اور معرفت ثابتہ رکھنے والے کو ملتا ہے۔

اسی طرح جس شخص نے دل کے ارادے سے ظلم کی بات نہ کی تو اس کو ایسا عذاب اور بدلہ نہیں ملے گا جس طرح نیت اور عزم رکھنے والے کو ملتا ہے۔

تم نے جان لیا کہ ظاہر میں اہل معرفت کے آدمیوں کا حال کیا ہوا کیونکہ وہ بے علمی سے اقرار بالحق کرتے ہیں اسی طرح غیر علم اقرار بالحق پہلے زمانوں میں اور نئے میں بھی ہوا یہاں تک کہ معاملہ

ہمارے نبیؐ تک اور ان کے بعد تک پہنچ گیا تو وہ کس طرف ہو گئے اور ان کی معرفت کہاں تک پہنچ گئی جنہوں نے اپنے یقین اور بصیرت سے معرفت کو اپنایا اور اپنے اعمال کو اپنی معرفت کے معیار پر پرکھا اور اپنے دین کے ذریعے جس کی وجہ سے محسن اپنے احسان کے ساتھ اور برا شخص اپنی برائی سے اپنے دین کو اپناتا ہے تو یاد رکھو جو شخص بغیر یقین اور بغیر بصیرت سے دین میں داخل ہوگا تو وہ اس سے بغیر یقین اور بغیر بصیرت کے خارج ہوگا اسی طرح جس طرح داخل ہوگا اللہ عزوجل تمہیں معرفت ثابتہ عطا کرے بصیرت اور یقین والی معرفت۔

اور میں تمہیں یہ بتاتا ہوں کہ اگر میں کہوں نماز، زکواۃ، رمضان کے روزے، حج، عمرہ، مسجد حرام، بیت الحرام، مشعر الحرام، وضو، غسل جنابت اور ہر فرض نبیؐ تھے جو آپؐ اپنے رب کی طرف سے لے کر آئے ہیں اگر میں نے یہ کہا تو میری تصدیق کی جائے گی کیونکہ یہ سب چیزیں پیغمبرؐ کے ذریعے پہچانی جاتی ہیں اگر اس کی معرفت نبیؐ یا آپؐ پر ایمان نہ ہوتا اور آپؐ کی ہر کام میں تسلیم نہ ہوتی تو ان چیزوں میں سے کوئی بھی نہ پہچانی جاتی تو یہ سب چیزیں نبیؐ اور ان کی اصل اور یہ ہی اس کی فرع ہیں آپؐ نے ہمیں اس طرف بلایا ہے اور اس پر آگاہ کیا اور اس کی معرفت دی اور ہمیں حکم بھی دیا اور ہم پر اپنی اطاعت اوامر واجب کی جس سے بے خبر رہنا ہمارے لیے ممکن نہیں اور کسی کے لیے بھی یہ ممکن نہیں کہ اس سے انجان رہے اور اس چیز سے انجان رہنا کیسے ممکن ہے جو ہمارے اور ہمارے اللہ کے درمیان ہے اور ہمارے لیے یہ بات کیسے درست ہو سکتی ہے اگر ہم یہ بیان نہ کریں کہ ہمارا دین وہی ہے جس کو ہمارے پاس پیغمبرؐ لے کر آئے اور کیسے ممکن ہو سکتا ہے اگر ہم کہیں کہ دین اس کے علاوہ ہے اور اس رجل کی معرفت کس طرح نہ ہو حالانکہ وہ اس کو اللہ سے لے کر آئے ہیں دین کا انکار تو وہ شخص کرتا ہے جو کہتا ہے (کیا اللہ نے بشر کو رسول بنایا) نیز فرمایا: انہوں نے کہا (کیا یہ انسان ہمیں ہدایت دیتے ہیں) اس طرح انہوں نے اس رجل (نبیؐ) کے ساتھ کفر کیا اور اس کو جھٹلایا اور

کہنے لگے (کہ اس پر فرشتہ کیوں نازل نہیں ہوا) تو اللہ عزوجل نے فرمایا (کہہ دیجئے وہ کتاب جسے موسیٰ لے کر آئے وہ کون لایا اور وہ نور جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے) اور ایک دوسری آیت میں فرمایا (اگر زمین پر فرشتہ اتارتے تو معاملے کا فیصلہ ہو جاتا پھر وہ ڈھیل نہ دیئے جاتے اگر ہم فرشتہ اتارتے تو اس کو بھی انسان بناتے) اللہ عزوجل نے یہ پسند کیا کہ اس کی معرفت مردوں کے ذریعے ہو اور اس کی اطاعت بھی انہیں کی اطاعت سے ہو تو ان کو اس نے اپنی معرفت کا راستہ بنایا اور وہ چہرہ بنایا جس طرف سے اس کے پاس آیا جائے اس کے بغیر وہ اپنے بندوں کی عبادت قبول نہیں کرتا (یعنی اللہ سے کچھ نہیں پوچھا جاتا اور لوگوں سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا) اور اس کے لیے اس نے اپنی حجت لازم کردی اور فرمایا (جو شخص رسول کی پیروی کرتا ہے وہ گویا اللہ کی ہی اطاعت کرتا ہے اور جو منہ پھیر دے تو ہم نے تجھ کو ان پر نگہبان بنایا ہے) جو شخص یہ کہے کہ یہ فریضہ ایک مرد ہے جو کلام کرتا ہے اس کی حد جانتا ہے تو اس نے سچ کہا اور جس طرح میں نے پہلے کہا اس طریقے کے بارے میں جو بغیر اطاعت کے ذکر کیا تو وہ کافی نہیں ہوگا اور تمسک اصل ہے ترک فروع سے کافی نہیں جس طرح لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت کافی نہیں کیونکہ کوئی نبی بھی اللہ نے بغیر نیکی، عدل، مکارم اور محاسن، فواحش سے ممانعت چاہے وہ ظاہری ہوں یا پوشیدہ کے نہیں بھیجا۔

باطن تو یہ ہے کہ اہل باطن کی ولایت ہو اور اس سے ظاہر ان کے فروع ہیں اور اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جو بغیر اطاعت معرفت کی طرف دعوت دے بلکہ اللہ عزوجل اپنے بندوں سے فرائض قبول کرتا ہے جو اس نے اپنی حدود پر فرض کئے ہیں اس کے ساتھ ساتھ جو شخص جو کچھ لے کر آتا ہے اسے پہچاننا بھی ضروری ہے کیونکہ پہلے اس کی معرفت ہے جو دعوت دیتا ہے پھر اس کی اطاعت ہے جس سے وہ اس کے قریب ہوتا ہے کیونکہ جو شخص پہچان لے وہی اطاعت کرتا ہے اور جو اطاعت کرتا ہے وہ حرام کو حرام کہتا ہے چاہے وہ حرام ظاہری ہو یا باطنی اور جو چیز حرام ہے وہ ظاہر اور باطن دونوں میں

حرام ہے یہ نہیں کہ باطن میں حرام ہو اور ظاہر میں حلال ہو۔
اسی طرح اگر نماز ظاہر کی معرفت نہ کرے اور باطن کی معرفت رکھے پھر بھی یہی حکم ہے اسی طرح زکواۃ، روزے، حج، عمرہ، مسجد الحرام اور تمام حرمات وشعائر ہیں۔
اسی طرح معرفت باطن کا ترک بھی درست نہیں کیونکہ ظاہر بھی باطن کی طرح ہے اور یہ بات صحیح نہیں ہوتی کہ ان میں سے کسی کو چھوڑ دیا جائے جبکہ باطن حرام ہو، ظاہر بھی باطن کے مشابہ ہے تو جو شخص یہ سمجھے کہ یہ صرف معرفت ہے اگر یہ مل جائے تو اطاعت کی کوئی ضرورت نہیں تو اس نے جھوٹ کہا اور شرک کیا اور جس نے یہ عقیدہ رکھا اسے نہ تو معرفت حاصل ہوگی اور نہ ہی اطاعت سے اسے کچھ بھی حاصل ہوگا کیونکہ معرفت بغیر اطاعت کے قبول نہیں ہوتی جب یہ بات معلوم ہوگئی تو اپنے لیے جو عمل چاہو کرو اطاعت کم ہو یا زیادہ وہ قبول ہو جائے گا۔
میں تمہیں بتاتا ہوں جس نے معرفت حاصل کر لی تو وہ اطاعت کرے گا اور جو اطاعت کرے گا وہ نماز، روزہ، زکواۃ اور تعظیم حرمات کرے گا اور کچھ بھی ترک نہیں کرے گا کوئی نیکی نہیں چھوڑے گا اور نہ ہی مکارم اخلاق کو ترک کرے گا اور وہ برائیوں سے بچے گا یہ سب نبیؑ ہے اور نبیؑ اس کا اصل ہے اور وہ ان سب کی اصل ہیں کیونکہ وہ خود یہ لائے ہیں اور اس کی طرف راہنمائی کی اور اس کا امر کیا تو کسی سے بغیر ان چیزوں کے قبول نہیں کیا۔
اور جس نے کبائر کو پہچانا اور فواحش کو حرام جانا خواہ وہ ظاہری ہوں یا باطنی اور تمام محارم کو حرام جانا تو وہ نبیؑ کی معرفت سے اور اطاعت سے اس میں داخل ہوا جس میں نبیؑ داخل ہوئے اور اس سے نکلا جس سے نبیؑ نکلے۔
اور جس نے کہا کہ وہ نبیؑ کی معرفت کے بغیر ہی حلال کو حلال کرتا ہے اور حرام کو حرام کرتا ہے تو وہ شخص حرام کو اللہ کے لیے حرام نہیں کرے گا اور نہ ہی اللہ کے لیے حلال کو حلال جانے گا اس کی نماز نہیں

ہوتی، چاہے جتنی مرضی نماز پڑھے رکوع وسجود کرے اسی طرح اس کی نماز، زکواۃ، حج وعمرہ جو وہ بغیر معرفت کے کرے گا چاہے وہ اللہ کے فرض کردہ ہوں تو اس کا کوئی بھی عمل قبول نہیں ہوگا گویا کہ اس نے نہ نماز پڑھی، نہ روزہ رکھا، نہ زکواۃ دی، نہ حج کیا، نہ عمرہ کیا، نہ غسل جنابت کیا، نہ وضو کیا، نہ اللہ کے لیے حرام کیا، اور نہ حلال کیا اور اس کی کوئی نماز نہیں چاہے رکوع کرے یا سجود کرے اور نہ اس کی زکواۃ قبول کی جائے گی چاہے وہ چالیسواں حصہ درھم سے دے دے۔ پس جس نے معرفت حاصل کرلی تو وہ ضرور اللہ کی اطاعت کرے گا۔

اور جو تم نے کہا کہ وہ اللہ کی حرام کردہ عورتوں سے نکاح کو حلال سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں نکاح کے لیے صرف نبیؐ کی عورتیں حرام ہیں اللہ نے نبیؐ کی بیویوں کے متعلق ارشاد فرمایا (نبی مومنوں پر ان کی جانوں سے زیادہ قریب اور نبیؐ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں اور آپؐ ان کے باپ ہیں) پھر فرمایا (اور جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے نکاح کیے تم ان سے نکاح مت کرو یہ بے حیائی، فواحش اور بری راہ ہے) جس نے نبیؐ کی بیویوں کو اللہ کے حرام کرنے کی وجہ سے حرام کردیا تو گویا اس نے تمام محارم عورتوں کو حرام کردیا جنہیں اللہ نے حرام کیا مثلاً مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں اسی طرح رضاعی رشتے ان سب کی حرمت نساء النبیؐ کی حرمت کی طرح ہے تو جس نے وہ عورتیں حرام کیں جو اللہ نے حرام کیں مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں اور نبیؐ کی بیویاں تو اس نے اطاعت کی اور جس نے اللہ کے حرام کردہ کو حلال جانا اور تمام محارم کے ساتھ نکاح کو حلال جانا اور اس نے اس کو دین کا حصہ بنایا تو اس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا۔

اور جو تو نے ذکر کیا ہے کہ یہ لوگ ایک عورت کے پاس یکے بعد دیگرے جاتے ہیں تو میں اس چیز سے پناہ چاہتا ہوں کہ اسے اللہ اور اس کے رسول کا دین بنایا جائے کیونکہ دین تو وہ ہے کہ جو کچھ اس نے حلال کیا ہے اس کو حلال کرے اور جو حرام کیا ہے اسے حرام سمجھے یہ ٹھیک ہے کہ متعہ کو اس نے حلال کیا

ہے اور یہ عمل یعنی متعہ النساء اور متعہ الحج کو اللہ نے حلال کیا ہے پھر انہیں حرام نہیں کیا اور جب کوئی مسلمان آدمی کسی عورت سے متعہ کرنا چاہے تو کتاب اللہ اور سنت رسولؐ کے مطابق نکاح کرے زنانہ کرے جس مدت اور اجر پر وہ دونوں راضی ہو جائیں درست ہے چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا (پھر اگر وہ اپنی مدت اور اجر بڑھانا چاہیں تو آخری دنوں میں مدت کے ختم ہونے سے پہلے پہلے غروب شمس سے پہلے پہلے اس میں اضافہ کرسکتے ہیں اور مدت اور وقت بڑھا سکتے ہیں اگر آخری دن گزر گیا تو اب سابقہ معاہدہ ختم ہو جائے گا) اور اب نیا معاملہ مستقبل کے لیے ہوگا اور ان کے درمیان کوئی وعدہ اس ضمن میں نہیں ہوگا۔ اب اگر وہ یا اس کے علاوہ کسی اور سے نکاح متعہ کرنا چاہے تو ۴۵ دن عدت گزار کر نکاح کرسکتی ہے اور ان کے درمیان کوئی میراث نہیں ہوگی اب وہ عورت کسی اور مرد کے ساتھ معاہدہ کرسکتی ہے وہ اس کے لیے حلال ہے یہ قیامت تک کے لیے حلال ہے اسی طرح اگر وہ سات مردوں سے یا بیس مردوں سے یکے بعد دیگرے عدت پوری کرنے کے بعد نکاح متعہ کرسکتی ہے یہ طریقہ حلال ہے اللہ کی حدود کے مطابق ہے اور جو حدود اللہ سے تجاوز کرے تو اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور جب تم حج کے دوران متعہ کا ارادہ کرو تو عقیق سے احرام باندھو اور اس کا متعہ کرلو جب بیدا آؤ تو بیت اللہ کا طواف کرو اور حجر اسود کو بوسہ دو اور حجر اسود سے شروع کر کے سات چکر پورے کرو پھر دو رکعت نماز مقام ابراہیمؑ کے پاس پڑھو پھر بیت اللہ سے نکل کر صفاء و مروہ کے درمیان سعی کرو سات چکر لگاؤ صفا سے شروع کرو اور مروہ پر ختم کرو یہ کام کر کے سر کو مونڈھواؤ جب ترویہ کا دن ہو تو جس طرح عقیق میں کیا یہاں بھی کرو پھر رکن اور مقام کے درمیان حج کا احرام باندھو تو موقف میں ٹھہرنے تک احرام میں رہو پھر جمرات کو رمی کرو پھر ذبح کرو پھر سر منڈھاؤ۔ پھر تم حلال ہو جاؤ گے اور غسل کرو پھر بیت اللہ کی زیارت کرو اگر یہ کام مکمل کرلیے تو تم مکمل حلال ہو جاؤ گے۔

اور جو تم نے ذکر کیا ہے کہ وہ اپنے سوا ایک دوسرے کے لیے گواہی کو جائز قرار دیتے ہیں اور اس کے

بارے میں اللہ کا قول ہے (اے ایمان والو جب تم میں سے کسی پر موت آئے تو وہ وصیت کرے اور اس پر دو عادل گواہ ٹھہرائے یا اپنے علاوہ کسی اور کو ٹھہراؤ کے جب تم حالات سفر میں ہو اور تمہیں موت آ جائے) جب مسافر ہو اور موت آ جائے تو اپنے دین سے دو عادل گواہ ٹھہرائے اور اگر وہ نہ پائیں تو دوسرے دو جو قرآن پڑھتے ہوں اور غیر اہل (پس وہ نماز کے بعد دونوں گواہی دیں اور اللہ کی قسمیں اٹھائیں اگر تم شک کرو تو تھوڑے سے داموں کے عوض نہ بیچو) (اگرچہ وہ قریبی ہی ہوں پس اگر ہم اللہ کی شہادت کو چھپائیں تو ہم گناہ گاروں میں سے ہیں اگر وہ ان دونوں کے بارے میں شائبہ رکھے کہ وہ گناہ گار ہیں تو ان کو جگہ دو جو ولی ہونے کے زیادہ حقدار ہیں) ان کے اہل ولایت میں سے ہوں (پس وہ اللہ کی قسمیں کھائیں کہ ہماری گواہیاں ان کی گواہیوں سے حق پر ہیں اور اگر ہم حد سے بڑھ جائیں تو یقیناً ہم ظالم ہیں یہ زیادہ قریب ہے کہ وہ گواہیوں کو سامنے لے کر آئیں یا وہ ڈریں کہ اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں گے پس اللہ سے ڈرو اور غور سے سنو)۔

اور رسول اللہ مدعی کی قسم کے ساتھ اور ایک آدمی کی گواہی کے ساتھ فیصلہ فرما دیتے تھے اور مسلمان کا حق باطل نہیں کرتے تھے اور نہ ہی مومن کی گواہی رد کرتے تھے۔

اور وہ جو تم نے خط میں ذکر کیا ہے کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ رب العالمین نہیں ہے بلکہ نبی ہے اور انہوں نے ان جیسا قول کہا ہے جیسا عیسائیوں نے عیسیٰ کے بارے میں کہا اور میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مخلوق کو خلق کیا اس کا کوئی شریک نہیں ہے امر مخلوق دنیا اور آخرت سب اس کی ہے اور وہ ہر شے کا رب ہے اور خالق ہے اس نے مخلوق کو خلق کیا اور انہیں اپنے انبیاء کی معرفت کا حکم دیا اور اللہ نے اپنے انبیاء کے ذریعے حجت قائم کی پس نبیؐ اللہ پر اس کی مخلوق کے لیے دلیل ہے کہ جس کو اس نے اپنی رسالت کے لیے چن لیا اور اسے عزت دی اور اسے اپنی مخلوق میں خلیفہ بنایا اور ان میں اپنی زبان بنایا ان پر امین بنایا اور آسمانوں اور زمینوں میں اپنا خزانہ دار بنایا

اس کا قول اللہ کا قول ہے وہ اللہ پر صرف حق ہی کہتا ہے جس نے اس کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی پس جس کا اللہ رب ہے تو محمدؐ اس کے ولی ہیں پس جس نے ان کی اطاعت کے اقرار سے انکار کیا اس نے اللہ کی ربوبیت کا انکار کیا عبودیت اور اطاعت کا انکار کیا پس جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اس نے اللہ کا اقرار کیا پس نبیؐ تمام مخلوق کے مولا ہیں چاہے وہ ان کی معرفت رکھیں یا نہ رکھیں پس وہ والد ہیں نیک و پرہیزگار۔ جو ان سے محبت بھی کرے اور اطاعت بھی کرے تو وہ نیک اولاد ہے اور وہ کبائر سے بھی بچ جائے گا۔

اور مجھے پتا چلا ہے کہ ایک قوم نے ہماری صفات سنیں پس انہیں سمجھ نہیں اور انہوں نے اسے بدل دیا اور غلط جگہ پر رکھ دیا اور حدود قرار نہیں دیا۔ اللہ، اس کا رسولؐ ان لوگوں سے بری اور پاک ہے جو خبیث اعمال کو حلال گردانتے ہیں پس اللہ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا پس وہ کہتا ہے (وہ لوگ جو مومنہ غافل عورتوں پر بہتان لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے اس دن ان کی زبانیں، ہاتھ اور ان کی ٹانگیں گواہی دیں گی کہ جو وہ کرتے تھے اس دن اللہ انہیں ان کے اعمال کا بدلہ پورا پورا دے گا اور وہ جانتے ہیں کہ بیشک اللہ واضح حق ہے) پس تم اس خط کو سمجھو اور قوت اللہ کے لیے ہی ہے"۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن الحسن بن علي بن فضال عن حفص المؤذن قال كتب أبو عبد الله ع إلى أبي الخطاب بلغني أنك تزعم أن الخمس رجل و أن الزنا رجل و أن الصلاة رجل و أن الصوم رجل و ليس كما تقول نحن أصل الخير و فروعه طاعة الله و عدونا أصل الشر و فروعه معصية الله ثم كتب كيف يطاع من لا يعرف و كيف

یعرف من لا یطاع.

حفص المؤذن سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام نے ابوالخطاب کو خط لکھا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم گمان کرتے ہو کہ شراب ایک آدمی ہے اور زنا ایک آدمی ہے اور نماز ایک آدمی ہے اور روزہ ایک آدمی ہے اور بات اس طرح نہیں ہے جیسے تم کہتے ہو ہم اصل نیکی ہیں اور اس کی شاخیں اللہ کی اطاعت ہے اور ہمارے دشمن اصل شر ہیں اور اس کی شاخیں اللہ کی نافرمانی ہے پھر لکھا تو اس کی اطاعت کرتا ہے جس کی معرفت نہیں رکھتا اور اس کی معرفت کیسے رکھتا ہے جس کی اطاعت نہیں کرتا۔

حدیث ۳ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن داود بن فرقد قال قال أبو عبد الله ع لا تقولوا لكل آية هذه رجل و هذه رجل من القرآن حلال و منه حرام و منه نبأ ما قبلكم و حكم ما بينكم و خبر ما بعدكم فهكذا هو.

داؤد بن فرقد سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر آیت کو رجل مذکر یا مونث نہ کہا کرو، قرآن میں حلال وحرام ہے اس میں پہلوں کی خبریں اور آپس کے فیصلے ہیں اور بعد والوں کے لیے بھی خبریں ہیں۔

حدیث ۴ حدثنا أحمد بن محمد عن أبي العباس بن معروف عن الحجال عن حبيب الخثعمي قال ذكرت لأبي عبد الله ع ما يقول أبي الخطاب فقال اذكر لي بعض ما يقول قلت في قول الله عز و جل وَإِذا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ إلى آخر الآية يقول إذا ذكر الله وحده أمير المؤمنين ع و إذا ذكر الذين من دونه فلان و فلان فقال أبو عبد الله ع من قال هذا فهو مشرك ثلاثا أنا إلى الله منهم بريء ثلاثا بل عنى الله بذلك نفسه بل عنى الله بذلك

نفسه و أخبرته بالآية فی حم ذٰلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ثم قال قلت يعنی بذلك أمير المؤمنين ع قال أبو عبد الله ع من قال هذا فهو مشرك أنا إلی الله منه بری‌ء ثلاثا بل عناه بذلك نفسه.

حبیب الخثعمی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو ابوالخطاب کے بیان کے بارے میں بتایا تو آپؑ نے فرمایا: مجھے کچھ بتاؤ وہ کیا کہتا ہے۔ میں نے کہا: اللہ کے قول کے بارے میں (جب اللہ ایک کا ذکر کیا جاتا ہے) وہ (ابوالخطاب) کہتا ہے کہ جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ امیر المومنینؑ ہیں (اور جب ان سے علاوہ کا ذکر کیا جاتا ہے) اس سے مراد فلاں اور فلاں ہیں تو امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: جو یہ کہے وہ مشرک ہے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ میں اس سے بری ہوں بلکہ اس سے مراد خود اللہ ہے اور میں نے انہیں اس آیت کے بارے میں آگاہ کیا (اور جب ایک اللہ کو پکارا جاتا ہے تو تم انکار کرتے ہو) میں نے کہا: اس سے مراد وہ امیر المومنینؑ لیتا ہے۔ ابوعبداللہؑ نے فرمایا: جس نے یہ کہا: وہ مشرک ہے اور تین دفعہ فرمایا: اور فرمایا جو بھی اس کو اللہ کی طرف سے منسوب کرے میں اس سے بھی بری ہوں اور آپؑ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی اور پھر فرمایا: اس سے مراد اللہ کی اپنی ذات ہے۔

حديث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى عن آدم بن إسحاق عن هشام عن الهيثم التميمي قال قال أبو عبد الله ع يا هيثم التميمي إن قوما آمنوا بالظاهر و كفروا بالباطن فلم ينفعهم شی‌ء و جاء قوم من بعدهم فآمنوا بالباطن و كفروا بالظاهر فلم ينفعهم ذلك شيئا و لا إيمان بظاهر و لا باطن إلا بظاهر.

الہیثم التمیمی سے روایت ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: اے ہیثم تمیمی! ایک قوم ظاہری طور پر ایمان

لائی اور باطن میں کفر کیا پس کسی چیز نے انہیں نفع نہیں دیا کچھ ایسے لوگ ہیں جو باطن پر ایمان لائے اور ظاہر سے کفر کیا ان کو بھی کوئی چیز نفع نہ دے گی پس ظاہر پر ایمان باطن پر ایمان لائے بغیر درست نہیں اور نہ ہی باطن پر ایمان ظاہر کے بغیر درست ہے۔

باب نمبر (۲۲)

حدیث کو نہ جاننا اور اس کا انکار کرنا

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن جميل بن صالح عن أبي عبيدة الحذاء عن أبي جعفر ع قال سمعته يقول أما و الله إن أحب أصحابي إلي أورعهم و أفقههم و أكتمهم بحديثنا و إن أسوأهم عندي حالا و أمقتهم إلي الذي إذا سمع الحديث ينسب إلينا و يروى عنا فلم يعقله و لم يقبله قلبه اشمأز منه و جحده و كفر بمن دان به و هو لا يدري لعل الحديث من عندنا خرج و إلينا سند فيكون بذلك خارجا من ولايتنا.

ابوعبیدۃ الحذاء ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم میرا سب سے پسندیدہ ساتھی سب سے زیادہ تقویٰ والا سمجھ والا اور ہماری بات کو چھپانے والا ہے اور سب سے بُرے اور مبغوض وہ ہیں کہ جب وہ ہم سے منسوب کوئی حدیث سنے تو اسے نہ سمجھے اور اس کا دل اسے قبول نہ کرے اور اس کا انکار کردے اور ہماری حدیث کو جو بیان کرے اسے وہ کافر قرار دے حالانکہ اسے معلوم نہیں کہ شاید یہ حدیث ہماری طرف سے ہو اور ہماری طرف ہی منسوب ہو اور وہ ہماری حدیث کا انکار کر کے ہماری ولایت سے خارج ہو جائے گا۔

حدیث ② حدثنا الهيثم النهدي عن محمد بن عمر بن يزيد عن يونس عن أبي يعقوب بن إسحاق بن عبد الله عن أبي عبد الله ع قال إن الله تبارك و تعالى حصر عباده بآيتين من كتابه ألا يقولوا حتى يعلموا و لا يردوا

ما لم يعلموا إن الله تبارك و تعالى يقول أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللهِ إِلَّا الْحَقَّ و قال بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ.

ابو یعقوب بن اسحاق بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ الصادق نے فرمایا: اللہ نے اپنے بندوں کی حفاظت اپنی کتاب میں ان دو آیات سے کی ہے کہ وہ نہ کہیں جب تک جان نہ لیں اور اسے رد نہ کریں جس کا علم نہ ہو اللہ فرماتا ہے (کیا ان سے یہ وعدہ نہیں لیا گیا کہ وہ اللہ تبارک تعالیٰ پر صرف حق بات ہی کہیں) اور فرمایا (بلکہ انہوں نے جھٹلا دیا جس کا انہیں علم نہیں تھا اور نہ ہی ان کے پاس اس کی تاویل تھی)۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن عيسى عن محمد بن عمرو عن عبد الله بن جندب عن سفيان بن السيط قال قلت لأبي عبد الله عؑ جعلت فداك إن الرجل ليأتينا من قبلك فيخبرنا عنك بالعظيم من الأمر فيضيق بذلك صدورنا حتى نكذبه قال فقال أبو عبد الله ع أ ليس عني يحدثكم قال قلت بلى قال فيقول لليل إنه نهار و للنهار إنه ليل قال فقلت له لا قال فقال رده إلينا فإنك إن كذبت فإنما تكذبنا.

سفیان بن السیط روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان ایک آدمی آپؑ کی طرف سے ہمارے پاس ایک خبر کیساتھ آیا جس سے ہمارے سینے تنگ ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے اسے جھٹلا دیا تو امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: کیا وہ میری طرف سے بیان نہیں کر رہا تھا۔ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا: وہ دن کو رات اور رات کو دن کہہ رہا تھا۔ میں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: تم نے اسے ہماری طرف رد کیا اور بیشک تم نے جھوٹ بولا ہے اور تم ہمیں جھٹلاتے ہو۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن الحسين عن محمد بن إسماعيل عن حمزة بن بزيع عن علي السناني عن أبي الحسن ع أنه كتب إليه في رسالة ولا تقل لما بلغك عنا أو نسب إلينا هذا باطل وإن كنت تعرف خلافه فإنك لا تدري لم قلنا وعلى أي وجه وصفة.

علی السامنی نے امام ابوالحسن الرضا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک خط لکھا کہ جو بات ہم سے منسوب تمہاری طرف پہنچے اسے باطل نہ کہو اگر تم اسکے خلاف یعنی الٹ بات بھی جانتے ہو۔ بیشک تم نہیں جانتے ہو کہ ہم نے یہ بات کیوں کہی اور کس وجہ سے اور کس صفت میں کہی۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن إسماعيل عن جعفر بن بشير عن أبي بصير عن أبي جعفر ع أو عن أبي عبد الله ع قال لا تكذبوا بحديث أتاكم أحد فإنكم لا تدرون لعله من الحق فتكذبوا الله فوق عرشه.

ابو بصیر ابو جعفر الباقر علیہ السلام یا ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اگر تمہارے پاس کوئی حدیث آئے تو اسکی تکذیب نہ کرو بیشک تم نہیں جانتے شاید کہ وہ چیز حق کی طرف ہو اور تم اللہ کو عرش کے اوپر جھٹلا دو۔

گزارشِ ولایت مشن

الحمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم اس مشہور و معروف کتاب "بصائر الدرجات (جلد دوم)" کا ترجمہ کروا کے مومنین و مومنات کی خدمت میں پیش کر سکیں۔ اس کے لئے ہم ایک بار پھر اپنے امامِ زمانہؑ کے شکر گزار ہیں جن کی تائید و امداد کے بغیر ہم یہ کام سرانجام نہیں دے سکتے تھے۔ اس کتاب یعنی بصائر الدرجات جلد دوم کے آنے کے بعد بصائر الدرجات کا اردو ترجمہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

مطالعہ کے دوران اگر قاری کو کسی قسم کی پروف کی غلطی نظر آئے تو وہ ہمیں بذریعہ E-mail

feedback@wilayatmission.com

یا بذریعہ فون

0346-3233151

مطلع کر سکتا ہے تا کہ اگلے ایڈیشن میں کتاب سے وہ غلطی نکال دی جائے۔

یہ کتاب "ترجمہ (بصائر الدرجات (جلد دوم)) اللہ کی توفیق اور حضرت صاحب الزمانؑ کی تائید و امداد سے آج ۱۹/اپریل ۲۰۱۳ء مطابق ۸ جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ بروز جمعہ بوقت ۷ بجے شام پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین و آلہ الطیبین الطاہرین المعصومین المظلومین ولعنۃ اللہ علی اعداءھم اجمعین من یومنا ھذا الی یوم الدین.

ولایت مشن کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتب

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر علیہ السلام المومنین

(حافظ رجب البرسی)

❁

اسماء والقاب امیر علیہ السلام المومنین

(عبد الرسول زین الدین زین)

❁

کامل الزیارات

(ابو القاسم جعفر بن محمد)

❁

بصائر الدرجات (جلد اول و جلد دوم)

(ابو جعفر محمد بن حسن بن فروخ الصفار)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

معروف کتب پر مبنی کمپیوٹر ڈی وی ڈی



بیادِ سیّد وصی حیدر رضا زیدی



کتابوں کی لسٹ ڈی وی ڈی کور کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں۔

خصوصی تعاون: حجۃ الاسلام سید نوبہار رضا نقوی (فاضل مشہد، ایران)

سگ درِ بتولؑ: سید علی قنبر زیدی ۔ سید علی حیدر زیدی

التماس سورہ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب سید وصی حیدر رضا زیدی ابنِ سید حسین احمد زیدی (مرحوم)

معروف کتب پر مبنی کمپیوٹر ڈی وی ڈی ● التماس سورہ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب سید وصی حیدر رضا زیدی ابنِ سید حسین احمد زیدی (مرحوم)

۷۸۶

۱۱۰-۹۲

یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

DVD Version

لبیک یا حُسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com